حیرت انگیز حقائق اور دلچسپ معلومات کے ساتھ
جدید ایڈیشن

اکیسویں صدی کے خود ساختہ مہدی اور گوہر شاہی مذہب کے بانی

گوھر شاھی کی گوھر افشانیاں



تالیف: اِبنِ لعل دین

اَمیر حمزہ

نام کتاب .... گوہر شاہی کی گوہر افشانیاں

مصنف .... ابن لعل دین

نظر ثانی .... امیر حمزہ

تعداد .... ایک ہزار

اشاعت اوّل .... فروری 2001ء

قیمت 150روپے

ملنے کا پتہ

دار السنہ پبلی کیشنز

کارپوریشن پلازہ 40اُردو بازار لاہور

ناشر

دار التوحید

لاہور، پاکستان

گوہر شاھی کی گوہر افشانیاں

ابنِ لعل دین



دار التوحید

فہرست

گوہر شاہی کی گستاخیاں

چند دیو مالائی اور افسانوی حکایات

دیباچہ

کتاب و سُنّت کا نام اسلام ہے' اس سے جو ہٹتا ہے وہ گمراہ ہے' جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا :

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّتِي.)) [مؤطا]

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے جب تک کہ ان دونوں کو تھامے رکھو گے (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میری سُنّت ہیں۔"

تصوف یعنی باطنی فرقوں نے کتاب و سُنّت کو ظاہر قرار دے کر پس پشت ڈالا اور اپنی من گھڑت خرافات کو باطنی قرار دے کر اس کا چرچا شروع کر دیا۔ ایسا کرنے والے فرقے بے شمار ہیں اور ہر فرقے کی گمراہیوں کے خلاف ہر دَور میں کتاب و سُنّت کے حامل اور عَلَم بردار علماء نے صدائے حق بلند کی اور لوگوں کو خبردار کیا۔ انہی باطنی فرقوں میں سے ایک نیا فرقہ "انجمن سرفروشانِ اسلام" ہے جس کا سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی ہے' جس کے امام مہدی ہونے کے دعوے کی خبر آج کل ملک بھر میں موضوع بحث بنی ہوئی ہے' اس کا مونوگرام "دِل" مُلک بھر کی دیواروں پر بنایا گیا ہے۔ اخبارات میں خبریں آ رہی ہیں' اُردو انگریزی میں ان کے مجلّات اور اخبارات شائع ہوتے ہیں' یورپ و امریکہ کے دورے عام ہوتے ہیں۔ توہین رسالت و توہین اسلام کے جرم میں اس کو عُمر قید کی سزا ہو چکی ہے۔ اب وہ بھاگ چکا ہے اور عدالت کے مطابق ایک مفرور مجرم ہے۔ برطانیہ میں گوہر شاہی کی اچھی خاصی جائیداد

ہے' غرض یوں.... یہ لوگ دُنیا بھر میں اپنے فاسد عقائد پھیلا رہے ہیں-

بحمد اللہ سب سے پہلے "مجلّۃ الدعوۃ" نے اس پر قلم اُٹھایا' پھر ہفت روزہ تکبیر نے اور پھر باقی اخبارات نے آگاہ ہو کر اس کی خرافات کے خلاف قلم اُٹھایا- عزیز بھائی ابنِ لعل دین نے ان لوگوں سے ملاقاتیں کر کے' ان کا لٹریچر پڑھ کر تفصیل کے ساتھ ان کے عقائد اور سرگرمیوں پر ایک تحقیقی کتاب مرتب کردی ہے- یہ کتاب ان شاءاللہ اُن لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوگی جو گوہر شاہی کے باطنی چنگل میں پھنس چکے ہیں-

تاریخ شاہد ہے یورپ کی ایجنسیاں اور اسلام دُشمن ادارے ہر ایسے شخص اور فرقے کی سرپرستی کرتے ہیں جو اسلام کی بنیادوں پر کلہاڑا چلائے' چناچہ یہ لوگ گوہر شاہی کے لئے بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں' تاہم مذکورہ کتاب نے گمراہ کن گوہر شاہی تعلیمات اور عقائد کو خود ان کی کتابوں سے ہی باحوالہ درج کر کے اصحابِ بصیرت کو دعوت دی ہے کہ پاکستان اور یورپ میں اس نئے فتنے کی سرکوبی کا ابھی سے بندوبست ہونا چاہئے جیسا کہ قادیانیوں کا ہوا تھا' کیونکہ یہ شخص اسی جانب بڑھ رہا ہے' جس طرف مرزا غلام احمد قادیانی بڑھا تھا- میری دِلی دُعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مصنف کے لئے آخرت کا ذخیرہ بنائے (آمین)

امیر حمزہ



TRUEMASLAK@INBOX.COM

پیش لفظ

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں کو بیرونی حملہ آوروں نے کبھی اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا کہ ملکی سرحدوں پر اور مُلک کے اندر موجود دُشمن کے ایجنٹوں نے تصوف کے رنگ میں یا پیری فقیری کے ڈھنگ میں پہنچایا۔ بیرونی حملہ آور تو صرف روپے پیسے' مال و زر اور زمین کے ٹکڑے کو مغلوب لوگوں سے بزور قوت چھین لیتے ہیں۔ لیکن مذہب کا لبادہ اوڑھ کر پیر فقیر کے روپ میں چھپے ہوئے نام نہاد' مذہبی پیشوا مسلمانوں سے نہ صرف ان کی افرادی قوت' مال و دولت چھینتے ہیں بلکہ ایک مؤمن اور مسلمان کی متاعِ عزیز جس کو ایمان کہتے ہیں' وہ بھی چھین لیتے ہیں۔

یاد رہنا چاہئے کہ اگر ایمان جیسا قیمتی سرمایہ ہی ان ﴿ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ کے پجاریوں اور شیطان مَردود کے نمائندوں کے ہاتھوں لٹ گیا تو پھر باقی انسان کے پاس رہ کیا جاتا ہے' کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس کے حامل کو دُنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی کامیابیاں' کامرانیاں' شادمانیاں اور نعمتیں ملتی ہیں اور اگر ایک مسلمان کے پاس سے یہ ایمان کی دولت ہی لٹ جائے تو باقی اس کے پاس کچھ نہیں رہتا۔ پھر دونوں جہانوں میں اس کے لئے اللہ ربّ العزت کی طرف سے ناکامیاں' نامُرادیاں' ذِلتیں اور لعنتیں اس کا مقدر بن جاتی ہیں۔ قرآن کے مطابق قیامت والے دن ایسا انسان اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور کہے گا: ہائے کاش! اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں ان پیری فقیری اور گدی نشینی کے پُرفریب اور دیدہ زیب بہروپوں کے پیچھے چھپے ہوئے ان اولیاء شیطان کے پیچھے نہ لگتا' ان کی پیروی نہ کرتا' ان کو اپنا دوست نہ بناتا اور ان

کی پیروی اور دوستی کی بنا پر آج میرا ٹھکانہ جہنم نہ ہوتا۔ اس کی عبرتناک اور دِل ہلا دینے والی منظر کشی قرآنِ مجید نے یوں کی ہے :

﴿ وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ ﴾ [الفرقان ٢٥ : ٢٧ تا ٢٩]

"اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کھائے گا اور (زبانِ حال سے) کہے گا : "اے کاش! میں نے رسول کے ساتھ (سیدھا) راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری کم بختی میں نے فلاں شخص کو اپنا (پیر) دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے تو مجھے (ایسی حالت میں) نصیحت سے منحرف کر دیا جبکہ نصیحت میرے پاس آ چکی تھی اور شیطان (کا تو یہ قاعدہ ہی ہے کہ وہ عین وقت پر) انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔"

اے میرے بھائی! قیامت والے دن کے آنے سے قبل .... جس دن پچھتایا کوئی معنی نہیں رکھتا' ہم آپ کو خبردار کرتے ہیں .... اپنے ایمان کو بچالیں ...... ہاں ہاں ...... اپنے ایمان کو بچالیں ...... کہ ...... مذہب کو تصوف کے بہروپ میں ایمان کے ڈاکو بڑی خوشنما شکلوں میں پیش کر رہے ہیں ...... بظاہر بڑے دِل پسند اور دِلنواز مگر اندر سے کھوکھلے اور حقیقت سے یکسر خالی نعرے لئے .... پھر رہے ہیں .... نگر نگر .... بستی بستی .... شہر شہر ...... کہ جو بھی ان کے سامنے آئے اس کو اپنے دامِ فریب میں پھانس لیں........ میرے بھائیو! آپ اپنے روپے پیسے دولت اور زر و جواہر سے زیادہ قیمتی چیز "ایمان" کو ان کی دستبرد سے بچالیں۔ ورنہ قیامت کے دن پچھتانا کسی کام نہ آئے گا۔

آج پاکستان کے پیروں میں ایک نئے پیر "پیر ریاض احمد گوہر شاہی" کا اضافہ ہوگیا ہے' وہ اپنے آپ کو ذکر الٰہی کا دیوانہ اور عاشق الٰہی کے بعد اب "امام مہدی" ثابت کرکے اہلِ پاکستان اور یورپ کے بھولے بھالے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈال رہا ہے اور اپنے آپ کو مہدی ثابت کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ اور دینِ اسلام کی بہت سی گستاخیاں کر رہا ہے۔ اسی جرم میں اس کو سندھ ہائی کورٹ کی طرف سے تین بار عمر قید کی سزا ہوگئی ہے لیکن وہ خطرے کی بُو کو بھانپتے ہوئے فیصلہ سے قبل ہی مُلک سے بھاگ چکا ہے اور اب

اپنے یہودی اور صلیبی آقاؤں کے چرنوں میں آئرلینڈ میں چھپا بیٹھا ہے اور عالمی میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے اسلام کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہے جبکہ اس کے پیرو کار پورے مُلک میں متحرک و منظم ہو کر یہودی سرمائے کے بل بوتے پر زہریلی اور اسلام دُشمن کارروائیوں میں مصروف ہیں۔

لہٰذا اس کتاب کے ذریعے ہم آپ کو اولیاء شیطان سے اپنے دامن کو بچانے کے لئے ایک منادی کرنے والے کی حیثیت سے اطلاع دے رہے ہیں اور یہی اس کتاب کے لکھے جانے کا مقصد ہے کہ لوگ اس کی گھناؤنی چال میں پھنس کر دین و دُنیا تباہ نہ کر بیٹھیں۔

گوہر شاہی کی نئی جماعت "انجمن سرفروشانِ اسلام" جو کہ اب ایک بالکل نیا فرقہ کا روپ دھار چکی ہے اور یہ مشہور کئے ہوئے ہے کہ ہم لوگ ذکر الٰہی سے بہت پیار کرتے ہیں اور یہ ذکر الٰہی ہی ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اس کا پھیلانا ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ان کے پیش کردہ نام نہاد ذکر کی حقیقت کیا ہے؟ یہ بھی کھل کر سامنے آجائے گی۔

اس کتاب میں جو خوبی نظر آئے وہ محض پروردگارِ عالم کا فضل و کرم اور انعام و احسان ہے اور جو خامیاں محسوس ہوں وہ میری کم علمی، کم فہمی، کم مائیگی، ناتجربہ کاری اور تصنیف و تالیف سے عدم واقفیت کی بناء پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ.))

[صحیح الجامع الصغیر، حدیث : ٣٠١٤]

"جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر بجا نہیں لاتا۔"

کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے میں اپنے اس بھائی کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جس نے مجھے گوہر شاہی کی کتاب مینارۂ نور کے یورپ ایڈیشن کا مکمل طور پر انگریزی سے اُردو ترجمہ کر کے دیا اور اپنا نام محض تقویٰ کی بنا پر ظاہر کرنے سے منع کر دیا۔

جناب امیر حمزہ صاحب کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے پوری کتاب کو پڑھ کر مفید مشورے دیئے اور بعض جگہ تبدیلیاں بھی کیں اور اس کتاب کا دیباچہ بھی لکھا۔ اس کے علاوہ میں اپنے دوست ابتسام الٰہی ظہیر، فرزند ارجمند خطیب ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ کا

بھی بے حد ممنون ہوں کہ جنہوں نے مجھے گوہر شاہی کی تصنیف مینارۂ نور کا یورپ ایڈیشن مہیا کیا۔ بھائی اعجاز احمد تنویر صاحب بھی شکریئے کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے کتاب کو مزید مؤثر بنانے کے لئے اپنی مفید اور گراں قدر آراء سے نوازا۔

جناب یوسف طیبی صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ جنہوں نے مضمون "مہدی کی نشانیاں قرآن و سُنّت کی روشنی میں" لکھ کر دیا اور جس کو بندہ نے مناسب ردوبدل اور اضافہ کے ساتھ کتاب کا حصہ بنا دیا ہے۔

راقم الحروف اللہ ربّ العزت سے دُعاگو ہے کہ وہ ایسے تمام احباب، مخلصین و محسنین اور معاونین کو دُنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازے، جنہوں نے اس کتاب کی تیاری کے دوران بندہ کی کسی بھی طرح سے مدد فرمائی۔ (آمین) بندہ عاجز گوہر شاہی کے دامن پُر فریب میں پھنسے ہوئے افراد کے لئے بھی دُعاگو ہے کہ اللہ ربّ العزت اس کتاب کو ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے اور خالص کتاب و سُنّت پر چلنے والا محمدّی مسلمان بنائے تاکہ وہ لوگ گمراہیوں، ضلالتوں کے راستے سے اپنا رُخ موڑ کر جہنم سے اپنے آپ کو بچاکر اللہ تعالیٰ کی خوبصورت اور اَبدی باغات اور دودھ و شہد کی نہروں والی جنتوں کے وارث بن جائیں۔ (آمین)

اب آپ کا گنہگار اور آپ کی نیک تمناؤں اور دُعاؤں کا طالب بھائی آخر میں اس شعر کے ساتھ اجازت چاہتا ہے ؎

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں راہزن بھی پھرتے ہیں
دُنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

والسّلام!

خیر اندیش : ابنِ لعل دین

20 جنوری 2000ء لاہور



گوہر شاہی کے دو جلسوں کا

آنکھوں دیکھا حال

گوہر شاہی کون ہے؟

ہم نے اچانک ایک دن موچی دروازہ کو ڈسکو میوزک کی تانوں سے تھرتھراتا اور گونجتا ہوا پایا تو فوراً موچی دروازہ پہنچے' کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں مختلف شامیانے اور خیمے لگے ہوئے ہیں' مختلف سمتوں میں لگے سپیکروں سے ڈسکو اور جدید میوزک کی دُھنیں فضاء میں بکھر رہی ہیں- میوزک کی دُھنوں کے ساتھ ہی کسی کی تعریف بھی کی جارہی ہے- میں ٹینٹوں میں پہنچا تو پتہ چلا کہ ایک ایسے پیر کے جلسہ کی تیاریاں ہورہی ہیں' جس کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ اس کی تصویر آج کل چاند اور سورج میں نظر آرہی ہے-

کچھ دیر یہ خرافات برداشت کرنے کے بعد ہم نے منتظمین کو قرآن کی آیات اور احادیثِ رسول (ﷺ) سنا کر سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ اور نبی مکرم ﷺ نے ساز اور ناچ گانے سے منع کیا ہے' تو پیر صاحب کے مُرید کہنے لگے :

"آپ لوگ ظاہری شریعت کے پیروکار ہیں جبکہ ہم "عشق کے مذہب" کے ماننے والے ہیں اور عشق اور جنگ میں سب جائز ہے- ویسے بھی جس طریقہ سے بھی ہمارے مُرشد کی مشہوری' پہچان' تعریف اور فضیلت ظاہر ہوتی ہو' جو طریقہ بھی ہمارے مُرشد کی مدح' منقبت اور عشق میں معاون بنتا ہو' عشق میں اضافہ کرتا ہو' لوگوں کو اُن کی طرف مائل کرتا ہو' وہ طریقہ لوگوں کی نظر میں خواہ شرعی ہو یا غیر شرعی' ہم اس کو جائز سمجھتے ہیں-"

ایک مولوی کہ جسکی داڑھی مُریدوں میں سب سے زیادہ لمبی تھی' کہنے لگا:

"آپ ڈسکو ساز اور دُھنوں کو حرام قرار دے رہے ہیں جبکہ میرا دِل تو خوب ناچنے کو چاہ رہا ہے- کیونکہ ان دُھنوں کے ساتھ میرے مُرشد کی تعریف کی جارہی ہے- آپ شریعت لئے بیٹھے ہیں جبکہ یہ عشق کا مذہب ہے' اس میں کچھ بھی ناجائز نہیں-"

ڈسکو دُھنوں پر رقص :

پھر میں نے دیکھا کہ مُرید واقعی سازوں کی ڈسکو دُھنوں پر ہلکا ہلکا رقص کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹیاں نبھا رہے تھے- میں نے پھر ان مُریدوں کو قرآنِ پاک کی آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ رسول ﷺ سنا کر موسیقی' ناچ اور فحاشی کے متعلق قرآن کی وعید سنائی تو انہوں نے غُصّے میں آکر یہ کہتے ہوئے مجھ سے بات کرنے سے انکار کردیا کہ :

"آپ مُرشد کو جاننے والا بھی ظاہر کر رہے ہیں (کیونکہ ہم نے ان سے کہا تھا کہ ہم تمہارے پیر کے متعلق معلومات رکھتے ہیں) اور پھر یہ (قرآن وحدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) آپ کی باتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ پیر و مُرشد سے واقفیت اور آگاہی کا آپ پر کچھ اثر نہیں ہوا' آپ پر ابھی تک گمراہی کے آثار باقی ہیں' ورنہ آپ منصب عشق کے منافی دلیلیں دے دے کر باتیں نہ کرتے- جائیں! ہمارا وقت نہ ضائع کریں-"

میں یہ سوچتے ہوئے واپس آگیا کہ عجیب پیر ہے کہ اس کے مُرید قرآنی آیات اور احادیثِ رسول ﷺ سنتے ہی آگ بگولہ ہو جاتے ہیں اور فوری طور پر اس کو "ظاہری شریعت" کہہ کر رَد کر دیتے ہیں' جبکہ میں نے ان مُریدوں کے سامنے جو پیر کو جاننے والا ظاہر کیا تھا وہ اس حوالہ سے کہ 1995ء میں لکشمی چوک میں ہونے والے اس کے ایک جلسہ کا حال دیکھ چکا تھا اور اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ پیر کیسا ہے؟ لیکن مُرید یہ سمجھے کہ میں ان کا معتقد ہوں- اب چلتے چلتے آپ کو مختصر طور پر 1995ء کے جلسہ کی چند جھلکیاں دکھاتے چلیں- اس کے بعد موچی دروازہ کے جلسہ عام کی جھلک بھی ملاحظہ فرمائیں گے-

تین شخص صرف تنقید و تکرار سے وقت ضائع کریں گے نہ خود کوئی فیض حاصل کر سکیں گے نہ دوسروں کو کرنے دیں گے

ایک عالم بے عمل
دوم مرشد خام نگاہ
سوم فقیر بے شرع

نہ دیکھ نظر عیب سے یہ تصنیف مقام الہامی ہے
پایا جس نے یہ بھی راز اس سے ملی زندگی دوامی ہے

نوشتہ تین شخص اس باطنی نعمت سے محروم رہیں گے

ایک ازلی منافق
دوم جھوٹا کاذب
سوم بے ایمان



"مینارۂ نور" میں بیان کئے گئے گوہر شاہی کے غلط، فاسد اور اسلام دشمن عقائد کو نہ ماننے والے یا ان پر شک کرنے والے مسلمانوں پر گوہر شاہی نے سخت فتویٰ لگایا ہے کہ اس کتاب کو نہ ماننے والے مسلمانوں کو ازلی منافق، جھوٹے کاذب اور بے ایمان قرار دیا ہے۔ اس فتویٰ کو کتاب کے شروع میں ہی اس انداز میں ڈیزائن کر کے شائع کیا گیا ہے۔

لکشمی چوک میں کعبہ

1995ء کے جلسہ کا آنکھوں دیکھا حال :

1995ء میں لکشمی چوک لاہور میں ایک بڑے ٹرالر پر سٹیج بنا کر اس پر گنبد خضراء (نبی ﷺ کی قبر کا ماڈل) بنایا گیا' جس میں پیر نے ایک کرسی پر بیٹھ کر تقریر کی۔ سٹیج کے ایک طرف بہت بڑے بینر پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے ؂

اِک روز وہ آنے والا ہے اے مُرشد حق! گوہر شاہی
جب اپنے پرائے' سب مل کر تیری عظمت کے گن گائیں گے

ایک بینر پر لکھے ہوئے یہ اشعار بھی ان کے شرکیہ عقیدے کی نشاندہی کر رہے تھے :

بادشاہ ہر دو عالم عبدالقادر اَست
سرورِ اولادِ آدم عبدالقادر اَست
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی
نورِ قلب اَز نورِ اعظم عبدالقادر اَست

ایک مقرر کہنے لگا : "لوگ پندرہ پندرہ ہزار روپیہ خرچ کرکے مدینہ جاتے ہیں' نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ کوئی گمراہ' کوئی بد مذہب اور کوئی گستاخ ہو کر لوٹتا ہے' وہ وہاں جانے کی بجائے اپنے سینے کو مدینہ کیوں نہیں بناتے؟"

صرف "سبحان اللہ" کہہ کر کتنے ہی بندے مار ڈالے :

اس نے مزید کہا :

"آپ قیامت تک بھی اس کوشش میں لگے رہیں کہ آپ کا دِل اللہ اللہ کرنے لگے مگر کامیاب نہ ہو سکیں گے' کیونکہ آپ کا دِل آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ ہاں جب کوئی مُرشد' پیر چاہے گا اور نظر کرے گا تو سیکنڈوں میں آپ کا دِل "اللہ ھو" "اللہ ھو" کرنے لگ جائے گا ..... (جبکہ حقیقت یہ ہے کہ "اللہ اللہ" اور "اللہ ھو اللہ ھو" کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے

ہرگز ثابت نہیں اور کسی صحیح اور مرفوع حدیث سے اس کا ثابت ہونا تو دَرکنار کسی ضعیف حدیث میں بھی اس کا ثبوت نہیں)..... اس کے ثبوت کے لئے ایک واقعہ بھی بیان کیا گیا کہ غوثِ پاک ایک دفعہ منبر پر آئے' وہ "تین گھنٹے" بیٹھے رہے لیکن کچھ نہ بولے-...... (سینکڑوں سال قبل شاید یہ لوگ وہاں ٹائم پیس لے کر بیٹھے تھے جو ان کو پتہ چل گیا کہ وہ پورے تین گھنٹے اسٹیج پر بیٹھے رہے تھے)...... اس دوران ایک دفعہ آپ کا صرف "سبحان اللہ" کہنا تھا کہ کچھ ہی لمحوں بعد لوگ کپڑے پھاڑنے لگے' چیخنے چِلّانے اور رونے لگے' اسی کیفیت کے نتیجے میں مرنے والے کئی افراد کے جنازے وہاں سے اُٹھے' حالانکہ منبر پر بیٹھتے وقت آپ نے صرف "سبحان اللہ" کہا تھا' یہ صرف آپ کی نظر کا کمال تھا کہ یہ لوگ پاگل دیوانے ہو گئے اور مر گئے-"

یہ عجیب ولایت ہے جس میں "سبحان اللہ" کہہ کر لوگوں پر ایسی کیفیت طاری کی جائے کہ وہ چیخیں چِلّائیں' روئیں پیٹیں اور مر جائیں' اسلام تو ایسے کسی بھی طرزِ عمل سے خالی ہے-

پیر گوہر کی تقریر کے چند اقتباسات :

اب پیر گوہر نے بغیر کسی حدیثِ رسول (ﷺ)' آیت قرآنی اور خطبہ، مسنونہ کے' طوطے کی طرح رَٹی ہوئی تقریر شروع کی' کہنے لگا :

- "جب آپ کے لوگ اور آپ کے علماء سیاست میں لگ گئے' کلاشنکوف پکڑ بیٹھے' دین کا کام جو ان کا اصل کام تھا' چھوڑ بیٹھے' تو ہم لوگوں کو میدان میں آنا پڑا- طاہر القادری نے بھی اقرار کیا ہے کہ میں نے سیاست میں جو چار سال گزارے ہیں فراڈ اور دھوکہ میں گزارے ہیں-"
- "جو ایک دفعہ "اللہ" "اللہ" کرے گا' اس کو ساڑھے تین کروڑ دفعہ کا ثواب ہو گا بلکہ 72 ہزار سنّتوں کا ثواب مزید ملے گا-"
- "عابد (عبادت کرنے والا) شیطان کا دوست اور گنہگار سخی شیطان کا دُشمن ہے-"
- "سنی' شیعہ' وہابی' دیوبندی سب زبان کے مسلمان ہیں دِل کے نہیں-"
- "65ء کی جنگ میں بزرگ ہندوستان کی طرف سے برسائے جانے والے بم پکڑتے

رہے' اس طرح ہم جنگ جیت گئے۔" ..... (71ء کی جنگ میں یہ بزرگ کہاں چلے گئے تھے؟)

- "بہتر تہتر فرقوں میں تقسیم ہونے والے تمام لوگ "منافق" ہیں۔"
- "ایک آدمی بیس سال حنفی رہنے کے بعد غیر مقلد ہو گیا۔ اس کی بیس سال کی کوئی نماز قبول نہیں اگر نمازیں دِل سے ادا کرتا' وہ نمازیں قبول بھی ہوتیں تو وہ کبھی غیر مقلد نہ ہوتا۔"
- "مرنے کے بعد رُوح اُوپر پرواز کرجاتی ہے اور بندہ کے جسم کے اندر پہلے سے موجود سولہ (16) مختلف مخلوقات قبر میں نماز پڑھتی' اُٹھتی بیٹھتی اور قبر سے باہر نکل کر لوگوں کو فیض پہنچاتی ہیں۔"
- " وِرد وظیفہ اور اللہ کے ذکر کیلئے اجازت لینا ہوگی' بغیر اجازت کے ذکر کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔"

کشمیر میں جہاد کی بجائے "اللہ ھو" کریں" :

کشمیر اور بوسنیا میں جہاد کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پیر نے کہا کشمیر اور بوسنیا میں جہاد کی ضرورت نہیں بلکہ میرا بتایا ہوا ذکر کیا جائے ..... (نہ کہ کشمیری بوسنوی ماؤں بہنوں کی مدد کی جائے) ...... میرا بتایا ہوا ذکر "اللہ ھو" کرنا ہی اصل میں "جہادِ اکبر" ہے اور باقی تمام "جہادِ اصغر ہیں"

جنّت میں جانے کی گارنٹی :

شیخ یعقوب جو کہ اس وقت اساتذہ کے شعبہ کے مسئول تھے' نے سوال لکھ کر بھیجا کہ اگر مُرید گنہگار ہو' نیک نہ ہو' اعمالِ صالح کا ذخیرہ اس کے پاس نہ ہو' تو کیا قیامت کے دن ایسے مُرید کی پیر مدد کرسکے گا؟ جبکہ حدیثِ رسول میں آیا ہے کہ وہاں تو اعمالِ صالح ہی کام آئیں گے' تو پیر گوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا :

"مُرید نے اگر اپنے پیر کو صرف دیکھ ہی لیا ہے' کوئی اچھا عمل اور نیکی نہیں بھی کی' تب بھی پیر اس کو جنّت میں لے جائے گا" بلکہ مجھے یاد آرہا ہے کہ اس

دوران پیر گوہر نے کہا تھا کہ "اس کو گھسیٹ کر جنت میں لے جائے گا۔"

یاد رہے کہ تقریر کے دوران پیر گوہر نے 20 سے زائد مرتبہ سوات کے چشمے کا بوتل میں پیک پانی پیا' لیکن ایک دفعہ بھی "بسم اللہ" پڑھنے کی زحمت گوارہ نہ کی' اس کے بعد جلسہ ختم ہو گیا۔

لکشمی چوک میں کعبہ :

جلسہ ختم ہونے کے بعد ایک شخص بار بار پیر گوہر کے گرد طوافِ کعبہ کی طرح چکر لگا رہا تھا تو پیر گوہر نے مسکرا کر کہا : "لگتا ہے طواف کے سات چکر پورے کر کے ہی چھوڑے گا" اور اس شخص نے واقعی جس طرح بیت اللہ کے گرد سات چکر پورے کئے جاتے ہیں بالکل اسی طرح پیر گوہر کے گرد سات چکر پورے کر کے طواف مکمل کیا۔ پیر گوہر اس کو دیکھ کر روکنے کی بجائے مسکرا مسکرا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتا رہا۔

مدینہ کو دِل میں بساؤ' گوہر شاہی سے قلب رگڑاؤ :

جیسا کہ مذکورہ بالا اقوال میں بتایا گیا ہے کہ پیر گوہر یہ پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ آپ کا دِل آپ کے اختیار میں نہیں' اس کو اللہ اللہ میں لگانے کے لئے کسی پیر کی ضرورت ہے' ورنہ گوہر مقصود کا حصول ناممکن ہے اور یہ کہ مسلمان مدینہ جانے کی بجائے دِل کو ہی مدینہ کیوں نہیں بنا لیتے' وہ جیسا کہ خانہ کعبہ کو دِل میں بسا لینے اور اس کو اصل کعبہ سے افضل جاننے کا عقیدہ رکھتا ہے' اسی طرح یہ لوگ چاہتے ہیں کہ لوگ دِل میں ہی تصوراتی مدینہ بنا لیں تاکہ مدینہ منورہ جانے کا مسئلہ ہی ختم ہو' جہاں پیارے پیغمبر سیّد الاوّلین والآخرین جناب محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی تعمیر کی ہوئی مسجدِ نبوی ہے' جس میں ایک نماز پڑھنے سے صحیح حدیث کے مطابق ایک ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے' اس سے تو مسلمانوں کو دُور کیا جائے۔ اب اگر کوئی سینے کو مدینہ بنائے گا تو دِل میں مسجدِ نبوی بھی بنا لے گا اور پھر یہی لوگ یہ کہنے لگ جائیں گے کہ : "ہم دِل میں ہی نماز پڑھتے ہیں بلکہ وہیں رہتے بھی ہیں۔" کل کلاں۔ کوئی اور گمراہ اُٹھے گا تو وہ یہ کہنے میں بھی عار محسوس نہیں کرے گا کہ "لوگ خواہ مخواہ مکّہ جاتے ہیں' 80' 90 ہزار روپے خرچ کر کے حج کرتے ہیں' اپنے دِل کو ہی مکّہ کیوں نہیں بنا لیتے؟" کہ اس طویل سفر سے بھی

جان چھوٹ جائے۔

اب کہاں کعبۃ اللہ! جہاں ایک نماز کا ایک لاکھ نماز کے برابر ثواب ملتا ہے اور کہاں یہ دِل کا تصوراتی کعبہ' کہ جس کی کوئی اصل اور حقیقت موجود نہیں- دراصل یہ لوگ اسلام کی عبادات اور اسلامی شرائع سے لوگوں کو دُور کرنے اور متنفر کرنے میں مصروف ہیں' نہ معلوم کس کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں-

جہاں تک دِل کے کسی کے اختیار میں نہ ہونے کی بات ہے تو یہ درست ہے کہ یہ دِل انسان کے اپنے اختیار میں مکمل طور پر نہیں مگر ہر مسلمان کو یہ بھی ساتھ ساتھ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ یہ کسی پیر اور مُرشد کے اختیار میں بھی نہیں ہے بلکہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں جیسا کہ صحیح مسلم میں جناب سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلُّھَا بَیْنَ اَصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَاحِدٍ یُصَرِّفُهٗ کَیْفَ یَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفُ الْقُلُوْبَ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَی طَاعَتِكَ.)) [صحیح مسلم]

"بے شک آدم علیہ السلام کے تمام بیٹوں کے دِل ایک دِل کی طرح رحمٰن کی اُنگلیوں میں سے دو اُنگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے ان کو پھیرتا رہتا ہے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دِلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے-"

البتہ یہ ہے کہ اس دِل کو پاکیزہ خیالات سے مزین رکھنا چاہئے' بُرے خیالات اور گندے عقائد سے بچا کر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے' کیونکہ یہ سارے جسم کا کنٹرولر ہے' اس کے صحیح اور فاسد ہونے سے ہی سارے جسم کا صحیح اور فاسد ہونا مشروط ہے' جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے-

قارئین! یہ تو لکشمی چوک والے جلسہ کی مختصر جھلکیاں تھیں' اب ہم آپ کو 11 اپریل 1996ء کو موچی دروازہ میں ہونے والے جلسہ میں لئے چلتے ہیں-

حوروں اور پریوں کے دیس میں

1996ء کے موچی دروازہ والے جلسہ کی رُوداد:

یہ اِس نئے فرقہ کے منعقد کردہ جلسہ گاہ کے باہر لگائے گئے سٹال ہیں' جن پر پیر گوہر کی تصاویر' تصانیف' سٹیکر' بیجز' آڈیو' ویڈیو کیسٹیں اور اس فرقہ کا لٹریچر فروخت ہو رہا تھا۔ کتابوں کے تمام سٹالوں پر کہیں بھی قرآنِ پاک یا احادیثِ رسول ﷺ کے نسخے موجود نہ تھے' جبکہ پیر گوہر کی طرح طرح سے مختلف پوزوں میں بنی ہوئی تصویریں کثرت سے آویزاں تھیں اور مُرید ان کو دھڑا دھڑ خرید رہے تھے۔ ہم ایک سٹال پر کھڑے ہو گئے' یہاں ایک سرکاری آفیسر اور سٹال والے آدمی یعنی گوہر شاہی کے مُرید کے درمیان بحث ہو رہی تھی' ہم بھی غور سے سننے لگے۔ آفیسر کے ہاتھ میں پیر گوہر کی ایک کتاب (رُوحانی سفر) تھی' اس نے کتاب ہمارے سامنے کرتے ہوئے کہا: "جناب پڑھیں! یہ کیا بکواس اور واہیات باتیں کتاب میں لکھ ماری ہیں!!" ہم نے کتاب پکڑ کر دیکھی تو لکھا تھا:

> "بہت سے اولیاء بھی مرتبہ کے بعد خلافِ شرع (اُمور) کا شکار ہوئے تھے جیسے مظفر آباد میں سہیلی سرکار نہ نماز پڑھتے اور نہ داڑھی رکھتے ...... لعل شاہ ننگے بیٹھے رہتے' نسوار کا نشہ کرتے اور نماز بھی نہ پڑھتے ..... سدا سہاگن بھی عورتوں کی طرح عورتوں جیسا سرخ لباس اور چوڑیاں پہنتے۔" (رُوحانی سفر: 47)

اِس آدمی کو اور بھی غصہ اس وقت آگیا جب اس نے ایک جگہ یہ دیکھا کہ رابعہ بصری کو ایک قابل اعتراض عورت کے روپ میں پیش کیا گیا تھا' آفیسر نے کہا: "یہ تو کوئی ایجنسی کا کھڑا کردہ آدمی لگتا ہے' ورنہ دینِ محمد ﷺ نماز' روزہ وغیرہ جیسے بنیادی ارکان کے متعلق اس کی کتابوں میں جو بکواسات ہیں ان کو ایک مسلمان ہرگز نہیں لکھ سکتا۔"

سٹال والا دیکھ رہا تھا کہ اس آدمی کی باتوں سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں تو اس نے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ: "ہم پر پہلے ہی بہت سے کفر کے فتوے لگ چکے ہیں لیکن ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔" ہم ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر آگے بڑھے۔

موچی دروازہ میں حوروں اور پریوں کی آمد :

ہم جلسہ گاہ کی طرف جارہے تھے کہ نوجوانوں کی ایک ٹولی کو محو گفتگو پایا' دِلوں پر گوھر شاہی کی تصویر والے سٹیکر لگا رکھے تھے۔ ان کی باتوں سے پتہ چلا کہ وہ "حوروں اور پریوں کے دیس میں" ان کی زیارت کے لئے جارہے ہیں' ہم بھی حیران و پریشان ان کے پیچھے چل پڑے کہ موچی دروازہ میں حوروں اور پریوں کا وجود کیسے ممکن ہوگیا؟ بہرحال یہ نوجوان سیدھے جلسہ گاہ میں داخل ہو کر وہاں پہنچے' جہاں مردوں کی نشستیں ختم ہوتی تھیں' اور ان کے پیچھے عورتوں کی نشستیں لگی ہوئی تھیں' اب معاملہ ہماری سمجھ میں آیا کہ یہ عورتیں پیر گوہر اور اس کے مُریدوں کی زیارت کو آئی ہیں جبکہ یہ من چلے نوجوان ان کی زیارت کو آئے ہیں۔ وہ ان کو "حوروں اور پریوں" کے نام سے یاد کر رہے تھے۔

وہ نوجوان عورتوں کے ارد گرد منڈلا رہے تھے اور اسی طرح بعض جوان کھانے پینے والی چیزیں بیچنے کے بہانے عورتوں میں گھسے ہوئے تھے' کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ بے پردہ اور میک اپ سے اَٹے چہروں والی مغرب زدہ خواتین جو مُریدین اور حاضرین کو دعوتِ نظارہ دے رہی تھیں' کسی رُوحانی تحریک کی کارکن ہو سکتی ہیں اور یہ اللہ اللہ کرنے والیاں ہیں؟ جلسہ کے اختتام پر مختلف نوجوان جوڑے جلسہ گاہ کے اندر ہی مختلف جگہوں پر الگ تھلگ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے جبکہ پیر صاحب بیعت لینے میں مصروف تھے۔ ہم نے ایک سکیورٹی والے مُرید سے پوچھا : "کیا یہ سب جوڑے جو ہنس ہنس کر راز و نیاز کی باتوں میں مصروف ہیں' آپس میں بہن بھائی ہیں؟ تو اس نے ہمیں مشکوک اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا : "تم خود ہی جاکر ان سے پوچھ لو۔"

اسٹیج کا طلسمی ماحول :

بہرحال ہم ان جوانوں کو ان کی حالت پر چھوڑ کر آگے بڑھے' اسٹیج کی طرف دیکھا تو حیران رہ گئے کہ پچھلے سال تو پیر گوہر نے صرف گنبد خضراء بنوا کر اس میں اپنی کرسی لگوا کر تقریر کی تھی جبکہ اس دفعہ وہ مزید ترقی کر چکا تھا یعنی اب اسٹیج پر دائیں جانب گنبد اور بائیں جانب بیت اللہ کے بڑے بڑے ماڈل بنائے ہوئے تھے اور بیت اللہ (کا ماڈل) بھی پیر گوہر کے

قدموں کی سطح سے نیچے بنایا گیا تھا- (نعوذ بالله من ذالك الهفوات)

اسٹیج کے پیچھے بہت بڑی سبزی آویزاں تھی جس میں سورج اُبھر رہا تھا اور اس کی کرنیں ہر طرف پھیل رہی تھیں- سورج کے اندر پیر گوہر کی تصویر بنائی گئی تھی اور اسٹیج کے سامنے دیوار پر جلی اور موٹے حروف میں لکھا تھا

ع مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

سٹیج کے اردگرد مختلف ڈیزائنوں میں فوارے بنائے گئے تھے' جن سے پانی نکل رہا تھا' یوں ماحول کو بھرپور طور پر طلسمی بنانے کی کوشش کی گئی تھی- اس طرح اسٹیج کے بالکل سامنے مووی کیمروں والے تیزی سے جلسہ کی ریکارڈنگ کرتے ہوئے فلم بنا رہے تھے-

عبداللطیف شہید کون تھا؟

ایک بینر پر ہم نے دیکھا کہ کسی عبداللطیف شہید کی عظمتوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا تھا' ہم حیران ہوئے کہ اس صوفیانہ افکار پر مبنی فرقہ میں شہید کہاں سے آگیا!!؟ کیونکہ جہاد تو ان میں ہے ہی نہیں اگر تھوڑا بہت ہے بھی تو وہ صرف اتنا کہ ان کے پیر کا بتایا ہوا ذکر و وظیفہ ہی اصل اور سب سے بڑا جہاد ہے' باقی سب چھوٹے اور ادنیٰ جہاد ہیں-

ہم نے جب 1994ء کے اخبارات کی فائلیں دیکھیں تو یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا اور یوں پول کھل گیا کہ عبداللطیف کوئی مجاہد نہ تھا کہ جو میدانِ جہاد میں شہید ہوا ہو' بلکہ عبداللطیف "انجمن سرفروشانِ اسلام" لاہور کا ناظم تھا- اس نے اپنی تنظیم کے ایک رُکن زاہد علی کو کوئی اُلٹا سیدھا ورد پڑھنے کو دیا- جس کے پڑھنے سے اس کا ذہنی توازن بگڑ گیا' وہ ڈاکٹروں سے علاج بھی کرواتا رہا- آخر کار ایک دن اس نے عبداللطیف کو قینچی مار کر مار دیا اور سرفروشوں نے اس کو یوں ظاہر کیا کہ جیسے وہ باطل قوتوں اور کافروں کے خلاف لڑتا ہوا شہید ہو گیا ہو- حالانکہ اس کا قاتل اسی تنظیم کا رُکن زاہد علی تھا' جو بعد میں گرفتار ہو گیا اور اس نے جرم بھی قبول کر لیا-

موسیقی کی دُھنوں میں اسٹیج پر پیر کا استقبال :

اب اعلان ہوا کہ حضرت قبلہ سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالیٰ چند لمحوں بعد جلوہ

افروز ہونے والے ہیں- جب وہ جلوہ افروز ہوں تو سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو جائیں- جب پیر اسٹیج کی طرف آیا تو مُرید فوری طور پر ڈسکو طرز کے میوزک پر پیر کی آمد کا گانا کورس میں مل کر گانے لگے- ساتھ ہی خوب ساز بج رہے تھے- لوگ کھڑے تھے- اب پیر بیٹھ گیا اور پیر کی شہزادی یعنی بیٹی سٹیج پر کچھ پڑھنے آئی- اس نے نو' دس سال کی عمر میں ہی گلو کاروں کی طرح (اپنے باپ) پیر گوہر کو مخاطب کرتے ہوئے ایک نہایت شرکیہ نظم پڑھی- جس کے چند اشعار کچھ یوں ہیں ؎

سانسوں میں تیری خوشبو کچھ ایسی سمائی ہے
مستی میں سدا جھوموں یہی دِل کی دُہائی ہے
کعبے کو بھی دیکھا ہے صورت میں تیری گوہر
میرا عشق یہ کہتا ہے تیرے من میں خُدائی ہے
ہیں لوح و قلم تیرے پھر بھی یہی مانگوں
تیرے سامنے موت آئے یہ میری بھلائی ہے

(نعوذ باللہ)

حاجت روا کو "حاجت" ہو گئی :

اِس کے بعد اعلان کیا گیا کہ "چونکہ قبلہ کو حاجت ہوئی ہے' اس لیے پانچ منٹ کے لیے وقفہ برائے قضائے حاجت ہو گا-" ...... (لیجئے یہ لوگوں کا مشکل کشا اور حاجت روا اپنی حاجت کو نہ روک سکا اور خود حاجت کے ہاتھوں تنگ آکر بیت الخلاء کی طرف بھاگ اُٹھا)-

سب سے آخر میں پیر گوہر کو خطاب کی دعوت دی گئی- پیر گوہر جب مائیک پر آیا تو ہم حیران رہ گئے کہ یہ کیسا پیر ہے؟ داڑھی کٹا (یعنی داڑھی بھی پوری نہیں ہے) شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے' متکبرانہ چال چلتے ہوئے' گنبد خضراء اور بیت اللہ کے ماڈلز کے درمیان سجائی گئی کرسی پر' ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر' کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا' جبکہ اس کی بیک پر بڑے موٹے الفاظ میں لکھا ہوا تھا :

"مرحبا' مرحبا' یا گوہر شاہی مرحبا"

اب ہماری نظر پیر کے مُریدان خاص جو اسٹیج پر موجود تھے' پر پڑی تو مزید حیران ہوئے' اسٹیج سیکرٹری' نعت خوان اور مقربین سب کی داڑھیاں تو بالکل اُسترے سے منڈھی ہوئی تھیں یا کٹی ہوئی خشخشی تھیں۔ ٹخنوں سے نیچے شلواریں' پان کے رسیا' بے نماز اور جاہل اکٹھے ہوئے تھے' سارا دن اذانیں ہوتی رہیں اللہ ذوالجلال کے سامنے سر جھکانے کا بلاوا' حي على الصّلوة' حي على الفلاح کی صورت میں مساجد کے میناروں سے گونجتا رہا لیکن وہ اسٹیج پر بیٹھے رہے' کسی کو مسجد میں جاکر نماز پڑھنے کی توفیق نہ ہوئی' حتی کہ رات کا ایک بج گیا۔

پیر گوہر کی تقریر کے چند شہہ پارے :

بالآخر پیر گوہر نے اپنی عادت کے مطابق بغیر کسی قرآنی آیت' حدیثِ مبارکہ اور خطبہ' مسنونہ کے تقریر شروع کردی۔ یہ بات یاد رہے کہ اس ایمان پر ڈاکہ ڈالنے والے پیر نے ایک ہی تقریر رَٹی ہوئی ہے' آپ اس کی درجنوں کیسٹیں سن لیں' آپ کو ایک ہی تقریر سننے کو ملے گی' ماسوائے چند نئے پیش آنے والے واقعات کے۔ بہرحال پیر نے اپنی رَٹی رٹائی تقریر اپنے مخصوص دیہاتی لب و لہجہ میں شروع کردی۔ اس کا لبِ لباب سابقہ تقریروں کی طرح کچھ اس طرح تھا کہ :

- ذکر کے لئے اجازت طلب کریں' یہ ذکر جو "اسم اعظم" کہلاتا ہے' میرے پاس ہی ہے۔
- نماز روزہ حج وغیرہ سب "کچھ" نہیں' ذکر ہی سب کچھ ہے۔ ذکر بھی وہی جو میں بتاؤں۔
- پیر گوہر نے بتایا : "ایک دفعہ اللہ کو خیال آیا کہ میری صورت کیسی ہے؟ لہٰذا سامنے شبیہہ بن گئی' اللہ اس پر عاشق ہو گیا اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی وہ (اللہ) خود ہی عشق' خود عاشق اور خود ہی معشوق ہے۔" نعوذ باللہ
- سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : "مجھے اللہ تعالیٰ سے دو عِلم ملے۔ ایک تو بتا دیا اگر دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو گے۔"
- پیر گوہر نے مزید کہا : "جس طرح بادل بادل سے ٹکراتے ہیں تو بجلی بنتی ہے۔ لوہا لوہے سے ٹکراتا ہے تو چنگاری نکلتی ہے' اسی طرح قرآن کی آیتیں جب آیتوں سے ٹکراتی ہیں تو نور بنتا ہے۔

- آپ قرآن پڑھیں مگر اسی وقت جب آپ کا نفس پاک ہو' (قرآن) رضی کے نفس رکھنے والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کو منتہی پڑھے' جن لوگوں نے نفس پاک ہونے کے بغیر قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی' وہ گمراہ ہو گئے۔ ......(نفس پاک کرنے کا طریقہ پیر کے نزدیک یہ ہے کہ اس کا بتایا ہوا ذکر "اللہ ھو" کیا جائے)
- "ظاہر (شریعت) باطن (طریقت) کا عکس ہے۔ قرآنِ کریم کے حروفِ مقطعات میں سے: ﴿ الم ﴾ میں سے "الف" سے مراد ہے کہ اللہ اللہ کر اگر اس کی توفیق نہیں تو پھر لام سے مراد ہے کہ ((لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه)) پڑھ' اگر تجھے اس کی بھی توفیق نہیں تو پھر میم سے مراد ((مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه)) ہی پڑھ' اگر اس کی بھی توفیق نہیں تو پھر کتاب (یعنی قرآن) پڑھ' کتاب پڑھ کر پتہ نہیں گمراہ ہو گا کہ کافر۔

قارئین! اس طرح کی گمراہ کن تعلیمات اور تبلیغ کے ذریعہ وہ اپنے مُریدوں کو روکتا ہے کہ قرآن کو نہ پڑھو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے کیونکہ تم ابھی قرآن پڑھنے کے قابل نہیں ہوئے وغیرہ .... اس طرح کی اور بہت سی اُوٹ پٹانگ خلافِ اسلام باتیں اپنی تقریر میں یہ پیر کرتا رہا۔ یہ پیر عوام کو دھوکہ دینے اور ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے اپنی گفتگو میں کہتا ہے کہ "حدیث میں آیا ہے' حدیث ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے" وغیرہ وغیرہ۔ تاکہ اپنی بات اور مؤقف کو نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر کے مضبوط بنا سکے اور لوگوں کو یہ تاثر دے کہ وہ تو احادیثِ مبارکہ کے مطابق بات کرتا ہے لیکن وہ کبھی بھی حوالہ نہیں دیتا کہ یہ جو بات میں حدیث قرار دے کر بیان کر رہا ہوں' حدیث کی کون سی کتاب میں ہے؟ یہ حدیث صحیح ہے یا موضوع یا ضعیف؟ یہ حدیث بخاری میں آتی ہے یا مسلم شریف میں۔ کتب حدیث اور تفسیر کو تو یہ نام نہاد پیر مانتا ہی نہیں' ظاہر کا نام دے کر رَد کر دیتا ہے اور باطن کو ہی سب کچھ سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ شریعت کا عِلم ہی نہیں رکھتا حوالہ کیا دے گا۔

ہم نے جلسہ کے اختتام پر وہاں لگے بک سٹالوں سے اس کا لٹریچر خریدا اور اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ ہم اس وقت حیران و پریشان ہو گئے جب اس کے لٹریچر کے مطالعہ کے بعد ہم پر یہ حقیقت عیاں ہوئی اور ہمیں معلوم ہوا کہ اس پیر کا مذہب تو بالکل دینِ اسلام سے متضاد اور مخالف ہے۔

قارئین! اب آپ گوہر شاہی شریعت کی ہلکی سی جھلک ملاحظہ فرمائیں' جس میں اس نے بالکل ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھ کر اس کی تبلیغ شروع کی ہوئی ہے۔



گوہر شاہی کون ہے؟

بہتر ہے پیر ریاض کی تعلیمات' اس کی وضع کردہ ایک نئی شریعت' طریقہ' واردات اور مذہب جاننے سے پہلے اس کی ذات کا تعارف ہو جائے :

پیر گوہر کا تعلق ڈھوک گوہر شاہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی سے ہے۔ پیر اپنے آپ کو سید ظاہر کرتا ہے جبکہ فی الحقیقت مغل ہے' پیر ریاض احمد گوہر شاہی' ایک شخص گوہر علی شاہ کی پانچویں پشت سے ہے۔

کشمیر سے فرار :

گوہر علی شاہ سرینگر کشمیر کا رہائشی تھا' کشمیر میں اس پر قتل کا الزام تھا۔ انگریز حکومت نے قتل کے جرم میں گرفتار کرنا چاہا تو وہ جان بچانے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کشمیر سے ایسا بھاگا کہ سیدھا راولپنڈی آگیا۔ اب پیر ریاض یہ کہتا ہے : "اس کا بابا ...... (وہ جس کی پانچویں پشت سے ہے) ...... کشمیر سے اس لئے بھاگا تھا کہ ایک دفعہ کچھ ہندوؤں نے ایک مسلمان لڑکی کو اغوا کر لیا تو اس نے سات ہندو مار دیئے۔ اس لئے انگریز حکومت ان کو گرفتار کرنا چاہتی تھی۔" اصل حقیقت کیا ہے؟ گوہر علی نے کس کو قتل کیا تھا؟ مسلمانوں کو' ہندوؤں کو' مریدوں کو یا کسی اور کو؟ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے یا ریکارڈ چیک کرنے پر پتہ چل سکتا ہے' بہر حال پیر ریاض احمد گوہر شاہی اپنے پردادا کا دفاع اسی طرح کرتا ہے' گوہر علی شاہ کشمیر سے بھاگ کر راولپنڈی نالہ لئی کے پاس ایک عرصہ تک چھپا رہا' جب یہاں پر بھی پولیس کا خطرہ

ہوا تو فقیری کا روپ دھارا اور بھیس بدل کر اور یوں فقیر بن کر تحصیل گوجر خان کے ایک جنگل میں جاڈیرہ لگایا- کئی سال پولیس کے ڈر سے اس جنگل میں چھپتے چھپاتے گزار دیئے-

گوجر برادری پھنس گئی :

کمزور عقیدہ کے لوگوں نے جب اس آدمی کو اتنے عرصہ سے اس جنگل میں بند دیکھا تو اس کو سادھو فقیر یا پیر سمجھ کر اس کے پاس منتیں مُرادیں لے کر آنے لگے- پیر ریاض کے بابا گوہر علی شاہ نے بھی گوجر برادری پر اپنی اداکاری اور جھوٹی فقیری کا ایسا جادو کیا کہ گوجر برادری نے عقیدت میں آکر اس جنگل کا رقبہ جو ان کی ملکیت تھا' وہ اس کو نذرانے میں پیش کردیا- پیر نے بھی مالِ مفت دلِ بے رحم سمجھ کر قبول کرلیا اور خاموشی سے اس پر قابض ہوگیا' اب یہی جنگل والا رقبہ جس پر ایک نئی بستی بس گئی ہے ...... گوہر علی شاہ کے نام کی مناسبت سے ڈھوک گوہر شاہ کے نام سے منسوب اور مشہور ہے-

ایک مُردہ دو مزار :

پیر ریاض کے پردادا گوہر علی نے زندگی یہیں گزار دی اور اپنی زندگی کے آخری ایام میں کسی بات پر ناراض ہوکر بکرا منڈی راولپنڈی میں چلاگیا اور وہیں فوت ہوگیا- مرنے کے بعد لوگ اس کی میّت کو آبائی گاؤں لے آئے اور دفنا کر اس کا مزار بنا ڈالا- ادھر بکرا منڈی میں جہاں پیر بیٹھا کرتا تھا' وہاں بھی گمراہ لوگوں نے پیر گوہر علی کا دوسرا مزار بنا دیا حالانکہ مرنے والے کی میّت قبر میں موجود ہی نہیں- بلکہ قبر میں پیر گوہر علی کی گودڑی اور عصا (لاٹھی) دبا کر مزار بنایا ہوا ہے- اب پیر گوہر علی کے دو مزار ہیں' ایک گاؤں میں' دوسرا بکرا منڈی راولپنڈی میں- حقیقت سے ناآشنا اور شرک کے شکار زیادہ تر لوگ اپنی حاجات لے کر بکرا منڈی والے دربار پر ہی جاتے ہیں' حالانکہ جانتے بھی ہیں کہ یہاں گودڑی اور لکڑی کا عصا دبا ہوا ہے- اس کا اعتراف پیر ریاض احمد گوہر شاہی نے بھی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ : ۷ تا ۹ میں کیا ہے-

شیطان سے یاریاں

شیطان کا 20 سالہ شکار :

پیر گوہر علی شاہ تو مرگیا لیکن اس کی نسل میں اس کا ایک بیٹا برسر روزگار تھا' جس کا نام ریاض احمد تھا' اس نے سوچا ویسے پیسہ کمانا بہت مشکل ہے' کیوں نہ پیری مُریدی کا پھندا پھینک کر دیکھا جائے کہ دادا حضور بھی یہ فارمولا آزما چکے ہیں جو کہ تیر بہدف ثابت ہوا تھا۔ چنانچہ 20 سال کی عمر میں ہی شیطان اس کے پیچھے لگ گیا' 20 سال سے لے 34 سال کی عمر تک ریاض احمد (گوہر شاہی) نے بالکل نماز نہ پڑھی اور نہ روزہ رکھا اور دوسرے شرعی احکامات پر بھی عمل کرنا چھوڑ دیا۔ .... (ان باتوں کا وہ خود اپنی کتب رُوحانی سفر وغیرہ میں اقرار کرتا ہے) .... اب شیطان نے اس کو خاص طور پر سندھ کے پسماندہ' غیر تعلیم یافتہ' پیر پرست اور "سیّد" کے نام پر کٹ مرنے کا جذبہ رکھنے والے لوگوں کو پھانسنے کے لئے منتخب کیا۔

درباروں اور گدیوں کے چکر :

24 سال کی عمر میں اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے درباروں کے چکر لگانے شروع کر دیئے۔ تین سال تک یہ سیہوّن کے پہاڑوں اور لال باغ میں شیطانی چِلّے اور مجاہدے میں مصروف رہنے کا ڈرامہ رچاتا رہا' پھر اس ریاض احمد نے پیر آف دیول اور گولڑہ کے صاحبزادہ معین الدین سے بیعت کی' بعد میں ان کو ولی کامل نہ سمجھتے ہوئے بیعت توڑ دی' کئی نشہ بازوں اور چرسیوں کے پیچھے بھی دوڑ لگائی کہ شاید ان میں سے ہی کوئی اس کو چھوٹا موٹا پیر بننے کا "گُر" بتادے۔ اسی مقصد کے لئے جام داتار کے دربار اور بری امام کے بھی چکر لگائے' جب کسی نے بھی پیر بننے کا "گُر" نہ بتایا تو ریاض احمد خود بخود ولی بن جانے کے منصوبے پر عملدرآمد کرنے کا سوچنے لگا' لہٰذا اپنی کتاب رُوحانی سفر کے صفحہ : ۷ پر اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"میں نے اپنی ناکامی کا اشارہ پاکر بھی لوٹنا نہ چاہا' سوچا مُرشد تو ابوبکر حواری کا بھی

نہ تھا' وہ کیسے کامیاب ہوئے؟ جب گھر سے نکل پڑا ہوں پوری قسمت آزمالوں ... عجب مستی ہے' سمجھتا ہوں فقیر بن گیا ہوں' آزمائش کے لئے چڑیوں کو حکم دیتا ہوں' "اِدھر آؤ" وہ نہیں آتیں' پھر کہتا ہوں "اچھا مرجاؤ" وہ نہیں مرتیں' پھر سمجھتا ہوں ابھی فقر ادھورا ہے۔"

اب یہی نوجوان ریاض احمد جو اپنا کاروبار چھوڑ کر پیر بننے کے چکر میں بہکی بہکی باتیں کرتا تھا' شیطان کے چنگل میں مکمل طور پر گھر چکا تھا' وہ باتیں ہم آپ کو پیر ریاض احمد کی زبانی ہی سناتے ہیں' اب سنئے کہ یہ پیر "ریاض احمد" سے کس طرح "ریاض احمد گوہر شاہی" بنا اور اس نے جنگل میں تین سال تک کیا کیا گُل کھلائے:

میرا مُرشد شیطان ہے :

پیر گوہر کی کتب میں درج ہے کہ : "مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ فَشَیْخُہُ الشَّیْطٰنُ" "جس کا مُرشد کوئی نہیں' اس کا مُرشد شیطان ہے۔" پیر گوہر اور بریلوی علماء بھی اس مؤقف پر کاربند ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ پیر گوہر کا کوئی استاد نہیں' وہ نہ تو کسی مدرسہ میں پڑھا ہے' نہ قرآن و حدیث کی تعلیم سے آشنا ہے' چنانچہ مولوی ابوداؤد صادق آف گوجرانوالہ نے لکھا ہے :

> "ان صاحب کو نہ تو علمائے کرام کی صحبت میسر آئی ہے اور نہ مشائخ طریقت کی تربیت نصیب ہوئی۔" یعنی ریاض صاحب نہ تو کسی سنی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہے اور نہ کسی سلسلۂ بیعت میں منسلک ہے۔ (خطرے کا الارم : ص ۲)

چنانچہ جب اس کا کوئی استاد ہی نہیں تو اس کے اپنے کلیے "مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ فَشَیْخُہُ الشَّیْطٰنُ" کے مطابق پیر گوہر کا مُرشد شیطان ہوا' اس چیز کا پیر گوہر نے خود اعتراف بھی کیا ہے کہ ان کا مُرشد شیطان ہے اور جنگل میں چلّے کے دوران بھی (شیطان) اس کو ملتا رہا اور اس کی راہنمائی کرتا رہا۔

پیر گوہر کا مُرشد پیشاب میں :

پیر ریاض گوہر اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"ایک دن پتھریلی جگہ پر پیشاب کر رہا تھا' پیشاب کا پانی پتھروں پر جمع ہوگیا اور ویسا ہی سایہ مجھے پیشاب کے پانی میں ہنستا ہوا نظر آیا' جس سائے سے مجھے ہدایت ملی تھی' میری اس وقت کیا حالت تھی؟ میں بیان نہیں کر سکتا' میں جس کو ایک رُوحانی چیز سمجھتا تھا' جس کے حکم کے مطابق گھربار چھوڑا' ماں' باپ' بیوی' بچوں کی محبّت کو ٹھکرایا' آج میں اس سے بدگمان ہوچکا تھا اگر وہ سایہ رحمانی ہوتا تو ناپاک جگہ (پیشاب میں) کیوں نظر آتا؟ یہی خیال اور یقین تھا کہ یہ کوئی شیطانی رُوح ہے جو تیرے ساتھ لگ گئی ہے اور تجھے بالکل برباد کرکے اپنا اصل دکھایا۔ اسم "اللہ" بھی رَگ رَگ میں بس چکا تھا' اس کو بھی چھوڑنے کو دِل نہیں چاہ رہا تھا' جب دِل کی طرف دیکھتا تو سوچتا اسی سایہ (شیطان) کی وجہ اور مدد سے میں اس قابل ہوا لیکن پھر وہ بات سامنے آجاتی (کہ اسی سے تو آج تک مجھے ہدایت و رہنمائی مل رہی ہے) سمجھ میں نہ آتا کیا کروں؟ آخر اپنی سابقہ زندگی کا بغور مطالعہ کیا۔ معلوم ہوا کہ گو یہ سایہ شیطان ہی سہی' لیکن اس کی وجہ سے تجھے ہدایت ہوئی ہے۔" (رُوحانی سفر: ص 20)

سایہ کی وفاداریاں :

گوہر شاہی سرکار اس سایہ کے متعلق دوسری جگہ بتا رہے ہیں کہ اسی سایہ (شیطان) کے حکم سے ہی میں نے گھربار چھوڑا' اور جنگلوں میں نکل گیا۔ اسکی منظر کشی کرتے ہوئے گوہر شاہی لکھتا ہے :

"تقریباً ایک سال بعد اس سایہ نے حکم دیا : اب تزکیۂ نفس کے لئے تین دن کے اندر اندر دُنیا چھوڑ دو۔" حکم کو تیسرا دن تھا' رات کے بارہ بج رہے تھے' بیوی کو ایک نظر سر سے پاؤں تک دیکھا' سب سے لاڈلے بچّے کو آخری بوسہ دیا اور آنکھوں میں آنسو لئے ہوئے دھیرے دھیرے قدموں سے نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہوا' قدم لڑکھڑا رہے تھے' اتنے میں ایک ٹیکسی قریب آکر رُکی' پوچھا : "کہاں جانا ہے؟" میں نے کہا : "جی ٹی ایس کے اڈہ پر۔" ٹیکسی سڑک پر

دوڑ رہی تھی اور میں اپنے آبائی شہر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ رہا تھا۔"
.......(کس کے حکم پر شیطان صاحب کے تین دن کے الٹی میٹم والے حکم پر)
(رُوحانی سفر: ص ۱۲)

آگے مزید کہتا ہے:

"چلوں کے دوران جنگل میں ایک سانولے رنگ کا شخص جس کے گلے میں لٹکی تختی پر بغیر زیر زبر کے "محمد" لکھا ہوا تھا' کو (نبی مکرم سمجھ کر) تعظیمی سجدہ کرنے کے لئے اُٹھنا چاہتا تھا لیکن معلوم ہوا کہ جسم پر سخت گرفت ہے اور وہی سایہ (شیطان) سر پر مسلط ہے۔"

اسی بات کا ملال کرتے ہوئے گوہر لکھتا ہے:

(اپنے آپ کو محمد (ﷺ) ظاہر کرنے والے سایہ کی) "قدم بوسی کا لمحہ گزر گیا' دِل میں سخت ملال ہے اور اس سایہ پر بڑا غصہ آرہا ہے' جی چاہتا ہے کہ سایہ کو خوب گالیاں بکوں لیکن یہ بھی خیال آتا ہے کہ اس سے "ہدایت" بھی ہوئی (ہے) خون جگر پی کے رہ جاتا ہوں۔ (رُوحانی سفر: ص ۲۱)

اور آج تک شیطان ہی پیر گوہر کی راہنمائی اور ہدایت کا فریضہ باقاعدگی سے سرانجام دے رہا ہے۔

شیطان بھی نماز پڑھتا ہے:

گوہر شاہی سرکار کئی جگہوں پر اپنے مُرشد اور اُستاد شیطان لعین کی تعریف و توصیف کرتے نظر آتے ہیں' وہ ثابت کرتے ہیں کہ شیطان اب بھی اللہ کی عبادت کرتا ہے جبکہ اس مَردود کا اصل کام عبادت میں خلل ڈالنا اور عبادت سے روکنا ہے۔ لیجئے گوہر شاہی سرکار اپنے دوست شیطان کی خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔ ایک نمونہ ملاحظہ ہو' کہتے ہیں:

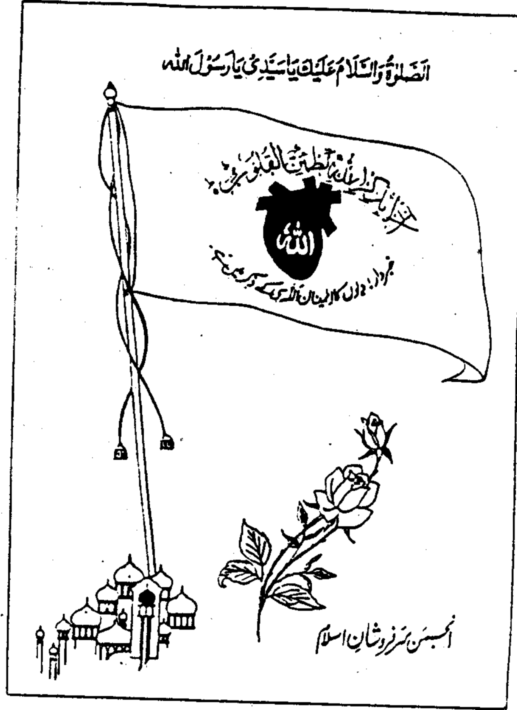
شیطان کا ذکر آیا تو سرکار نے فرمایا کہ: "شیطان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گناہ میں لگاتا ہے لیکن خود کبھی شامل نہیں ہوتا' اس کا ایک تجربہ ہمیں اس طرح ہوا کہ دورانِ ریاضت ایک دن لعل باغ میں چند لوگ آئے' وہ آپس

میں کہنے لگے : "پہلے دربار کی زیارت کر آئیں پھر مستانی کے پاس چلیں گے۔" اتنے میں شیطان ان کے سامنے آگیا اور ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا' وہ ان لوگوں کو نظر نہیں آ رہا تھا لیکن ہم سب کچھ دیکھ رہے تھے' وہ سب لوگ ایک دَم ہی مستانی کی جھونپڑی میں چلے گئے۔ وہاں انہوں نے چرس سلگائی اور پھر اسی میں لگ گئے جیسے ہی وہ چرس پینے لگے' شیطان اُٹھ کے جانے لگا' ہم نے اس سے کہا کہ : "ان کو لگا دیا ہے اب تُو کہاں جاتا ہے؟ تُو بھی بیٹھ ان کے ساتھ۔" اس نے جواب دیا : "مجھے چرس کی بُو سے نفرت ہے۔" یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ اس طرح وہ لوگوں کو گناہوں میں لگا دیتا ہے' لیکن خود کبھی بھی شامل نہیں ہوتا اور اسی وجہ سے اسے اُمید ہے کہ وہ بخشا جائے گا' وہ آج بھی خُدا کی عبادت کرتا ہے۔ اس کی روایت بھی موجود ہے کہ ایک پری ہندوستان سے جب حضورِ پاک ﷺ سے ملنے آئی تو راستے میں اس نے شیطان کو ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے دیکھا۔ (دورۂ امریکہ و برطانیہ کے یادگار لمحات : ص ۴)

اللہ تعالیٰ شیطان سے مل کر ڈرامہ کر رہے ہیں (نعوذ باللہ) :

ایک جگہ جناب گوہر سرکار غیر محسوس انداز میں ثابت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور شیطان مل کر ایک ڈرامہ کر رہے ہیں۔ شیطان جب کسی کو گمراہ کرتا ہے تو خود اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتا بلکہ اللہ کے کہنے پر ایسا کرتا ہے۔ یہ سارا سلسلہ دونوں کی ملی بھگت سے چل رہا ہے۔ (استغفر اللہ) آپ گوہر شاہی کی زبان سے شیطان سے یاری کی بناء پر پیدا ہونے والے افکار ملاحظہ کریں۔ لکھتے ہیں :

"ایک دفعہ تو اس نے ہمارے ذہن کو بھی کچھ دن کے لیے متاثر کر دیا تھا' اس کا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ : "ایک دفعہ شیطان سے ہماری گفتگو ہوئی' اس نے کہا کہ : "میں جو کچھ کرتا ہوں' یہ سب دراصل میری اور خُدا کی ملی بھگت ہے اور میں جو کچھ بھی کرتا ہوں' یہ سب اس کی مرضی سے ہی کرتا ہوں۔" پھر اس نے کہا کہ : "اصل میں خُدا کی بے پناہ رحمت کی وجہ سے سارے فرشتے'



فرقہ گوہریہ کی نوجوانوں کو پھانس کر گوہر شاہی مذہب قبول کرنے اور اپنانے پر آمادہ و ترغیب دینے کے لیے بنائی گئی تنظیم انجمن سرفروشانِ اسلام کا جھنڈا اور ماٹو

حوریں اور سب مخلوق خُدا سے بے خوف ہو گئے تھے۔ پھر خدا نے مجھ سے کہا کہ : "اب تو معاملہ خراب ہو گیا ہے۔ اب اسے درست کرنا چاہیے۔" اس کے بعد ہی میں نے آدم کو سجدے سے انکار کیا اور اس کو جنت سے باہر نکلوایا۔ اس طرح مجھے لعین قرار دیا گیا۔ فرشتوں اور دوسری مخلوق نے جب دیکھا کہ خدا کے اس قدر نزدیک رہنے اور اس کی عبادت کرنے والا بھی خدا کے غضب میں آگیا تو ان میں بھی پھر سے خدا کا خوف آگیا۔ یہ سب میں نے اسی کے حکم سے کیا۔ تم ہی بتاؤ کہ خدا کی مرضی کے خلاف کوئی کچھ کر سکتا ہے؟" سرکار نے کہا: "اس کی یہ دلیلیں سن کر یہ اثر ہوا کہ ہم نے درود کی محفل میں اعوذ باللہ پڑھنا چھوڑ دیا کہ جب سب کچھ اس کی مرضی سے ہوا ہے تو یہ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے' اور یہ سب تو خُدا نے ایسے ہی ایک کھیل بنا دیا ہے۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص ۴)

جنگل سے واپسی اور انجمن سرفروشانِ اسلام کی بنیاد :

جنگل سے واپس آکر پیر گوہر نے "جامشورو ٹیکسٹ بک بورڈ" کے عقب میں جھونپڑی ڈال لی' چھ ماہ تک پیر یہاں جھونپڑی ڈالے بیٹھا رہا۔ اس دوران اس نے جِن بھوت نکالنے کا کام کرنا شروع کردیا' کمزور عقیدہ والے لوگ آنے لگے۔ سکیورٹی پولیس نے بھی پیر کی مشکوک حرکات کا جائزہ لینا شروع کردیا حتیٰ کہ قریب ہی ایک درخت پر کیمرہ بھی فٹ کردیا تاکہ اس پیر کی نگرانی کر سکے' اس لئے پیر وہاں سے کھسکنا چاہتا تھا لیکن کوئی جواز نہیں مل رہا تھا' بابا حضور کی طرح اب اس کے پیچھے بھی پولیس لگی ہوئی تھی' ادھر میڈیکل کے طلبہ کو گمراہ کرنے پر وہاں کے پرنسپل کو غصہ آیا' اس نے پیر کی جھونپڑی وغیرہ اُکھڑوا ڈالی' پیر کو تو بہانہ چاہئے تھا' لہٰذا وہاں سے بھاگا اور سیدھا حیدر آباد مرے گھاٹ جا پہنچا' یہاں آتے ہی پیری مُریدی کا دھندہ دوبارہ شروع کر دیا۔ ..... پھر گوہر شاہی نے یہی دھندہ خورشید کالونی کوٹری سندھ میں جاری رکھا وہاں اس مقصد کے لئے اس نے ایک پہاڑی پر ذاکرین کے لئے اپنا آستانہ بنا رکھا ہے۔

اب پیر نے جب دیکھا کہ اس کی کاروباری لائن مضبوط ہو رہی ہے، مُرید بن رہے ہیں تو اس نے سوچا کیوں نہ نوجوان گرم خون سے کام لیا جائے، کیونکہ مذہبی معاملے میں ان کے ذہن اتنے پختہ نہیں ہوتے، لہٰذا اس نے نوجوانوں کو پھانسنے کے لئے ایک "تنظیم انجمن سرفروشانِ اسلام" کی بنیاد رکھی اور خود اس کا سرپرست بن گیا، ان کا شناختی نشان دِل قرار پایا، جو یہ لوگ سینوں پر سجائے پھرتے ہیں، اب ان نوجوانوں کی انجمن کو استعمال کر کے یہ لوگوں میں گمراہی پھیلا رہا ہے اور ان نوجوانوں کی توانائیوں کو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس انجمن کا کوئی مقصد، منہج ماسوائے اس بات کے نہیں ہے کہ نوجوانوں کو ذکر کے نام پر دھوکہ دے کر پیر ریاض گوہر کا مُرید بنایا جائے، لکشمی چوک والے جلسہ میں انجمن کے ایک کارکن نے مجھے بتایا کہ "اس انجمن کی بنیاد غوث پاک اور دیگر اولیاء کے مشورے اور نبی مکرم ﷺ کی اجازت سے رکھی گئی ہے"...... اگر قلوب جاری ہی کرنے ہیں تو پیر گوہر سب سے پہلے اپنے علاقے کے اسمگلروں، دہشت گردوں اور جرائم پیشہ لوگوں کے قلب جاری کر کے، ان کو جرائم سے تائب کرے۔ اس مثال کے مصداق "تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو" پہلے اپنے گھر کی خبر لیں، پھر پورے ملک پاکستان بلکہ بیرون ممالک قلب جاری کریں۔

گوہر شاہی کا بچپن :

عام کند ذہن بچوں کو اسکول میں استاد سے مار کھانا پڑتی ہے، ان کی پٹائی بھی ہوتی ہے۔ گوہر سرکار بھی کچھ ایسے ہی طالب علم تھے لیکن مُریدین نے ثابت کر دیا کہ جب استاد سبق یاد نہ ہونے پر ان کو مارنا چاہتا تو کوئی غیبی طاقت اس کے مارنے کے لیے اس اُٹھے ہوئے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈنڈے کو فضا میں ہی روک لیتی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس فرقہ کا ترجمان سرفروش لکھتا ہے :

"تیسرا واقعہ بیان کرتے ہوئے ابا جی نے فرمایا کہ ہندوستان، پاکستان کے بٹوارے کے بعد ہم اپنے گاؤں ڈھوک گوہر شاہ (گوجر خاں) آ گئے۔ میں نے شاہ صاحب کو گاؤں کے اسکول میں داخل کروا دیا۔ شاہ صاحب کے استاد امیر حسن بات ہیں اور

ہمارے پڑوس ہی میں رہتے تھے- انہوں نے ایک دن مجھے بتایا کہ بچّوں کی شرارتوں کی وجہ سے سبق یاد نہ کرنے پر یا لیٹ آنے کی وجہ سے میں ان کی پٹائی کرتا لیکن اگر کبھی شاہ صاحب کی طرف ہاتھ اُٹھاتا تو کوئی غائبانہ طاقت میرا ہاتھ روک لیتی- جب یہ بات میں اپنے سینئرز کے علم میں لایا تو وہ کہنے لگے کہ ہمیں یہ بچّہ اللہ کا ولی معلوم ہوتا ہے-" (صدائے سرفروش 16 تا 31 جنوری 1999ء)

یاد رہے کہ مریدین گوہر شاہی کے والد کو ابا جی حضور' ابا جی وغیرہ کے الفاظ سے یاد کرتے اور پکارتے ہیں! ایسے ہی گوہر شاہی کے بچپن کے متعلق یہی اخبار لکھتا ہے کہ گوہر شاہی کے والد کو قیامِ پاکستان سے قبل خواجہ حسن نظامی نے کہا کہ :

"الحمد للہ تمہارے بچّے (ریاض گوہر شاہی) کی وجہ سے مجھے دو مرتبہ نظام الدین اولیاءؒ کا دیدار نصیب ہوا-" (صدائے سرفروش 16 تا 31 جنوری 1999ء)

آستانہ یا قتل گاہ

گوہر شاہی سرکار کا آستانہ مُریدوں اور مخالفوں کے لئے قتل گاہ ثابت ہو رہا ہے- اب تک متعدد مرد و زن وہاں قتل ہو چکے ہیں' ان میں سے ایک قتل آمنہ خاتون کا ہے جسے 4 اور 5 نومبر 1997ء کی درمیانی شب کو پر اسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا' جس کے رَدِ عمل میں عوام نے احتجاج کرتے ہوئے شہر میں مکمل ہڑتال کر دی اور سڑکوں کو بند کر دیا- واقعہ قتل کے پہلے روز پولیس نے گوہر شاہی کے ایک مُرید خاص منیر میمن کو حراست میں لے لیا- اس مُرید نے 1994ء میں بھی گوہر شاہی کے آستانہ میں ایک نوجوان صالح جونیجو کو کنپٹی پر گولی مار کر قتل کر دیا تھا' اس سے قبل آستانہ گوہر شاہی پر ایک اور خاتون کا قتل ہوا لیکن اس کا کوئی وارث نہ بنا' جس کی بنا پر یہ قتل کیس بھی دب گیا' بعض سرکاری ایجنسیاں بھی ماضی میں گوہر شاہی کے مشکوک کردار کی بنا پر اہم اطلاعات کی بنیاد پر آستانہ کو کھنگال چکی ہیں-

مستقبل کے مہدی پر قتل کا مقدمہ :

آمنہ قتل کیس کے سلسلہ میں مقتولہ آمنہ کے بیٹے محمد احسان نے کوٹری پولیس سٹیشن میں ایف آئی آر درج کروائی جس میں گوہر شاہی کو ایک ملزم کی حیثیت سے نامزد کیا گیا' ایف

گوہر شاہی کے آستانے پر مریدنی کی ہلاکت

متوفیہ کے بیٹے کی رپورٹ پر پولیس کی ایف آئی آر درج کرنے میں آنا کانی

قتل کے نامزد ملزم گوہر شاہی

گولڈن کا نوری روشن ہستیوں کی پہچان کا ذریعہ ہے۔ بیگم گوہر شاہی

نوٹس برائے اقساط پلاٹ

المرکز روحانی کوٹری شریف ضلع دادو

جن لوگوں نے مدرسہ کے پاس قسطوں پر پلاٹ حاصل کئے ہیں انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ 10 نومبر 1998ء تک اپنے بقایاجات جمع کرا کے قبضہ حاصل کریں۔ بصورت دیگر انکے پلاٹ منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ البتہ ہم اتنی رعائت کر سکتے ہیں کہ جو بھی آپ نے اقساط جمع کرائی ہوں وہ آپ کو واپس کر دی جائیں گی۔ 10 نومبر 98ء کے بعد کوئی بھی عذر قابل قبول نہ ہوگا بار بار یاددھانی کے باوجود یہ آخری فیصلہ ہے۔

پلاٹ انچارج

طارق میمن

گوہر شاہی کے آستانے پر دہشت گردی کی نشاندہی کرنے والی خبروں کا عکس اور گوہر شاہی کے اپنے اخبار میں شائع ہونے والے ایک اشتہار کا عکس جس میں گوہر شاہی کی بستی کو مرزائیوں کے شہر ربوہ کی طرز پر تعمیر کرنے کی کوششوں کی ایک جھلک نظر آ رہی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس مقصد کے لیے پلاٹ بھی الاٹ کر چکے تھے تاکہ ایک علیحدہ گوہر شاہی منی سٹیٹ قائم کر سکیں۔

آئی آر کے بعد گوہر پیر اور مستقبل کے مہدی نے 14 نومبر تک ہائیکورٹ سے ایک لاکھ کی حفاظتی ضمانت کروالی۔ اس کے بعد بھی گوہر شاہی کو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ سے ضمانت کی درخواست مسترد ہو جانے کے بعد ایک بار پھر ہائیکورٹ سے 5 لاکھ روپے کی عبوری ضمانت کروانی پڑی۔

مقتولہ آمنہ کے بیٹے کو گوہر شاہی نے اپنا مُرید بننے اور تنظیم (انجمن سرفروشانِ اسلام) میں شامل نہ ہونے کے جرم میں پکڑ کر پہاڑی پر واقع (قتل گاہ) آستانہ پر لے جا کر زنجیروں سے جکڑ دیا اور یوں دو ماہ تک اسی حالت میں اس پر مسلسل وحشیانہ تشدد ہوتا رہا' جب وہ بالکل قریب المرگ تھا تو پاگل قرار دے کر زنجیریں کھول کر چھوڑ دیا تاکہ مرجانے کی صورت میں قتل ان کے ذمہ نہ پڑے۔

گوہر شاہی نے کمال ہوشیاری سے آمنہ کے قتل کو طبعی موت قرار دیا لیکن متعلقہ ہسپتال کے ان تمام ڈاکٹروں نے جنہوں نے لاش کا معائنہ کیا تھا' اس کی موت کو قطعی طور پر (بہیمانہ) قتل قرار دیا' جب مقتولہ کے بیٹے محمدؐ احسان سے قتل کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ : ''میری والدہ کو گوہر شاہی کے آستانہ میں کوئی ایسی بات معلوم ہو گئی ہو گی جس کے افشاء سے ان لوگوں کو خطرہ ہو گا' اس لئے اسے قتل کر دیا گیا۔'' (تفصیلات کے لئے دیکھئے ہفت روزہ تکبیر 27 نومبر 97ء)

بہر حال بابا حضور کی طرح ایک دفعہ پھر پولیس گوہر شاہی کے پیچھے ہے .... اور وہ آگے آگے ہے .... اپنے بچاؤ کے لئے پانی کی طرح سرمایہ بہا رہا ہے .... بقول مریدانِ گوہر شاہی ''لوگوں کی اُڑ کر مدد کو آنے والا' مردوں کو زندہ کرنے والا' بند سلاخوں میں قید مُریدوں کو سپرمین کی طرح آکر جیل سے نکال کرلے جانے والا .... اور دوسرے لوگوں کی دستگیری اور مدد کرنے والا' مستقبل کا مہدی'' اب خود مدد کے لئے دنیا کی چوکھٹوں پر مارا مارا پھر رہا ہے' اپنی جان بچانے کے لئے خوب ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ لگتا ہے مکافات عمل شروع ہو چکا ہے اور اللہ کے عذاب کا کوڑا برسنا شروع ہو گیا ہے۔

اِس کے بعد پیر گوہر نے سابق وزیرِاعظم پاکستان محمد نواز شریف کے نام اپنے دستخط کے ساتھ ایک سرکلر جاری کیا' جس میں اس نے اپنے اوپر قائم کیے جانے والے مقدمات کو

عالم اسلام کے لئے خوشخبری

حضرت سیدنا گوہر شاہی مدظلہ العالی کی
تصویر حجر اسود میں ظاہر ہو گئی

اپیل

میں حکومت پاکستان اور اس کے عمل داران سے اپیل کرتا ہوں کہ چاند اور حجر اسود پر تصاویر و شبیہ کے متعلق
تحقیقات کروائیں اگر یہ درست ثابت ہوں تو میری پشت پناہی کریں تاکہ پوری دنیا میں اللہ کی محبت کا پرچار
اور تمام مذاہب کے دلوں کو ایک کرنے میں آسانی ہو اور عوام بھی ایک سمت کا تعین کر سکیں ...... اگر مندرجہ
بالا واقعات غلط ثابت ہوں تو حکومت کسی بھی سزا لینے کی مجاز ہے

MR.YOUNUS.LONDON.0966417175

جناب میاں محمد نواز شریف
وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان اسلام آباد

سلام مسنون

خصوصی پیغام برائے احساس حقیقت

میں بقلم خود درج ذیل حالات و واقعات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں

اگر میاں نواز شریف آپ اور آپ کی حکومت نے میری درخواست پر نوٹس نہ لیا،
تو باطنی تصرف اور روحانی پاور سے کچھ دنوں میں ہی اس حکومت کو بغیر کسی واویلا کے توڑا جا سکتا ہے۔

بقلم خود
ریاض احمد گوہر شاہی
(خدا کی بستی کوٹری)
19.2.99

عالمی روحانی تحریک انجمن سرفروشان اسلام لاہور
فون نمبر 7110894

گوہر شاہی کے جاری کردہ دو اشتہار کہ پہلے اشتہار میں نواز حکومت سے اپیل کی گئی ہے کہ چاند میں اس کی نظر آنے والی تصویر کی تصدیق کر کے اس کی پشت پناہی کی جائے جبکہ دوسرے اشتہار میں نواز شریف کی حکومت کا تختہ اُلٹنے یا اس کو توڑنے کی دھمکی دی گئی ہے لیکن یہ عجیب فسانہ ہے کہ گوہر شاہی کا اپنا تختہ بھی اُلٹ چکا ہے اور وہ فرار ہو کر ملک سے بھاگ چکا ہے

جانبدارانہ اور غلط قرار دینے کی کوشش کی اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ میری ذات سے منسوب بعض بڑے بڑے غیراسلامی عقائد اور بیانات محض الزامات ہیں۔

اِسی سرکلر کے آخر میں گوہر شاہی نے عام مانگنے والے فقیروں کی طرح کہ..... جب ان کو خیرات نہ دیں تو وہ کوئی دھمکی دیتے ہیں یا بددُعا کے انداز میں ایک خوفناک ڈرانے والی بات کہتے ہیں کہ سننے والا کمزور عقیدہ کا حامل شخص اس کو خیرات دے کر اس سے جان چھڑاتا ہے اور اس کی دھمکی یا بددُعا سے بچنے کی کوشش کرتا ہے..... اسی طرح کی ایک دھمکی گوہر شاہی نے نواز حکومت کو دی کہ اگر اس کی بات نہ مانی گئی تو وہ نواز حکومت ختم کر دے گا۔ گوہر شاہی واضح عبارت کے ساتھ کچھ اس طرح کی دھمکی دیتا ہے :

"اگر میاں نواز شریف آپ اور آپ کی حکومت نے میری درخواست پر نوٹس نہ لیا تو باطنی تصرف اور روحانی پاور سے کچھ دنوں میں ہی اس حکومت کو بغیر کسی واویلا کیے توڑا جا سکتا ہے۔" بقلم خود ریاض احمد گوہر شاہی۔ (تفصیلات کے لیے آپ دیئے گئے سرکلر کا عکس دیکھ سکتے ہیں)

اب نواز شریف کے بعد خود گوہر شاہی کو عدالت سے تین دفعہ عمر قید کی سزا ہو چکی ہے اور وہ آئرلینڈ فراز ہو چکا ہے۔ نواز شریف کو باطنی تصرف کی دھمکیاں دینے والا گوہر شاہی اپنی ذات کو بچانے کے لیے باطنی پاور کو استعمال کیوں نہیں کرتا رہا..... کیوں بھاگا پھر رہا ہے..... چھپتا پھر رہا ہے۔

دہشت گردی کا اڈا اور پولیس کا جوڑ توڑ

جناب ناصر شیخ گوہر شاہی کے آستانے کے متعلق لکھتے ہیں :

ضلع دادو کے آدھے درجن تھانوں کی پولیس نے ایس ڈی ایم کوٹری رشید زرداری اور ایس پی کوٹری خادم رند کی سربراہی میں 10 اگست کی صبح کوٹری کے نواحی علاقے خورشید کالونی میں واقع ریاض احمد گوہر شاہی کے محل نما آستانے پر چھاپہ مارا اور 21 افراد کو گرفتار کر لیا جو ملک کے مختلف شہروں سے یہاں آکر مقیم تھے۔ جن میں لیاقت آباد کراچی کا رہنے والا لائق بیگ، ضلع لودھراں ملتان کا عبدالخالق رند بلوچ، کوٹری کا محمد اکرم پٹھان، ملتان کا عزیز احمد، ملیر

کراچی کا راشد حمید' خانیوال کا محمد انور آرائیں' کراچی کا مجاہد خان' آگرہ تاج کالونی کراچی کا نعیم رسول' کھوکھرا پار کراچی کا عبدالوحید راجپوت' کورنگی ضلع ویسٹ کا محمد مبین بہاری' خدا کی بستی کوٹری کا اکبر راجپوت' فقیر کاپڑ حیدر آباد کا توفیق میمن' کوٹری کا محمد شفیق گجر' آستانہ گوہر شاہی کوٹری کا رہنے والا محمد رمضان آرائیں' کوٹری کا یاسین شیخ اور خورشید کالونی کوٹری کے بشیر احمد کو گرفتار کر کے وہاں موجود 4 عدد رائفل' 2 عدد ریپٹر' ایک عدد تلوار اور سینکڑوں گولیوں اور کارتوسوں کے علاوہ گمراہ کن مواد اور لاکھوں روپے مالیت کے امریکی ڈالر' برطانوی پونڈ اور پاکستانی کرنسی برآمد کرلی۔ جن افراد کو پولیس نے آستانہ گوہر شاہی سے گرفتار کیا تھا' ان میں منیر میمن نامی شخص بھی شامل تھا جو آستانہ گوہر شاہی پر ہی کیے جانے والے صائم جونیجو کے قتل میں نامزد ملزم تھا اور اس مقدمے کو بھاری رشوت کے عوض ختم کرا دیا گیا تھا۔ پولیس نے آستانہ گوہر شاہی سے گرفتار کیے جانے والے تمام دہشت گردوں کو کوٹری پولیس اسٹیشن کے لاک اپ میں بند کر دیا' وہاں موجود ایس پی کوٹری خادم رند نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ انجمن سرفروشانِ اسلام کی طرف سے 13 اگست کو گیارہویں کا جلسہ کرنے کی اجازت طلب کی گئی تھی لیکن ان کی تنظیم کی جانب سے مذہبی دہشت گردی کا خدشہ تھا اور اسی کارروائی کے لیے انہوں نے مُلک کے دیگر شہروں سے اسلحہ اور کارکنوں کو جمع کیا۔ ایس پی کوٹری کا کہنا تھا کہ مذکورہ آستانہ روحانی نہیں بلکہ دہشت گردی کا اڈا ہے لیکن ہم علاقے میں کسی قسم کی مذہبی دہشت گردی برداشت نہیں کریں گے۔ ادھر پولیس نے آستانہ گوہر شاہی سے گرفتار کیے جانے والے دہشت گردوں کی رپورٹ فوری طور پر درج نہیں کی جبکہ ملزمان کے ساتھ اسلحہ بھی برآمد کیا گیا تھا اور خود ایس پی کوٹری اخبار نویسوں کے سامنے انہیں دہشت گرد قرار دے چکے تھے بلکہ کوٹری کی انتظامیہ اور پولیس نے موقع فراہم کیا کہ مذکورہ دہشت گردوں کی رہائی کے لیے جوڑ توڑ کیا جا سکے اور پولیس و انتظامیہ نے اپنی خواہش پوری ہونے پر تقریباً 18 - 17 گھنٹے بعد محض خانہ پُری کرنے کے لیے جھگڑے اور سرکاری کام میں مداخلت کی۔ ایف آئی آر زیر دفعہ 147 - 148 - 353 - 504 درج کر کے گرفتار شدہ تمام دہشت گردوں کو صرف شخصی ضمانت پر رہا کر دیا۔ دوسرے روز انجمن سرفروشانِ اسلام کے کارکنوں نے گوہر شاہی کے آستانے پر چھاپے کے خلاف کوٹری شہر میں جلوس نکالا اور پریس

کلب کوٹری کے سامنے مظاہرہ کیا جس میں انتظامیہ اور دیگر مذہبی جماعتوں کے علماء کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے گئے۔

ادھر جمعہ 11 اگست کو حیدر آباد پریس کلب کے سامنے ملک کی مختلف سیاہی اور مذہبی جماعتوں کے اتحاد متحدہ علماء کونسل کی طرف سے سینکڑوں افراد نے انجمن سرفروشانِ اسلام اور اس کے روپوش سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جس میں نامور عالمِ دین اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر علامہ احمد میاں حمادی' جماعت اسلامی سندھ کے نائب امیر مولانا بشیر احمد خان' جمعیت علماء اسلام (ف) حیدر آباد کے امیر مولانا تاج محمد ناحیون' جمعیت علماء پاکستان کے مولانا نور الدین قادری' سپاہ صحابہ پاکستان کے صوبائی رہنما مولانا سعید جدون اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے آستانہ گوہر شاہی سے پکڑے جانے والے دہشت گردوں کی رہائی پر کوٹری کی انتظامیہ اور پولیس کی شدید مذمت کی۔ مذکورہ علماء کا کہنا تھا کہ پولیس نے آستانہ گوہر شاہی سے جن دہشت گردوں کو اسلحہ اور گولہ بارود سمیت گرفتار کیا تھا' انہیں چھوڑ کر کوٹری میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہٰذا اگر انتظامیہ نے گوہر شاہی کی بے جا حمایت بند نہ کی تو اس کا حشر بھی خراب ہوگا۔ یوں تو پاکستان میں بااثر' سرمایہ دار' ملک دشمن اور اسلام دشمن قوتوں پر عملاً قانون کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ پاکستان کا قانون اور پولیس ان عناصر کے لیے جیب کی گھڑی اور ہاتھ کی چھڑی ہے لیکن انتظامیہ' پولیس' حساس ادارے اور کرائم برانچ نے ہمیشہ گوہر شاہی مافیا کو ہی تحفظ فراہم کیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ایک تو یہ ہے کہ گوہر شاہی کے پاس مالی وسائل کی فراوانی ہے اور دوسرے اس کی پشت پر وہ قوتیں ہیں جو مسلمانوں میں جذبہ جہاد اور قوتِ ایمانی کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔

ذرائع کے مطابق گوہر شاہی کا ایک بچپن کا دوست آج کل ایک حساس ادارے میں حساس مقام پر تعینات ہے جو بُرا وقت پڑنے پر گوہر شاہی کی ہر ممکن مدد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف حساس اداروں کے افسران کے بھی گوہر شاہی سے رابطے ہیں جو اس سے بھرپور تعاون کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جرائم کے مختلف مقدمات میں ملوث ہونے کے باوجود 17 اگست 1999ء کو جب توہین رسالت کا سزا یافتہ مجرم گوہر شاہی لاہور ایئرپورٹ سے برطانیہ

کے لیے روانہ ہوا تو اسے کسی نے بھی نہیں روکا۔ گوہر شاہی پہلے لاہور سے برطانیہ پھر امریکہ گیا اور اب پھر واپس برطانیہ میں یونس گوہر نامی انجمن سرفروشانِ اسلام کے رہنما کے گھر پر مقیم ہے۔ یونس گوہر اور ظفر ایڈوکیٹ کراچی میں رہتے تھے لیکن یونس گوہر نے برطانیہ میں کسی لڑکی سے شادی کر کے وہاں کی شہریت اختیار کر لی اور یونس گوہر ہی برطانیہ اور امریکہ سے فنڈز جمع کر کے گوہر شاہی کو دیتا ہے۔ چار سال قبل جب گوہر شاہی برطانیہ گیا تو اس نے واپس آ کر کراچی کے ایک شو روم سے ایک لینڈ کروزر خریدی جس کی 60 ہزار پونڈ نقد رقم شو روم مالک کو ادا کی جس پر خود شو روم کے مالک کو حیرت ہوئی۔ یونس گوہر برطانیہ اور امریکہ سے جو فنڈز جمع کرتا ہے وہ اسے مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلم دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کرائم برانچ کے اعلیٰ افسران بھی گوہر شاہی کے رابطے میں رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہر مقدمہ کی انکوائری کرائم برانچ سے کراتا ہے۔ کرائم برانچ کے افسران گوہر شاہی کی حمایت میں انکوائری کر کے کیس کو خراب کر دیتے ہیں۔ آمنہ خاتون کے قتل کے مقدمے کی انکوائری میں بھی اسی طرح کی صورتحال سامنے آئی۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے 1990ء میں مشرقِ وسطیٰ کا دورہ کیا تھا اور دوبئی میں' انجمن سرفروشانِ اسلام کراچی کے آرگنائزر سعید صدیقی جو کہ پنڈی میں ہونے والے گوہر شاہی کے جلسے میں شرکت کے لیے جاتے ہوئے راستے میں ٹریفک حادثے میں جاں بحق ہو گیا تھا' کے بڑے بھائی اقبال صدیقی کے گھر میں قیام پذیر تھے۔ وہاں گوہر شاہی نے ایک فرمائش کی تو اقبال صدیقی کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے گوہر شاہی کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ بعد میں پولیس نے گوہر شاہی کو گرفتار کرنے کے بعد چھاپہ مارا تو وہ وہاں سے فرار ہو گیا جس کے بعد سے گوہر شاہی نے مشرقِ وسطیٰ جانا چھوڑ دیا۔ یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی جو کہ مفلسی کی زندگی گزار رہا تھا' اس کے پاس اس قدر مالی وسائل اچانک کہاں سے آ گئے!؟

ایک عام تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ انجمن کے ہزاروں کارکنان ہیں اور ان میں سے بھی بیشتر کارکنان وہ ہیں جو بے روزگار اور مالی طور پر بدحال ہیں اور انہیں خصوصی مراعات دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ شیطانی علم کے ذریعے ان کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت بھی مفلوج کر دی جاتی ہے اور وہ گوہر شاہی کے ہر بے بنیاد دعویٰ پر اندھا یقین کر لیتے ہیں۔

کوٹری خورشید کالونی میں تقریباً 40 ایکڑ رقبے پر بنا ہوا آستانہ گوہر شاہی جس کے لیے علاقے کے لوگوں کے بیان اور مختلف خفیہ اداروں کی رپورٹوں کے مطابق وہاں ملک بھر سے مختلف جرائم میں ملوث افراد آکر روپوشی اختیار کرتے ہیں' جن کے رہنے سہنے' کھانے پینے کے اور دیگر تمام اخراجات مقامی لوگ برداشت کرتے ہیں- آستانہ گوہر شاہی پر کئی افراد کو قتل بھی کیا جاچکا ہے-

1999ء میں تین مسلح افراد نے ریشم بازار میں سنار کی دُکان پر بیٹھے ہوئے عبدالمجید خاصیلی ایڈوکیٹ کو گولیاں مار کر قتل کر دیا تھا- مقتول کے بھائی نے سٹی پولیس اسٹیشن پر ایف آئی آر نمبر99 - 10 زیر دفعہ Q/D - Ord - 302 - 34 - 324 - 109- P.P.C درج کرائی تھی- جس میں ریاض گوہر شاہی' ندیم اور دیگر ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا لیکن اس وقت سٹی تھانے کے ڈی ایس پی قاضی چاند نے جو رشوت کی وصولی کے ماہر بتائے جاتے ہیں' نے انجمن کے تین چار کارکنوں کو حراست میں لیا لیکن بعد میں رشوت وصول کر کے خاموشی اختیار کرلی پھر انکوائری کرائم برانچ میں چلی گئی جہاں حسب روایت گوہر شاہی کی فتح ہوئی- عبدالمجید خاصیلی جو کہ ابتدائی دنوں سے گوہر شاہی کا رزداں تھا اور دونوں نے مل کر زمین بھی خریدی تھی تاہم بعد میں اختلاف ہو جانے پر مجید نے گوہر شاہی پر مقدمہ کر دیا تھا-

اس کے علاوہ توہین رسالت اور گمراہ کن مواد شائع کرنے پر لیاقت کالونی حیدر آباد میں راجپوت پرنٹنگ پریس پر سخی پیر پولیس نے چند ماہ قبل چھاپہ مار کر وہاں سے دینِ الٰہی نامی گوہر شاہی کی کتاب کا مواد اپنی تحویل میں لے لیا تھا- مذکورہ کتاب پر واشنگٹن امریکہ کی پرنٹ لائن تھی لیکن اس کی طباعت حیدر آباد لیاقت کالونی میں ہو رہی تھی- دینِ الٰہی میں بھی مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے والا مواد تھا- تاہم مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد ڈویژن کے امیر نثار عثمانی کی مدعیت میں سخی پیر پولیس نے ریاض احمد گوہر شاہی' ان کے بیٹے طلعت گوہر شاہی' پرنٹنگ پریس کے مالک عابد خانزادہ اور وصی قریشی و دیگر کے خلاف مقدمہ درج کر کے پریس کے مالک عابد خانزادہ اور اس کے ملازم کو گرفتار کر کے ان کے مقدمات کے چالان بھی انسدادِ دہشت گردی کی خصوصی عدالت برائے حیدر آباد میں پیش کر دیئے ہیں جہاں مقدمہ زیر سماعت ہے-

(ماہنامہ جنت الماویٰ گوجرانوالہ نومبر 2000ء : ص 33)

گوہر شاہی کے مُرید کو 17 سال قید کی سزا :

قارئین! یہ تو گوہر شاہی صاحب تھے جو اپنے آپ کو مقدمات سے بچانے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے' اب آپ ان کے ایک مرید کی داستان بھی پڑھ لیں' جو گوہر شاہی کو نبی مانتا تھا اور اس نے عوام میں "لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ ' ریاض احمد گوہی شاہی" والے کلمہ والے اسٹکرز تقسیم کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی لہٰذا مسلمانوں نے تعاقب کیا اور یوں وہ عدالت کے کٹہرے میں پہنچ گیا۔

مُلک کی ایک اہم عدالت نے ریاض احمد گوہر شاہی کو نبی ماننے والے اس شخص کو گوہر شاہی کے اس حوالے سے "غیر اسلامی' توہین آمیز' دشنام' اشتعال انگیز اور قابل اعتراض خیالات" کا پرچار کرنے کے جرم میں مجموعی طور پر 17 سال قید بامشقت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ یوں عدالتی اور قانونی طور پر یہ بات طے ہوگئی ہے کہ گوہر شاہی کے دعوے اور خیالات گمراہ کن اور خلافِ اسلام ہیں۔ جب ان خیالات کی محض تشہیر قانونی طور پر اتنا سنگین جرم ہے' جس پر 17 سال قید بامشقت کی سزا سنا دی گئی تو جو شخص اس گمراہی کا سرچشمہ ہے اور سادہ لوح افراد کو اس میں مبتلا کرنے کا ذمہ دار ہے' اس کا جرم کس قدر سنگین ہوگا؟ اس کا اندازہ دُشوار نہیں۔

17 مارچ کو سنایا جانے والا ڈیرہ غازی خان کی خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی کے جج جناب بی اے فخری کا یہ فیصلہ حکمرانوں' علمائے دین اور عوام و خواص سب کی توجہ کا حقدار ہے۔ عدلیہ کے ایک رکن نے اس گمراہی کی روک تھام کے حوالے سے اپنا فرض پورا ادا کیا ہے۔ اب ذمہ دارانِ حکومت اور علمائے کرام کو بھی اپنے حصّے کا کام بلا تاخیر انجام دینے کے لیے فکر مند ہونا چاہیے تاکہ عوام میں گوہر شاہی کے شکنجے میں پھنسے بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام کی معطر اور آزاد فضاؤں میں سانس لینے کا موقع مل سکے۔

نوجوان نسل کو پھانسنے کی منصوبہ بندیاں

"پیر گوہر شاہی چونکہ اپنے فرقے کو پھیلانے کے لئے تمام تر کام نوجوان نسل سے لیتا

ہے' کوٹری میں موجود عارف میمن نامی ایک شخص پورے ملک میں انجمن کی سرگرمیوں کو کنٹرول اور اس کی نگرانی کرتا ہے یہی انجمن کا امیر بھی ہے وہ انجمن سرفروشان اسلام کے جوانوں کو زیادہ سے زیادہ کام کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے خوابوں پر مبنی من گھڑت بشارات سناتا رہتا ہے' ان بشارات کا لب لباب یہ ہوتا ہے کہ اگر تم "اللہ ھو" کے ذکر کو پھیلاتے ہوئے مر بھی گئے تو جنت تمہارا لازمی مقدر ہوگی- اس مقصد کے لئے وہ خواب میں آنے والے کسی کردار کو بھی ایسی صورت میں پیش کرتا ہے کہ وہ کردار نوجوانوں کو یہی پیغام دیتا نظر آتا ہے کہ پیر گوہر کے لئے اپنی زندگی کی تمام تر توانائیاں صرف کر دو' مثال کے طور پر ایک واقعہ آپ بھی سنتے جائیں- کہتے ہیں :

مشن نہ پھیلانے والوں کی اللہ کے پاس شکایت :

"ایک قریبی ساتھی کی خواب میں الیاس شہید سے ملاقات ہوئی' ساتھی نے شہید سے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا :

"مجھ پر اللہ کا بڑا کرم ہے اور نصیحت کرتے ہوئے کہا : "(گوہر شاہی) مشن کو پھیلانے کے لئے سنجیدگی اور جہد مسلسل کی ضرورت ہے' مشن میں کام کرنے والوں کو فضولیات میں نہیں اُلجھنا چاہئے اگر مشن میں کوئی فضول باتیں کرتا ہے تو اوپر (اللہ تعالیٰ کے پاس) بھی اس کی شکایت ہوتی ہے-"

"دوستو! معلوم ہوا کہ ہمارے یہ ساتھی اوپر جا کر (مرنے کے بعد) بھی مشن کا خیال رکھتے ہیں-"

اس کے بعد جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"ایک اور قریبی ساتھی کی الیاس بھائی (شہید) سے ملاقات ہوئی- اس ساتھی نے الیاس بھائی کے جسم پر ہاتھ لگانا چاہا تو الیاس شہید نے اُنگلی کے اشارے سے مسکراتے ہوئے انکار کیا اور جلدی سے بولے .... "وہ دیکھو" یہ کہہ کر الیاس شہید پلک جھپکتے ہی بہت اعلیٰ اور سرسبز پہاڑی پر پہنچ گیا اور اشارہ کیا کہ آؤ! لیکن یہ ساتھی وہاں نہ پہنچ سکا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ اس پر الیاس شہید نے اپنے

جسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ وہ شفاف (Transparent) جسم ہے جس کے لئے سرکار شاہ صاحب نے دُنیا میں فرمایا تھا۔"

(بحوالہ پندرہ روزہ سرفروش 15 تا 31 اکتوبر 1996ء)

گوہر شاہی اور شیطان کے درمیان سودے بازی :

پیر گوہر کے ایک مُرید نے "انجمن سرفروشاں" کے جوانوں کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ : "اسی مسئلہ پر حضرت قبلہ شاہ صاحب اور شیطان کے درمیان باقاعدہ بحث و تکرار ہوئی کہ انجمن سرفروشان کے جوان، ہم دونوں میں سے کس کے زیر اثر ہونگے؟" اس مُرید نے بتایا :

"سرکار شاہ صاحب سے (شیطان نے) کہا: "آپ جو چاہیں وہ لے لیں اور نوجوانوں کو چھوڑ دیں" لیکن سرکار شاہ صاحب نے شیطان کی ہر پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اس نے شاہ صاحب سے کہا: "میں آئندہ راہِ سلوک میں آپ کے لئے رکاوٹ بھی نہیں بنوں گا لیکن شاہ صاحب نے اسّ کی اس پیشکش کو بھی ٹھکرا دیا اور سینہ سپر ہو گئے۔"

قارئین! اگر ان کی اس بات کو درست مان لیں تو یہی کہنا پڑے گا کہ "آسمان سے گرا کھجور میں اُٹکا" انجمن کے نوجوان واقعی اب تک پیر گوہر کے کفریہ افکار اور عقائد کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے لئے اپنی توانائیاں صرف کئے ہوئے ہیں۔ اللہ سے دُعا ہے کہ وہ ان کی عقیدۂ توحید پر مبنی خودی اور غیرت کو بیدار کردے (آمین) تاکہ وہ قرآن وحدیث کے بتائے ہوئے جنتوں کے راستے پر چل پڑیں اور پیر کے شیطانی افکار کا پٹہ اپنے گلے سے اُتارنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین۔

گوہر شاہی کی چِلّہ گاہ کی شان :

گوہر شاہی نے نوجوان نسل کے جو چند افراد جو اس کے قابو آئے ان کو ذہنی طور پر کس طرح مفلوج کرکے رکھ دیا کہ ہر کوئی امام مہدی بننے کا سوچنے لگا اور پھر قلندر بھی ان کو ایسے نظر آنے لگے کہ جو ان کو مژدہ ہی یہ سناتے کہ تم امام مہدی ہو ان کو ہر طرف اس کے

ذکر کی وجہ سے چڑیلیں وغیرہ نظر آتی ہیں۔ بعض نوجوان گوہر شاہی کی چلّہ گاہ (کہ جہاں اس نے مستانی کے ساتھ مل کر چلّہ کاٹا تھا) کی کس طرح پوجا کر رہے ہیں اس سے مبالغہ آمیز عقیدت کے عقائد وابستہ کر بیٹھے مندرجہ ذیل اقتباس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے' لکھتے ہیں :

"تمام لڑکوں کا تھکن اور بھوک سے بُرا حال تھا...... سب نے فیصلہ کیا کہ واپس چل کر دربار کے نزدیک کسی ہوٹل پر کھانا کھاتے ہیں اس کے بعد پھر کوئی دوسرا پروگرام بنائیں گے چنانچہ تمام لڑکے واپس دربار کی جانب آئے اور نزدیک ہی ایک ہوٹل پر کھانا کھانے بیٹھ گئے...... ابھی ان لوگوں نے بمشکل دو لقمے ہی لیے ہوں گے کہ مقیم نے تمام لڑکوں سے کہا' قلندر پاک" ناراض ہو رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تم لوگ دھمال اور ذکر کرنے کے لیے آئے ہو یا کھانا کھانے آئے ہو..... یہ سن کر تمام لڑکے ہکابکا رہ گئے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

جب سب لڑکے گھومتے گھومتے تھک گئے اور شرافت بھی کچھ نارمل ہوا تو سب نے تانگوں میں بیٹھ کر لال باغ کا رُخ کیا اور سیدھے سرکار شاہ صاحب کی چلّہ گاہ پہنچے' چلّہ گاہ پہنچتے ہی تمام لڑکوں نے ایک زوردار نعرہ لگایا' یہ رات بارہ بجے کے بعد کا پہر تھا..... تمام لڑکوں پر روحانی وجدانی کیفیت طاری تھی..... لال باغ اور اس کے اطراف میں ہرے بھرے لمبے گھنے درخت اور جھاڑیوں کی سنسناہٹ رات کے اندھیرے میں ایک عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔ چلّہ گاہ پر سب کے لبوں پر اپنے رہبر و مُرشد سرکار شاہ صاحب کا نام آ رہا تھا "یا سرکار شاہ صاحب" نظر کرم "یا قلندر پاک" " نظر کرم..... اسی اثناء میں ایک لڑکا ساتھیوں سے اچانک بڑے جذباتی انداز سے مخاطب ہوا اور سب کو متوجہ کرتے ہوئے' لال باغ کے کچھ واقعات جو اس نے سرکار شاہ صاحب کی نشستوں میں سنے تھے بیان کرنے لگا۔ ایک موقعہ ایسا بھی آیا کہ وہ فرطِ جذبات میں بیان کرتے کرتے اچانک خاموش ہو گیا اور عجیب انداز سے اپنی نظروں کو لال باغ کے چاروں طرف گھمانے لگا' تمام ساتھی اس کی ان حرکات کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے کیونکہ لڑکے اس کی باتیں بڑی دلچسپی اور محبت سے سن رہے تھے..... لہٰذا اس طرح اس کے اچانک خاموش ہو جانے پر لڑکوں میں ایک اضطراب کی سی کیفیت پھیل گئی۔ سب اس کا اگلا بیان سننے کے منتظر تھے..... چند لمحوں بعد اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا.....

دوستو! یہی وہ لال باغ ہے' یہی وہ مقام ہے' جہاں ہمارے پیرو مرشد حضرت سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالیٰ نے "راہِ فقر" کی منازل طے کیں' تکالیف' بھوک اور پیاس کے دن گزارے....... یہی وہ لال باغ ہے جس سے "راہِ سلوک" میں مرشد پاک نے مخاطب ہو کر یہ مصرع کہا تھا...... ؏

قسم ہے تجھے "سخی شہباز" کی اے لال باغ

سرکار کی نسبت سے' جذباتی انداز میں یہ مصرع سن کر تمام ساتھیوں نے نعرے لگانے شروع کر دیئے جس سے لال باغ میں ایک رُوحانی سماں بندھ گیا...

اس سے پہلے لڑکوں نے اتنی....... پُر کیف و روحانی محفل نہ کبھی دیکھی تھی نہ سنی تھی۔ اسی کیفیت میں چار پانچ لڑکے محفل سے اُٹھے اور لال باغ کے چشموں کی طرف دوڑنا شروع کر دیا..... وہ اس جانب بھی دوڑے جہاں سرکار شاہ صاحب نے جنگلوں کی زندگی کے دوران راہِ سلوک میں اپنا کافی وقت گزارا تھا...... یہ چاروں پانچوں لڑکے "حق گوہر یا گوہر" کا نعرہ لگاتے جا رہے تھے۔ اسی دوران محفل سے ایک لڑکا اور اُٹھا' جس نے اپنے اوپر لال باغ کی مٹی ڈالنی شروع کر دی..... وہ دیکھتے ہی دیکھتے مٹی میں لت پت ہو گیا اور لوٹ پوٹ ہونے لگا اس کے بعد دوسرے لڑکے بھی اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو گئے اور مستی کے عالم میں کسی نے لال باغ کے چشموں کی جانب بھاگنا شروع کیا' کسی نے پہاڑیوں کی طرف اور کسی نے لال باغ کی مسجد کا رُخ کیا...... ایک عجیب پُر کیف نظارہ تھا...... جو ساتھیوں کے لیے آج بھی ایک عظیم روحانی یادگار ہے..... بہرحال یہ کیفیت تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی' اس کے بعد آہستہ آہستہ تمام ساتھی نارمل ہوئے' لیکن اس کے باوجود آدھے گھنٹے تک مزید گم صم بیٹھے روتے رہے...... کوئی لڑکا (گوہر شاہی) شاہ صاحب کو.. کوئی امام بری سرکار کو اور کوئی لال شہباز قلندر کو یاد کر کے رو رہا تھا..... آخر کار جب صورتِ حال کچھ کنٹرول ہوئی تو تمام لڑکے آرام کرنے کے لیے لال باغ کی مسجد میں آ گئے' صبح فجر تک آرام کیا اور وقت پر اُٹھ کر فجر کی نماز ادا کی..... فراغت کے بعد لال باغ سے رخصت ہوئے اور سیدھے قلندر پاک کی درگاہ پر پہنچے..... حاضری کے بعد تمام لڑکے حیدر آباد جانے کے لیے بس اسٹینڈ آئے..... چونکہ حیدر آباد

جانے کے لیے بس نہیں تھی لہٰذا اس انتظار میں کھڑے ایک دوسرے سے گپ شپ میں مشغول ہو گئے اسی اثناء میں' مقیم اختر بولا..... سرکار فرما رہے ہیں کہ

سب لڑکے حیدر آباد چلے جائیں' لیکن چار سیہون میں ہی رُک جائیں- یہ سن کر تمام ساتھیوں میں ایک اضطراب پیدا ہوا' ہر ایک کی خواہش تھی کہ ان چاروں میں اس کا نام بھی ہو' سب نے بڑے تجسّس سے پوچھا : "وہ چار کون ہیں؟" مقیم نے بتایا : "ایک میں' ایک میرا بھائی صادق' تیسرا شرافت اور چوتھا اسلام الدین...." بہرحال کچھ دیر کے بعد حیدر آباد جانے والی بس بھی آ گئی اور تمام لڑکے اس میں سوار ہو گئے' باقی یہ چاروں بحکم سرکار شاہ صاحب سیہون شریف میں ہی رُک گئے-

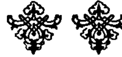
ایک اور امام مہدی :

اس کے بعد حکم ہوا کہ تم چاروں لال باغ جاؤ یہ چاروں لال باغ پہنچے' لال باغ پہنچتے ہی زبردست خوشبوؤں کے جھونکے آنے شروع ہو گئے' اور ایک مرتبہ پھر ان چاروں پر مستی الستی کی کیفیت طاری ہونے لگی- کچھ دیر بعد حضرت "لعل شہباز قلندر" بھی تشریف لے آئے اور مقیم سے کہا : "بیٹا تم پر اللہ بڑا مہربان ہے تم "امام مہدی" ہو- اچانک خلافِ توقع یہ بات سن کر مقیم چونک گیا اور بولا : "سرکار میں کہاں' امام مہدی کہاں!!؟ مجھے یقین نہیں آتا کہ میں کس طرح "امام مہدی" ہو سکتا ہوں-" اس پر قلندر پاکؒ نے کہا کہ : "اچھا تم لوگ وضو کر لو اور ظہر کی نماز ادا کرو-" سب نے جلدی جلدی وضو کیا اور لال باغ کی مسجد میں نماز ادا کی- جب سب نماز سے فارغ ہو چکے تو قلندر پاکؒ نے حکم فرمایا : "اسلام الدین سے کہو کہ یہ دو "زانو" ہو کر بیٹھ جائے' آج ہم اسے اپنے رنگ میں رنگیں گے-" بحکم اسلام الدین فوراً دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اور خفی ذکر کرنے لگے- تھوڑی دیر بعد اس پر وجدانی کیفیت طاری ہونے لگی اور ذکر کرتے کرتے جھومنے لگا- جھومتے جھومتے اسی کیفیت میں یکدم اُٹھا اور مسجد کی دیواروں کو ٹکر مارتے ہوئے اللہ ھُو کا ذکر کرنے لگا' کافی دیر تک اس کی یہ کیفیت برقرار رہی' جب ہوش آیا تو اپنی قسمت پر رشک کرنے لگا- تمام ساتھیوں نے اس سے مستی الستی کا سبب پوچھا تو کہنے لگا : "آج مجھے ملکوت کی سیر کرائی گئی' کئی بڑے بڑے اولیاء اللہ سے میرا تعارف

کرایا گیا' خانہ کعبہ لے جایا گیا اور بھی کئی مقامات تھے جن کی طیر سیر کرائی گئی-" یہ سن کر دوسروں کو بھی بڑا تجسس ہوا- سب کا تجسس دیکھ کر قلندر پاک" نے مقیم سے کہا: "اچھا اب ہم تیرے بھائی صادق کو اپنے رنگ میں رنگیں گے اور ایک نئی اضافی چیز بھی عطا کریں گے-" حکم ملتے ہی' صادق فوراً دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اس کے بعد تینوں نے دیکھا کہ صادق بھی وہاں بیٹھے بیٹھے جھومنے لگا اور اس کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوا جو اسلام الدین کے ساتھ ہوا تھا- صادق کو جب ہوش آیا تو وہ اپنی قسمت پر رَشک کرنے لگا' کچھ دیر بعد صادق سنبھل کر بیٹھ گیا اور آہستہ آہستہ اللہ ھُو' اللہ ھُو کرنے لگا پھر ایک ایک کر کے تینوں ساتھیوں کے دِلوں میں جو بھی باتیں تھیں وہ صحیح صحیح سب کچھ بتا دیں' یہ دیکھ کر مقیم نے قلندر پاک" سے رابطہ کیا' تو آپ نے فرمایا: "آج ہم نے صادق کو "کشف القلوب" بھی عطا کیا ہے' لہٰذا اب یہ سب کے دِلوں کی باتیں بتایا کرے گا- ابھی یہ بات چل رہی تھی کہ ساری مسجد اعلیٰ ترین خوشبوؤں سے مہکنے لگی' سب بہت خوش ہوئے-"

(صدائے سرفروش 15 تا 31 نومبر 1998ء)

تو قارئین آپ نے اس اقتباس سے اندازہ لگا لیا ہو گا کہ گوہر شاہی نے اپنے شکنجے میں پھنس جانے والے جوانوں کو کس حد تک گمراہ اور ذہنی و فکری طور پر مفلوج کر دیا تھا اور مزید پاکستانی نوجوانوں کے شکار میں جال لگائے بیٹھا ہے-





مستانی محبوبہ

- ذکر الٰہی میں صنف نازک کی ادائیں
- پیر ریاض خالق یا مخلوق ؟؟؟
- فرقہ گوہریہ کے عقائد

ذکر الٰہی میں صنف نازک کی ادائیں

جنگل میں جن چِلّوں کو کاٹنے کے عمل نے اس گمراہ پیر کو ریاض احمد سے "قبلہ عالم' رُوحِ عالم' جانِ عالم اور رُوحِ محفل سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی" بنا دیا' اس پیر کو بامِ عروج پر پہنچانے' اس کی رُوحانی تیاری میں' اور موجودہ شکل دینے میں شیطان کے بعد ایک کردار صنف نازک کا بھی ہے' عام پیروں کی طرح پیر ریاض کو بھی خاص طور پر صنف نازک سے قلبی لگاؤ ہے حالانکہ اللہ کے خاص بندوں اور اولیاء کا شیوہ یہ نہیں کہ وہ کسی غیر محرم عورت کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنے کی جرأت بھی کر سکیں لیکن ریاض احمد گوہر شاہی کچھ اور ہی طرح کے زندہ دِل اور رنگین مزاج مُرشد ہیں۔

چہرے کا تجسّس :

یہ پیر اپنی مشہور تصنیف (رُوحانی سفر: ص 22) پر لکھتا ہے :

"آج آدھی رات ہوچکی ہے' میں حسب معمول ذکر انفاس میں مشغول ہوں' چِلّہ گاہ کے باہر گھنٹیوں کی آوازیں آنا شروع ہوگئیں اور آہستہ آہستہ میوزک کی طرح بلند ہونے لگیں' میں نے چِلّہ گاہ سے اُٹھ کر دیکھا' پندرہ بیس لڑکیاں گول دائرے کی شکل میں رقص کر رہی تھیں' جسم پتلے اور قد درمیانے تھے' پشت پر پریوں کی طرح "پَر" لگے ہوئے تھے' جن کے اوپر بال تھے' رقص بھی انوکھا اور مخلوق بھی عجیب تھی' سماں بھی دن کی طرح ہوگیا تھا' میں نے سمجھا پریاں ہیں اور ان کا رقص دیکھنے میں محو ہوگیا' آواز آئی : "انہیں چھوڑ ذکر کر"

میں نے کہا: "ذکر تو روز ہی کرتے ہیں اور روز ہی کریں گے لیکن یہ رقص تو کبھی نہیں دیکھا اور شاید آئندہ بھی نہ دیکھ پائیں۔

میں چاہتا تھا کہ ان کی شکل بھی صاف صاف نظر آئے' (اس مقصد کے حصول کیلئے) میں دو قدم آگے بڑھاتا ان کا دائرہ بھی دو قدم پیچھے ہٹ جاتا اور اس طرح بڑھتے' ہٹتے ان کے چہرے کا تجسّس لئے ہوئے' (میں) باغ سے باہر نکل گیا۔"

جب تھک جاتا تو خوبصورت عورتیں مجھے دباتیں :

غور سے پڑھیں کہ سیہون کے جنگل میں شیطانی چِلّے کے دوران جب سرکار گوہر شاہی تھک جاتے تھے تو خوبصورت عورتیں ان کے پاس آتیں' دھمال ڈالتیں اور ان کا جسم بھی دباتیں' گوہر شاہی سرکار اس کا اعتراف یوں کرتے ہیں :

"شروع میں پہاڑی پر جب اسم ذات کی مشق کرتا تو مجھے کئی بزرگ اپنے پاس کھڑے یا بیٹھے نظر آتے' کچھ بہت ہی خوبصورت قسم کی عورتیں آتیں اور ان کو جھک کر سلام کرتیں' ان کے ہاتھ میں گول قسم کے پنکھے ہوتے اور وہ ان بزرگوں کو (پنکھے) جھلتی رہتیں لیکن جب وہ عورتیں میرے سامنے آتیں تو اَکڑ کر مسکرا کے گزر جاتیں اور مجھے اپنی کمتری کا سخت احساس ہوتا' اس برقی رو کے بعد دوسری رات بھی وہ عورتیں آئیں' جب قریب سے اِترا کر گزر رہی تھیں تو آواز آئی : "اس کو اللہ نے عزت دی ہے' تم بھی اس کی تعظیم کرو۔" اس آواز کے ساتھ وہ کمر تک جھک گئیں اور شرمندہ ہو کر چلی گئیں' جب کبھی دِل پریشان ہوتا یا بال بچّوں کی یاد ستاتی تو وہی عورتیں ایک دَم ظاہر ہو جاتیں' دھمال کرتیں اور پھر کوئی نعت پڑھتیں اور وہ پریشانی کا لمحہ گزر جاتا اور کبھی جسم میں درد ہوتا تو وہ آکر دبا دیتیں' جس سے مجھے کافی "سکون" ملتا۔" (رُوحانی سفر: ص 16)

میرے پیٹ کو ہاتھ لگا کر دیکھو :

گوہر شاہی جنگل میں ایک حسینہ سے اپنی ملاقات کا قصہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے :

"ایک دوپہر کو میں چشموں کی طرف چلا گیا' راستے میں ایک نوجوان عورت لیٹی

ہوئی تھی' اس نے مجھے بڑی عاجزی سے پکارا: "سائیں بابا! اِدھر آؤ" میں اس کے قریب چلا گیا اور پوچھا: "تم اس ویرانے میں اکیلی کیوں اور کیسے آئی ہو؟" وہ رونے لگی اور کہا: "میری کوئی اولاد نہیں ہے' دُعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے ایک فرزند دے دے۔" میں نے کہا: "میں ابھی دُعا کے قابل کہاں ہوا؟" پھر کہنے لگی: "اس وقت تم ہی سب کچھ ہو اور پھر بانہوں سے لپٹ گئی' اس کی آنکھیں بلور کی طرح چمک رہی تھیں اور میں (اسکی) بانہوں سے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتا رہا لیکن اس کی گرفت سخت تھی۔" (رُوحانی سفر: 29'30)

پیر گوہر اور مستانی محبوبہ

اس کے علاوہ فحاشی اور بے حیائی پر مبنی اپنے متعدد واقعات جو تین سال تک مستانی کے ساتھ پیش آتے رہے' کا بھی پیر گوہر برملا اعتراف کرتا ہے۔ یہ واقعات اس قدر فحش اور حیاء باختہ ہیں کہ یہ صرف اس پیر کو ہی زیب دیتا ہے کہ وہ اس قدر گندے اور فحاشی پر مبنی اپنے واقعات بھی اپنی کتابوں میں لکھ گیا ہے' جنگل میں جہاں پیر نے چلّہ کاٹا وہاں ایک عورت رہتی تھی' جس نے پیر کے ساتھ اس ویران جنگل میں ایک محبوبہ کی حیثیت سے تین سال گزارے' اس کا نام "مستانی" تھا۔ پیر سارا سارا دن اس کی جھونپڑی میں لیٹا رہتا اور اس کی دِلنواز اداؤں سے محظوظ اور مست ہوتا رہتا' ہم صرف مستانی کی حیثیت اور پیر کے اس کے ساتھ تعلق بتانے کے لئے کچھ واقعات و حقائق دے رہے ہیں' اس سے پہلے چند واقعات قارئین پڑھ چکے ہیں جس سے وہ اس کی ذہنی سطح اور جنس مخالف کی طرف اس کے قلبی میلان کا اندازہ بھی لگا چکے ہیں۔

......پھر گوہر شاہی مستانی محبوبہ کے قدموں میں لیٹ گیا:

پیر گوہر اپنی مستانی محبوبہ سے ایک یادگار ملاقات کا احوال بیان کرتا ہوا اپنی مشہور کتاب "روحانی سفر" میں کہہ رہا ہے:

"مستانی ایک بڑی سی ریلی (چادر) اوڑھے سو رہی تھی' میں اس کی ریلی ہٹا کر اس کے قدموں کی طرف لیٹ گیا...... تقریباً آدھے گھنٹے بعد مستانی نے کروٹ بدلی'

اس کے پاؤں میرے سر کو لگے اور وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی' میں نے کہا: "ڈرو نہیں' میں خود ہی ہوں۔" کہنے لگی: "آج رات کیسے آگئے؟" میں نے کہا: "ویسے ہی۔" پھر پوچھا: "شاید سردی لگی؟" میں نے کہا: "پتہ نہیں۔" اس نے سمجھا شاید آج میری اداؤں سے مجھ پر قربان ہوگیا ہے اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی' پھر سینے سے چمٹ گئی' کچھ دیر بعد صبح کی اذان ہوئی' جسم کو زبردست جھٹکا لگا جیسے کسی نے بٹھا دیا ہو' اس "کرنٹ" کو مستانی نے بھی محسوس کیا اور اس جھٹکے کے ساتھ مستانی کے ہاتھ بھی سینے سے ہٹ گئے اور میں چلّہ گاہ میں چلا گیا۔"

(رُوحانی سفر: ص 30)

مستانی کے ہاتھوں بھنگ کا جام:

"وہ مجھے اپنی جھونپڑی میں لے گئی اور اُبلے ہوئے نمکین چاول کھانے کو دیئے' پھر ایک بھنگ کا گلاس پیش کیا' جسے میں نے قبول نہ کیا' کہنے لگی: "تُو زیارتی ہے یا فقر کے لئے آیا ہے؟" میں نے کہا: "فقر کے لئے آیا ہوں" کہنے لگی: "فقیر لوگ بھنگ' چرس پیتے ہیں۔" میں نے کہا: "یہ نشہ ہے جو شریعت میں حرام ہے۔" کہنے لگی: "کیا تو نے خضر علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ نہیں سنا۔ موسیٰ علیہ السلام شریعت کے عالم تھے اور خضر علیہ السلام طریقت کے فقیر تھے' جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک گناہ تھا' وہ خضر علیہ السلام کے نزدیک کارِ ثواب تھا۔ سُن! ہم فقیر اسے کیوں پیتے ہیں؟ جب دُنیا کا خیال اور عزیزوں کی یاد ستاتی ہے تو ہم بھنگ یا چرس پی لیتے ہیں۔ ان کے پینے سے سب خیالات کافور ہو جاتے ہیں اور بس اللہ ہی یاد رہتا ہے' قلندر پاک نے میری ڈیوٹی لگا رکھی ہے کہ تم جیسے طالبوں کی خدمت اور رہبری کروں ...... میں دن کو کبھی کبھی اس عورت کے پاس چلا جاتا وہ بھی عجیب و غریب فقر کے قصے سناتی اور کبھی قہوہ اور کبھی کھانا بھی کھلا دیتی ....۔"

(رُوحانی سفر: ۳۲)

...... پھر گلے لگالیا:

ایک دفعہ گوہر شاہی نے مستانی کی دعوت رَد کر کے بھنگ پینے سے انکار کر دیا' اسی واقعہ

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"مستانی میری اس حرکت (بھنگ پینے سے انکار کرنے) سے سخت ناراض ہے' کئی دن تک مجھ سے بات نہیں کی اور میں نے بھی جھونپڑی میں جانا چھوڑ دیا۔ محرم کی نو تاریخ ہے' مستانی نے مجھے بلایا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں (مجھے) گلے سے لگا کر رونا شروع کر دیا' اتنا روتی ہے جیسے اس جیسا غم خوار دُنیا میں کوئی نہ ہو گا ..... اس واقعہ کے بعد میں اور مستانی پہلے سے بھی زیادہ قریب ہو گئے۔"

(رُوحانی سفر: ص 35)

اَدائیں :

گوہر شاہی اپنی مستانی محبوبہ کی دِل موہ لینے والی اداؤں کا ذکر خیر کرتے ہوئے مزید کہتا ہے :

"کبھی کبھی اس کی آنکھوں میں عجیب سی مستی چھا جاتی تھی مختلف اَداؤں سے باتیں کرتی' سیاہ چہرے کو آٹے سے سفید کرتی۔ لڑکیوں کی طرح اِتراتی .... کبھی میرے ہاتھ کو پکڑ کر سینے سے لگاتی اور کبھی ناچنا شروع ہو جاتی اور میں اس کی عادت سمجھ کر نظر انداز کر دیتا۔ .... میں ساری رات چِلّہ گاہ میں ذکر و فکر میں گزارتا اور ایک کپ قہوہ کے لالچ میں مستانی کی جھونپڑی میں چلا آتا۔" ...... (اللہ جانے یہ "لالچ" قہوے کا تھا یا کسی اور چیز کا....) (رُوحانی سفر: ص 35)

مستانی محبوبہ کون تھی؟

اب ہم آپ کو یہ بھی بتاتے جائیں کہ مستانی محبوبہ کی حقیقت کیا ہے اور وہ کون تھی' نیک تھی' بد تھی' کیا تھی؟ کیونکہ پیر ریاض نے اس کو بعض مقامات پر ولیہ کے روپ میں پیش کیا ہے' جہاں وہ غیب تک کی خبریں بتاتی نظر آتی ہے' تو لیجئے! پیر گوہر نے اپنی کتاب میں ایک جگہ خود ہی اپنی محبوبہ کی اصلیت کا بھانڈا پھوڑ ڈالا ہے کہ ان کی مستانی محبوبہ کس کردار کی مالک تھی' پیر ریاض گوہر کہتا ہے :

"مستانی نے گلے میں تسبیحاں لٹکائیں ہاتھوں میں کشکول لیا کاندھوں پر ریلی' کمر

میں گودڑی سجائی اور پیدل سفر کو تیار ہوگئی' جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا....... گلے لگایا...... اور رو رو کر کہنے لگی: "کبھی کبھی خاص حالتوں میں ہمیں بھی یاد رکھنا"..... (پیر گوہر کی خاص حالتیں کونسی ہیں؟ یہ وہ خود اور اس کی مستانی محبوبہ بہتر جانتے ہیں- ہم اس کی وضاحت کرنے سے قاصر ہیں- گوہر شاہی مستانی کے متعلق مزید کہتا ہے کہ)...... میں نے پوچھا: "تیرا گھر بار' ماں باپ یا رشتہ دار کہاں رہتے ہیں؟" کہنے لگی: "مجھے خبر نہیں' اتنا یاد ہے کہ لاہور میں اپنے خاندان کے ساتھ کسی جگہ رہتی تھی' ماں کا پیار بھی تھوڑا یاد ہے' چھوٹی ہی عمر میں کوئی شخص مجھے اُٹھا کر لے آیا' شکار پور میں ایک طوائف کے ہاتھوں فروخت کردیا' اس طوائف نے مجھے ماں کا پیار دیا' مکمل نگرانی میں رکھا' اس نے مجھے شراب' بھنگ' چرس سکھائی اور جب ذرا جوان ہوئی تو میں بھی طوائف بن گئی' جوانی انہیں گناہوں میں گزاری' صدر ایوب نے کوٹھے بند کرا دیئے' چونکہ میں عُمر رسیدہ بھی ہوگئی تھی' کوئی پُرسانِ حال نہ رہا' گزارے کے لئے بھیک مانگنا شروع کردی لیکن وہ نشے جو مُنہ کو لگ چکے تھے' میسر نہ آتے- درباروں میں ان نشوں کی کھلی چھٹی ہے' محکمہ پولیس بھی فقیر سمجھ کر پوچھ گچھ نہیں کرتا' بس پھر فقر کا لباس پہنا' تسبیحاں گلے میں لٹکائیں' کشکول ہاتھوں میں لیا اور "یا علی کے نعرے" مارنے شروع کردیئے' شاہ لطیف کے دربار پر جھاڑو دینا شروع کردیا' میرے پیشے کی کئی اور عورتیں اور مرد بھی وہاں موجود تھے' جو کچھ زائرین سے نذرانہ ملتا کافیوں میں جاتے اور خوب آزادی سے بھنگ چرس پیتے-" مستانی خدا حافظ کہہ کر چلی گئی اور میں بھی ایک ہفتہ بعد سیہون سے حیدر آباد اور پھر کراچی کے لئے روانہ ہوگیا-" (رُوحانی سفر: ۳۸)

پتہ چلا کہ ولائت کی منزلیں طے کرنے کے لئے گوہر شاہی سرکار نے جنگل میں تن تنہا جس مستانی کے ساتھ تین سال گزارے تھے وہ اصل میں ہیرا منڈی کی ایک طوائف تھی- کہ جس کے جنگل سے چلے جانے کے بعد وہ اس کے بغیر ایک ہفتہ بھی جنگل میں نہ گزار سکا اور ایک ہفتہ بعد ہی دِل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور فقر کی منزلیں

امریکہ میں پیر گوہر شاہی کا لڑکی پر مجرمانہ حملہ پولیس نے اندر کر دیا



نیو جرسی کے رضوان یاسین نے انٹرنیٹ پر پاکستانی دوشیزہ فرح درانی سے دوستی کی جس کی 17 سال کی عمر میں شادی ہوئی اور وہ اپنے شوہر سے خوش نہیں تھی

فرح کو گوہر شاہی کے کمرے میں بند کر دیا گیا جہاں پیر نے مجرمانہ حملے کی کوشش کی لڑکی عزت بچانے کیلئے بھاگ نکلی باہر موجود اس کا شوہر اسے ہسپتال لے گیا

"I was at a House in Ashburn Suspect, he told me to sit on a bed, and then he push me down and grab my breast."

یورپ میں روحانیت کا پرچار کرنے کا دعویدار گوہر شاہی اصل میں حیوانیت کا پرچارک نکلا۔ زیر نظر خبر اسی بات کی نشاندہی کر رہی ہے جب اس نے ایک لڑکی کی عزت لوٹنے کی کوشش کی تو وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئی اور امریکی پولیس کے پاس پہنچ گئی۔ للذا پولیس نے گوہر شاہی کو گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیا

CRIMINAL COMPLAINT
Commonwealth of Virginia

(عدالت میں پیش کی گئی شکایت کا عکس)

Print ALL information clearly.

[X] General District Court
[ ] Juvenile and Domestic Relations District Court

LOUDOUN
CITY OR COUNTY

Under penalty of perjury, I, the undersigned Complainant swear or affirm that I have reason to believe that the Accused committed a criminal offense, on or about

09/23/99

in the [ ] City [✓] County [ ] Town

LOUDOUN

I base my belief on the following facts:

I was at a House in Ashburn Suspect he told me to sit on a bed and then Push me down and grab my Breast

Subscribed and sworn to before me this day

9-29-99 @ 14:35
DATE AND TIME

COPY

CRIMINAL COMPLAINT

ACCUSED: Name, Description, Address/Location
SHAH, RIAZ AHMED GOHAR
43976 ... WAY,
ASHBURN

18.2.274

امریکی پولیس میں گوہر شاہی کے خلاف درج ہونے والی رپورٹ میں لڑکی کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا بیان جو گوہر شاہی کی گرفتاری کا باعث بنا

اُدھوری چھوڑ کر مستانی کے تعاقب میں مختلف شہروں میں مارا مارا پھرنے لگا۔

پھر اس ظالم کی یاد ستاتی ہے :

بے حیا عورت مستانی کے ساتھ ایسے اُلٹے سیدھے کاموں میں پیر نے تین سال کا عرصہ شیطانی چلّے لگاتے ہوئے گزار دیا اور .... تین سال مستانی محبوبہ کے ساتھ گزارنے کے بعد جب "پیر کامل" بن کر ریاض گوہر نے جنگل کو چھوڑ دیا اور آبادی میں آگیا تو ایک عرصہ گزرنے کے باوجود بھی مستانی کی یاد گاہے بگاہے اس کو ستاتی رہی۔

مستانی کی یاد کی ٹک ٹک :

پیر صاحب! آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ کا دِل ٹک ٹک کی جگہ اللہ اللہ کرتا ہے جبکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ کے دِل میں مستانی کی یاد کی "ٹک"..... "ٹک"..... "ٹک" جاری رہتی ہے اور ساتھ ہی مستانی کی یاد کا طوفان بھی آپ کے دِل میں اُٹھتا رہتا ہے۔ آپ دوسروں کے دِل میں "اللہ" کیسے بٹھا سکتے ہیں جبکہ آپ کے اپنے دِل میں مستانی سمائی ہوئی ہے' ایسے ہی ایک موقع کے متعلق آپ خود ہی کہتے ہیں :

"آج لطیف آباد میں پھر مستانی کا خیال آیا اور چاہا کہ اس کو اپنے پاس رکھ لوں تاکہ اسے بھی راہِ راست مل جائے۔ پھر خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو میری بیوی کو بھی موالن بنادے اور خیال ترک دیا لیکن تھوڑے دنوں کے بعد پھر اس کی یاد ستائی کہ اس نے کچھ دن خدمت کی ہے' اسے بھی کچھ نہ کچھ صلہ ملنا چاہیے۔ سیہوّن شریف' بھٹ شاہ' جئے شاہ نورانی سب جگہ اس کا پتہ کیا' مگر اس کا کہیں بھی سراغ نہ ملا۔ کیونکہ میں حلیہ سے اس کا پتہ کرتا؟ کچھ اسے مستانی اور کچھ لاہوتن کے نام سے پکارتے تھے۔" (رُوحانی سفر : ص 44)

امریکہ میں "مستانی" مل گئی لیکن مہنگی پڑی :

قارئین جب تلاش کے باوجود سرکار کو مستانی نہ ملی تو انہوں نے نئی منزلوں کی طرف پرواز شروع کر دی اور کئی مستانیاں ڈھونڈ نکالیں جو ان کے دِل کو مست مست رکھتیں۔ جہاں

اس نے اپنے ساتھ خوبرو نوجوان اور ماڈرن نوخیز لڑکیوں کو اپنی گاڑی میں ہر وقت رکھنا شروع کر دیا وہیں لمبے سفروں میں اور دیگر ممالک میں علیحدہ علیحدہ مستانیاں بھی بنا لیں۔ البتہ خدا کی بستی کوٹری حیدر آباد میں گوہر شاہی کی پجارو میں اور اس کی خلوت و جلوت میں ہر دَم رہنے والی پریوں اور تتلیوں کے متعلق جب ان سے پوچھا جاتا تو وہ کہتے کہ یہ میری سیکورٹی گارڈ ہیں یعنی باڈی گارڈ ہیں جو میری حفاظت کرتی ہیں۔ ان کو حفاظت کی ادا کیا بھائے کہ جو ہر وقت گوہر شاہی کو اپنی تیر و نشتر جیسی قاتل نگاہوں اور اداؤں سے گھائل کرتی رہتی تھیں اور گوہر شاہی ہی نہیں بلکہ یہ پینٹ، شرٹ پہنے حیاء سوز انداز میں گوہر شاہی کے اردگرد خراماں خراماں چلتے ہوئے دیکھنے والوں کو بھی دعوتِ گناہ دیتیں اور ان کے خرمن ایمان کو جلا ڈالتیں۔ البتہ جب بھی گوہر شاہی سے ان کے متعلق پوچھا جاتا کہ ایک روحانی اور مذہبی پیر ہونے کے باوجود آپ کی پجارو میں آپ کے ساتھ اکثر گھومنے والی لڑکیوں کا آپ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟..... تو وہ یہی کہتا ہے کہ وہ میری حفاظت کے لیے ہیں اور میرے سیکورٹی گارڈ کی حیثیت سے میرے ساتھ رہتی ہیں۔ البتہ ایک دفعہ یہ بھی کہا کہ وہ میری عزیز بھی تو ہو سکتی ہیں، بہرحال قابل غور بات یہ بھی ہے کہ جب گوہر شاہی کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیڑے مکوڑے بھی اس کی حفاظت کے لیے مامور ہیں تو پھر ان مستانیوں کو اس مقصد کے لیے رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟

اصل حقیقت یہ ہے کہ گوہر سرکار کو صنف نازک سے شدید ترین قلبی لگاؤ ہے۔ ان کو اپنے اردگرد اور دائیں بائیں رکھ کر اس کو قلبی و روحانی سکون ملتا ہے اور اسی میلانِ طبع کی بنا پر وہ ثابت کرتا ہے کہ مرد کی نسبت عورت میں قلب جاری کروانے کی اہلیت زیادہ ہوتی ہے اور اسی بات کو مختلف تاویلوں کے ذریعہ باوزن بنا کر وہ ذکر کے نام پر عورتوں کو اپنے جال میں پھانستا ہے کہ "آؤ تمہیں ذکر دوں۔" ایسے ہی ایک موقع پر گوہر شاہی عورت کو ذکر کا جھانسہ دیتے ہوئے ثابت کر رہے ہیں کہ عورت مرد کی نسبت عشق کرنا خوب جانتی ہے اس لیے وہ اس وجہ سے ذکر لینے کی بھی زیادہ حقدار اور اہل ہے۔ اس لیے کہ ہمارے ہاں عشق ہی اصل معیار ہے۔ گوہر سرکار کے اپنے الفاظ میں پڑھیں، کہتے ہیں:

"عورت میں حرص اور حسد بہت ہوتا ہے۔ جس کے باعث وہ راہِ سلوک میں مار

کھا جاتی ہے۔ جب کہ مرد میں تکبر و غصہ و ہتک بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ مار کھا جاتا ہے۔ عورت جب راہِ سلوک میں چلتی ہے تو بہت جلد کامیابی حاصل کر لیتی ہے جبکہ مرد راہِ سلوک میں بہت مشکل سے کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت میں ایک حصہ عقل ہوتی ہے اور نو حصہ عشق ہوتا ہے اور مرد میں ایک حصہ عقل اور ایک حصہ عشق ہوتا ہے۔"

(پندرہ روزہ صدائے سرفروش جنوری 1999ء)

تو ہاں قارئین محترم! اسی بنا پر گوہر شاہی یورپ و امریکہ کے دوروں میں لڑکیوں اور خواتین کو ذکر دینے کا جھانسہ دے کر اپنے پاس بلاتا رہا اور پھر اسلام جیسے صاف ستھرے اور پاکیزہ و باحیاء دین کا نمائندہ اور ترجمان بتا کر ان کی عزتوں اور عصمتوں کو تار تار کر کے اپنی شیطانی ہوس کی آگ کو بجھانے کا بندوبست کرتا رہا۔ بعض اوقات پکڑا بھی گیا لیکن اندھے عقیدت مندوں نے اس کو بھی روحانیت کا رنگ دے کر معاملہ رفع دفع کر دیا۔ یہ سلسلہ یورپ و امریکہ میں ایک عرصہ تک چلتا رہا لیکن ایک دن یہ پیر امریکی حکومت کے قابو آ گیا اور اس نے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔

اس کی تفصیلات کچھ یوں ہیں کہ امریکہ کے شہر نیو جرسی میں مقیم رضوان یاسین نے کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک پاکستانی دوشیزہ فرح درانی سے دوستی کی' جس کی 17 سال کی عمر میں شادی ہوئی مگر وہ اپنے خاوند سے خوش نہ تھی۔ خاوند نے طلاق دی تو رضوان یاسین نے اس کو ورجینا سے نیو جرسی لا کر اس سے نکاح پڑھوا لیا۔ لڑکی اپنے دو بچوں کو یاد کر کے اعصابی تناؤ (Depression) کا شکار تھی کہ خاوند نے جب اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات پڑھے جس میں گوہر شاہی کی طرف سے دعویٰ کیا گیا تھا کہ پیر صاحب تمام طرح کی مشکلات کا حل بذریعہ دَم کرتے ہیں اور یہ کہ (پیر گوہر کے دَم کرنے سے) انسان کے دِل میں نہ صرف یہ کہ نور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ طاقت اور دُنیا بھی مل جائے گی۔

فرخ درانی کا خاوند یہ اشتہار پڑھ کر متاثر ہوا اور اس کو ساتھ لے کر گوہر شاہی کے پاس آ گیا تو لڑکی کو بتایا گیا کہ اس کے دِل پر شیطانی حملے ہو رہے ہیں اور غلط وسوسے آ رہے ہیں' اس لیے پیر گوہر سے (علیحدگی میں) ملاقات ضروری ہے۔ اب ذکر دینے کے بہانے لڑکی کو

مریدوں نے نمائندہ خبریں کو گوہر شاہی سے ملنے نہ دیا، مرشد نے لڑکی کے جسم کو دم کرنے کیلئے چھوا'

لڑکی کو غلط فہمی ہوگئی، مریدوں کا جواب

واشنگٹن (نمائندہ خبریں)

نمائندہ خبریں نے پیر گوہر شاہی سے رابطے کی کوشش کی تو ان کے مریدوں نے گوہر شاہی سے ملنے نہیں دیا۔ نظیر حسین نقوی نے اپنے والد اشرف علی شاہ کا حوالہ بھی دیا کہ میں خود ... ہوں' مجھے گوہر شاہی سے ملنے دیا جائے لیکن ان کی بات نہیں سنی گئی۔ ملاقات میں ناکامی پر نمائندہ خبریں نے گوہر شاہی کے مریدوں سے واقعہ کی تفصیلات جاننا چاہیں تو ایک مرید نے کہا کہ مرشد تو لڑکی کو دم کر رہے تھے اس دوران جسم چھو لیا تو کیا قیامت آگئی۔ دم کرتے وقت یہ کرنا پڑتا ہے۔ لڑکی کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

خبر کے مطابق ایک مرید نے یہ تاویل کی کہ گوہر شاہی سرکار نے تو اصل میں اس لڑکی کے جسم کو دم کرنے کے لیے چھوا تھا لیکن لڑکی کو غلط فہمی ہوگئی

READ! WHAT YOU REALLY WANT TO READ!
Weekly PAKISTAN New York
پاکستان
VOLUME 4, ISSUE No.45
NOVEMBER 5TH TO NOVEMBER 11H, 1999
RAJAB 27TH TO SHA'BAN 3RD, 1420 AH
167-13 HILLSIDE AVE., 2ND FL. JAMAICA, NY 11432
TEL.: (718) [illegible] - FAX: (718) [illegible]

جنسی حملے میں ملوث خودساختہ امام مہدی گوہر شاہی کی ضمانت

نیویارک (نمائندہ خصوصی) خود ساختہ امام مہدی پیر گوہر شاہی کی ایک خاتون پر جنسی حملے میں ضمانت ہو گئی ہے اور انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ ان کے مقدمے کی باقاعدہ سماعت اس ماہ کے آخر میں ہوگی۔ انہیں مقدمے کا فیصلہ ہونے تک امریکہ نہ چھوڑنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق گوہر شاہی نے اپنے ایک مرید خاص مظفر فیروز کے گھر پر فرح دیبا نامی لڑکی پر حملہ کیا تھا جسکی شکایت 24 ستمبر کو پولیس کو کر دی گئی۔ مکمل تحقیقات کے بعد گوہر شاہی کو گرفتار کر لیا گیا۔ گوہر شاہی نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ فرح دیبا کو نورانی طاقت سے مالا مال کر دینگے کیونکہ انکی تصویر خانہ کعبہ میں حجر اسود پر ہے اور وہ امام مہدی ہیں۔ پیر گوہر شاہی کے امریکہ میں تنظیم کے پیروکار مظفر فیروز اور نعیم شاہ نے فرح دیبا پر کردار کشی کے الزامات لگانے شروع کر دیے ہیں۔ اور کہا کہ پیر صاحب اور انکے فرقے کے خلاف ایک سنگین سازش ہے اور اپنے طور پر مجبوری کا مظاہرہ کرتے ہوئے رضوان یاسین جس نے شادی شدہ دو بچوں کی ماں فرح دیبا کو 24 جولائی کو ورغلا کر گھر سے بھگا کر نکاح کر لیا تھا سے فوری طور پر ملاقات کروائی اور تحریری بیان دلوایا گیا جس میں واضح طور پر لکھا گیا کہ رضوان یاسین نے فرح دیبا رانی کو کافی عرصہ پہلے طلاق بھی دے دی تھی اور فیصلہ ہوش و حواس میں کیا گیا تھا۔ اور معاملے کا علم پیر گوہر شاہی کو بھی جنہوں نے بعد میں حلالہ کا بھی مشورہ دیا۔ فرح دیبا رانی جو اپنے پہلے خاوند اور اپنے دونوں بچوں کے باپ کے ساتھ ان واقعات کے بعد Ash-burn میں رہ رہی تھی سے جب رابطہ کیا گیا تو کہا گیا کہ رضوان سے انکی طلاق انکے علم میں نہیں ہے اور یہ لوگ صرف اپنے جرم چھپانے کیلئے اس سے ہر قسم کا تعلق ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ اسکا رضوان یاسین سے باقاعدہ رابطہ ہے اور وہ شاید دوبارہ واپس انکے پاس نیوجرسی چلی جائیگی۔ 23 اور 24 اکتوبر کی درمیانی شب جب فرح کا سابقہ خاوند کام سے گھر واپس آیا تو فرح اپنے دونوں بچوں کیساتھ گھر سے غائب پائی گئی جس کی فوراً رپورٹ پولیس کو کروائی گئی۔ رضوان یاسین کے دستخط شدہ تحریری بیان میں درج طلاق کے بعد بھی فرح دیبا رانی دوبارہ کیسے بھاگ کر نیوجرسی پہنچ گئی۔ جب اس کارروائی پیر صاحب کے سب سے سرگرم پیروکار مظفر فیروز سے لیا گیا تو انہوں نے رضوان یاسین سے بھی لاتعلقی کا اظہار کیا اور کہا کہ رضوان یاسین یا انکے کسی فیملی ممبر کا اب ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مظفر فیروز کے مطابق طلاق کا واقعہ مکمل طور پر انکے علم میں ہے۔ رضوان یاسین کا تحریری بیان بالکل سچائی پر مبنی ہے بقول انکے انہوں نے رضوان سے استفسار بھی کیا کہ طلاق کے بعد پھر فرح گھر واپس کیسے آگئی ہے۔ مگر اسکا کوئی جواب نہ تھا۔ ایک موقع پر مظفر فیروز نے نمائندہ نیوز پاکستان کو یہ بھی کہا کہ یہ تم اسے Deep کیوں جا رہے ہو۔ اسلام کیا کہتا ہے؟ اس پر کون عمل کرتا ہے؟ 27 ستمبر کی شب رضوان یاسین کے گھر ٹیلیفون کال کی گئی جہاں فرح دیبا رانی سے رابطہ ہوا۔ فرح نے بتایا کہ She loves Rizwan اور Rizwan loves her۔ رضوان خود فرح کو ورجینیا سے لے کر نیوجرسی گیا ہے۔ اور وہ اب اکٹھے رہیں گے۔ پیروکار کی طرف سے پیر صاحب کے خلاف درج مقدمہ واپس لینے کیلئے دباؤ ڈالا گیا تو وہ پیر صاحب کو معاف کر دے گی مگر یہ واقعہ بالکل سچا ہے۔ رضوان کا پوچھنے پر نمائندہ نیوز کو پہلے تو جھوٹ بول کر کہا گیا کہ وہ گھر پر نہیں ہے مگر بعد میں مختصر بیان کروائی گئی جس میں رضوان بدتمیزی کا بھرپور مظاہرہ کرتا رہا اور آئندہ کال نہ کرنے کو کہتا رہا۔ طلاق دینے اور گھر سے نکالنے کے بعد رضوان کس مقصد کے تحت دوبارہ فرح کو اپنے گھر واپس لے گیا اور کس شرعی حالت میں دوبارہ اکٹھے رہ رہے ہیں اور کتنا عرصہ دوبارہ یہ ساتھ رہے گا یہ فیصلہ تو وقت ہی کرے گا۔ اور یہ کہ بقول فرح دیبا رانی کے کچھ عرصہ پہلے پیر صاحب کے حکم پر رضوان، اسکا بھائی کامران، بہن ثمرین اور ماں دبئی سے امریکہ منتقل ہو گئے۔

امریکہ سے اردو میں نکلنے والے اخبار کا عکس جس میں بتایا گیا کہ وہ اس لڑکی کا حلالہ کے نام پر استحصال کرنا چاہتا تھا

گوہر شاہی نے لڑکی کی جرأت مندی کی تعریف کر کے سر جھکا دیا

25 اکتوبر کو لڑکی نے الزامات واپس لے لیے اور کہا میں کسی کے بہکاوے میں آگئی تھی

مریدوں کی تاویلوں کا ایک منظر جس سے انہوں نے گوہر شاہی کا دفاع کرنے کی بھرپور کوشش کی.....

پیر گوہر کے کمرے میں بھیج کر دروازہ بند کر دیا گیا- تو دروازہ بند ہو جانے کے بعد گوہر شاہی نے دوشیزہ پر مجرمانہ جنسی حملے کی کوشش کی- جس پر لڑکی اپنی عزت بچانے کے لیے بھاگ کھڑی ہوئی اور کمرے سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئی- جہاں اس کا خاوند منتظر تھا' وہ اس کو ہسپتال لے گیا' ڈاکٹروں نے ابتدائی چیک اَپ کے بعد اس کے جسم پر نشانات دیکھتے ہوئے پولیس کو اطلاع دے دی- پولیس نے پوری تحقیق کے بعد پیر کے خلاف مجرمانہ حملہ کرنے اور لڑکی کو اس کی مرضی کے خلاف حبس بے جا میں رکھنے کے جرم میں اس کی گرفتاری کے وارنٹ حاصل کر لیے- فرح درانی نے پولیس کے سامنے اپنے دیئے گئے تحریری بیان میں گوہر شاہی کی خباثت کو واضح کرتے ہوئے کہا :

I was at house in ashburn suspect. He told me to set on a bed and then he push down and grab my breast.

اس کا ترجمہ کرنے کی ہمت ہمارا قلم تو نہیں رکھتا اگر کسی انگلش سے نابلد شخص کو سمجھ نہ آئی ہو تو کسی صاحب علم سے پوچھ لے-

اب امریکہ کی ریاست ورجینا کی پولیس حرکت میں آ گئی' اس نے گوہر شاہی کو گرفتار کرنے کے لیے بھاگ دوڑ شروع کر دی تو پتہ چلا کہ وہ تو ورجینا ریاست کی حدود سے باہر نکل چکا ہے- اس لیے وارنٹ گرفتاری پر عمل نہ ہو سکا لیکن اس کے بعد دوسری ریاست سے واپسی پر جونہی گوہر شاہی نے ورجینا ریاست کی حدود میں قدم رکھا تو پولیس نے دبوچ لیا اور جیل میں بند کر دیا- اب گوہر شاہی فرقہ نے تاویلیں کرنی شروع کر دیں کہ معاملہ دراصل یوں تھا- حقیقت یہ تھی' اندرونی مسئلہ یہ تھا وغیرہ وغیرہ- روزنامہ خبریں 2 نومبر 1999ء کی ایک خبر کے مطابق ایک مرید نے پیر کی اس مجرمانہ حملے کی خباثت کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ :

"مُرشد لڑکی کو دَم کر رہے تھے' اس دوران جسم کو چھو لیا تو کیا قیامت آ گئی' دَم کرتے وقت یہ کرنا پڑتا ہے لڑکی کو غلط فہمی ہوئی ہے-"

اُلٹی ہو گئیں سب تاویلیں :

3 نومبر 1999ء کو گوہر شاہی کے مُریدوں نے اس سانحہ کی تاویل پر مبنی وضاحت یوں

کی کہ دراصل معاملہ یہ تھا کہ گوہر شاہی سرکار نے لڑکی کو حرام کاری سے منع کیا تو اس نے الزام لگا دیا۔ پھر اس کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ : "فرح درانی طلاق کے باوجود اپنے سابقہ شوہر رضوان یاسین کے ساتھ رہنا چاہتی تھی یہ مسئلہ گوہر شاہی کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اب دونوں کا ایک جگہ رہنا درست نہیں اور رضوان اور اس کی بیوی کو سختی سے علیحدگی کے لیے حکم دیا اور رضوان نے بھی کہہ دیا کہ اب ہمارے گھر سے چلی جاؤ۔" اب ہم یہ خبر پڑھ کر کہ "حرام کاری سے منع کرنے پر الزام لگا دیا" متذبذب ہو گئے کہ یا اللہ اصل ماجرا اور مسئلہ کیا ہے؟ تو ہی واضح کر' تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ نے ہماری التجا سن لی اور بات وہی نکلی جس کا ہم پیچھے ذکر کر آئے ہیں کہ پیر نے اس کے ساتھ حرام کاری اور بدکاری کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کا پتہ ہمیں اس طرح بھی چلا کہ جب راقم سے محبت کرنے والے پاکستانیوں نے امریکہ سے وہ اخبار (ویکلی نیوز پاکستان) بھی بھیج دی جو وہاں پاکستان سے متعلقہ خبروں کو باقاعدگی سے ہر ہفتہ شائع کرتا ہے۔ اس اخبار میں ایک اور بات کا انکشاف ہوا وہ یہ کہ گوہر شاہی نے فرح درانی کو (پہلے خاوند کے لفظ طلاق کہہ دینے کی بنا پر) حلالہ کروانے کا مشورہ دیا تھا۔ (اخبار کا عکس دیکھ سکتے ہیں) اب ہمیں ساری صورتِ حال کا علم ہوا کہ گوہر شاہی بھی اصل میں اس کا حلالہ کرنا چاہتا ہو گا مگر بہانہ ذکر "اللہ ھُو" کے دَم کا کیا لیکن جب اس لڑکی کو پتہ چلا تو اس نے اس درندہ سے اپنی عزت' گستاخ اور منکر بن کر بچالی۔

یاد رہے کہ پیر چشتی نے اسی دَم کے نام پر برطانیہ میں نیک نامی کے جھنڈے گاڑے اور آنے والی انگریز اور پاکستانی لڑکیوں سے عقیدت و طریقت کے نام پر بدکاری کرتا رہا اور پھر پکڑا جانے پر اسلام و پاکستان کا نام روشن کرتا ہوا اخبارات کی شہہ سرخیوں اور آرٹیکلز کا موضوع بن کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے جا گرا۔ بالکل یہی کھیل کھیلتے ہوئے امریکہ میں گوہر سرکار پکڑے گئے۔ جبکہ وہ امام مہدی ہونے کے بھی دعویدار ہیں۔

گوہر شاہی..... دوشیزائیں..... اور برطانیہ :

گوہر شاہی اکثر بیرونی ممالک امریکہ برطانیہ وغیرہ کے دورے کرتا رہتا ہے' وہاں اس کی

مصروفیات کیا ہوتی ہیں؟ اور وہاں یہ اسلام کی ترجمانی کس انداز میں کرتا ہے؟ اس کی ایک مثال بھائی بلال حماد کی زبانی سنئے جو ہفت روزہ "اہلحدیث" میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں' وہ کہتے ہیں :

"برطانیہ میں میرے ایک دوست جناب حمود الرحمٰن صاحب نے بتایا ...... ایک مرتبہ گوہر شاہی اولڈہم برطانیہ میں تھا کہ راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے مصروف صاحب برطانیہ کے آزاد' آوارہ اور مادی معاشرے سے تنگ آکر رُوحانی و قلبی سکون کی خاطر اپنی بیوی کے ہمراہ ریاض احمد گوہر شاہی کے پاس اولڈہم گئے۔ (اب وہ بھائی بتاتا ہے کہ میں) جب وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جناب گوہر شاہی صاحب گاؤ تکیہ لگائے محو استراحت ہیں اور نوجوان وخوبرو لڑکیاں اس کی ٹانگیں دبا رہی ہیں۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن) جناب مصروف صاحب بتاتے ہیں کہ جونہی میں نے رُوحانیت کے اس دعویدار کا یہ اندرونِ خانہ کردار واخلاق دیکھا تو میری حیرانگی واستعجاب کی انتہاء نہ رہی اور میں پریشان حالی اور پشیمان دلی کے ساتھ یوں پلٹا کہ اعتماد کا آئینہ چکنا چور ہو چکا تھا اور پلٹتے ہوئے پاؤں بوجھل ہوتے جا رہے تھے اور سوچ رہا تھا کہ

ع چوں کفر از کعبہ خیزد کجا باشد مسلمانی

بہرحال یہ تو مصروف صاحب کے تاثرات تھے اور ان کے اندرونِ خانہ کے جذبات تھے اور پھر اللہ جانے وہ کیا کیے جا رہے تھے مگر انہیں کیا پتہ کہ ایسے لوگ کعبہ نہیں بلکہ ایمان خرابہ ہیں' رُوحانیت کے پردے میں چھپی ہوئی بد رُوحیں ہیں اور شراب کے اُوپر رُوح افزا کا لیبل لگائے ہوئے ہیں' یہ تو چاہنے والوں کو چاہیئے کہ حق وباطل میں تمیز کریں' برے واچھے میں تفریق کریں۔" (بحوالہ ہفت روزہ "اہلحدیث" 25 جنوری 1997ء)

گوہر شاہی سرکار کی ایسی ہی گوہر بار اَداؤں کے اور بھی بہت سے شواہد و واقعات ہیں جن کو طوالت کے خوف سے پیش کرنے سے قاصر ہوں بطور نمونہ یہی کافی ہے' اہل عقل اور اہل بصیرت کے لیے صرف اتنا کہوں گا کہ مستانی نے سیہون کے جنگل میں گوہر شاہی کے مُنہ کو

جو نشے اور چسکے لگا دیئے تھے وہ اب چھوٹتے نہیں...... مستانی یہ نشے لگا کر خود تو غائب ہو گئی۔ بارہا کوشش کے باوجود نہ مل سکی لیکن سرکار کو ایسا نشہء معرفت لگا گئی ہے کہ وہ اب مستانی کی تلاش میں یورپ و امریکہ میں نکل گئے ہیں۔ وہاں انہیں اصل مستانی تو نہ مل سکی البتہ اور بہت سی ماڈرن مستانیاں مل گئی ہیں۔ یہ مستانیاں حسن و خوبصورتی اور رعنائی کے اعتبار سے بھرپور ہیں لیکن اطاعت و فرمانبرداری کے اعتبار سے مستانی کے عشرِ عشیر اور خاک کے برابر بھی نہیں۔ اسی بنا پر مہدی ہونے کا دعویدار اب بھی اسی طرح کی ایک مستانی کی تلاش میں سرگرداں ہے تاکہ وہ اس کی معیت میں دُنیا میں مہدی بن کر "نورِ ہدایت" کا پیغام عام کر سکے اور دُنیا کو مستانوں' مستانیوں سے بھر کر نئے مہدی کی نئی تعلیمات کا پرچار کر سکے۔



TRUEMASLAK@INBOX.COM

پیر ریاض خالق یا مخلوق؟

پیر ریاض کی منظوم عقیدت کی تباہ کاریاں.....چند نمونے

ع آؤ دیوانو! مل کر کریں مُرشد کی قصیدہ خواہی

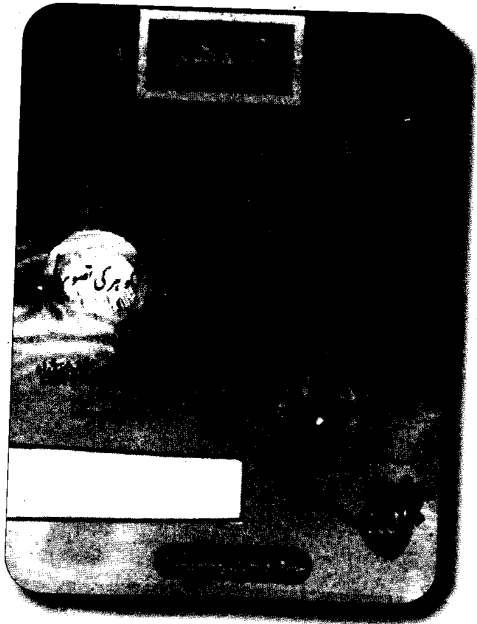
مُرید اپنے پیر کو کیا سمجھتے ہیں' اس کی تعظیم اور تعریف کِس انداز میں کرتے ہیں؟ وہ اپنے مُرشد کو بندہ سمجھتے ہیں یا رب؟ اس بات کو سمجھنے کیلئے "انجمن سرفروشانِ اسلام" کی طرف سے باقاعدہ جاری کردہ آڈیو کیسٹوں سے چند نمونے پیش کر رہے ہیں' جنہیں پڑھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مرید اپنے پیر کی بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تک کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اسی لئے وہ ان کے احکامات سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اب ان کا ربّ' رسول' مشکل کشا' دُور رہ کر خبر رکھنے والا' نفع نقصان کا مالک' دُکھ درد کا مداویٰ کرنے والا' لوح و قلم کا مالک' تقدیروں کا بدلنے والا' مُردے زندہ کرنے والا وغیرہ' سب کچھ پیر گوہر ہی ہے۔ بلکہ 11 اپریل 1996ء کے جلسہ میں تو یہاں تک کہا گیا کہ : "گوہر شاہی حضور (ﷺ) کے چہرہ انور کی شکل میں یہاں موجود ہیں۔" نعوذ باللہ من ذالك۔ اسی طرح پیر گوہر کو رُوحِ عالم' جانِ عالم اور قبلۂ عالم بھی قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ اور گوہر شاہی کا مرتبہ

اس فرقہ کے مُلک بھر میں منعقدہ جلسوں میں جہاں دوسرا لٹریچر خریدنے پر زور دیا جاتا

گوہر شاہی سے اللہ تک پہنچنے کا منظر

یہ فرقہ گوہریہ کے سالنامہ رسالہ (گوہر 6-1995ء) کا ٹائیٹل ہے جس میں ان لوگوں نے اپنے فاسد افکار کے مطابق پیر گوہر سے اللہ تک پہنچنے کا منظر دکھایا ہے۔ تصویر میں نظر آنے والے خانہ کعبہ سے نکلنے والے ہاتھ کو امام مہدی کا ہاتھ قرار دے کر اس سے مراد یہ لی گئی ہے کہ امام مہدی کے دُنیا میں آنے کا زمانہ آچکا ہے، لہٰذا وہ عنقریب ظاہر ہونے ہی والے ہیں۔ ٹائیٹل میں قرآن حکیم کو زنجیروں میں جکڑا دکھا کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کی اصل روح ایک مدت سے قید ہے۔ جس کو عنقریب آنے والا مہدی (گوہر شاہی مراد ہے) آزاد کرائے گا۔ تصویر میں شیخ عبد القادر جیلانی کا مزار اور گنبد دکھا کر یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ پیر گوہر شاہی کا مُرید بننے کے بعد بندہ بغیر کسی رکاوٹ کے پہلے عبد القادر جیلانی پھر نبی مکرم ﷺ اور پھر اللہ تعالیٰ تک جا پہنچتا ہے۔ دکھائی گئی رسّی جس کو مختلف ہاتھوں نے تھام رکھا ہے کو ﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ ﴾ والی قرآنی رسّی قرار دے کر اس سے مراد گوہر شاہی کی بیعت لی گئی ہے کہ تمام لوگوں کو گوہر شاہی کا مُرید ہو جانا چاہیئے (کیونکہ یہی ان کی دین و دُنیا میں کامیابی کی ضمانت ہے) ایک گلوب پر ASI لکھ یہ بتایا گیا ہے کہ ایسے فاسد وغلیظ افکار اور نظریات گوہر شاہی کی تنظیم "انجمن سرفروشان اسلام" کے پلیٹ فارم سے پوری دُنیا میں پھیلائے جا رہے ہیں۔



ہے وہاں ہی گوہر شاہی کی شان میں پڑھے گئے اشعار پر مبنی مناقب کی کیسٹوں کے خریدنے کی خاص تلقین کی جاتی ہے' ان کیسٹوں اور کتابوں میں پیر کو کیا بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور ان کے ذریعے عوام کے ذہنوں میں پیر کے متعلق کیا عقائد بٹھائے جاتے ہیں؟ اس بات کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے انجمن کی طرف سے جاری کردہ نعتوں کی کتاب "عقیدت کے پھول" ص : 139 دیکھتے ہیں- جس میں تبلیغ کی گئی ہے کہ اے لوگو! اللہ' محمدؐ' غوث اور گوہر شاہی ایک ہی درجہ کے حامل تین وجود ہیں- جس کو چاہو پکارو' لہٰذا لکھا ہے ؎

تم یا اللہ کہہ دو چاہے کہہ دو یا محمد
یا غوثِ اعظم کہہ دو یا کہہ دو گوہر شاہی

استغفر اللہ! کتنے بے باکانہ انداز میں گوہر شاہی اور اللہ تعالیٰ کو ایک ہی ثابت کر رہے ہیں کہ چاہے تو اللہ کو پکار لو' چاہے گوہر شاہی کو' بات ایک ہی ہے- اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا-

قارئین! ایسی بات نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو پکار کر مجرم بن رہے بلکہ بات یہ ہے کہ وہ تو گوہر شاہی کو عین ربِ کائنات ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں- فرمانِ الٰہی ہے :

﴿ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴾ [الجن ۷۲ : ۱۸]

"پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو-"

مزید فرمایا :

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴾ [الاحقاف ۴۶ : ۵]

"اُس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا اور کسی کو پکارے جو قیامت تک بھی اُس کی بات نہ سُن سکے گا بلکہ انہیں تو اس کے پکارنے کی خبر تک نہیں ہے-"

ایک مقام پر فرمایا :

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ



فرقہ گوہریہ کی گمراہی کا یہ مُنہ بولتا ثبوت ہے کہ وہ گوہر شاہی کی بات کو بھی فرمانِ الٰہی کی طرز پر فرمانِ گوہر شاہی جیسے نہایت تعظیمی انداز میں لکھتے ہیں

فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ صٰدِقِينَ ﴾ [الاعراف ۷ : ۱۹۴]

"بے شک جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں، سو اگر تم سچے ہو تو تم انہیں پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہیں جواب دیں۔"

ایک اور جگہ مریدانِ گوہر شاہی، اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات اور گوہر شاہی کو ایک ہی ثابت کرنے کے لیے کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ذات گوہر شاہی کے جلوؤں سے نظر آتی ہے، رب تعالیٰ گوہر شاہی کے روپ میں دُنیا میں جلوہ افروز ہوا ہے۔ لہٰذا اللہ کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"رب تعالیٰ ولیوں کے روپ میں دُنیا میں جلوہ افروز ہوا ہے...... رب تعالیٰ کی ذات ولیوں کے روپ یعنی حضرت داتا گنج بخش، حضرت سلطان باہو، گنج شکر اور کبھی گوہر شاہی کے جلوؤں میں نظر آتی ہے۔"

(بحوالہ پندرہ روزہ سرفروش، 16 تا 30 نومبر 1998ء)

اللہ تعالیٰ کی توہین اور گوہر شاہی کی ذات کو الوہیت کا روپ دینے کی ایک صورت ان میں یہ بھی پیدا ہو گئی ہے کہ جب کسی پر کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے تو اس وقت یہ لوگ اللہ کا نام نہیں لیتے، صرف گوہر شاہی سرکار کا نام پکارتے ہیں اور اگر اللہ کا نام لیں تو اس کو بعد میں ذکر کریں گے، پہلے گوہر شاہی کا نام لائیں گے۔ ملاحظہ ہو ایک مثال، کہتے ہیں :

"گزشتہ دنوں آستانہ عالیہ پاک پتن شریف کی چھت گر گئی، اس کمرے میں لطائف کرنے کے بعد آٹھ ذاکرین سوئے ہوئے تھے لیکن سرکار کی نظر..... اور اللہ کے کرم سے صرف ایک ذاکر کو معمولی چوٹ آئی، باقی تمام بال بال بچ گئے۔"

(پندرہ روزہ سرفروش، 16 تا 30 جون 1998ء)

GOD اور DOG میں گستاخانہ فلسفہ :

توہین الٰہی کا ایک منظر مزید ملاحظہ کرتے جائیں کہ گوہر سرکار اپنے خود ساختہ ذکر "اللہ ھو" کے متعلق بتا رہے ہیں کہ مَیں گاڈ کی جگہ عربی لفظ اللہ کیوں لایا ہوں؟ اور یوں وہ اپنے خود ساختہ ذکر کا دفاع کرتے ہوئے، اللہ کی توہین لفظ Dog سے تشبیہ دے کر کر گئے ہیں، لکھتے ہیں :

"پھر سرکار نے ہمیں بتایا کہ رات میں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ لفظ (God) کو اُلٹا کیا جائے تو ڈاگ (Dog) یعنی کتا بن جاتا ہے اگر گاڈ' گاڈ کا ذکر کیا جائے تو ہو سکتا ہے' زبان سے ڈاگ' ڈاگ نکل جائے اور پھر حروفِ ابجد کے حساب سے دونوں الفاظ ایک ہی ہیں اور دونوں الفاظ کے عدد بھی ایک ہی ہیں۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 26)

اللہ کی پُوجا کیوں کریں؟

اب ایک اور نمونہ بھی ملاحظہ ہو جس میں پیر گوہر کے مُریدوں کو جو تعلیم دی گئی ہے' اس کے مطابق وہ کہہ رہے ہیں کہ گوہر شاہی کے ہوتے ہوئے ہم اللہ کی پُوجا کیوں کریں؟ دُنیا بے شک ہم کو کافر کہے لیکن ہم تو گوہر شاہی کی پُوجا کریں گے جبکہ پُوجا یا عبادت کی حقدار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات ہے' اب ان کی زبان سے ہی سنیں' کہہ رہے ہیں کہ

یا مُرشد حق ریاض احمد گوہر شاہی
کوئی کافر مجھے سمجھے یا مسلمان سمجھے
تیری پُوجا کروں میں تیری پُوجا کروں
اپنے من میں بٹھا کر تجھے یا گوہر
تیری پُوجا کروں میں تیری پُوجا کروں

سازوں کے ساتھ گائے گئے اس گیت میں پُوجا والے فقرے بار بار آتے ہیں۔ پیر گوہر تو آج اپنی پُوجا کا دعویٰ کروا رہا ہے لیکن اس سے قبل بڑے بڑے فرعون' ہامان' شداد' قارون اور نمرود آئے' جو یہی دعویٰ کرتے تھے لیکن آج ان کا نام لینے والا بھی کوئی باقی نہیں ہے۔

آیئے! قرآن سے پوچھیں کہ عبادت اور پُوجا کس کی ہونی چاہئے؟ اس کا حقدار کون ہے؟ ارشادِ ربانی ہوتا ہے :

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ ﴾ [الذاریات ۵۱ : ۵۶]

"اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ صرف میری ہی

عبادت کریں۔"

ایک اور جگہ نیک اور مؤمن بندوں کا دُنیا و مافیہا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو کر نہایت عاجزی' انکساری سے اپنے رب سے مخاطب ہونے کا ذکر کیا:

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ ﴾ [الفاتحہ ۱ : ۵]

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

جبکہ دوسری طرف پیر گوہر کے بھنگی' چرسی' نشئی اور شرک کی دَلدل میں دھنسے ہوئے مُرید جن کو نماز' روزہ سے دُور کا بھی تعلق نہیں' مل کر' گلہ پھاڑتے ہوئے گا رہے ہیں کہ اے ریاض گوہر شاہی!

تیری پُوجا کروں میں تیری پُوجا کروں

جبکہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں :

﴿ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [یوسف ۱۲ : ۴۰]

"اس نے تو یہ حکم دیا ہے کہ کسی کی عبادت نہ کرو سوائے اس کے۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ (اتنی واضح بات کو بھی) نہیں جانتے۔"

جہاں تک من میں بٹھانے کی بات ہے تو وہ بھی صرف اور صرف اللہ کی ذات ہی اس کی حقدار ہے کہ ایک بندہ اپنے من میں اس کو بٹھائے کیونکہ اللہ نے اپنے بندوں کی یہ صفت واضح کرتے ہوئے کہ وہ اسی کو عملی طور پر اپنے من میں' اپنے دِل میں بساتے ہیں' فرمایا ہے :

﴿ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ﴾ [آلِ عمران ۳ : ۱۹۱]

" (عقل مند لوگ وہ ہیں) جو کھڑے' بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر (لیٹے ہر حال میں) اللہ کو ہی یاد کرتے ہیں (یعنی اپنے من میں بسائے رکھتے ہیں) جس کا پتہ ان کی زبانیں دیتی ہیں جو ہر وقت اس کی یاد میں ذکر میں مصروف رہتی ہیں اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر

کرتے رہتے ہیں۔" (کہ ان کو کیوں بنایا گیا ہے پھر غور و فکر کرتے کرتے خود ہی پکار اُٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے ربّ! تُو نے ان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا' تیری ذات (بے مقصد کام کرنے سے بلکہ) ہر بُرائی سے پاک ہے۔"

یاد رکھیں! جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت کرنے کی ترغیب دیتے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنِيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ ﴾ [الزمر ۳۹ : ۶۴]

"تُو کہہ دے کہ تم مجھے اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہو' ایسا ہے تو تم جاہل ہو۔"

گوہر شاہی مشکل کشا کے روپ میں

اس سے قبل یہ حضرات مدد کے لئے نبی مکرم ﷺ اور عبدالقادر جیلانی کے متعلق شرکیہ عقائد رکھتے تھے کہ اللہ کے علاوہ وہ بھی مشکلیں اور مصیبتیں حل کرتے ہیں' لیکن اب وہ یہی عقائد پیر گوہر سے منسوب کر بیٹھے ہیں۔ یہ خواہش کرتے ہیں کہ مرتے وقت ہمارے کفن پر پیر گوہر کا نام لکھ دیا جائے اور اس کا دیدار ہو جائے' بس یہی کافی ہے' سنئے ۔

یا سخی سلطان ریاض گوہر شاہی
جب بھی دِل مایوس ہوا اور بلا نے گھیرا
مشکل خواہ حلقہ باندھ کے آئے' غم نے لگایا ڈیرا
چھٹ گئے بادل رنج و اَلم کے' جب دِل سے صدا یہ آئی
یا سخی سلطان ریاض گوہر شاہی

تم کہتے ہو جب مصیبتوں میں پھنس گئے تو صرف گوہر شاہی کو پکار لینے سے تمام رنج و اَلم کے بادل چھٹ گئے' مشکلیں آسان ہو گئیں' یہ سب شیطان کا دھوکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ ﴾ [الاعراف ۷ : ۱۹۷]

"اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری مدد کر سکتے اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں۔"

مزید فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ ﴾ [الرعد ۱۳: ۱۴]

"اور جن کو "یہ لوگ" اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ (تو) ان کا کچھ جواب بھی نہیں دے سکتے۔" (مدد کرنا وغیرہ تو بہت دُور کی بات ہے۔)

مُریدانِ گوہر شاہی مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان بھی سن لیں:

﴿ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ ﴾ [شوریٰ ۴۲: ۳۱]

"اور اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات کے سوا نہ تو تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ ہی تمہارا کوئی مددگار۔"

یاد رکھیے! اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کی اس تنبیہ پر عمل نہ کیا تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ بھی سُن لیں:

﴿ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ ﴾

[الزمر ۳۹: ۶۵]

"(اے نبی!) اگر تو نے (بھی) شرک کیا تو تیرے تمام اعمال تباہ ہو جائیں گے اور ہو جائے گا تو (دُنیا و آخرت میں) خسارہ پانے والوں میں۔"

مُردے زندہ ہونے لگے

مزید سنئے! جھوم جھوم کر اور لہک لہک کر شرک کی دلدل میں پھنستے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ مُردے بھی گوہر سرکار زندہ کر دیتے ہیں ؎

بات بگڑی ہوئی سرکار بنا دیتے ہیں
ہر مصیبت سے ہمیں پار لگا دیتے ہیں
میں تو ادنیٰ سا ہوں خادم درِ گوہر کا
میں نے دیکھا ہے جدھر مردہ جلا دیتے ہیں

دیکھئے! محترم قارئین! گوہر پیر جب مصیبتوں میں پار لگاتا ہے، بگڑی بناتا ہے اور مزید یہ

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے

جشن ولادت

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے جشن ولادت کے موقع پر سرفروش کو مبارک باد پیش کرتے ہیں

شفیق۔معظم۔سر

وقار۔غفار ماما

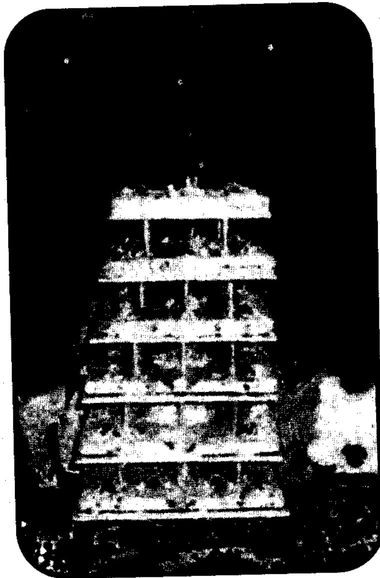
میرپورخاص

علاقائی سطح پر بھی جشن ولادت کا اہتمام کریں، وصی محمد قریشی

حضرت گوہر شاہی کو تاج ہدایت 15 ویں رمضان کو عطا ہوا۔ طلعت گوہر شاہی

جشن ولادت کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے، طلعت گوہر شاہی

کوٹری (نمائندہ خصوصی) 25 نومبر جشن ولادت منانے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ان خیالات کا اظہار شہزادہ گوہر شاہی طلعت محمود گوہر شاہی نے آستانہ عالیہ کوٹری شریف پر نمائندہ صدائے سرفروش سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے اس سال جشن یوم ولادت مرشد پاک 25 نومبر کو آستانہ عالیہ کوٹری شریف میں نہایت ہی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جائے گا۔ اس سلسلے میں بعد نماز عصر محفل نعت کے ساتھ ساتھ ملک بھر کے معروف شاہ خواں حضرات بحضور قبلہ کعبہ سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی قصائد پیش کریں گے۔ جشن ولادت کے موقع پر تمام عقیدت مندان گوہر شاہی نظم و ضبط کا خاص خیال رکھیں۔



جشن ولادت سیدی مرشدی

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی

مرکزی اجتماع

25 نومبر بروز بدھ

جس طرح جشن عید میلا النبی منایا جاتا ہے فرقہ گوہریہ کے لوگ اب بالکل اسی طرح سال بعد گوہر شاہی کی ولادت کے دن "جشن ولادت گوہر شاہی" مناتے ہیں اور کیک کاٹتے ہیں۔ ذیل میں گوہر شاہی کے اخبارات کی زبانی اس بات کی نشاندہی ہو رہی ہے

کہ مردے بھی زندہ کرتا ہے اگر یہ سب کام یہ پیر بھی کر لیتا ہے تو پھر مُریدوں کو اللہ تعالیٰ کی ضرورت تو نہ رہی' کیونکہ ان کا ہر کام تو پیر گوہر کر دیتا ہے جو کہ سراسر شرک ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی جبار و قہار ذات نے کبھی بھی معاف نہیں کرنا۔ فرمان ربّ العالمین بھی سُن لیں :

﴿ اَفَرَءَ يْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ﴾ [الزمر ۳۹ : ۳۸]

"کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو' اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کی دی ہوئی تکلیف دُور کر سکتے ہیں' یا اللہ مجھ پر عنایات کرنا چاہے تو یہ اس کی عنایت کو روک سکتے ہیں؟"

جہاں تک گوہر شاہی کے مصیبت سے پار لگانے کی بات ہے تو وہ بھی سُن لیں :

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۞ ﴾ [نمل ۲۷ : ۶۲]

"وہ جو بے قرار کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور مصیبت کو دُور کرتا ہے اور تم کو زمین میں خلفاء بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم غور کرتے ہو۔"

گداگر اور منگتے مگر کِس کے؟

مزید سنئے! اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم میں فرماتے ہیں :

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ﴾ [فاطر ۳۵ : ۱۵]

"اے لوگو! تم سب کے سب صرف اللہ کے دَر کے فقیر ہو۔"

لیکن گوہر شاہی کے مُرید کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو صرف گوہر شاہی کے دَر کے فقیر اور منگتے ہیں' ہم تو جو بھی مانگیں گے اسی کے دَر سے مانگیں گے' بڑی سریلی لے میں کورس میں گا رہے ہیں ؎

ہم منگتے ہیں مانگیں گے گدائی' گدائی درِ گوہر شاہی سے

دین و دُنیا کی ملی ہے بھلائی' بھلائی درِ گوہر شاہی سے
سب اعمال میرے تھے کالے اور دِل پہ پڑے تھے جالے
ملی ہم کو کہاں سے صفائی' صفائی درِ گوہر شاہی سے

مسلمان کسی پیر فقیر کے در کے فقیر نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ رب العزت کی چوکھٹ کے محتاج اور فقیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی خود نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ إِلَى اللّٰهِ وَ اللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۞ ﴾

[فاطر ۳۵ : ۱۵]

"اے لوگو! تم سب کے سب اللہ کے دَر کے فقیر اور منگتے ہو اور وہ اللہ بے پرواہ اور تعریف کیا گیا ہے۔"

گوہر شاہی کے منگتو!

ذرا خالق کائنات کے منگتے بن کر تو دیکھو' کائنات کے خزانوں کے مالک نہ بن گئے تو کہنا' شرک کی دلدل سے باہر نکلو' توحید کا دامن تھام کر تو دیکھو.... آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان جنتوں کے کہ جن میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہیں' مالک نہ بن گئے تو کہنا' اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی توحید سے رُوگردانی کر کے شرک کے خاردار اور کانٹوں بھرے راستے کا انتخاب کئے رکھا کہ جس پر پیر گوہر چل رہا ہے تو پھر شرک کی شاہراہ پر چلنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ انتباہ بھی سن لیں اور اپنے انجام کے بارے میں سوچ لیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ملحوظِ خاطر رکھیں :

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۞ ﴾ [النساء ۴ : ۱۱۶]

"بے شک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ دوسرے گناہوں کو معاف کر دے گا' جس کے لئے چاہے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو وہ گمراہی میں بہت دُور جا پڑا۔"

اور ایک دوسرے مقام پر ربّ العالمین نے فرمایا :

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾ [المائدہ ۵ : ۷۲]

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور قیامت کے دن ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔"

جب ہماری رُوح نکلے تو..........

اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات کو قرآنِ حکیم میں رب العالمین (تمام جہانوں کی مخلوقات کو پالنے والا) قرار دیتا ہے، لیکن پیر گوہر کے مُرید کہتے ہیں کہ ہم تو پیر گوہر کے ٹکڑوں پر پلتے ہیں، وہی ہمیں پالنے والا ہے۔ ملاحظہ ہو ؎

تو ولیوں میں لج پال ولی تو سخیوں میں بے مثل سخی
خیرات پہ تیری پلتے ہیں اور گن بھی تیرے گائیں گے

یہیں بس نہیں پیر گوہر نے اپنے مُریدوں کی تربیت اس نہج پر کی ہے کہ اب مرتے وقت ان کو یہ پرواہ نہیں کہ ان کو کلمہ بھی پڑھنا نصیب ہوگا یا نہیں اور ان کا خاتمہ بالایمان ہوسکے گا کہ نہیں، بلکہ وہ کہتے ہیں ؎

اللہ ھو، اللہ ھو، دَم نکلے تو سامنے تُو ہو
پھر سمجھیں گے عید منائی، منائی درِ گوہر شاہی سے

یہ اشعار جو ہم پیش کر رہے ہیں یہ ان گیتوں اور نغموں کا حصّہ ہیں جو ہر وقت پیر گوہر کے مُریدوں کی زبان پر جاری رہتے ہیں، وہ ان کو گنگناتے رہتے ہیں اور ان گیتوں کی کیسٹیں انہوں نے گھروں میں رکھی ہوئی ہیں اور ان ڈسکو گیتوں اور ترانوں کو جو کہ مکمل ساز اور جدید میوزک کی دُھنوں کے ساتھ ریکارڈ کیئے گئے ہیں، لگا کر اُونچی آواز میں سننا ثواب سمجھتے ہیں۔ قارئین حوالہ کیلئے "مناقب گوہر شاہی"، "گلدستہ" اور پیر گوہر کی دوسری جاری کردہ آڈیو اور وڈیو کیسٹیں سن سکتے ہیں۔

پیر گوہر کو دیکھنا بھی عبادت ہے

1995ء کے لکشمی چوک والے جلسہ میں سٹیج سیکرٹری نے واشگاف الفاظ میں پیر گوہر کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"انہی لوگوں کو دیکھنا عبادت اور انہی ہستیوں سے عقیدت باعث رحمت ہے- یہی وہ لوگ ہیں جن کے دم قدم سے زمین سبزہ اُگاتی ہے- آسمان سے پانی برستا ہے- جس سے نظر پھیرلیں اس پر قہر خداوندی ٹوٹ پڑتا ہے-"

شاید اِسی لئے یہ حضرات جو اس سے قبل مدینہ کی گلیوں پر لوٹ پوٹ ہوتے تھے' انہیں کے گن گاتے تھے اور انہوں نے مدینہ کی گلیوں سے جو عہد و پیمان باندھ رکھے تھے' اب ان سے منحرف ہو کر گوہر شاہی کی گلیوں سے عہدِ وفا باندھ چکے ہیں اور وہ پیر گوہر جس بستی (کوٹری) میں رہتا ہے اس کو "خدا کی بستی" کہہ کر پکارتے ہیں- مثلاً کسی سے پوچھیں تو وہ بتائے گا کہ میں خدا کی بستی "کوٹری" جا رہا ہوں- اسی لئے تو شاید اپنی زندگی کی آخری خواہش بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

ہم کوٹری والے آقا کی گلیوں میں عُمر بتائیں گے
گوہر شاہی گوہر شاہی کہتے کہتے مر جائیں گے
تعظیم کرو یا ٹھکراؤ سودائی کہو یا شیدائی
ہم اپنے کفن کے چاروں طرف گوہر گوہر لکھوائیں گے

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ پہلے کفن پر کلمہ طیبہ لکھواتے تھے اور اب اس کی ضرورت نہیں رہی- اب اس کی جگہ گوہر شاہی کا نام لکھا جائے گا- (استغفر اللہ)

گوہر شاہی کی وجہ سے ہی دُنیا آباد ہے

جیسا کہ ہم نے ابھی ابھی بتایا ہے کہ اس فرقہ کے لوگ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ گوہر شاہی کی خاطر ہی زمینیں فصلیں اُگاتی ہیں' آسمان پانی برساتا ہے بلکہ دُنیا قائم ہی اس کی وجہ سے ہے- لہٰذا وہ گوہر شاہی کو بہت بڑا ولی قرار دیتے ہوئے اس کے متعلق لکھتے ہیں:

"ولی ہر دور میں دُنیا میں موجود رہتے ہیں اور ان لوگوں ک خاطر زمین فصلیں اُگاتی ہے اور آسمان پانی برساتا ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ ان لوگوں کے دم بقدم سے ہی دُنیا آباد ہے- ولی کی پہچان کے لئے دِل میں نور بہت ضروری ہے-

ایسے ہی ایک ولی کامل "حضرت سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی اس وقت دُنیا میں موجود ہیں۔" (ماہنامہ "دی گریٹ گاڈ" جون 97' ص : 48)

گوہر شاہی کائنات کے لئے رحمت وہدایت کا سراپا ہے

اس فرقہ کے لوگ گوہر شاہی سے اس قدر اندھی عقیدت رکھتے ہیں کہ اپنے ذاتی نام اور اخبارات و جرائد وغیرہ کے نام کے ساتھ گوہر شاہی کی نسبت فخر سے لگاتے ہیں اور یہاں تک ہی نہیں بلکہ انہوں نے ایک مسجد کا نام بھی گوہر شاہی کے خود ساختہ ذکر پر "مسجد اللہ ھو" رکھ دیا ہے' وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ گوہر شاہی کو دُنیا میں ہدایت کے لئے اللہ کی طرف سے مامور کیا گیا ہے۔ لہٰذا ایک مقام پر اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"آج کے انسان کو مادیت سے' نفسانیت اور دُنیا پرستی کے مہیب اندھیروں سے نکالنے کے لئے منجانب الٰہی ایک عظیم ذات روحانی' شفیق و کریم ذات نورانی' سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالیٰ کو مامور فرمایا گیا ہے۔ حضرت کا وجودِ مسعود اس وقت کائنات کے لئے رحمت وہدایت کا سراپا ثابت ہوا ہے۔"

(روزنامہ "اپریشن" 28 اکتوبر 1996ء)

قارئین! گوہر شاہی پیر اب تک تو سراپا کی بجائے "سیاپا" ہی ثابت ہو رہا ہے۔

رسول اللہ نے گوہر شاہی کو خود بیعت کیا

یہ لوگ رسول اللہ کی اس طرح بھی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں کہ وہ گوہر شاہی کی شان بڑھانے کے لئے نبی ﷺ کی شان کم کر دیتے ہیں' کہتے ہیں کہ رسول اللہ خود گوہر شاہی کو بیعت کرنے کے لئے پاکستان آئے' اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گوہر شاہی کا ترجمان رسالہ لکھتا ہے :

"رسول اللہ ﷺ نے لال باغ (سندھ) میں سرکار شاہ صاحب (گوہر شاہی) کو بیعت کیا یعنی فیض دیا۔ اس طرح کہ جس طرح دُنیا میں دو آدمی آپس میں ملتے ہیں۔" ("دی گریٹ گاڈ" جون 97 : ص 47)

حضرت مصطفیٰ رضا خان شہزادہ اعلیحضرت کے خلیفہ علامہ محمد صدیق نوری کے تاثرات۔

All India Jamiate Ahlesunnat
MOULANA AKRAM NAIMI ROAD,
LAL MASJID, M O R A D A B A D - 244001.

آل انڈیا جمعیت اہلسنت
مولانا اکرم نعیمی روڈ، لال مسجد مراد آباد

आल इंडिया जमीयते अहलेसुन्नत, मौलाना अकरम नईमी रोड लाल मस्जिद, मुरादाबाद।

Ref. No. .... Dated ....

مولانا محمد صدیق نوری امام شہر

گوہر شاہی جب اپنے آپ کو اہلسنّت ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ سرٹیفکیٹ دکھاتا ہے جو کہ ہندوستان کی احمد رضا خاں بریلوی کی جماعت کی طرف سے جاری کیا گیا ہے

گوہر شاہی ایک دوسری جگہ اپنی بیعت کو رسول اللہ ﷺ سے ثابت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی تک وفات نہیں پائی بلکہ وہ زندہ ہیں اور جب وہ زندہ ہیں تو پھر میں ان کو چھوڑ کر کسی اور اسے کس طرح بیعت کر سکتا ہوں؟ لہٰذا کہتا ہے :

"ہمیں جو فیض ہوا وہ "بری امام سرکار" سے ہوا۔ انہوں نے پھر "داتا صاحب" اور انہوں نے پھر "سلطان باہو" کے پاس بھیجا۔ سلطان باہو نے پھر قلندر پاک کے پاس بھیجا۔ ادھر سے بھی فیض ہوتا رہا لیکن جب ہم قلندر پاک کے پاس تھے اس وقت تک ہمیں کسی نے بیعت نہیں کیا تھا۔ تم نے (میری اشعار پر مبنی کتاب) تریاق قلب میں پڑھا ہو گا کہ ؎

مرشد بھی اب تک سامنے آیا نہیں

ان لوگوں سے فیض ملتا رہا لیکن کسی نے بیعت نہیں کیا تھا۔ اس وقت یہی دِل میں تمنا تھی کہ کوئی بیعت تو کرے' یہ اسی طرح فیض پہنچا رہے ہیں۔ پھر قلندر پاک نے حضورِ پاک ﷺ کے حوالے کیا تو حضور ﷺ نے ہمیں بیعت کیا ہے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ آپؐ حیات النبی ہیں' اگر آپؐ حیات النبی ہیں تو ہمارے لیے باعث شرم ہے کہ ہم کہیں اور جا کر بیعت کریں۔ ہم نے مانا کہ بیعت کے بغیر فیض نہیں ہوتا اگر فیض ہوتا ہے تو پھر بیعت ہو چکی ہو گی۔"

(تحفۃ المجالس حصہ دوئم : ص 26' 27)

پیر گوہر کا الہامی کلام

اب ہم آپ کو پیر گوہر کے اس کلام کے چند منظوم شعری نمونے بغیر تبصرے کے دکھاتے چلیں' جس کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے کہ یہ پیر گوہر کا الہامی کلام ہے (کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی طرح الہام ہوتا ہے) یہ سارا کلام ایک ضخیم کتاب کی صورت میں مرتب ہے' جس کا نام فرقہ گوہریہ نے "تریاقِ قلب" رکھا ہے۔ آپ چند نمونے

پڑھیں اور ایسے "الہام" پہ جو چاہیں بھیجیں ؎

غاروں میں پگھلتے رہے اب خوفِ قبر کیا
عشق میں عقل ہی نہ رہا پھر حسابِ حشر کیا

نماز' روزوں سے ملتا نہیں یہ ہرگز خام خیالوں کو
کر کے یادِ حدیث' فقہ ملاّ بے تقدیر بن گئے تو کیا

رکھ کے داڑھی عیب چھپایا تو کیا مزہ
رگڑ کر ماتھا ملاّ کہلایا تو کیا مزہ

(تریاق قلب : ص 10' 12' 13' 14)

معافی ہے شریعت کی اس وقت جب دیدار اللہ ہو جائے

ہوتا ہے وہی دُنیا میں نائب اللہ کا' چاہے شاہ کو گدا کر دے
جہاں بھی چاہے بلالے ملائکوں کو' چاہے جس کو تباہ کر دے

(تریاقِ قلب : ص 16)

اے بندے سمجھ تُو' کیوں ہوا دُنیا میں ظہور تیرا
تو وہ عظیم تر ہے خُدا بھی ہوا مشکور تیرا

(تریاق قلب : ص 19)

انسان افضل' کتا ارذل' گر کوئی حقیر نہ ہوتا
ہوتا گر مقابلہ کتے سے تیرا' ہر کتا قطمیر ہوتا

(تریاق قلب : ص 42)

پیر گوہر اللہ سے مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے ؎

مان نہ احسان تُو' ہم نے تو احسان چڑھا دیا
کہ جھکا ہوا تھا سر تیرے محبوب کا جو بلند کرا دیا

(تریاقِ قلب : ص 48)

ابدال اوتاد اخیار زنجہاد و نقباء بھی ہیں
ان کے ہاتھوں میں ہے اس دُنیا کا اجرائے فرمان باقی
یہی ہیں دُنیا کا نظام چلانے والے دراصل
ان ہی کی برکتوں سے ہے مہیا قدرت کا احسان باقی

(تریاق قلب : ص 66)

یعنی یہی لوگ دُنیا میں ہونے والے تمام اُمور کے فرمان جاری کرتے ہیں' پھر وہ کام ہوتا ہے ورنہ نہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا میں ہونے والے ہر کام کا حکم خود اللہ تعالیٰ کی ذات دیتی ہے' ایک پتا بھی اس کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا۔

مزید سنیں پیر گوہر کیسے کیسے "الہامی گُل" کھلا رہا ہے۔ کہتا ہے :

دینے لگیں بانگیں مرغیاں ہوا مرغے کی کمان کو بھی خطرہ
ٹوٹنے لگے عہد و پیماں ہوا عالموں کی زبان کو بھی خطرہ

(ایضاً : ص 65)

جی ہاں یہ وہ نمونے کے چند اشعار ہیں جن کے بارے میں پیر کا دعویٰ ہے کہ یہ الہامی کلام ہے۔ یہ الہام ہے یا کسی مخبوط الحواس آدمی کی ہفوات۔ اس کا اندازہ لگانے کیلئے بھی ہم آخر میں پیر گوہر کا اپنا ہی ایک شعر درج کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ ان کے عقیدے کے مطابق یہ شعر بھی الہامی ہے۔ گوہر شاہی کہتے ہیں ؎

پڑھ کے کلام ہمارا شاید تُو بھی ہوش میں آئے
یہ بھی ممکن ہے جو ہوش ہے اس سے بھی جائے

(تریاق قلب : ص 25)

پیر گوہر کے مخالفین ابو جہل کے ساتھی ہیں

جب پیر گوہر کی ان اسلام دشمن سرگرمیوں اور لن ترانیوں کو دیکھتے ہوئے کچھ علماء نے اس کی پکڑ کی اور اس کے خلاف فتوے دیئے تو پیر گوہر کو بہت غصہ آیا۔ اس نے اپنے مُریدوں کو ان کا جواب دینے کی ہدایت کی۔ جنہوں نے حق بات کو تسلیم کرنے کی بجائے موچی دروازہ میں مخالف علماء کو للکارتے ہوئے کہا :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ علماءِ کرام

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتین کہ ایک پیر طریقت دینِ اسلام کے تمام ارکان مانتا ہو، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کتب سماوی، انبیاء کرام، ملائکہ، روز حشر و معاد، حساب وکتاب پر ایمان رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو، ذکر کے حلقے منعقد کراتا ہو، دلوں کو ذکرِ الٰہی و عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرماتا ہو، مذہب امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا داعی ہو، مسلک امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا پیروکار ہو تو ایسے پیرِ طریقت کی محافل میں شریک ہونا اور فیض حاصل کرنا جائز ہے۔ یا نہیں۔

سعید احمد صدیقی

۲۲-۶-۱۹۸۹

الجواب:

صورتِ مسئولہ عنہا میں واضح ہو کہ ایسے پیر طریقت سے بیعت کرنا۔ فیض حاصل کرنا اور اس کی محفل میں بیٹھنا جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۴۰۹ھ

۸۹/۶/۲۵ء

مفتی محمد عبد العلیم القادری

خادم جامعہ خالد بن ولید ٹرسٹ کراچی

المجیب فیما اجاب فقط والله محمد عبد الحکیم غفرلہ ؟

معظم علی جان نعیمی عفی عنہ

معلم دار العلوم نعیمیہ بلاک ۱۵ فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر 37

ماضی میں مُریدوں نے بریلوی علماء سے پیر گوہر کی حمایت میں فتوے حاصل کر کے گوہر شاہی کی ذات کو تحفظ دینے کی متعدد کوششیں کیں۔ یہ بھی اسی طرح کے ایک فتویٰ کا عکس ہے۔

"اب جو کوئی (پیر گوہر کے خلاف) بولا اس کی زبان نکال کر کتوں کے آگے ڈال دی جائے گی۔"

پھر نصر اللہ شیخ کے حوالہ سے کہا گیا:

"حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کے خلاف فتویٰ دینے والے ابو جہل کے ساتھی ہیں۔" (روزنامہ قندیل 11 اپریل 1996ء)

حقیقت یہ ہے کہ جہاں بعض لوگ اس پیر کی خرافات اور گمراہ کن تبلیغ اور نئے مذہب کی وجہ سے مخالفت کر رہے ہیں' وہاں ہی بریلوی حضرات کے سرکردہ علماء اور شخصیات اس نئے مرزا قادیانی کی سرپرستی بھی کر رہی ہیں۔ پاکستان میں مولوی احمد سعید اور ہندوستان کی احمد رضا خاں پارٹی نے بھی اس کی حمایت اور تصدیق کر دی ہے' اس کے سرٹیفکیٹ کی نقل آپ دیکھ سکتے ہیں۔

اپنی تحریروں میں گوہر شاہی اپنے آپ کو نجدیوں اور وہابیوں کا مخالف لکھنے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اہلسنّت خصوصاً بریلوی عقائد سے تعلق رکھتا ہے لیکن شاید وہ مسلمانوں کے ایک بڑے حصے کی مخالفت سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو اہلسنّت ثابت کرتا ہے ورنہ اب اہلسنّت کے تمام مسالک کے جید علماء کرام اس کے عقائد سے برأت کا اعلان کر چکے ہیں اور ان کے فتوے ریکارڈ پر موجود ہیں۔

گوہر شاہی خاندان کی پراسرار اور مشکوک سرگرمیاں

پیر گوہر کا سارا خاندان قلب جاری کرنے کے بہانے اکثر اندرونِ سندھ اور چاروں صوبوں میں پراسرار دورے کرتا رہتا ہے۔ ان کی اصل خفیہ سرگرمیاں کیا ہیں' وہ درپردہ کن مقاصد کے تحت سرگرم ہیں؟ یہ باتیں ابھی صیغۂ راز میں ہیں۔ پیر گوہر کا والد حاجی فضل حسین بھی اکثر دوروں پر رہتا ہے۔ ہر جگہ اس کا شاندار استقبال کیا جاتا ہے۔ ذاکر اس کو "ابّا جی" کہتے ہیں۔ اسی طرح پیر گوہر کی بیگم بھی خواتین ونگ کے دوروں کے بہانے اپنی پراسرار سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے اور مختلف علاقوں میں جلسے بھی کرتی ہیں' پیر گوہر اپنی بارہ

سالہ بیٹی کو بھی اپنے ساتھ جلسوں میں لئے پھرتا ہے' جہاں وہ سٹیج پر گلوکاروں کی طرح پیر کی شان میں شرکیہ نظمیں اور اشعار پڑھتی ہے۔ بچیاں گھروں کی زینت ہوتی ہیں لیکن پیر نے اس کو بھی سٹیج کی زینت بنا کر رکھ دیا ہے۔ اسی طرح اس نے لاہور میں منعقدہ موچی دروازے کے جلسہ عام میں بھی نہایت شرکیہ نظم پڑھی۔ پیر گوہر کی والدہ فوت ہو چکی ہیں لیکن مُرید اس کی یاد میں محفلیں منعقد کر کے اس کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

عورتیں چونکہ کمزور عقیدہ کی مالک ہوتی ہیں' اس لئے پیر نے پورے ملک میں عورتوں کے یونٹ بنا دیئے ہیں۔ جن کو پیر سے اجازت یافتہ خواتین ذکر قلب عطا کرتی ہیں اور یوں وہ عورتوں کو بڑے پیمانے پر گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔

یہ بھی پتہ چلا ہے کہ سنی عورتوں کو پھانسنے کے لئے اہل تشیع کی خواتین بھی پیر کے خواتین ونگ کی بھرپور مدد کر رہی ہیں اور فرقہ گوہریہ والے وسیع پیمانے پر خواتین کو گمراہ کرنے کے لئے ایک "خواتین اسم ذات" کے نام سے بہت بڑی کانفرنس کے انعقاد کے لئے بھی کوشاں ہیں۔

ابھی تک گوہر شاہی خاندان کی پراسرار سرگرمیوں کا صرف ایک مقصد سامنے آیا ہے' وہ یہ کہ سادہ لوح عامۃ الناس اور مریدین کی عقیدت کو کیش کیا جائے' دولت اکٹھی کی جائے اور تجوریاں بھری جائیں' اس میں گوہر شاہی سرکار' ان کے والد' بہو' بیگم' بیٹے' بیٹیاں تو ڈائریکٹ مصروفِ عمل ہیں جبکہ مریدین اور پیر کے رشتہ دار....... لوگوں میں گوہر شاہی کا نام استعمال کر کے خوب "فائدہ" اُٹھا رہے ہیں' حتیٰ کہ اس بدنامی سے بچنے کے لیے پیر گوہر صاحب کو اپنے پندرہ روزہ اخبار میں ایک اشتہار بعنوان "انتباہ" جاری کرنا پڑا' جس کی عبارت کچھ اس طرح تھی :

"ہمارے نوٹس میں آیا ہے کہ کچھ لوگ جن میں میرے خاندان والے بھی شامل ہیں' ذاتی فائدے کی خاطر میرے نام کو استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا ذاکرین کو آگاہ ہونا چاہیے کہ میرے متعلق جو بات ہو' مجھ سے پوچھ لیا کریں۔"

دوسری یہ بات بھی میرے نوٹس میں آئی ہے کہ کوئی شخص ٹیلی فون پر میرے جیسی آواز نکال کر اپنے آپ کو گوہر شاہی متعارف کروا کے کئی لوگوں کو بلیک

میل کرچکا اور کر رہا ہے (ممکن ہے ان کا جثہ ہو) لہٰذا ذاکرین محتاط رہیں اور بہتر ہے کہ مشکوک معاملہ پر مجھ سے پوچھ لیا جائے۔"

بقلم خود
حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی
بحوالہ پندرہ روز سرفروش' یکم تا 15 اکتوبر 1998ء)

اس کے علاوہ یہ لوگ یہودیوں کی مدد سے کوٹری ضلع دادو میں اپنے فرقہ کے حاملین کو اکٹھا کر کے مرزائیوں کے شہر ربوہ کی طرز پر ایک شہر بسانے کی کوششوں میں تیزی سے مصروف ہیں۔ اس مقصد کے لیے بدنامِ زمانہ کٹر اور متعصب یہودی اور امریکہ کا سابقہ وزیر خارجہ ہنری کسنجر ان سے خاص طور پر تعاون کر رہا ہے۔ کوٹری میں اس فرقہ کے مجوزہ شہر کے لیے پلاٹ کاٹ کر ان کی تقسیم اور الاٹمنٹ تک ہو چکی ہے۔ اب تعمیرات جاری ہیں۔

یہ فرقہ مرزائیوں کی طرح بالکل ایک نئی شکل و صورت اختیار کر چکا ہے اور جس طرح قادیانیوں نے مرزا غلام احمد کو واجب اتباع قرار دیا بالکل اسی طرح فرقہ گوہریہ کے حاملین نے گوہر شاہی کو ایک بالکل علیحدہ قابل اتباع شخصیت کے روپ میں پیش کر دیا ہے' پہلے گیارہویں شریف تھی' اب انہوں نے ایک پندرہویں بھی ایجاد کر ڈالی ہے۔ اسی طرح اب اس فرقہ کے ماننے والوں نے جشن عید میلاد النبی کی طرز پر "جشن ولادت سیدی مرشدی" بھی منانا شروع کیا ہے' جس میں یہ لوگ گوہر شاہی کا یومِ ولادت مناتے ہیں۔ اس موقع پر گوہر شاہی کی سالگرہ مناتے ہوئے کیک کاٹے جاتے ہیں اور ڈسکو میوزک کے ساتھ ساتھ خوب ڈانس کا مظاہرہ ہوتا ہے اور گوہر شاہی کی شان میں قصائد پڑھے جاتے ہیں۔ میلاد النبی کے جلسوں کی طرح پورے ملک میں جلسے اور اجتماعات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس فرقہ کے ہر فرد پر جشن میلا شاہی منانا فرض ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ یہ پیر اپنی بستی "کوٹری" کو ربوہ کی طرح اپنے ایک علیحدہ فرقے کا شہر بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ پلاٹ کاٹنے اور شہر کی تعمیر کی ابتداء کرنے کے بعد یہ لوگوں کو کوٹری شہر میں آ کر اس فرقہ کی اسلام دشمن تعلیمات حاصل کرنے کے لیے ترغیبات دیتا رہتا ہے کہ وہ کوٹری میں آئیں گے تو ان کو فلاں فلاں فوائد حاصل ہوں گے' یہ

لالچ وہ امریکہ اور یورپ جا کر بھی لوگوں کو دیتا رہا' اس طرح امریکہ کا ایک واقعہ اس فرقہ کی زبانی سنیں' کہتے ہیں :

"ایک اور شخص نے سوال کیا کہ : "آپ کے پاس کوٹری (سندھ پاکستان میں) آنے سے ہمارے لیے کیا فرق پڑے گا؟ سرکار نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ : "جب ہم یہاں سے چلے جائیں گے تو تم یاد نہیں آؤ گے' وہاں آنے سے تم نظر میں رہو گے' یہاں ہماری کوئی ایک مخلوق تمہارے پاس آئے گی جبکہ وہاں کوٹری میں ہمارے اندر باطن کی ساری مخلوق میری نظر کے ذریعے تمہیں فیض پہنچائے گی اور نظر میں بڑی طاقت ہوتی ہے' جو چیز کئی سالوں میں حاصل ہوتی ہے وہ صرف مہینوں میں مل جاتی ہے۔ دوسرے یہاں میں تمہارا کم خیال رکھتا ہوں وہاں میں کہوں گا اتنی دور سے آیا ہے تو زیادہ خیال رکھوں گا اور مطمئن بھی ہو جاؤں گا کہ واقعی اسے خدا کی تلاش ہے جو اتنی دور سے آیا ہے لہٰذا تم یورپ چھوڑ کر کوٹری میں میرے آستانے پر ضرور آؤ اور طرح طرح کے فائدے پاؤ۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 38)



فرقہ گوہریہ کے عقائد

پیر گوہر کے ماننے والوں کو فرقہ گوہریہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے' اگرچہ آپ سابقہ صفحات میں بھی گاہے بگاہے ان کے عقائد پڑھ چکے ہیں مگر یہاں کچھ مزید عقائد پڑھتے چلیں :

① یہ فرقہ قرآنِ پاک کی آیت : ﴿ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴾ میں موجود الفاظ ﴿ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴾ کا ترجمہ ولی اور مرشد کرتے ہوئے' مرشد سے مراد ریاض احمد گوہر شاہی' لیتا ہے۔

② علامہ اقبالؔ نے 50 سال قبل جو کہا تھا "مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ" اس سے مُراد پیر گوہر ہے اور وُہی دنیا کو پیغامِ انقلاب سنائے گا۔

③ جس کے پاس پیر کا دیا ہوا ذکر نہ ہو گا وہ نبی ﷺ کا دیدار نہ کر سکے گا اور جو نبی ﷺ کا دیدار نہ کر سکے گا' وہ اُمتی ہرگز شمار نہ ہو گا' اسی بنا پر اس کے مُرید دوسروں کو پوچھتے ہیں : "آپ کو سرکار ﷺ کا دیدار ہوا ہے کہ نہیں؟" اگر مخاطب کہے کہ "نہیں" تو پھر اس کو کہتے ہیں : "پھر تو آپ ابھی تک اُمتی نہیں بن سکے۔"

اسی بات کو پیر گوہر اپنی کتاب "تریاقِ قلب" کے صفحہ 15 پر یوں بیان کرتا ہے :

پڑھ کے کلمہ اُمتی بن بیٹھے' اُمتی ہونا سستا نہیں
خواب میں بھی نہ ہو دیدارِ مصطفےٰ ﷺ اُمتی بنتا نہیں

اللہ کا مذہب :

توراۃ' زبور' انجیل اور قرآن' یہ آسمانی کتب اللہ کے مذہب کی نشاندہی نہیں کرتیں کیونکہ اللہ کا مذہب "عشق" ہے۔

← "اللہ کا دین کوئی نماز' روزہ نہیں بلکہ اس کا دین "عشق" ہے۔" عشق کی وضاحت کرتے ہوئے گوہر شاہی ایک جگہ پر یہ جسارت بھی کر گزرتا ہے اور کہتا ہے کہ عشق کے مقابلے میں ایک مسلمان کے ایمان کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ عشق ایمان سے کہیں اعلیٰ ہے اور افضل ہے بلکہ یہ اعمال اور ایمان دونوں سے آگے ہے' سنیں کہتا ہے :

"ایمان کے بعد پھر عشق ہے' پھر جب عشق آتا ہے تو اس میں ایمان بھی آ جاتا ہے اور اعمال بھی' عام لوگوں کا اعمال سے' مؤمنوں کا ایمان سے اور ولیوں کا عشق سے تعلق ہے' تب ہی تو سلطان باہو فرماتے ہیں :

جس منزل نوں عشق پہنچاوے
ایمان نوں خبر نہ کوئی ہُو

(تحفۃ المجالس حصہ دوئم : ص 24)

عشق کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ عشق کو قرآن' حدیث" فقہ' منطق وغیرہ تمام علوم پر برتری و فائق ثابت کرتے ہوئے اسے ان تمام علوم کا یوں نچوڑ قرار دیتا ہے ؎

میں گیا عشق نوں پڑھاون
عشق نے میری دانائی لٹ لئی

پھر سرکار نے تصدیق کی کہ یہ (عشق کا) علم منطق سمیت ہر علم سے بڑھ کر ہے اور سارے علوم کا نچوڑ ہے' دنیا کے سارے علم اسی علم سے نکلے ہیں۔

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 32)

← حدیث میں جو آیا ہے کہ "جس گھر میں کتا ہو گا' اس میں رحمت کا فرشتہ نہ آئے گا" اس سے مُراد چلنے پھرنے والا کتا نہیں' بلکہ نفس مُراد ہے۔

- تمام انسان جو پیر گوہر کے ذکر سے خالی ہیں یعنی اس کا بتایا ہوا ذکر "اللہ ھُو" نہیں کرتے، وہ کالے کتے اور شیطان ہیں۔
- جس طرح کوّا تیر سے بھاگتا ہے اس طرح شیطان پیر گوہر کے دیئے ہوئے ذکر سے بھاگتا ہے۔
- جو پیر گوہر کا دیا ہوا ذکر کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار اور نبی ﷺ کا بھی دیدار کرے گا۔
- ذکر قلب (کا ثواب زیادہ ہے اور یہ) زبان کے ذکر سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
- غوث (سے نسبت رکھنے والا ان) کا مُرید بغیر ایمان کے نہ مرے گا۔ کیونکہ غوث پاک نے اللہ تعالیٰ سے ۷۰ دفعہ یہ وعدہ لیا کہ ان کے مُرید کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔
- علمِ ظاہری (قرآن پاک کے معانی اور تفسیر نیز احادیثِ مبارکہ پر مبنی عِلم) کی انتہا بحث مباحثہ اور مناظرہ ہے اور یہ (عِلم) مقامِ شر و فساد بھی ہے۔ (نعوذ باللّٰه من ذٰلك الهفوات)
- پیر گوہر کا عنایت کردہ "ذکر" کرنے کے بعد ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ جب بندہ "مقامِ محمود" پر پہنچ جاتا ہے، پھر اللہ اور بندہ آمنے سامنے ہو جاتے ہیں، درمیان میں کوئی پردہ نہیں رہتا پھر اللہ اس بندے کو کہتا ہے: "اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے۔" (یعنی اس نے مجھ کو دیکھ لیا) مطلب یہ ہوا کہ تجھے دیکھ لینا اللہ کو دیکھ لینا ہے۔ اس طرح بندہ بھی خُدا بن جاتا ہے کہ اس کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کو ہی دیکھنا قرار دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ اور بندے میں کوئی فرق نہیں رہتا، دونوں ایک ہو جاتے ہیں ہے۔ (استغفر اللہ) یہ بات تو نبی ﷺ کے متعلق بھی نہیں کہی تھی۔
- لوح و قلم پیر گوہر کے تصرف میں ہیں۔
- اُمت پہ لازم ہے کہ وہ ظاہری رسمی عبادات کو چھوڑ کر حقیقی عبادت رُوحانیت کو اپنائے۔
- جس نے پیر گوہر کا دامن پکڑ لیا اس کو اللہ تعالیٰ کی ذات، نبی مکرم ﷺ اور غوث پاک بھی مل جائیں گے۔
- پیر گوہر کا وجود اس وقت کائنات کے لئے رحمت وہدایت کا سراپا ثابت ہوا ہے۔
- "تمام کائنات حضور ﷺ کے تصرف میں دے دی گئی ہے۔ جو چاہیں کریں، جسے چاہیں

دیں، تمام جہان ان کا محکوم ہے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے محکوم نہیں، ملکوت وسماوات والارض حضور ﷺ کے زیرِ فرمان ہیں- جنت دوزخ کی کنجیاں حضور ﷺ کو دے دی گئیں اور ہر قسم کی عطائیں حضور ﷺ کے دربارِ اقدس سے تقسیم ہوتی ہیں-"

- "جنت ایک "مکان" ہے جس کو اللہ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے"
- "وھابی" امام اہلسنّت نے ان کو کافر کہا ہے-
- "میں (تو) سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مقلد ہوں (اور مجھ پر تو ان کی) مطلق تقلید فرض ہے اور تقلید شخصی واجب ہے"
- "اولیاء کرام اپنی قبروں میں "حیاتِ ابدی" کے ساتھ زندہ ہیں- ان کے علم و ادراکِ قوّت سمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہے-"
- "حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ساتھ وہی دیں گے جن کے دِل میں "نور" (اللہ ھُو) ہو گا- نور پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دِل کی دھڑکنوں میں اللہ اللہ بسایا جائے-"
- "حضور ﷺ کے زمانے میں جن لوگوں نے صرف ظاہری علم (شریعت قرآن اور حدیث سے ثابت تعلیمات) پر اکتفا کیا، وہ منافق اور خوارج کہلائے (نعوذ باللہ من ذٰلک) اور (پیر گوہر جس قسم کا باطنی علم لوگوں کو دے رہا ہے- وہ) باطنی علم حاصل کرنے والے صحابی کے درجے پر فائز ہوئے-
- قربِ قیامت میں دجال کا خروج ہو گا، اسے ابلیس کی حمایت حاصل ہو گی اور وہ "نور" (اللہ ھُو کے ذکر) سے خالی سینے والے ظاہری علماء (صرف شریعت پر عمل کرنے والے علماء جن کے پاس "اللہ ھُو" کا ذکر نہ ہو گا) کی کثیر تعداد کو اپنا پیرو کار بنا لے گا-"
- "دِلوں میں "نور" (اللہ ھُو) نہ ہونے کی بنا پر اُمت محمدی فرقوں میں تقسیم ہو گئی ہے اگر دِلوں میں نور (یعنی میرا بتایا ہوا ذکر "اللہ ھُو") پیدا ہو جائے تو لوگ شیعہ سنی نہیں بلکہ اُمتی کہلانے پر فخر محسوس کریں-"

(بحوالہ "پندرہ روزہ سرفروش" 1 تا 15، اکتوبر 1996ء)

درویش کی جب رُوح قبض کی جاتی ہے تو اللہ کی طرف سے عزرائیل علیہ السلام کو حکم ہے

کہ پہلے جا کر (درویش کو) مطلع کرو۔ (پندرہ روزہ سرفروش 25 نومبر 1999ء)

چھوڑ عبادت ایسی :

(ظاہری عبادات کے متعلق) ریاض احمد گوہر شاہی فرماتے ہیں کہ :

چھوڑ عبادت ایسی پہلے دِل کو صاف کر
لگا کے ٹیکہ نوری نفس کو بھی پاک کر
لکھ دل پر اسم اللہ اُنگلی کو قلم خیال کر
آئے جب نظر قلب اسم اللہ پھر عبادت بیباک کر
اسی سے ہوگا حاصل تجھے ذاتی نور
یہی ہے وسیلہ ولیوں کا یہی راہِ حضور

اس کے بعد (قاضی محمد انور راولپنڈی) لکھتے ہیں :

''اُمت مصطفیٰ پر لازم ہے کہ وہ ظاہری رسمی عبادات کو چھوڑ کر حقیقی عبادت روحانیت کو اپنائیں۔'' (سالنامہ گوہر 1995ء : ص 15)

- گوہر شاہی کسی کے مرنے کا علم رکھتا ہے کہ وہ کب مرے گا' اس کو وہ ذاکرین میں اس طرح بتاتا ہے کہ ''فلاں کا ٹکٹ کٹ چکا ہے۔''
- کسی کو مارنا اور زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ پیر فقیر بھی زندہ کرنے اور مارنے کا اختیار رکھتے ہیں بلکہ وہ خدا کی طرح ﴿ کُنْ فَیَکُوْن ﴾ کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔

اُمت کے وی - آئی - پی :

- اصل قرآن پاک چالیس سپارے کا ہے' تیس سپارے موجودہ قرآن کے اور دس سپارے وہ جو پیر گوہر شاہی پر سیہون کے جنگل میں الہام کے ذریعہ نازل ہوئے۔
- پیر کا دیا ہوا ذکر کرنے والے ذاکرین اُمت کے وی آئی پی ہیں۔
- پیر گوہر کا دیا ہوا ذکر جو شخص کرتا ہے اس کے پاس نبی مکرم ﷺ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ '

علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش اور دوسرے بہت سے اولیاء آتے ہیں' (گویا کہ پیر گوہر کا خود ساختہ ذکر ان کو اس کے مُریدین کے پاس آنے پر مجبور کر دیتا ہے اور یہ کہ اولیاء اور یہ نفوس جب گوہر شاہی کے مُریدوں کے پاس حاضری دیتے ہیں تو پیر کے ذاکرین کے لئے مٹھائیاں بھی لاتے ہیں اور ان کو کھلاتے ہیں

- کوئی مصیبت زدہ جب مصیبت کے وقت پیر گوہر کو دل میں یا زبان سے پکارتا ہے تو وہ فوراً اپنے اصل جسم کے ساتھ سپرمین کی طرح پرواز کر کے اس کی مدد کو آنِ واحد میں' اس کے پاس پہنچ جاتا ہے اور اس کی مشکلات دور کر دیتا ہے۔
- جو شخص پیر گوہر کی تصویر کے چاند میں نظر آنے کا منکر ہے وہ کافر ہے۔
- یہ لوگ مزاروں پر یا مزاروں کے علاوہ بھی کسی مقام پر ڈھول کی تھاپ پر رقص' دھمال اور بھنگڑا ڈالنا کار ثواب اور ذریعہ قربت اولیاء سمجھتے ہیں۔

ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد رُوح دوبارہ لوٹ آتی ہے یا کسی اور جسم میں منتقل ہو کر آتی ہے۔ گوہر شاہی کا بھی ایسا ہی عقیدہ ہے۔ ایک ہندو کے سوال پر انہوں نے جواب بھی یہی دیا' ملاحظہ ہو لکھتے ہیں :

> "اسی شخص نے سوال کیا کہ ہمارے مذہب میں لوگوں کا نظریہ ہے کہ رُوح دوبارہ جسم میں آتی ہے جب تک اسے نرواں (مکتی) نہ مل جائے۔ سرکار نے کہا تمہارا یہ نظریہ صحیح ہے' لیکن آج تک مسلمان اس کو سمجھ نہیں سکا اور تمہیں جواب نہ دے سکا۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 8)



TRUEMASLAK@INBOX.COM



گوہر شاہی شریعت

- نفسیات کا ذاتی مذہب
- خود ساختہ اذکار

ایک شریعت تو وہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ .... ﴾ جو نبی اکرم ﷺ پر آسمان سے نازل ہوئی' اور آپ ﷺ کے متعلق قرآن نے کہا : ﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴾ اور حامل شریعت محمدؐ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی فرمایا : ((تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتٰبُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ)) لیکن پیر گوہر اس شریعت کو ظاہری شریعت کا نام دیتا ہے اور اس کو نہیں مانتا' بلکہ اس کی اپنی ایک علیحدہ باطنی شریعت ہے جس کے چند نمونے قارئین پڑھ کر اندازہ لگالیں کہ اس کا نیا خود ساختہ مذہب کس قدر اسلام سے متصادم ہے۔

فرقہ گوہریہ کی نماز

قارئین اس فرقہ کی نماز مسلمانوں سے ہٹ کر ہے' وہ ان نمازوں کو نہیں مانتے جو مسلمان دن میں پانچ مرتبہ ادا کرتے ہیں' یہ لوگ فرضی پانچ نمازوں کو "نمازِ صورت" کا نام دے کر اس کا مذاق اُڑاتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں' کہتے ہیں : "ایسی نمازوں کا کوئی فائدہ نہیں' ایسی نمازیں اگر جنت کی کنجی ہیں تو پھر سارے مسلمان ہی جنتی ہوئے......" یہ بھی کہتے ہیں کہ : "یہ نماز تو شیطان بھی پڑھتا ہے۔" پانچ فرضی نمازوں کی جگہ انہوں نے اپنی ایک نئی نماز بھی بنا ڈالی ہے جس کو وہ "نمازِ حقیقت" کا نام دیتے ہیں' جس کے مطابق دن بھر میں صرف دو رکعت ہی پڑھ لینی کافی ہیں۔

نماز وقتی ارکان میں سے ہے :

گوہر شاہی کے نزدیک "شرع اور عشق میں فرق ہے" اس وجہ سے اس نے اپنی کتاب

"روشناس" کے صفحہ : ۳ پر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو "وقتی" ارکان کہا ہے اور ظاہری و حقیقی عبادت کی تخصیص کرتے ہوئے نماز کو دو خانوں میں تقسیم کر دیا ہے یعنی "نمازِ حقیقت اور نمازِ صورت۔"

شیطان بھی نماز پڑھتا ہے :

گوہر شاہی نماز کا مذاق اُڑاتے ہوئے اس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اپنی کتاب "روشناس : ص 23" پر رقمطراز ہے :

"نمازِ صورت کا تعلق زبان سے ہے، 72 فرقے والے یہی نماز پڑھتے ہیں، خوارج بھی، منافق بھی اور جن پر علمائے اسلام نے کفر کا فتویٰ دیا، وہ قادیانی بھی یہی نماز پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ کافر جاسوس بھی ایسی نماز پڑھ پڑھا کر چلے گئے۔ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں ایک پری نے شیطان کو بھی نماز پڑھتے دیکھا اگر ایسی نماز جنت کی کنجی ہے تو (پھر) سارے ہی جنتی ہوئے۔"

میری نماز بندے کو عرشِ معلیٰ تک پہنچا دیتی ہے :

اس کے بعد صفحہ ۲۴ پر (فرقہ گوہریہ کی مخصوص نماز) نمازِ حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"قلب اس نماز کو عرش تک پہنچانے کا ذریعہ ہے اور وہی نماز پھر مؤمن کی معراج ہے۔ ایسی نماز اگر پورے دن میں دو رکعت بھی میسر آجائے تو پھر بھی بخشش کی اُمید ہے۔ نمازِ صورت (جو پانچ نمازیں عام مسلمان پڑھتے ہیں انسان اگر) دن رات پڑھتا رہے تب بھی رَبّ سے دُور ہی ہے۔"

مذکورہ اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز کا مسئلہ طریقہ اور نصاب گوہر شاہی کے نزدیک قابلِ لحاظ نہیں بلکہ ان کا ایک اپنا طریقہ ہے جس کے مطابق دن بھر میں صرف دو رکعت نماز بھی کافی ہے، پوری اسلامی تاریخ میں کسی نے بھی براہِ راست "نماز" ایسے رُکن پر حملہ نہیں کیا۔ گوہر شاہی نے قرآن و حدیث، جمہور علماء و ائمہ کرام اور سلف و صالحین رحمۃ اللہ علیہم کی ۱۴ سو سالہ روش سے ہٹ کر پورے اسلام کو ایک نئے اسلوب میں ڈھالنے کی کوشش کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبلہ سرکار سید ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کی مخصوص دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی کُلِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ○ بِرَحْمَتِکَ وَبِفَضْلِکَ وَبِکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ یَا دَآئِمُ یَا قَدِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

یا الٰہی اس کلام پاک دا ثواب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم دے طفیل ایک لکھ چوی ہزار پیغمبراں دی روحاں نوں بخشیا حضرت آدم حضرت حوا دی روح نوں بخشیا مائی ہاجرہ مائی سارہ دی روح نوں بخشیا حضور دے چار یاراں دی روح نوں بخشیا پنجتن پاک دی روح نوں بخشیا پیران پیر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ دی روح نوں بخشیا، اصحاب کہف دی روح نوں بخشیا حضرت غازی عباس رضی اللہ عنہ دی روح نوں بخشیا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دی روح نوں بخشیا. کل انبیاء، اولیاء، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اخیار، نجباء، نقباء، درویش، سالک فقراء دی روح نوں بخشیا ہر اس محفل وچہ بیٹھے نے اونہاں دے ماں باپ دی روح نوں بخشیا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	نُوْحٌ نَّجِیُّ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اِسْمٰعِیْلُ ذَبِیْحُ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	دَاوٗدُ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ اَفْضَلِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبِنَا وَسَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا وَشَفِیْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نئے مہدی کی ایک نئی عجیب و غریب خود ساختہ "الہامی دعا" کا عکس جس میں عربی کے ساتھ ساتھ پنجابی بھی مکس نظر آ رہی ہے۔

ہے- یہاں تک کہ اپنی کتاب "مینارہ نور" میں جگہ جگہ "ذکر" کا عجیب و غریب تصور پیش کر کے اسے "نماز" پر مقدم قرار دیا ہے اور نماز کو "ذکر" سے خارج کر دیا ہے- "تحفتہ المجالس" نامی ایک کتاب میں گوہر شاہی کہتا ہے کہ :

"پچیس، تیس سال نمازیں پڑھتے رہنے کے باوجود انسان گمراہ کن فرقوں دیوبند یا مرزائیوں میں شامل ہو جائے تو ایسی عبادت کا فائدہ! لیکن یقین کریں دین اسلام گارنٹی ہی گارنٹی ہے- دن رات میں پتہ لگ جاتا ہے کہ انسان کیا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے- یہ گارنٹی "ذکر قلب" (یعنی اللہ ھُو" کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے-"

بیت المعمور تک پہنچنے کا طریقہ :

ظاہری پانچ نمازوں پر اپنے فرقہ کی مخصوص نماز کو فوقیت دیتے ہوئے اور اس کی برکتیں بتاتے ہوئے بلھے شاہ کے حوالے سے گوہر شاہی لکھتا ہے :

لوکی پنج ویلے- عاشق ہر ویلے
لوکی مسیتی- عاشق قدماں

یعنی یہ لوگ جو پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں' ان کی انتہا مسجد ہی ہے- وہ زیادہ سے زیادہ یہ کریں گے کہ باجماعت ہو جائیں گے- لیکن وہ جو ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں' ان کی انتہا حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے اور وہ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تک پہنچ گئے- اب سالک ("اللہ ھُو" کرنے والے اور گوہر شاہی کے مُرید) نے سوچا کہ چلیں دیکھیں کہ اُوپر (آسمان پر) کیا ہو رہا ہے؟ اس نے سوچا اور یہ چیز اُوپر پرواز کر گئی- فرشتوں نے سوچا کہ شاید کوئی جِنّ یا شیطان آ رہا ہے- انہوں نے منتر پڑھا' گرز مارے' کوئی اثر نہ ہوا- انہوں نے سوچا کہ جو چیز بھی ہے' وہ بیت المعمور میں (پہنچ کر) جل جائے گی- وہاں سے آگے تو فرشتے بھی نہیں جا سکتے- یہ بیت المعمور سے بھی آگے نکل گئی اور وہاں پہنچ گئی جہاں رَبّ کی ذات ہے- اس وقت فرشتوں نے کہا : "واقعی انسان

اشرف المخلوقات ہے۔"

(روزنامہ انقلاب کراچی 17 اکتوبر 1996ء)

نمازِ حقیقت :

فرقہ گوہریہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ "نمازِ حقیقت" پورے دن میں دو رکعت بھی میسر آجائے تو پھر بھی بخشش کی اُمید ہے۔ نمازِ صورت دن رات پڑھتا رہے تب بھی رَب سے دُور ہی ہے۔ اس کے مطابق پیر گوہر کے مُرید پیر کی خود ساختہ شریعت پر عمل کرتے ہوئے اگر دل چاہے تو پورے دن میں (اس کی مخصوص نماز جس کو وہ نماز حقیقت کہتا ہے اور جس کا ذکر چل رہا ہے) صرف دو رکعت بھی پڑھ لیں تو کافی ہے جبکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں جیسا کہ حدیث میں ایک واقعہ آتا ہے کہ : سیّدنا اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دریافت فرمایا : "اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسی باتیں بتائیں جو ہماری نجات کے لئے کافی ہوں۔" آپ ﷺ نے ان باتوں میں ایک یہ بتائی : "اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں دن اور رات میں فرض کی ہیں۔"

ایسے ہی جب رسول اللہ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا تو انہیں بھی یہ فرمایا : "جب وہ لوگ شہادتین کا اقرار کرلیں تو پھر انہیں یہ بھی حکم کرنا کہ ان کے رَبّ نے ان پر دن رات مین پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔" اور اگر کوئی ان میں سے ایک نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو کافر ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حدیث ہے ((مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ)) جس نے عمداً ایک نماز بھی چھوڑی اس نے کفر کیا۔

ایک لاکھ نماز کا ثواب :

گوہر شاہی کا دعویٰ ہے کہ جو "اللہ ھُو" کا ذکر کرے گا' خانہ کعبہ اور مسجدِ نبوی اس کے دل میں ہی بس جائیں گے۔ اب اس کا یہ مُرید جہاں بھی ہوگا' دُنیا کے کسی کونے میں بھی جب یہ "اللہ ھُو" کرنے والا مُرید نماز پڑھے گا تو اس کو ایک لاکھ اور پچاس ہزار نماز کا ثواب ملے گا اور گوہر شاہی کا عقیدہ ہے جو عام مسلمان بیت اللہ میں نماز پڑھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ ان

کو وہاں ایک نماز کے بدلے میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے تو وہ غلطی پر ہیں کیونکہ یہ ثواب عام لوگوں اور حاجیوں کے لیے نہیں بلکہ یہ "اللہ ھُو" کرنے والوں کے لیے ہے کیونکہ یہ ذکر کرتے رہنے کی بناء پر خانہ کعبہ اور مسجدِ نبوی ان کے دل میں بس گئے ہیں' جو اس ثواب کی بقول اس کے شرط ہے۔ گوہر شاہی فلسفہ ملاحظہ فرمائیں' ارشاد کرتے ہیں :

"عموماً یہ بات عام ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھو تو ایک لاکھ گنا ثواب اور مسجدِ نبوی میں نماز ادا کرو تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن عموماً دیکھا (یہ) جاتا ہے کہ ہر سال لاکھوں لوگ حج کے دوران بے تحاشا نمازیں مکہ شریف اور مدینہ شریف میں ادا کرتے ہیں' اس طرح وہ کروڑوں نمازوں کے ثواب کے حقدار ہو جاتے ہیں لیکن جب یہ حاجی واپس آتے ہیں تو اکثریت غفلت اور دُنیاداری کا شکار ہوتے ہیں۔ جبکہ قرآنِ پاک کے بقول نماز تو برائیوں اور خواہشات سے نجات دلاتی ہے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ اس بابت حقیقت کچھ اور ہے۔ ایک لاکھ پچاس ہزار گنا ثواب اصل میں ان نمازیوں کو حاصل ہے' جن کے دل پر خانہ کعبہ اور روضہء رسول ﷺ نقش ہو جاتا ہے۔ جس طرح جس کے دل پر روضہء رسول ﷺ نقش ہے' وہ جہاں بھی نماز ادا کریں پچاس ہزار گنا ثواب کے حقدار ہوں گے۔ یہ ثواب مؤمنین کے لیے ہے نہ کہ عام حاجی کے لیے' اس غلط فہمی کی بناء پر تمام حاجی اپنے آپ کو کروڑوں کے ثواب کا حقدار جانتے ہیں' اگر حقیقت میں انہیں کروڑوں نمازوں کی حقیقت حاصل ہو جائے تو وہ غفلت' گمراہی اور بدعقیدگی میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔"

(تحفۃ المجالس' حصہ چہارم : 72' 73)

ایک دوسرے مقام پر اپنے خود ساختہ ذکر "اللہ ھُو" کی فضیلتیں گنواتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ "ذکر" نماز پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ نماز ہر وقت' ہر مقام پر نہیں پڑھی جا سکتی جبکہ ذکر ہر وقت ہو سکتا ہے' لہٰذا کہتا ہے :

"نوافل کا مطلب یہ ہے کہ جو اضافی نمازیں ہیں' وہ اضافی چیز جیسے نفلی روزہ' جو روزے رمضان کے علاوہ رکھیں گے' وہ نفلی کہلائیں گے' اسی طرح آپ کی جو

عبادت ہے' وہ پانچ ہزار کا ذکر ہے' اس سے جو زیادہ کریں گے' وہ نفل کہلائیں گے' لیکن نماز تو ہر وقت نہیں پڑھ سکتے نا! سوتے میں نہیں پڑھ سکتے' لیکن یہ جو ذکر (اللہ ھُو" ہے یہ سوتے میں بھی کر سکتے ہیں' ہر وقت کر سکتے ہیں' عبادت تو وہ ہے جو ہر وقت ہو' یہ پانچ ہزار کے علاوہ ہے' وہ تمہارے لیے اضافی ہے' پانچ ہزار تم پر فرض ہے' اس کے بعد نوافل ہیں۔" (تحفۃ المجالس' حصہ دوئم : ص 25)

ایک اور جگہ نماز کی اہمیت گھٹاتے ہوئے ثابت کرتا ہے کہ جو لوگ یعنی میرے مریدین نماز نہیں پڑھتے' ان کی اس نماز نہ پڑھنے کے جرم میں تلافی بھی یہ ذکر کر دیتا ہے۔ گوہر شاہی سرکار ارشاد کرتی ہے :

"نماز نہ پڑھنے والوں کی تلافی یہ "ذکر" کر دیتا ہے لیکن اگر سارا ذکر تلافی میں گزر گیا تو تمہارے لیے کیا بچا۔" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 4)

یوں یہ پیر یہ تبلیغ کر رہا ہے کہ اے میرے مریدو! تمہیں نماز پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں' صرف میرا بتایا ہوا بدعی ذکر "اللہ ھُو" ہی کرتے جائیں' یہی نجات کے لیے کافی ہوگا۔ استغفر اللہ! حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی صرف ایک نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی۔ اس کی زندگی بھر کی نیکیاں' اللہ تعالیٰ ضائع کر دیتے ہیں۔ اتنی سخت وعید ہے نماز نہ پڑھنے کی لیکن گوہر شاہی شریعت کس طرح اسلام کے بنیادی ارکان کو ختم کرنے پر کمربستہ ہے۔

ایک طرف اسلام ہے جہاں ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کر کے حصولِ جنت کے حقدار ٹھہرتے ہیں' دوسری طرف رُوحانیت کی آڑ میں پلنے والا "دینِ گوہر شاہی" ہے کہ جس میں صرف عشق و محبّت' غیر محرم عورتوں سے ملاقاتیں اور ان کے ساتھ جنگل میں راتیں گزارنا اور "اللہ ھُو" کی ضربیں لگانا شامل ہیں۔ دینِ اسلام میں اللہ کی محبت کے حقدار وہ لوگ ہیں جو خاتم الانبیاء ﷺ کے صحیح متبع ہیں تو دوسری طرف یہ مزعومہ روحانی دین کہ جس میں ہندو' سکھ' عیسائی اور یہودی صرف "اللہ ھُو" کا وِرد کرنے کے بعد دین کے ٹھیکیدار بن جاتے ہیں۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے مزید حوصلہ مندی سے کام لیتے ہوئے یہ ہرزہ سرائی بھی

کر ڈالی :

"اسے روزِ محشر کا نقشہ دکھایا گیا ہے' فرشتوں نے نمازوں میں جنت طلب کرنے والوں' اللہ سے محبت کرنے والوں اور اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے والے گروہوں کو پیش کیا لیکن اللہ نے صرف اس گروہ کی طرف غور سے دیکھا جن کے بارے میں فرشتوں نے بتایا کہ ان کے دل ہر وقت تیری اور تیرے حبیب کی محبت اور ذکر (اللہ ھُو) سے لبریز رہتے تھے اور یہ نمازوں میں سُستی کر جاتے تھے۔" (سالنامہ گوہر شاہی : ص 9)

گوہر شاہی کا یہ کہنا کہ اللہ نے ان لوگوں کی طرف غور سے دیکھا جو باقاعدگی سے ذکر کرتے تھے لیکن نماز میں سُستی کر جاتے تھے صریحاً باطل اور قرآن کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

﴿ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴾

"ان نمازیوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے جو اپنی نمازوں میں سُستی کرتے ہیں۔"

یہ نماز ہی ہے کہ جس کے متعلق سرورِ کائنات نے فرمایا ہے :

"نماز دینِ اسلام کا ستون ہے۔"

مگر گوہر شاہی کے نزدیک اقامت صلوٰۃ بے فائدہ ہے۔

دو رکعت میں پورا قرآن :

نبی مکرم ﷺ فداہ اَبِی واُمّی کا فرمان ہے کہ کوئی تین دن سے پہلے قرآن ختم نہ کرے۔ یعنی اگر کوئی زیادہ جلدی قرآن پڑھنا چاہتا ہے تو زیادہ سے زیادہ تین دن لگائے۔ لیکن گوہر شاہی شریعت ملاحظہ فرمائیں :

"عمل تکسیر کا عامل بننے کے لئے پہلے اس کی زکوۃ ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ پورا قرآن مجید کسی جنگل میں' یا غوث وقطب کے دربار پر دو رکعت میں بوقت رات ختم کرے۔ تین دن متواتر ایسا کرتا رہے۔" (مینارہ نور : ص 35)

گوہر شاہی تصورِ زکوٰۃ :

گوہر شاہی شریعت میں زکوٰۃ کا کہیں تصور نہیں ملتا لیکن وہ عام مسلمانوں سے ہٹ کر ایک ایسی زکوٰۃ ضرور ادا کرتے ہیں کہ ان کے بقول جس کے ادا کرنے سے آدمی غوث وقطب تک بلکہ اس سے بھی بلند و بالا مراتب اور درجات کو حاصل کرتا ہے۔ وہ زکوٰۃ کیا ہے؟ آپ بھی اس پیر کی زبانی سنئے! کہتا ہے :

"ایک عام مسلمان (پیر کے مُرید کے لئے) پانچ ہزار روزانہ جبکہ امام مسجد کی زکوٰۃ پچیس (25) ہزار (اللہ ھو" کہنا ہے۔) تب اس کو مقتدیوں پر فضیلت حاصل ہے۔ غوث وقطب کا درجہ حاصل کرنے کے لئے بہتر(۷۲) ہزار کی زکوٰۃ ہے۔ تب اس کو اماموں پر فضیلت ہوگی۔ فقیر کی زکوٰۃ سوا لاکھ روزانہ ہے' تب اسے غوث و قطب پر فضیلت ہے۔ (روشناس : ص 4)

مسجدوں سے نفرت :

گوہر شاہی مسجدوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ضروری نہیں مسجد بنوانے والے کو مسجد بنانے کا ثواب ملے' کہتے ہیں :

" میر علی نے پوچھا : "سرکار جو لوگ مسجدیں بناتے ہیں' اس کا ثواب انہیں ملتا ہے؟" سرکار نے جواب دیتے ہوئے فرمایا : "اگر اس میں کی جانے والی عبادت قبول ہو تو ثواب ملتا ہے' ورنہ مسجد ہو یا گھر ہو یا میدان سب برابر ہیں۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 30)

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

"جس نے اللہ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کی' اللہ تعالیٰ اُس شخص کے لیے اس کے بدلے میں جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔"

گوہر شاہی کو تو یہ بھی شک ہے کہ مسجد میں کی جانے والی عبادات بھی قبول ہوتی ہیں کہ نہیں۔

علمِ حدیث مقامِ شر ہے :

ایک جگہ اپنے نئے گمراہ کن اور شیطانی مذہب کے تصور زکوٰۃ کی وضاحت کرتے ہوئے' پہلے گوہر شاہی مسلمانوں کو ملائکہ' حور اور جنت وغیرہ کا طعنہ دیتا ہے گویا کہ ان کی خواہش کرنا بہت بڑی حرکت ہو یا کوئی سنگین جرم اور پھر شریعت (قرآن و حدیث) کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہتا ہے :

"آج کل اکثر "علماء بے سلاسل و مرشدان لاحاصل" طریقت' حقیقت اور معرفت کو مقام شریعت میں ہی سمجھتے ہیں' (یعنی شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اور عمل کرتے ہوئے ہی اس کو تلاش کرتے ہیں جو ناممکن ہے) لیکن شریعت تو سننا' سنانا' بابت' عالمِ غیب' حوریں' ملائکہ و بہشت و نار ہے' ان کے اُوپر زکوٰۃ اڑھائی فیصد ہے' یہ دُنیا دار نفسانی ہیں جو نفس کو سدھارنے کے لئے سال میں ایک ماہ روزے رکھتے ہیں' ان کا علمِ حدیث' فقہ' منطق' فلسفہ ہے' جس میں اپنی عقل کو اختیار ہے' اس کی انتہا بحث مباحثہ و مناظرہ ہے' جو مقامِ شر بھی ہو سکتا ہے لیکن طریقت والوں کا مقام "دید" ہے' یہ ان غیبی چیزوں کو دیکھتے ہیں- اپنے نفس کو مارنے کے لئے ریاضت' بھوک و پیاس کی تکالیف اکثر اُٹھاتے رہتے ہیں' یہ تارک الدنیا کہلاتے ہیں- دُنیا میں رہ کر بھی ہر نفسانی چیز سے تارک ہوتے ہیں' ان کی زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے اور ان کا عِلم صرف عشق حقیقی ہے-"

سو فیصد زکوٰۃ کا نصاب

جو بحث و مناظرہ و فرقہ بندی سے دُور ہے' ان کی انتہا مجلس محمدی ﷺ ہے' ان ہی کے لئے حدیث میں ہے :

((رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ.))

"ہم نے جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف رجوع کیا-"

کیونکہ نفسوں سے جہاد کرنا' جہادِ اکبر ہے- جب کوئی بارہ سال نفس سے جہاد کرکے

حقیقت کو پہچانتا ہے تو وہ "فارغِ دنیا" کہلاتے ہیں یعنی دنیا کے ہر جائز و ناجائز کام سے منہ موڑ لیتے ہیں- ان کی زکوٰۃ سو فیصد ہے- ان کا دُنیا والوں سے میل جول بحکم خُدا اور رسول ﷺ صرف دین کے لئے ہوتا ہے-" (مینارۂ نور : ص 28)

"مُردوں" سے مدد لینے کا گوہر شاہی طریقہ :

"اب اہل قبور' اولیاء اللہ سے رابطہ یا امداد کے لئے طریقہ یہ ہے کہ نصف شب کے بعد رُوحانی (یعنی کسی بڑے پیر) کی قبر پر جائے- پہلے درود شریف' الحمد شریف پھر درود شریف پھر سورہ اخلاص پڑھ کر روحانی کو بخشے- پھر چاروں کونوں پر باری باری اذان دے- پھر (صاحب) قبر سے مخاطب ہو کر یہ کہے : "یَا عَبْدَاللّٰہِ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اَمْدَادْ کُنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" اس کے بعد سرہانے کی طرف بیٹھ کر گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے-

اسی طرح عمل تکسیر سے روحانیوں (مُردوں و ملائکہ) سے رشتہ جڑ جاتا ہے اور وہ اس کے ہر کام میں مدد کرتے ہیں- یہ عمل آسان قسم کا ہے- اس کے بعد عمل تکسیر حضوری ہے جو کہ حضور پاک ﷺ سے رابطہ کے لئے ہے-" (یعنی جس عمل کے ذریعہ حضور ﷺ کو حاضر کیا جاتا ہے) (مینارۂ نور : ص 53)

واہ سبحان اللہ! کیا کہنے اس گوہر شاہی شریعت کے- اہل قبور سے رابطہ کی آخری کڑی کیا خوب بیان کی- کہا : "یَا عَبْدَاللّٰہِ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اَمْدَادْ کُنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" کہا جائے' جہالت کی انتہاء ہے کہ من گھڑت عربی عبارت بناتے ہوئے اتنا بھی خیال نہ آیا کہ ہم درمیان میں فارسی کا پیوند بھی لگا رہے ہیں- "اَمْدَادْ کُنْ" فارسی عبارت ہے جبکہ بقیہ عبارت عربی ہے- یہ ہے خانہ ساز جعلی شریعت کی خاصیت- کہیں نہ کہیں سے چوری ضرور پکڑی جاتی ہے- یہ پورا طریقہ ویسے ہی واہیات میں سے ایک ہے-

گوہر شاہی معیارِ ولایت

گوہر شاہی اور اس کے مُرید یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ "پیر" سب کچھ کرسکتے ہیں- گوہر شاہی لکھتا ہے :

"پیرانِ پیر دستگیر کا بارہ سال کی ڈوبتی کشتی کا قِصّہ ہے' شاہ شمس سبزواری کا ہندو

راجہ کے بچّے کو "قم باذنی" سے زندہ کرنا اور بعد میں فتویٰ لگنا' حضرت ادھم کا بادشاہ کی لڑکی کو قبر سے نکال لانا' زندہ ہونا' پھر اس سے شادی کرنا جس سے ابراہیم بن ادھم پیدا ہوئے۔ حضرت مخدوم جہانیاں کا روزہ اقدس میں ہجوم سے اُڑ جانا۔ حضرت لعل شہباز کا قلعہ کو پلٹ دینا۔ حضرت بری امام کا مردہ بھینسوں کو تالاب سے دوڑانا اور بچھڑے کا پتھر ہو جانا۔ سخی سلطان باہو کا ایک نظر سے مٹی کے ڈھیلوں کو سونا بنا کر یہ شعر پڑھنا ؎

نظر جنہاں دی کیمیا ہووے سونا کر دے وٹ

اللہ ذات کریندائی کیا سیّد تے کیا جٹ

علمِ لدنی کے ذریعہ حالات بتانا جسے خضر وقت کہا جاتا ہے' نظروں سے فوراً غائب ہو جانا۔ اس قسم کی ہزاروں کرامتیں کسی نہ کسی بندہ خدا سے منسلک ہیں۔ لیکن اکثر مسلمان ان پر شبہ کرتے ہیں اور ایسی باتیں شرک سمجھتے ہیں۔"

(مینارہ نور : ص 39'40)

بدعتی بھی ولی ہو سکتا ہے :

گوہر شاہی کا عقیدہ ہے کہ کسی کے ولی بننے میں اس کا بدعات کو اختیار کرنا اور نماز نہ پڑھنا' شریعت پر عمل نہ کرنا' رکاوٹ نہیں بنتا بلکہ ان چیزوں کے ہوتے ہوئے بھی' ان کو ولائت کے درجات عطا ہوتے جاتے ہیں۔ اسی لئے روحانی سفر میں گوہر شاہی نے لکھا ہے کہ :

"کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے' جیسا سمن سرکار کا بھنگ پینا' لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا' سدا سہاگن کا عورتوں جیسا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا' امیر کمال کا کبڈی کھیلنا' سعید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا' خضر علیہ السلام کا بچّے کو قتل کرنا' قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا' داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا' حتیٰ کہ رُقص کرنا' رابعہ بصری کا طوائفہ بن کر بیٹھ جانا' شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا۔" (روحانی سفر : ص 34)

(یاد رہے کہ رُوحانی سفر کے جدید ایڈیشن میں جہاں اور بہت سی عبارتوں کو بدل دیا گیا ہے وہاں مندرجہ بالا عبارت کو بھی صفحہ 47 پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔)

گوہر شاہی کے ولیوں میں ایسے ولی بھی ہیں کہ ان پر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ جب طریقت کی تعلیم میں ڈوب جاتے ہیں اور شریعت کی انہیں پرواہ نہیں رہتی۔ اسی طرح بعض اطاعت الٰہی کے دعوے میں اطاعت رسول کی نفی کرتے نظر آتے ہیں۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے گوہر شاہی کہتا ہے :

"آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض ولیوں کا شریعت پر بڑا زور ہوتا ہے جبکہ بعض اتنا زور نہیں دیتے، مگر ان کی کرامت اور فیض ان سے زیادہ ہوتا ہے۔ امام بری سرکار پہلے شریعت کے پابند تھے بہت وِرد، وظائف میں رہتے تھے۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ وہ پہلے جیسی بات نہیں رہی۔ ایک بار شاہ جہاں بادشاہ نے آپ کو بلوایا، آپ نہیں گئے۔ اس نے آیت لکھ کر بھیجی کہ "اللہ کی اطاعت، شیخ کی اطاعت، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت" آپ نے جواب میں لکھا کہ "میں اس وقت ﴿ اطیعوا اللہ ﴾ میں اتنا مصروف ہوں کہ ﴿ اطیعوا الرسول ﴾ سے بھی شرمندہ ہوں، باقی عملوں کی بعد کی بات ہے۔ ان کے درجے ہوتے ہیں، کوئی شریعت میں، کوئی طریقت میں، کوئی حقیقت میں، کوئی معرفت میں، کوئی فنا فی اللہ میں لیکن اس کو وہی سمجھ سکتا ہے، جس کو یہ درجہ مل جائے۔

(تحفۃ المجالس، حصہ چہارم : ص 77)

گالیاں دینے والے ولی :

گوہر شاہی کے نزدیک گالیاں دینے والے، لوگوں کو پتھر مارنے والے، ڈنڈے لے کر لوگوں کے پیچھے ان کو مارنے کے لیے بھاگنے والے اور ننگے وغیرہ بھی "ولی" ہی ہیں بلکہ وہ تو پہنچے ہوئے ہیں، اِن پاگلوں کو ولی قرار دیتے ہوئے پیر گوہر لکھتا ہے :

"جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا ولی چن لیتا ہے تو اس کے اُوپر وہ ایک دفعہ تجلی ضرور ڈالتا ہے اور اسے پیار سے دیکھتا ہے۔ اسی میں یا تو اس پر اللہ کے ولی کا شیشہ

عقل ٹوٹ جاتا ہے اگر شیشہ عقل ٹوٹ گیا تو وہ مجذوب ہو گیا اور یہ تجلی برداشت نہیں کر سکا تو ہلاک ہو گیا۔ اگر اس نے اس تجلی کو برداشت کر لیا تو "محبوب" ہو گیا' اب روزانہ اس کے اوپر تین سو ساٹھ (360) مرتبہ نظر رحمت پڑنا شروع ہو گئی۔ اگر وہ "مجذوب" ہو گیا ہے تو لوگوں کو پتھر مارے گا' ڈنڈے مارے گا' گالیاں دے گا وغیرہ وغیرہ اور اس کی مار اور گالیوں سے (بھی) فیض شروع ہو جاتا ہے۔ ایسی تجلی برداشت کر کے اگر کوئی ولی "محبوب" ہو گیا تو اللہ کی نظر رحمت اس کے جسم پر پڑتی رہتی' ایک نظر رحمت انسان کے سات گناہِ کبیرہ کو جلاتی ہے۔ گویا ایک دن میں اس محبوب ولی اللہ کے دو ہزار پانچ سو بیس (2,520) گناہِ کبیرہ جل کر خاک ہو گئے۔ ایک وقت آتا ہے کہ اس کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ اپنی نظر رحمت کے ذریعے جلا کا خاک کر دیتا ہے۔ اب اس کے نامۂ اعمال میں گناہ نہیں اور وہ گناہوں سے محفوظ ہو گیا۔ نظر رحمت اس پر مسلسل پڑتی رہتی ہے' اس کے بعد یہ نظر رحمت اللہ کے فضل سے اس ولی کے پاس بیٹھنے والے طالبین' مریدین' معتقدین کے گناہ جلانے شروع کر دیتی ہے۔ اس طرح ایک دن اس ولی کی نسبت سے اس کے ساتھ بیٹھنے والوں کے گناہ بھی جل کر خاک ہو جاتے ہیں۔ (تحفۃ المجالس' حصہ سوئم : ص 45' 46)

کمال کر دیا؟! گوہر شاہی نے ثابت کر دیا کہ گالیاں دینے والے "ولیوں" کی گالیوں سے بھی فیض ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بیٹھنے والے لوگوں کے گناہ بھی جل کر خاک ہو جاتے ہیں یعنی ختم ہو جاتے ہیں۔

ع جو چاہے سو آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے!

شریعت پر عامل مسلمان جنّت میں غلام بن کر رہیں گے :

یہ پیر اپنی تقریروں میں مریدوں کو ایسی باتیں سنا سنا کر خوش کرتا ہے کہ صرف قرآن و سنّت پر عمل کرنے والے مسلمان (یعنی اس کا بتایا ہوا ذکر "اللہ ھُو" نہ کرنے والے) جنّت میں چلے تو جائیں گے' لیکن ان کو وہاں پیر کے مریدین اور ذاکرین کا غلام بن کر رہنا پڑے گا'

چنانچہ "مکین گنبد خضراء کانفرنس" میں کہتا ہے :

"(ایک مسلمان) نماز' روزہ وغیرہ ظاہری شریعت پر عمل کر کے جنت میں چلا گیا' وہ جنت میں (تو) ضرور چلا جائے گا لیکن اس کو وہاں جنتیوں کا غلام بن کر رہنا پڑے گا۔"

اسی بات کو ایک دوسری جگہ گوہر شاہی وضاحت کے ساتھ یوں بیان کرتا ہے :

"آج کی نشست میں ایک شخص نے سوال کیا کہ : "ذکر قلب کرنے والوں کے علاوہ باقی لوگوں پر خدا مہربان نہیں' کیا ان کی بخشش نہیں ہوگی؟" سرکار نے جواب دیتے ہوئے فرمایا : "جس طرح وہ لوگ جنہوں نے کالج یونیورسٹیوں سے تعلیم حاصل کی ہے' وہ اس دُنیا میں آفیسر ہیں' جن لوگوں نے انہیں پڑھا گو وہ لوگ بھی اس دنیا میں رہ رہے ہیں۔ لیکن ان آفیسروں کے نوکر بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے اندر کی تعلیم حاصل کی ہے اور روحانی کورس کیے ہیں' ان کا مرتبہ اس دنیا میں زیادہ ہوگا۔ اس تعلیم کے علاوہ اگر کوئی بخشا بھی گیا تو جہنم سے تو اُسے نجات مل جائے گی۔ لیکن وہ جنتیوں کا غلام بن کر زندگی گزارے گا۔" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 36' 37)

یہ بات پیر کی گمراہ کن کتب میں بھی ملتی ہے۔ یعنی نماز' روزہ کی پابندی والا جنت میں جا کر بھی جنتی نہ کہلا سکے گا بلکہ وہ غلام ہوگا اور وہ مخصوص جنتی کون ہوں گے جن کا اس مسلمان کو غلام بننا پڑے گا؟ وہ' وُہ افراد اور مُرید ہوں گے کہ جن کا دُنیا میں قلب جاری ہو چکا ہوگا اور اپنے قلب کے جاری ہونے کا دعویٰ پیر گوہر کے مریدین ہی کر رہے ہیں۔ پیر گوہر کے علاوہ بھی جو پیر قلب جاری کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں گوہر شاہی ان کو طرح طرح کے توہین اور تحقیر آمیز القابات دے کر جھٹلاتا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں سراسر جھوٹے ہیں اور اس وقت قلب جاری کرنے کے اختیارات صرف میرے پاس ہیں۔ جنت کے صحیح حقدر اسم ذات "اللہ ھُو" کا ذکر کرنے والے ہیں۔ کیا پاکستان کے قرآن و سُنّت پر عمل کرنے والے مسلمان جنّت میں پیر گوہر کے مریدوں کے غلام بن کر رہنا پسند کریں گے؟ اچھی طرح سوچ لیں

گوہر شاہی مذہب کی معراج - دھمال اور بھنگڑا

قارئین! یاد رہے کہ فرقہ گوہریہ کے مذہب کے ارکان میں سے ایک بنیادی رکن رقص کرنا، بھنگڑا اور دھمال ڈالنا بھی ہے- ایک واقعہ بھی سن لیں جو جاہل مریدوں کے پیر گوہر کے متعلق قائم ہو جانے والے عقائد کی نشاندہی کرتا ہے- اس واقعہ میں پیر گوہر اپنے ایک مصیبت زدہ مُرید ''مقیم اختر'' کی کہ جو ایک مزار پر جا کر دھمال ڈالنے کے لئے بے قرار اور مضطرب ہے- (یاد رہے یہ لوگ ناچنے رقص کرنے دھمال ڈالنے کو کار ثواب سمجھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ قلندر بھی ان کے ساتھ آکر دھمال ڈالتے، ناچتے اور رقص کرتے ہیں) لیکن مقیم اختر کا باپ اپنے بیٹے کو (مزار پر جا کر دھمال ڈالنے سے) روک رہا ہے، پیر گوہر اپنے مُرید کی دھمال میں شریک نہ ہو سکنے کی مشکل کو دور کرنے کے لئے اپنے ظاہری گوشت پوست والے جسم کے ساتھ اس کمرے میں جا پہنچتا ہے جہاں مقیم کو بند کرکے اس کے والد نے باہر سے تالا لگا دیا ہے، اس کے بعد ان کی زبانی سنیں، کہتے ہیں :

ملنگوں کی دیوانہ وار دھمال :

''بہر حال ''نوچندی'' جمعرات بھی آگئی اور ''سبحانیہ مسجد قلندری کراٹے سینٹر'' کے ذاکرین پر مشتمل ایک ''قلندری لشکر'' سیہوّن شریف جانے کے لئے تیار ہوا اور ''دَما دَم مست قلندر''، ''علی علی''، ''نعرہ حیدری یا علی''، ''جھولے لعل مست قلندر'' جیسے فلک شگاف نعرے لگاتا ہوا بذریعہ بس عصر کے وقت سیہوّن شریف پہنچ گیا، ''بڑی دھمال'' کی تیاری جاری تھی، ''بڑی دھمال'' ہر ''نوچندی'' جمعرات کو قلندر پاک کے دربار پر (بڑے اہتمام کے ساتھ) ڈالی جاتی ہے-

قلندری طبیعت رکھنے والوں کے لئے اس دن کیف و مستی کا ''رُوح پرور'' منظر ہوتا ہے، ''بڑی دھمال'' میں ملنگوں کا ایک اژدھام ہوتا ہے، جو دُور دراز سے آکر اس میں شامل ہوتے ہیں اور دیوانہ وار رقص کرتے ہیں-

الف لیلیٰ کا منظر اور "اللہ ھُو" کی ضرب کی طاقت :

آج ایک خاص بات یہ تھی کہ اس "قلندری لشکر" میں مقیم اختر شامل نہ تھا' (حالانکہ قلندر پاک کے دربار پر جانے کے لئے ذاکرین کو "دعوت" اسی کے ذریعے ملتی تھی) بہرحال مقیم کی سیہوّن شریف نہ جانے کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے والد صاحب سے سیہوّن شریف جانے کا کرایہ مانگا تھا جس پر اس کے والد صاحب کو غصہ آگیا اور (اس نے) صاف انکار کر دیا' جب مقیم نے ضد کی تو اس کے والد صاحب نے اسے خوب مارا اور ایک کمرے میں بند کر کے تالا لگا دیا' مقیم اس صورت حال کی وجہ سے بہت دل برداشتہ ہوا اور کمرے میں بند اپنی غربت کا ماتم کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا' مقیم کے اس طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے پر سرکار شاہ صاحب فوراً "ظاہری جسم" سے بند کمرے میں تشریف لے آئے اور مقیم کی خیریت پوچھی' شاہ صاحب نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے مقیم سے پوچھا..... "بیٹا! یہ آنسو کیسے.....؟"
مقیم نے روتے ہوئے اپنا حال سنایا :

"سرکار! میرے تمام ساتھی "قلندر پاک" کی دعوت پر "بڑی دھمال" میں شریک ہونے "سیہوّن شریف" گئے ہیں' آج "نوچندی" جمعرات ہے اور میں یہاں کمرے میں بند پڑا ہوں' (یعنی میں تو جی بھر کے دھمال ڈالنا چاہتا ہوں) شاہ صاحب نے بڑے پیار سے مقیم کی طرف دیکھا اور کہا : "بس اتنی سی بات! یہ سن کر مقیم نے للچائی ہوئی نظروں سے شاہ صاحب کی طرف دیکھا' اس پر شاہ صاحب نے مقیم کو اپنے قریب بلایا' اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھا اور با آواز بلند "اللہ ھُو" کی "ضرب" لگائی۔ ضرب لگتے ہی مقیم اپنے کمرے سے غائب ہوگیا اور قلندر پاک کے دربار پر "بڑی دھمال" میں ملنگوں کے درمیان دھڑام سے جا گرا۔ "قلندری لشکر" کے جوانوں نے مقیم کو جب اپنے درمیان دیکھا تو خوشی سے مستانہ وار دیر تک دھمال ڈالتے رہے۔"

قلندر پاک بھی دھمال ڈالنے میں شریک ہوگئے :

(لیجئے ان کے قلندر بھی ایسے ہیں جو خوب ناچتے اور رقص کرتے ہیں' اسی کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"عصر کا وقت ڈھل چکا تھا' مغرب کی اذان ہونے والی تھی' "بڑی دھمال" اپنے پورے عروج پر تھی' مقیم نے دیکھا کہ قلندر پاک بھی اس دھمال میں شریک ہیں۔ مستی الستی کی کیفیت میں وہاں موجود ملنگوں اور دیگر لوگوں پر "دم" فرما رہے ہیں' کسی کسی پر انگلی کے اشارے سے کچھ لکھ بھی رہے ہیں۔

چند لمحوں بعد مغرب کی اذان ہوئی اور دھمال ختم کرنے کا اعلان ہوا' جب دھمال ختم ہو چکی' تو قلندر پاک نے "قلندری لشکر" کے جوانوں کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور مقیم سے کہا : "اپنے تمام ساتھیوں کو ہمارا سلام دینا۔" یہ کہہ کر قلندر پاک رخصت ہو گئے۔ اس کے بعد "قلندری لشکر" دربار سے باہر آیا' باہر آتے ہی تمام ساتھیوں نے مقیم سے پوچھا : "تو اتنی جلدی سیہوّن کیسے پہنچا؟" مقیم نے ساتھیوں کو سارا واقعہ سنایا' تمام ساتھی بہت حیران ہوئے اور مقیم کی قسمت پر رشک کرنے لگے' اس کے بعد ساتھیوں نے پوچھا : "اچھّا یہ بتا کہ آج "دھمال" میں قلندر پاک موجود تھے؟ "مقیم نے بتایا : "ہاں موجود تھے اور تم سب کو سلام کہہ رہے تھے۔" یہ سن کر تمام ساتھیوں نے خوشی سے ایک نعرہ لگایا اور بھنگڑا ڈالا۔"

(بحوالہ پندرہ روزہ "سرفروش" یکم تا 15 نومبر 1996ء)

رقص و دھمال چونکہ گوہر شاہی مذہب کا لازمی حصّہ ہے' اس لیے ایک مقام پر گوہر شاہی اس کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"رقص (دھمال) دِل کی دھڑکن کو تیز اور نمایاں کرنے کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس دھڑکن کے ساتھ خدا کا ذکر کیا جا سکے' جن لوگوں نے اسے چھوڑ دیا اور صرف رقص ہی کرتے رہے' وہ کچھ بھی نہ پا سکے۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 47)

یعنی دِل کی دھڑکن تیز کرنے کے لیے ڈانس کرتے ہیں اور دھڑکن کو تیز اس لیے کرتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر (اللہ ھُو" کریں۔ واہ! کیا عجیب فلسفہ ہے' ڈانس اور رقص و ناچ کا۔

موسیقی "مزا" اور "سرور" دیتی ہے :

گوہر شاہی ایک جگہ موسیقی سے اپنی دلچسپی اور رغبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ موسیقی مزا اور سرور دیتی ہے!! انہیں کے الفاظ میں سنیں، فرماتے ہیں :

"ایک اور شخص نے پوچھا : "لوگ موسیقی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟" سرکار نے فرمایا : "جو چیز بھی خُدا کی طرف مزا دے، اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر موسیقی یا رقص سے ذکر میں سرور آتا ہے اور خدا کی محبّت بڑھتی ہے تو اس میں حرج نہیں..... اگر یہ بات نہیں تو صرف موسیقی سننا مناسب نہیں۔" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 39)

ڈانس کے ساتھ ساتھ ذکر اللہ :

گوہر شاہی جب امریکہ گیا تو وہاں ایک گمراہ فرقہ کے پاس بھی گیا اور ان کو اپنا مُرید بنانے کی کوشش کرتا رہا۔ وہاں اور کیا کرتا رہا اس کا ذکر وہ خود کچھ یوں کرتا ہے :

"اس کے بعد ذکر کی محفل شروع ہوئی۔ سرکار نے ان سے کہا پہلے آپ لوگ اپنے طریقے کا ذکر کریں جس پر انہوں نے سرکار کو مرکز میں بٹھا کر ان کے گرد دو دائروں کی شکل میں کھڑے ہو گئے، پھر گٹار اور دَف کی دُھن میں ان لوگوں نے "لا اِلٰہ" کا ذکر کیا۔ دائرے میں سب لوگوں نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے۔ تین دفعہ کہتے ہوئے وہ دائیں جانب جاتے تھے پھر تین دفعہ کہتے ہوئے بائیں جانب چار دفعہ (لا اِلٰہ) کہتے ہوئے آگے آتے تھے اور چار دفعہ کہتے ہوئے پیچھے آتے تھے۔ یہ ان کے ذکر کے ساتھ ڈانس کرنے کا طریقہ تھا۔ یاد رہے کہ امریکہ میں صوفی ڈانسنگ (Sufi Dancing) کا طریقہ یہیں سے نکلا ہے۔ جس میں لوگ موسیقی کی دُھن پر ناچتے ہوئے خدا کا ذکر کرتے ہیں۔ ذکر کے بعد دف کی دُھن پر "لا اِلٰہ" اور "اللہ ھُو" کا ذکر ہوا جسے پڑھتے ہوئے لوگ دائرے کی صورت میں دائیں جانب (Anti Colckwise) گھومتے رہے، ان

کا منہ سرکار کی طرف تھا جو کہ دائرے کے مرکز میں کرسی پر تشریف فرما ہوئے تھے۔ پھر "اللہ ھُو" پڑھتے ہوئے بائیں جانب گھومتے رہے۔ یہ مناظر واقعی دیکھنے والے تھے۔ سرکار ایک شان کے ساتھ تشریف فرما تھے اور سب لوگ سرکار کے گرد خدا کا ذکر کرتے ہوئے ناچ رہے تھے۔" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 18)

قارئین! غور کیا آپ نے یہ شخص امریکہ میں جا کر بھی اسلام کی تبلیغ کی بجائے ڈانس اور بھنگڑے اور ناچ ہی کرواتا رہا اور خوش ہوتا رہا کہ وہ بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے رہا ہے۔



منشیات کا داعی مذہب

جنگل میں پیر ریاض نے جن شخصیات کے زیر اثر چلّے کاٹے' ان میں شیطان صاحب سرفہرست ہیں' اس کے علاوہ کیسی کیسی ہستیاں اس پیر کی تربیت کرتی رہیں' کیسے کیسے "بزرگ" اس کو ایک نئی شریعت سکھلاتے رہے؟ اس کا اندازہ ابھی آپ کو ہو جائے گا۔

اسی طرح گوہر شاہی نے بھنگ' چرس اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کی تبلیغ کتنی ہی جگہ پر اپنی کتب میں کی ہے' عجیب پیر ہے کہ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ کو ظاہری عبادات کہہ کر رد کر دیتا ہے بلکہ ان کو اللہ کی محبّت اور حقیقت سے دُوری کا سبب ثابت کرتا ہے جبکہ نشہ کو اللہ کی قربت کا سبب بتاتا ہے!! اللہ اپنے بندوں کو اس کے شر سے بچائے۔ (آمین)

ایک ہی کش سے اللہ سے ملانے والے :

گوہر شاہی پیر بننے سے پہلے فقیری کی تلاش میں جن بزرگوں کے پاس گیا' ان میں سے ایسے بھی تھے جو بھنگ' چرس وغیرہ کے نشوں کے دیوانے اور مستانے تھے۔ پیر بننے سے پہلے گوہر شاہی نشہ وغیرہ سے نفرت کرتا تھا لیکن جب اس پر (باطن) طریقت کا رنگ چڑھ گیا' وہ "ولی اللہ" بن گیا تو پھر اس کی نشہ سے نفرت ختم ہوگئی..... اس کی تفصیل آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔ گوہر شاہی پیر بننے سے پہلے کا ایک واقعہ بیان کرتا ہوا خود ہی کہتا ہے :

"اب میں ہر وقت پریشان رہتا کہ کوئی ایسا رہبر مل جائے جس سے سکونِ قلب میسر ہو' میرے ایک دوست جو تصوف سے کچھ واقفیت رکھتے تھے' مجھے ایک

درویش کے پاس لے گئے- وہ درویش لمبا چوغہ پہنے ہوئے تھا- جب ہم وہاں پہنچے تو ان کے خلیفہ نے گرم گرم دودھ کے گلاس پیش کئے- کچھ اُمید قائم ہو گئی، تھوڑی دیر تک فقیری کی باتیں ہوتی رہیں- منزل سامنے نظر آنے لگی، اتنے میں ان کے خلیفہ نے حقہ آگے بڑھایا، فقیر نے لمبے لمبے کش لگائے اور چرس کی بُو سارے کمرے میں پھیل گئی- میں جلدی جلدی کمرے سے باہر نکل گیا، وہ دوست بھی پیچھے پہنچ گیا اور سمجھانے لگا: "ان فقیروں کی اپنی اپنی رمزیں ہوتی ہیں، یہ چرس ان کے لئے حلال ہے، بلکہ جس کو یہ پلا دیں اس کا بھی بیڑا پار ہے-" میں نے کہا: "نشہ حرام ہے اور مجھے اس کی بُو سے نفرت ہے، جب خُدا نمازوں، روزوں اور تسبیحوں سے نہ ملا تو چرس پینے سے کیا اُمید ہو سکتی ہے؟" اس نے ایک شعر پڑھا ؎

اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہیں ملتا
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں
بلکہ ایک ہی کش سے پہنچا دیتے ہیں

میں نے کہا: "میرا دِل گواہی نہیں دیتا کہ یہ اللہ والا ہے-" اس نے کہا: "پھر تیری قسمت ہی خراب ہے-" (بحوالہ روحانی سفر: ص 5، 6)

زبردستی بھنگ پلانے والے ولیوں کے زیر سایہ فقر کی منزلیں:

گوہر شاہی کو چلّے کے دوران بھنگ پلانے والے بزرگ ہی ملتے رہے اور وہ ان کے زیر سایہ ہی فقر کی منزلیں طے کرتا رہا- ایسے ہی ایک واقعہ کے متعلق گوہر شاہی ارشاد کرتا ہے:

"سیہون شریف سے سیدھا مستانی کی جھونپڑی میں پہنچا اور لیٹ گیا، اتنے میں مستانی با ادب کھڑی ہو گئی اور مجھے بھی کھڑے ہونے کا اشارہ کیا، میں بھی مستانی کی طرح با ادب کھڑا ہو گیا- مستانی نے کہا: "قلندر پاک اور بھٹ شاہ والے (ولی) آئے ہیں اور کہتے ہیں: "ریاض کو آج گھر کی یاد ستا رہی ہے، کافی کوشش

کرتا ہے کہ بھول جائے مگر بھول نہیں پاتا' اس کو ایک گلاس بھنگ کا پلا دو تاکہ ذہن سے سب خیال نکل جائیں۔" اس کے بعد مستانی نے جھک کر سلام کیا اور بیٹھ کر بھنگ کوٹنے (گھوٹنے) لگی' اس کا خیال تھا کہ یہ اب ضرور بھنگ پیئے گا لیکن وہ بھنگ کوٹتی رہی اور میں چِلّہ گاہ کی طرف چل دیا۔

آج چِلّہ گاہ میں جب ذکر سے فارغ ہوا تو اُونگھ آگئی' کیا دیکھتا ہوں! ایک بزرگ سفید ریش' چھوٹا قد' میرے سامنے موجود ہے اور بڑے غصے سے کہہ رہا ہے : "تو نے بھنگ کیوں نہیں پی؟" میں نے کہا : "شریعت میں حرام ہے۔" اس نے کہا : "شرع اور عشق میں فرق ہے.......... جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے........ وہ مباح بلکہ جائز ہے۔" پھر اس نے کہا : "قرآن مجید میں صرف شراب کے نشے کی ممانعت ہے' جو اس وقت عام تھی۔ بھنگ چرس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا' صرف علماء نے اس کے نشے کو حرام کہا ہے۔" اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں اور اس کو بے حد لذیذ پایا' سوچتا ہوں! بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے' خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا۔"

شراباً طہوراً کیا ہے؟

گوہر شاہی اپنی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے کہتا ہے :

"جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا' اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کی طرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور کہا : "رات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے' تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا' یہی ہے شراب طہوراً۔" مستانی نے کہا : "بھٹ شاہ والے حکم دے گئے ہیں اس (پیر گوہر) کو روزانہ ایک گلاس (بھنگ کا) الائچی ڈال کر پلایا کرو۔" میں سوچ رہا تھا' پیئوں یا نہ پیئوں کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔........ آخر یہی فیصلہ کیا' تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں' اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شراباً طہوراً ہی ہوگا۔" (روحانی سفر : ص 34)

نشئی عبادت گزار سے افضل ہے :

گوہر شاہی نشئی افراد کو عبادت گزاروں سے افضل ثابت کرنے کے لیے ایک عجیب فلسفہ اور منطق رکھتا ہے جو کہ گوہر شاہی مذہب کے علاوہ اور کہیں نہ ملے گی۔ لہٰذا اسی کی زبانی سنیں کہتا ہے :

"ایک دفعہ جئے شاہ نورانی جانے کا اتفاق ہوا' لاہوت کی پہاڑیوں میں ایک غار ہے۔ جہاں پتھر کی اُونٹنی کے نشان بنے ہوئے ہیں' اس کے اُردگرد میلوں تک کوئی آبادی نہیں ہے' بڑی بڑی خوفناک پہاڑیاں ہیں' جہاں شیر اور چیتے گھومتے دیکھے گئے' ایک جواں سال شخص غار کے پاس تنہائی میں رہتا ہے۔ اس نے غار کا راستہ دکھایا اور مغرب کا کھانا بھی کھلایا یعنی تقریباً ڈیڑھ انچ موٹی روٹی کے ٹکڑے پیش کیے۔ مغرب اور عشاء کی نماز ساتھ پڑھی' میں سوچ رہا تھا کہ یہ بھی کوئی تارک دنیا ہے۔ اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا!! اور چرس کی بُو اطراف میں پھیل گئی اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی .... رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی۔ اس الہام میں بتایا گیا : "یہ (چرس بھرے سگریٹ پینے والا) شخص ان ہزاروں عابدوں' زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر نشے سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں لیکن بخل' حسد اور تکبر ان کا شعار ہے' یہ شخص جس سے تو نے نفرت کی' اللہ کے دوستوں سے ہے' عشق اس کا شعار ہے اور یہ نشہ اس کی عادت ہے۔""

(روحانی سفر: ص 45' 46)

کیا خوب کہی گوہر شاہی جناب نے' شاید ایسے ہی کسی موقع پر شاعر نے کہا تھا : ؎

ہم نے ملاّ سے بگاڑی ہے نہ شیطاں سے کبھی
دن کو مسجد میں رہے رات کو میخانے میں

بھنگ' چرس' شراب بھی پیتے رہے' سگریٹ نوشی بھی کرتے رہے اور ساتھ ساتھ اللہ ربّ العزت سے عشق کے دعوے بھی کرتے رہے' قربان جائیں ایسی بانکی اداؤں پہ' شاید اسی

لئے گوہر شاہی کے ملنگ مرید یہ کہتے ہیں ؎

گھوٹ گھوٹ پیتیاں
تے رب نال گلاں کیتیاں

مزید سنئے' گوہر شاہی لکھتا ہے :

"بھنگ چرس پینے سے سب (ایسے ویسے) خیالات کافور (فوری ختم) ہو جاتے ہیں اور (صرف) اللہ ہی یاد رہتا ہے۔"

(روحانی سفر: ص 32)

چرس پی کر ذکر کی محفل کا انعقاد :

گوہر شاہی ڈانس اور نشہ کی تبلیغ شروع سے کرتا چلا آ رہا ہے۔ دورۂ امریکہ کے دوران بھی وہ سادہ لوح اور دین سے دُور اور ناواقف لوگوں میں ڈانس اور چرس وغیرہ کے نشے کی تبلیغ کرتا رہا۔ اس کا مؤقف ہے کہ اگر مرید اپنے پیر سے اجازت یافتہ ہو تو وہ چرس' بھنگ وغیرہ کا اڈہ قائم کر کے لوگوں کو نشہ کروا سکتا ہے لیکن اس کی نیت ان لوگوں کو ذکر کروانے کی ہو۔ لہٰذا وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے :

"لاما فاؤنڈیشن کی ڈائریکٹر اور کچھ دوسرے امریکن' لائبریری میں سرکار سے گفتگو کرتے رہے' دورانِ گفتگو سرکار نے فرمایا کہ : "ڈانس کا اصل مقصد دِل کی دھڑکنوں کو اُبھارنا ہوتا ہے جس کے بعد ان دھڑکنوں سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے' اگر یہ نہ ہو یعنی یہ نیچے دِل میں نہ اُترے تو ذکر کرنا شور مچانے کے برابر ہے۔" سرکار نے مزید فرمایا کہ : "آپ ڈانس کے نام پر لوگوں کو اکٹھا کرتے ہو مگر مقصد تو اس کا ذکر کرنا' پیغامِ محبت کو عام کرنا اور اس کی تلاش ہے اور خدا تو نیتوں کو دیکھتا ہے کہ اس میں کتنا خلوص ہے۔" پھر سرکار نے چِلّہ کے دوران پیش آنے والا ایک واقعہ سنایا۔ سرکار نے فرمایا کہ : "جو لوگ خُدا کی تلاش میں گھر بار چھوڑ کر نکلتے ہیں لیکن غلط لوگوں میں پھنس جانے کی وجہ سے چرس وغیرہ کے عادی ہو جاتے ہیں۔ لعل باغ میں ایک عورت ہوا کرتی تھی (اپنی مستانی محبوبہ

کی طرف اشارہ کر رہے ہیں) جو اس طرح کے سب لوگوں کو چرس پلانے کے لیے ایک جگہ جمع کرتی تھی اور چرس وغیرہ پلانے کے بعد ان کو ذکر کروایا کرتی تھی، جس میں ان لوگوں کو بہت کیف آتا یعنی وہ لوگوں کو جمع تو چرس کے نام پر کرتی تھی لیکن انہیں بیٹھ کر ذکر کروایا کرتی۔ یعنی اس کی نیت ذکر کروانے کی ہوتی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ سب لوگ ہیں تو اللہ کی تلاش میں۔ اس عورت میں چونکہ رُوحانی پاور تھی اور اجازت یافتہ بھی تھی تو وہ اس طرح کر سکتی تھی لیکن اگر کسی میں رُوحانی صلاحیت نہ ہو تو پھر کوئی فائدہ ہی نہیں۔ تم لوگوں میں بھی ایسے لوگ ہونے چاہئیں جن میں رُوحانی صلاحیت ہو تاکہ اس ڈانس اور ذکر سے بقیہ لوگوں کو بھی فائدہ حاصل ہو۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 19)

آخری فیصلہ :

گوہر شاہی نے اپنی کتاب رُوحانی سفر میں بھنگ، چرس، افیون وغیرہ جیسے نشوں کے متعلق آخری فیصلہ سناتے ہوئے اس کو جائز قرار دے دیا ہے اور شرط یہ لگائی ہے کہ نشہ کرنے والا اگر نبی ﷺ سے محبّت کرنے والا ہو گا تو وہ دوزخ میں نہ جائے گا، اس کلیہ پر عمل کرتے ہوئے جو چاہے جس طرح کا چاہے نشہ کرے اور یہ تاویل کر دے کہ میں تو رسول اللہ ﷺ سے محبّت کرتا ہوں اس پر نشہ حلال ہو جائے گا۔ اس کے لئے وہ دو من گھڑت قصّے بیان کر کے اپنے مذہب اور عقیدہ کو ثابت کر رہا ہے، اسی کی زبان سے سنیں :

"ایک دن میں نے اپنی آپ بیتی کا بغور مطالعہ کیا اور پھر شریعت کی رو سے دیکھا، ایک واقعہ ہے کہ غوث پاک کے زمانے میں ایک شخص بہت عبادت کرتا، لوگ آپ سے پوچھتے کہ : "اسے کچھ مل گیا ہو گا؟" آپ فرماتے : "کچھ بھی نہیں۔" آخر ایک شخص کو تشویش ہوئی اور اس نے چوری چھپے اس عابد کی نگرانی شروع کر دی، وہ عابد اپنی جگہ سے اُٹھا، ایک جھاڑی کے پیچھے گیا، جہاں افیون رکھی ہوئی تھی۔ اس نے اس میں سے کچھ کھائی یعنی نشہ کیا، اس شخص نے یہ سارا واقعہ

غوث پاک کو سنایا تو آپ نے فرمایا: "نشہ کرنے والے کی عبادت نہیں ہوتی۔"
دوسرا واقعہ اس کے برعکس ہے کہ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں ایک مسلمان شراب نوشی کے الزام میں پکڑا گیا' کوڑے لگائے گئے' دوبارہ پھر اسی الزام میں کوڑے لگائے گئے' سہ بارہ جب اسی جرم میں لایا گیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: "اس آدمی پر لعنت ہو' جو بار بار اسی جرم میں آتا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر لعنت مت کرو کیونکہ یہ اللہ اور اس کے حبیب ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور محبت رکھنے والا کبھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔"........
پہلا شخص بھی نشہ باز تھا جس کی عبادت رائیگاں گئی' دوسرا شخص بھی نشہ باز تھا جو جنت کا حق دار ہوا۔ پہلے شخص میں ابھی محبت تھی کیونکہ وہ دیدارِ رسول ﷺ میں تھا' معلوم ہوا اگر کوئی محبت و عشق کی منزل پالے تو اس کی بدعتوں کا کفارہ ہوتا رہتا ہے اور یہ منزل بغیر نظر اور قلب کے حاصل نہیں ہوتی۔"

(رُوحانی سفر ترمیم شدہ ایڈیشن: ص 46'47)

اگر اس بات کو درست تسلیم کر بھی لیا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت بھی اس وقت کام دے گی جب اعمالِ صالحہ کا ذخیرہ انسان کے پاس ہو اور وہ اعمال شرک و بدعت کی آمیزش سے پاک ہوں۔ اگر بندہ شرکیہ اعمال بھی کرتا جائے' بدعات کو بھی اوڑھنا بچھونا بنائے رکھے' اللہ اور رسول (ﷺ) کی نافرمانیاں بھی کرتا جائے اور ساتھ دعوئ محبت بھی کرتا جائے تو ایسا دعویٰ اس کو کوئی فائدہ نہ دے گا جیسا کہ شاعر نے کہا ہے کہ ؎

تَعْصِی الرَّسُوْلَ وَاَنْتَ تَظْهَرُ حُبَّهٗ
هٰذَا لَعُمْرِیْ فِی الزَّمَانِ بَدِیْع
لَوْکَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاطَعْتَهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْع

ترجمہ: تم محمد ﷺ کی نافرمانی کے باوجود محبت ظاہر کرتے ہو' اللہ کی قسم یہ تو زمانے میں عجیب بات ہے۔
اگر تم کو اللہ کے رسول کے ساتھ سچی محبت ہوتی تو تم ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے کیونکہ دوست اپنے دوست کا کہا مانتا ہے۔

خود ساختہ انوکھا ذکر

گوہر شاہی نے اپنے خود ساختہ ذکر "اللہ ھُو" کے ثواب کے متعلق لکھا ہے کہ جو ایک دفعہ ذکر "اللہ ھُو" کرے گا تو اسے ساڑھے تین کروڑ گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ کا ثواب ملے گا۔ ملاحظہ ہو گوہر شاہی اس کے متعلق کیا ارشاد کر رہے ہیں :

ساڑھے تین کروڑ گنا ثواب :

"ایک بار اللہ کہے گا دِل سے تو تجھے ساڑھے تین کروڑ اللہ' اللہ کا ثواب ملے گا' وہ کیسے؟ فرماتے ہیں : تیرے جسم میں ساڑھے تین کروڑ نسیں ہیں' دِل نے ایک دفعہ کہا : "اللہ ھُو" ساڑھے تین کروڑ نسیں حرکت میں آئیں اور اللہ اللہ وہاں بھی گونجی' پھر سخی سلطان باہو فرماتے ہیں : "تجھے بہتر ہزار ظاہری قرآن پڑھنے کا ثواب اور (مزید) بھی ملے گا' وہ کیسے؟ (وہ ایسے کہ) تیرے جسم میں بہتر ہزار مسام ہیں' دِل ایک دفعہ اللہ کہے گا' مساموں سے بھی آواز باہر آئے گی' ایک دفعہ ذکر قلبی کرنے سے اتنا بڑا ثواب جبکہ ایک گھنٹہ میں چھ ہزار اور چوبیں گھنٹے میں سوا لاکھ (دفعہ اللہ ھُو کرنے) سے بھی بڑھ جاتا ہے۔"

(روزنامہ انقلاب کراچی 17 اکتوبر 1996ء)

ایک دوسری جگہ گوہر شاہی اس ذکر کی دوسرے اذکار پر مزید فضیلت ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے :

"اب اس ذکر کے مقابلے میں پاس انفاس کا ذکر کیا ہے' وہ چوبیں گھنٹے میں پچیّس

ہزار کی تعداد ہے اور یہ سوا لاکھ سے بھی آگے ہو (بڑھ) جاتا ہے- وہ ذکر انفاس تمہارے پھیپھڑوں کی صفائی کرے گا اور عبادت کے مرتبہ تک پہنچائے گا لیکن یہ (ذکر) قلبی رُوحانیت کا مرتبہ عطا کرتا ہے-"

(بحوالہ ہفت روزہ ایڈیشن فیصل آباد' 28 اکتوبر 1996ء)

72 ہزار قرآن پاک کی تلاوت کے برابر ثواب :

پیر گوہر اپنے اس ذکر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ایک دوسرے مقام پر ارشاد کرتا ہے :

کہا دِل نے "اللہ ھو" ملا ثواب بہتر ہزار قرآنوں کا
ہوا' ھو سے پھر باھو کاش سمجھے تُو ذکر سلطانی کیا ہے

(تریاقِ قلب : ص 83)

قارئین! آپ پورا قرآن اور حدیث کی تمام کتب کھنگال ڈالیں' کوئی ذکر ایسا ہرگز نہ ملے گا کہ جس کو پڑھنے کا ثواب "۷۲ ہزار قرآن" پڑھنے کے برابر ہو' بلکہ یہ قرآن کی عظمت گھٹانے اور اس کی تنقیص کے مترادف ہے-

پیر گوہر جو یہ ثواب کو متعین کرنے والی بات کر رہا ہے- یہ قرآن کی کس آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے؟ ہمیں بھی بتایا جائے- کیا اللہ ربّ العزت کے پیارے نبی ﷺ نے بھی "اللہ ھو" کے ذکر کا کہیں ذکر کیا ہے؟ تو عرض ہے ہمارے پیارے نبی محمدؐ رسول اللہ ﷺ نے ہر طرح کا ذکر اور اس کا ثواب جو ممکن تھا اُمت کو بتا دیا ہے اور وہ کتب حدیث میں آج بھی موجود ہے بلکہ اس کی تعداد کہ کتنی بار پڑھنا ہے' یہ بھی بتا دیا ہے- اور یہ بھی کہ سوتے جاگتے' اُٹھتے بیٹھتے' کھاتے پیتے' سفر میں حضر میں' وضو سے پہلے وضوء کے بعد' نماز سے پہلے اور نماز کے بعد....... کیا کیا پڑھنا ہے؟ سب کچھ تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے- پڑھے جانے والے کلمات بھی الگ الگ اُمت کو سمجھا دیئے لیکن احادیث میں کہیں بھی "اللہ ھُو" کے ذکر کا نام ونشان تک نہیں ہے- پھر اس کو "اسم اعظم" قرار دے کر کانفرنسیں منعقد کرنا اور عوام کو بتانا کہ میرا بتایا ہوا یہ "ذکر" قلب جاری کر دیتا ہے چہ معنی دارد؟ اور کہنا کہ یہی اسم اعظم

ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گوہر شاہی پر "وحی" نازل ہوتی ہے؟ جو یہ شریعت سازی کر رہا ہے؟

دِل میں "اللہ" بٹھانے کا ماڈرن طریقہ :

پیر گوہر بتاتا ہے :

"اگر کسی نے اپنے دِل میں "اللہ" بٹھانا ہو تو وہ روزانہ 66 مرتبہ سفید کاغذ پر کالی پنسل سے لفظ "اللہ" لکھے۔ تھوڑے دنوں بعد جو کاغذ پر لکھتے تھے وہ آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائے گا۔ اور پھر آہستہ آہستہ دِل میں چلا جائے گا۔ مسمریزم بھی اس سے نکلا ہے۔"

بناوٹی ذکر کی خطرناک صفات :

پیر گوہر اپنے خود ساختہ ذکر کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ اس کا بتایا ہوا ذکر :

"اللہ ھُو" کرنے سے جسم گھٹا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جسم میں گرمی' غصہ بھی محسوس ہوتا ہے۔ بعض دفعہ دِل پسلیوںؐ سے ٹکرانے لگتا ہے۔ اس سے دِل میں درد بھی ہونے لگتا ہے' پیاس بڑھاتا ہے' بھوک کو مارتا ہے اور نیند اُڑاتا ہے"

(رہنمائے طریقت واسرار حقیقت : ص 7)

اسلام میں جتنے بھی ذکر ہیں جو پیغمبر اسلام سے ثابت ہیں' ان کے کرنے سے دِل کو صرف اور صرف سکون ہی ملتا ہے' رُوح کو بالیدگی ملتی ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾

"خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی دِلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔"

لیکن یہ عجیب ذکر ہے۔ جو آدمی کو کسی کُشتے کے ری ایکشن کی طرح مضطرب و پریشان کر دیتا ہے۔

سارے قرآن کا عرق "اللہ ھُو" ہے :

اس ذکر کے اور بہت سے لطیفے ہیں مزید چند ایک واقعات سنتے جائیں- پیر گوہر اپنے مُریدوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ میرا بتایا ہوا ذکر پورے قرآن کا عرق اور نچوڑ ہے- جب کسی چیز کا عرق نکل جاتا ہے تو قارئین! خود اندازہ لگائیں کہ باقی کیا رہ جاتا ہے؟ مثلاً گاجر کا عرق (جوس) نکال لیا تو باقی کیا بچا؟ گاجر کا بھوسا- اسی طرح گنے کا عرق بھی جوس نکالنے کے بعد کیا بچتا ہے؟ گنے کا بھوسا...... اسی طرح اس کے خود ساختہ ذکر کو عرق ثابت کر کے قرآن کو نعوذ باللہ ... ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے- عرق نکل جانے کے بعد بچنے والے بُرادے' بھوسے کی طرح اب مریدانِ گوہر کو قرآن کی ضرورت نہیں' بہر حال سنیں! پیر کہہ رہا ہے :

"تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کا سب سے بڑا اور زود اثر ہتھیار "اسم ذات اللہ" ہے' لفظ (اللہ) چار لفظوں کا مرکب ہے' اس اسم کا عرق تین لفظوں "للہ" میں- پھر ان تین کا عرق دو لفظوں (لہ) میں ہے- پھر دو لفظوں کا عرق صرف ایک لفظ یعنی " ھُو" میں ہے- قرآنِ مجید کا عرق کلمہ طیبہ ہے' کلمہ کا عرق اسم اللہ ہے اور اسم اللہ کا عرق " ھُو" میں ہے-" (رہنمائے طریقت و اسرار حقیقت : ص 14)

اس نچوڑ والے بے تکے فلسفہ پر ذرا غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ کس قدر فضول فلسفہ ہے- کیونکہ لفظ "اللہ" چار لفظوں کا مرکب نہیں بلکہ یہ ایک لفظ ہے' جو پانچ حروف پر مشتمل ہے- صرف و نحو سے دلچسپی رکھنے والے جانتے ہیں کہ لفظ اللہ اصل میں "ال الہ" تھا' اب لفظ اللہ کے شروع میں ہمزہ کو گرا کر لام کا لام میں ادغام (Merge) کیا گیا ہے- اس طرح باقی پانچ حروف بچتے ہیں' جب کہ یہ قرآن و سُنّت اور اس کے معاون علوم سے بے بہرا پیر لفظ اللہ کو چار الفاظ کا مرکب کہہ رہا ہے- یہی حال دیگر باتوں کا ہے کہ ان چار لفظوں کا نچوڑ تین لفظوں للہ میں ہے' جب کہ للہ بذاتِ خود چار حروف پر مشتمل ہے' تین لفظوں پر نہیں- وقس علی ذالك- مزید برآں وہ اپنے اس غیر شرعی اور غیر مسنون فعل اور عبادت کے بارے میں کہتا ہے :

"ہمارے لئے یہ ڈیوٹی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے' جسے بہر صورت

بہرحال پورا کرنا ہے۔" (روزنامہ قندیل 11 اپریل 1996ء)

قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں :

اسی لئے اس فرقہ کے افراد قرآن پڑھنے کی بجائے "ھُو، ھُو، ھُو" کرتے ہیں کہ ان کے پاس تو قرآن پاک کا نچوڑ "ھُو" موجود ہے' ان کو اتنا لمبا چوڑا قرآن پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ لہٰذا اسی مقصد کے لئے وہ مختلف شہروں میں اکٹھے ہو کر مجلس کی صورت میں اجتماعی طور پر ھُو ھُو ھُو کے آوازے بلند کرنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہی اس پیر اور اس کے مُریدین کا مذہب اور یہی اس کے مذہب کی عبادت اور معراج ہے۔

ذاکرین کی اقسام :

گوہر شاہی اپنے فرقہ کے ذاکرین کی اقسام کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کی بھی قسمیں ہوتی ہیں کوئی "ذاکر زبانی" کوئی "ذاکر سلطانی" کوئی "ذاکر قلب" کوئی "ذاکر قربانی" اور کوئی "ذاکر گم" ہوتا ہے۔ ذاکر گم اس کو کہتے ہیں جس کا جسم دورانِ ذکر ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر مل جائے۔ ایسے ذاکر کے لیے آیا ہے کہ ایک مرتبہ عزرائیل علیہ السلام ایک شخص کی رُوح قبض کرنے کے لیے آئے تو دیکھا کہ وہ زمین پر نہیں ہے خوب تلاش کیا لیکن کسی خطہ پر نہیں مل سکا اُوپر آسمانوں میں تلاش کیا وہاں بھی نہیں مل سکا آخر اللہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یا اللہ ایک شخص ہے جس کی رُوح قبض کرنی ہے لیکن وہ ملتا ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ شخص میرے ذکر میں مشغول تھا اب وہ میرے ذکر سے فارغ ہو گیا ہے اُس کی رُوح قبض کر لے۔

اس واقعہ میں جس ذاکر کا تذکرہ اللہ نے فرمایا ہے وہ عام ذاکر نہیں بلکہ "ذاکر گم" کے لیے فرمایا گیا ہے۔

عقل نکلنا شروع ہو جاتی ہے :

گوہر شاہی کے ایجاد کردہ ذکر کی مختلف عجیب و غریب صفات و نشانیاں اور اثرات آپ دیکھ چکے ہیں لیکن ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس ذکر (عشق) کی وجہ سے آدمی سے عقل نام کی

ہر چیز رخصت ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے گوہر شاہی لکھتا ہے۔

"ہمارے بہت سے ذاکروں کو شکایت ہے کہ وہ بھول بہت جاتے ہیں انہیں کوئی بات یاد نہیں رہتی' اس کی وجہ یہ ہے کہ جب عشق آدمی میں داخل ہوتا ہے تو عقل نکلنا شروع ہو جاتی ہے' جب بندہ خلوصِ دِل سے ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس کے دِل میں اللہ کی محبّت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے اور عقل کا دخل کم ہونا شروع ہو جاتا ہے' جب بھولنے کی عادت راسخ ہو جائے تو سمجھو کہ عشق آ رہا ہے اور عقل جا رہی ہے۔"

جوانو چلے آؤ:

گوہر شاہی ذکر کا جھانسہ دے کر نوجوان خون کو قابو کرتا ہے۔ نوجوان نسل کو اپنے شکنجے میں گرفتار کرنے کے لیے کہتا ہے:

"زیادہ عُمر والے بوڑھے لوگ اس لائن میں نہیں چل سکتے اس لیے کہ ان کی قلبی استعداد عُمر کے ساتھ کم ہو جاتی ہے اور نوجوان کے اندر قلبی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ اس گیارہویں شریف کو دیکھ لیں نور کی بارش ہو رہی تھی چاروں طرف نور ہی نور تھا جو سب پر یکساں پڑ رہا تھا نوجوان لڑکے اسے برداشت کر گئے لیکن بوڑھے لوگ اسے برداشت نہیں کر سکے اور بیمار پڑ گئے۔ جو کم عُمر اور جوانی میں ذکر و فکر اور طریقت کی لائن میں لگ گئے اللہ جانے آگے چل کر ان کے مراتب کیا ہوں گے۔"

(پندرہ روزہ صدائے سرفروش یکم تا پندرہ دسمبر 1998ء)

"اللہ ھُو" کا ذکر تمام عبادات سے افضل ہے:

گوہر شاہی اسی ذکر (اللہ ھُو) کے ساتھ "اسم اعظم" کے مدعی بھی ہیں' "اللہ ھُو" یہ واحد ذکر ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے نہ سلف صالحین اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے اس "ذکر" سمیت کسی بھی ذکر کو دیگر عبادتوں اور پورے اسلام سے زیادہ بافضیلت بتایا ہے۔

یہاں یہ نکتہ مدنظر رہے کہ طریقت کی کوئی منزل اور مشق شریعت اسلامی سے باہر نہیں

ہو سکتی اور نہ ہی کسی صوفی کو اس کے "ذکر" سے ارکانِ اسلام میں مداخلت کی کوئی گنجائش ملتی ہے، لیکن گوہر شاہی نے "ذکر" کو مقدم کرکے اسلام کے ارکان و عبادات پر عمل کی اہمیت گھٹانے کی پوری کوشش کی ہے، ریاض احمد گوہر شاہی نے اس ذکر کو "اسم ذات" سے تعبیر کرنے کے بعد اسی پیمانے پر انبیاء علیہم السلام کو بھی پرکھا ہے، تفصیل کے لئے (مینارہ نور: ص 28) دیکھئے۔

سب قسم کے ذکر چھوڑ دو:

پیر گوہر کہتا ہے کہ جب میرا دیا ہوا ذکر "اللہ ھُو" مل جائے تو پھر تمہیں اور کسی ذکر کی ضرورت نہیں۔ باقی تمام ذکر چھوڑ دو۔ سنیں:

"اسم ذات مل جائے تو سب ورد وظائف چھوڑ دو۔ اگر اسم ذات نہ ملے تو پھر (تو) ورد و ظائف جاری ہی ہیں۔ اگر ذکر قلبی مل جائے تو اس طرح ورد وظائف کی ضرورت نہیں پڑتی، کیونکہ قلب کا درجہ زبان سے ستر گنا زیادہ ہے، آپ ستر گھنٹے وظیفہ پڑھتے رہیں، لیکن آپ ایک گھنٹہ دِل سے اللہ اللہ کرلیں، ستر گھنٹے ورد وظائف سے بھی اس کو فضیلت حاصل ہے۔

(روزنامہ انقلاب کراچی 17 اکتوبر 1996ء)

اگر مجھ سے ذکر کی اجازت نہ لی تو..........:

پیر گوہر ڈراتا ہے کہ اگر کسی نے ذکر "اللہ ھُو" کرنے کی مجھ سے اجازت نہ لی اور میرا مُرید بنے بغیر خود ہی اللہ ھُو کا ذکر کرنا شروع کر دیا تو شیطانی فوجیں اس کے پیچھے لگ جائیں گی اور وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں پھنس جائے گا۔ لہٰذا گوہر شاہی کہتا ہے:

"جب تم دِل کی عبادت میں لگو گے تو تم چاہو گے کہ یہ اللہ ھُو کا ذکر تمہارے دِل میں چلا جائے، اب شیطان سوچتا ہے کہ اگر اللہ ھُو کا ذکر اس کے دِل میں چلا گیا تو میرا ہاتھ کدھر پڑے گا؟ کیونکہ نور سے شیطان جلتا ہے۔ اس کے پاس ہندو فوج ہے (وہ) ان کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ اس کو برباد کرو، تباہ کرو، کچھ بھی کرو، لیکن اللہ ھُو نہ کرنے دو۔ تاکہ اللہ ھُو اس کے اندر نہ جائے۔ سب سے پہلے وہ

شیطان تمہارے گھروں میں گھسے گا اور تمہارے گھر والے یہ سنیں گے۔ یہ اللہ ھُو کا ذکر کرتا ہے تو وہ (گھر والے) تمہارے خلاف ہو جائیں گے۔ ڈرائیں گے اور جب شیطان اس میں کامیاب نہ ہوا تو یہ شیطان پھر کسی مولوی میں گھس جائے گا' پھر وہ مولوی تمہیں ڈرائے گا کہ "اللہ ھُو میں لگ گئے تو تباہ ہو جاؤ گے" جب اس پر بھی باز نہ آئے تو شیطان کی فوج تمہارا کاروبار خراب کرے گی' اس پر بھی باز نہ آئے تو پھر تم کو بیمار کر دے گی' اس پر بھی باز نہ آئے تو پھر وہ تم کو پاگل کر جائیں گے۔ لوگ کہیں گے کہ: "یہ اللہ ھُو کرتا تھا' پاگل ہو گیا"...... لیکن اگر آپ نے ذکر قلب کی باقاعدہ اجازت کسی کامل سے حاصل کی تو جہاں سے آپ کو ذکر عطا ہو گا' ان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک رحمانی فوج عطا ہو گی۔ شیطانی فوج جب تم پر حملہ کرے گی تو رحمانی فوج اس پر ٹوٹ پڑے گی۔ وہ آپس میں مقابلہ کرتے رہیں گے اور آپ اللہ ھُو میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس طرح اگر کوئی شخص اجازت میں کمزور ہو تو وہ اللہ ھُو میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

(بحوالہ روزنامہ انقلاب کراچی 17 اکتوبر 1996ء)

بارہ سال ننگے رہنے کے بعد:

پیر گوہر اللہ ھُو کے ذکر کے متعلق بتا رہا ہے کہ میں تم لوگوں کو بغیر کسی محنت مشقت اور قیمت کے یہ ذکر دے رہا ہوں جبکہ بعض لوگ اس کو حاصل کرنے کے لئے 12' 12 سال ننگے رہتے ہیں۔ تب ان کو یہ ذکر عطا ہوتا ہے۔ کہتا ہے:

"ایک فرقہ ملامتیہ بھی ہے جن کو ناگا بھی کہتے ہیں' اس سلسلے والے بارہ سال تک ننگے رہتے ہیں' ان کو ملامت ہوتی رہتی ہے اور دُنیا سے بھی کٹ جاتے ہیں' جب ملامت بھوک' پیاس' سردی' گرمی سے ان کا نفس سدھر جاتا ہے تو پھر ان کو ذکر قلبی عطا ہوتا ہے۔"

(① روزنامہ انقلاب کراچی 17 اکتوبر 1996ء ② مینارہ نور: ص 55)

کیا اصلی کیا نقلی؟

گوہر شاہی مختلف واقعات اور حکایات کے ذریعے اپنے اس غلط عقیدے کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نیک اعمال تو نقل ہیں جبکہ اصل چیز ذکر "اللہ ھُو" ہے۔ وہ ثابت کرتا ہے کہ نیک اعمال کا کوئی اعتبار اور حیثیت نہیں' اصل حیثیت ذکر کی ہے۔ اس دعوے کو ثابت کرنے کے لیے دو واقعات بیان کرتا ہے' اسی کی زبان سے سنیں :

جبریل علیہ السلام نے شیطان کو بتایا تھا : "تیری تقدیر جہنم میں ہے" اس نے کہا : "میں جنتی بن کے دکھاؤں گا کیونکہ دارومدار عمل پر ہے۔" اس نے اتنی زیادہ عبادت کی کہ فرشتوں کا قاضی مقرر ہوا لیکن آدم کو ایک سجدہ نہ کرنے سے رونداگیا۔ "پھر ایک اور شخص کا واقعہ سناتے ہوئے سرکار گوہر نے فرمایا :)
"اس نے بھی خدا کی بہت زیادہ عبادت کی اور دِل سے کی لیکن اس کی تقدیر میں جہنم ہی لکھا تھا' خدا نے جبریل کو اس کے پاس بھیجا کہ : "مجھے تمہاری عبادت قبول ہے اور اس کا صلہ میں تمہیں یہ دیتا ہوں کہ تمہاری تین خواہشیں پوری کردوں گا۔" اس شخص نے یہ بات بیوی کو بتائی کہ پتہ نہیں یہ بات درست ہے کہ نہیں؟ بیوی نے کہا : "ایسا کرتے ہیں کہ تم پہلی خواہش مجھ پر آزما کر دیکھو اور دُعا کرو کہ میں دوبارہ جوان ہو جاؤں۔" اس شخص نے سوچا کہ واقعی صحیح کہتی ہے' آزما کر دیکھتے ہیں' جوان ہو کر یہ میری اور بچوں کی خدمت وغیرہ کرے گی۔ ایک خواہش اس کا حق ہے' باقی دو میں' مَیں خدا سے اپنے لیے جنّت طلب کر لوں گا۔ اس نے دُعا کی۔ بیوی دوبارہ جوان ہوگئی۔

کچھ دن تو وہ اس کے ساتھ رہی' لیکن جوان ہونے کی وجہ سے وہ دوسرے مردوں سے ملنے لگی۔ ایک دن اس شخص نے اسے کسی دوسرے لڑکے کے ساتھ دیکھ لیا' اسے بہت غصہ آیا اور اس نے فوراً دُعا کی کہ : "یہ خنزیرنی بن جائے۔" وہ اسی وقت خنزیر کی صورت بن گئی۔

اب اس شخص کے پاس صرف ایک خواہش کی گنجائش رہ گئی۔ جب وہ سوتا تو

بیوی اس کے پیروں کو چاٹتی رہتی اور روتی رہتی تھی۔ اس کے بچے بھی ماں کی یہ حالت دیکھ کر روتے رہتے۔ وہ شخص سوچتا تھا کہ بیوی کی یہ حالت میری وجہ سے ہوئی ہے اور بچوں پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ ایک دن جب وہ سو رہا تھا' اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ بیوی اس کے پیروں کو چاٹ رہی ہے اور رو رہی ہے۔ اس کو اس پر رحم اور پیار آگیا۔ اس نے کہا: "اے خدا! اس کو دوبارہ اپنی اصل حالت میں کر دے۔" اس کی بیوی دوبارہ بوڑھی بیوی کے روپ میں آگئی۔ اس شخص کی تینوں خواہشیں پوری ہوگئیں اور اپنے لیے کوئی دُعا نہ مانگ سکا۔

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات: ص 29' 28)

یہاں سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ نیک اعمال تھے جو تین خواہشوں میں ختم ہوگئے' جس کی وجہ سے وہ کورا کاغذ بن کر رہ گیا' اگر اس نے (اس کی جگہ) ذکر "اللہ ھُو" کیا ہوتا تو وہ ایسا نہ ہوتا کیونکہ اصل حیثیت ذکر کی ہے نہ کہ اعمال کی۔

صراطِ مستقیم اور "اللہ ھُو":

گوہر شاہی اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ جو اس کا بتایا ہوا ذکر کرے گا وہ کبھی بھی صراطِ مستقیم سے بھٹک نہیں سکتا' اس کو یہ لوگ اس ذکر کا سب سے بڑا فائدہ قرار دیتے ہیں۔ کہتے ہیں:

> "ذکر قلب کے یوں تو بے شمار فوائد اور برکات ہیں لیکن سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جس شخص کا قلب ایک بار اللہ' اللہ سے جاری ہو جائے' وہ صراطِ مستقیم سے کبھی بھی نہیں بھٹک سکتا۔ یہ اور بات ہے کہ ذاکر قلبی دُنیاوی ماحول' شیطانی رکاوٹوں اور آزمائشوں کے سبب کچھ سُست ہو جاتے ہیں لیکن کچھ عرصہ بعد دوبارہ سرگرمِ عمل ہو جاتے ہیں۔" (تحفۃ المجالس' حصہ چہارم: ص 70)

بلب توڑ ذکر:

گوہر شاہی ثابت کرتا ہے کہ اس کے خود ساختہ ذکر "اللہ ھُو" میں بہت طاقت ہے۔ اس بات کے ثبوت میں گوہر شاہی کا انوکھا استدلال ملاحظہ ہو:

"اس ذات کو آنکھوں میں لانے اور پھر اسے دِل پر جمانے کا ذکر آیا تو سرکار نے بتایا : "کچھ لوگ سورج اور بلب کی روشنی آنکھوں میں لے کر اس سے بلب کو توڑ لیتے ہیں' جب سورج اور بلب کی روشنی میں اتنی طاقت ہے تو اس کے نام میں کتنی طاقت ہوگی۔" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 21)

"اللہ" اور "اللہ ھُو" کا فرق :

گوہر شاہی جب دوسرے ممالک میں جاتا ہے تو وہ غیر مسلموں کو صرف لفظ "اللہ" کا وِرد کرنے کو کہتا ہے جبکہ مسلمانوں کو "اللہ ھُو" کا۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ گوہر شاہی نے اپنے دورۂ امریکہ میں بیان کی ہے' جو نہایت مضحکہ خیز اور بودی ہے۔ آپ بھی ملاحظہ کریں' اپنی کتاب گوہر شاہی کے یادگار لمحات میں لکھتے ہیں :

"خطاب کے بعد جیسے ہی سرکار گُردوارے سے باہر نکلے تو ایک نوجوان سکھ لڑکا بھاگتا ہوا آپ کے پیچھے آیا اور کہا : "حضور مجھے بھی اجازت دیں" سرکار نے فرمایا : "اجازت ہو تو گئی" اس نے کہا : "جناب! وہ تو عام لوگوں کے لیے تھی' مجھے کوئی خاص طریقہ بتائیں۔" سرکار نے پوچھا : "اچھا اپنے گُرو کا ذکر کرو گے یا اللہ کا؟" اُس نے کہا : "جو آپ کہیں گے۔" پھر سرکار نے کہا : "اچھّا پڑھو "اللہ" اللہ اس طرح سے اللہ اللہ ذکر کرنے کی اجازت مل گئی۔ یاد رہے کہ غیر مسلموں کے لیے سرکار صرف اللہ کا ذکر دیتے ہیں "اللہ ھُو" کا نہیں۔ اللہ ھُو کا ذکر صرف مسلمانوں کے لیے ہوتا ہے' اس کی وجہ بھی ایک دفعہ سرکار نے بتائی تھی کہ اللہ ھُو کے ذکر میں بہت زیادہ جلال ہوتا ہے۔ غیر مسلم اس کی تاب نہیں لا سکتے۔ مسلمان چونکہ حضورِ پاک سے عقیدت رکھتے ہیں اور حضورِ پاک کے نام میں جمال ہے۔ اس لیے وہ کنٹرول کر لیتے ہیں۔

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 46)

اس طرح کی تفریق اور یہ نرالا' گمراہ کن اور جاہلانہ فلسفہ گوہر شاہی نے کہاں سے اخذ کیا ہے.....؟ کیا قرآن کی کسی آیت مبارکہ سے یا صحیح حدیث سے اس کا ثبوت پیش کیا جا سکتا

ہے؟؟ ہرگز نہیں...... تو پھر گوہر شاہی کے دماغ میں یہ فلسفہ کس نے ڈالا؟ یہ وہی بتا سکتا ہے۔

جب گوہر شاہی نے انگریز عورت کو مسلمان ہونے سے روک دیا :

گوہر شاہی بیرونی ممالک میں گئے تو ایک انگریز عورت اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے کے لئے گوہر شاہی کو اسلام کا نمائندہ سمجھ کر اس کے پاس آئی' لیکن پیر گوہر نے کلمہ پڑھانے کی بجائے' اپنا سابقہ مذہب بھی تبدیل نہ کرنے دیا بلکہ اپنا بناوٹی ذکر "اللہ ھُو" دے کر (یعنی یہ ذکر کرنے کی تلقین کرکے) فارغ کر دیا۔ یوں اسلام کے دامن عافیت میں آتے آتے' حوا کی بیٹی اس کی برکات سے محروم ہو گئی۔ اس واقعہ کا اعتراف فرقہ گوہریہ کے ترجمان نے ان الفاظ میں کیا ہے' لکھتا ہے :

> "جب حضرت گوہر شاہی سے بیرونی ممالک کے دورے کے موقع پر ایک انگریز خاتون نے کہا : "میں آپ کے ہاتھوں اسلام لانا چاہتی ہوں۔" تو حضرت نے عالمگیر فکری جملہ فرمایا : "...... تم اسلام چاہتی ہو یا اللہ؟" اس انگریز خاتون نے برجستہ کہا : "اللہ" اور پھر جب درویش کی نگاہ کیمیا نے اس انگریز خاتون کو اپنے (سابقہ) مذہب میں رہتے ہوئے "اللہ ھُو" کا ذکر دیا تو وہ کافی دیر سر جھکائے بیٹھی ...... اسی اللہ کی یاد میں روتی رہی۔" (پندرہ روزہ "سرفروش" 15 تا 31 اکتوبر 1996ء)

وہ عورت گوہر شاہی کا وِرد لے کر روتی رہی یا اسلام کے گلشن کی مہکی مہکی' بھینی بھینی دِلنواز خوشبو سے معطر ہونے سے محرومی پر اور اپنی کم نصیبی پر روتی رہی۔ یہ ایک علیحدہ حقیقت ہے مگر اس واقعہ سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ پیر گوہر شاہی کی تمام سرگرمیوں اور توانائیوں کا مقصود اسلام کی اشاعت نہیں بلکہ اس کے خود ساختہ ذکر کا دُنیا میں پھیلاؤ ہے تاکہ اس کی ذات کی شہرت ہو جائے۔

مجھ سے ذکر نہ لینے والے سب جانور ہیں :

پیر گوہر کا یہ دعویٰ ہے کہ جن لوگوں نے اس کا بتایا ہوا ذکر حاصل نہیں کیا اور ان کا قلب جاری نہیں ہوا' سب کے سب گدھے' بکرے' کتے وغیرہ جیسے جانور اور حیوان ہیں' اس

کو ثابت کرنے کے لئے وہ ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کرتا ہے' آپ بھی سنیں :

"شاہ عبدالعزیز کے زمانہ میں ایک عورت بالکل ننگی گھومتی تھی' لیکن جب شاہ صاحب کو دیکھتی تو ایک کونے میں سمٹ کر بیٹھ جاتی' شاہ صاحب کے ایک خلیفہ نے شاہ صاحب سے سمٹنے کا راز پوچھا' شاہ صاحب نے اپنی انگوٹھی اس خلیفہ کو دی اور کہا : "جب وہ عورت نظر آئے تو یہ انگوٹھی پہن لینا-" جب وہ عورت سامنے آئی تو خلیفہ نے انگوٹھی پہن لی' دیکھا ہر شخص جانور نظر آرہا ہے کوئی کتا' کوئی گدھا' کوئی بیل' خلیفہ نے خود کو دیکھا تو بکرا نظر آیا' لیکن وہ عورت اور شاہ صاحب انسان نظر آئے' تب شاہ صاحب نے فرمایا : "اس عورت کو بھی ہر شخص جانور ہی نظر آتا ہے اور وہ کہتی ہے کہ "جانوروں سے کیا پردہ؟"

اسی بات کو ایک دوسری جگہ رابعہ بصری سے منسوب کر کے یوں بیان کرتا ہے :

"رابعہ بصری نے اپنے ایک غلام کو سر کا بال دیا' کہا : "اس کی گولائی میں سے دیکھنا جو انسان نظر آئے' اس سے تیل لے آنا-" غلام سارا دن گھومتا رہا مگر اسے کوئی بھی انسان نظر نہ آیا' کوئی کتا' کوئی گدھا' بڑی مشکل سے آخر میں ایک انسان نظر آیا اور اس سے تیل لیا-"

(تحفۃ المجالس : 12/1)

ان واقعات سے ثابت کیا جاتا ہے کہ جو لوگ پیر گوہر سے ذکر لے چکے ہیں- وہ ذاکر انسان ہیں' باقی سب جو ذکر سے خالی ہیں "گدھے' بکرے' بیل' کتے اور خنزیر یا دوسرے جانور ہیں- مختصراً یہ کہ پیر کے ماننے والے' پیروکار اور ذاکرین انسان ہوتے ہیں باقی سب .... (العیاذ باللہ) مزید تفصیل کے لئے "مینارہ نور" اور "رُوحانی سفر" دیکھیں-

اللہ کے نام پر سیاست :

اسلام کے نام پر بننے والی اس مملکت پاکستان میں کسی نے "حب الوطنی" کے عنوان سے سیاست کی- کسی نے "نعروں" پر' کسی نے مُردوں پر' کسی نے حقوق کے نام پر' کسی نے گدیوں اور مزاروں کے نام پر' یہاں تک کہ مذہب کو بھی سیاست کا موضوع بنایا گیا' لیکن

گوہر شاہی نے ان تمام سے آگے بڑھ کر براہِ راست "اللہ" کے نام پر سیاست شروع کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "آپ کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقہ سے ہو' اللہ کی پہچان اور اس تک رسائی کے لئے رُوحانیت سیکھیں۔" وہ کئی گرجا گھروں اور کلیساؤں میں جاچکا ہے لیکن وہاں جاکر وہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت نہیں دیتا بلکہ اپنے مخصوص ذکر "اللہ ھُو" کو قلب سے جاری کرانے کی دعوت دیتا ہے۔



TRUEMASLAK@INBOX.COM



ہم گوارث مندر کے مندر میں ہندوؤں کے مقدس شیولنگ پتھر میں لوگوں کو حضرت سیدنا گوہر شاہی کی شبیہ مبارک نظر آرہی ہے۔

ہندوؤں کے مندر میں لگے پتھر میں گوہر شاہی کا شبہ ہوا للذا تصویر جاری کر کے دعویٰ کر دیا گیا کہ ہندوؤں کے مندر کے شیولنگ پتھر میں گوہر شاہی نظر آرہے ہیں



پیر گوہر کی گستاخیاں

- چند دیو مالائی اور افسانوی حکایات
- مریدان گوہر کی شان
- علم باطن والی روایت کی اصل حقیقت
- کیا رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ کو کوئی خفیہ علم دیا تھا؟

گوہر شاہی نے خالق کائنات سے لے کر رسول اللہ ﷺ اور رسول اللہ ﷺ سے لے کر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم تک کسی کو معاف نہیں کیا' ان کی ایسی ایسی گستاخیاں کی ہیں کہ پڑھتے ہی آدمی کی رُوح کانپ اُٹھتی ہے' ذیل میں گوہر شاہی کی گوھر افشانیوں کے چند ایک نمونے دیئے جا رہے ہیں۔

توہین الوہیت

مجبور ہونے والا خُدا :

انجمن سرفروشانِ اسلام کے ترجمان "صدائے سرفروش" اور "تریاقِ قلب" میں اللہ تعالیٰ کو (استغفراللہ) مجبور ہونے والا' بے قابو ہو جانے والا ثابت کیا گیا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے منافی ہے۔ اللہ کسی بات سے مجبور نہیں ہو سکتا' یہ اللہ کی قدرت اور شان کے خلاف ہے اور ایسا کہنے والا گستاخ ہے۔ ایک دوسری جگہ لکھا ہے :

"ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں' سامنے جو عکس پڑا تو ایک رُوح بن گئی' اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی۔" (روشناس : ص 11)

عرشِ الٰہی تھر تھر کانپتا ہے :

گوہر شاہی اپنے بدعی اور خود ساختہ ذکر کو اس قدر پاور فل اور مضبوط ثابت کر رہا ہے

کہ اس کے سامنے عرشِ الٰہی کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کی " ھُو " کی ضرب اور چوٹ لگانے سے عرشِ الٰہی تھر تھر کانپنے لگتا ہے اور زمین و آسمان کو آگ لگ جاتی ہے۔ (استغفراللہ من ذلک) سنئے! گوہر شاہی عرشِ الٰہی کی توہین کرتے ہوئے کہتا ہے ؎

پہنچی آواز جو عرش پر عرش بھی تھر تھر ہلنے لگا
کیسی یہ " ھُو" تھی کہ زمین و آسمان جلنے لگا

(ماہنامہ "دی گریٹ گاڈ" جولائی 97ء : ص 21)

ایک اور جگہ اس بات کو کھلے لفظوں میں یوں بیان کرتا ہے :

"اس (دِل) کی اس "اللہ اللہ" کی حرکت سے عرشِ معلیٰ ہلنے لگتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں : "پروردگارِ عالم یہ کیا ہو رہا ہے؟" رب فرماتا ہے : "وہی انسان جسے انکارِ سجدہ ہوا تھا' آج وہ سو رہا ہے' مگر اس کا دِل "اللہ اللہ" کر رہا ہے' جس کی وجہ سے عرشِ معلیٰ ہل رہا ہے۔" فرشتے کہتے ہیں : "کاش! ہم بھی انسان ہوتے اور ہمارے اندر بھی ایسا دِل ہوتا۔" (تحفۃ المجالس : 1 / 5)

قارئین! اتنی بڑی گستاخی! یہ بات کہنا صرف عرشِ الٰہی کی ہی توہین نہیں ہے بلکہ اللہ جل شانہٗ کی زبردست توہین و گستاخی ہے' اس لئے کہ عرش کی نسبت اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات کے ساتھ ہے۔ اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ رب العزت قرآنِ حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں :

﴿ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴾ [الفرقان ۲۵ : ۵۹]

"اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان واقع ہے' کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر اپنے تخت (عرش) پر بیٹھا' وہ نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔ پس اسی سے سوال کیا کر جو (ہر طرح سے) خبردار ہے۔"

توہین قرآن

قرآن پڑھنا چنے چبانے کے مترادف ہے :

گوہر شاہی مریدوں اور اپنے فرقہ کے حاملین کو یہ تعلیم بھی دیتے ہیں کہ اگر تم قرآن ہی پڑھنا چاہتے ہو تو وہ بھی اس وقت معتبر اور صحیح ہو گا جب تم ایک عرصہ باقاعدگی سے "اللہ ھو" کرتے رہو اور پھر ہمیشہ اس ذکر کو کرو' اس کے بغیر اگر قرآن پڑھو گے تو وہ چنے چبانے کے مترادف ہو گا' لہٰذا ملاحظہ ہو اس تعلیم کی عکاسی کرنے والا ایک واقعہ پیر گوہر کی زبانی :

"ہمیں (گوہر شاہی کو) بھی رب کی بڑی تلاش تھی' ڈھونڈتے ڈھانڈتے رہے۔ ایک دن بابا گوہر علی شاہ کے دربار شریف پر تلاوت کر رہے تھے۔ یہ پتہ چلا تھا کہ تلاوت سے ربّ ملتا ہے' اتنے میں ایک فقیر لمبا سا چغہ پہنے ہوئے آئے' فرمانے لگے : "کیا چنے چبا رہے ہو؟" مجھے بہت غصہ آیا کہ میں تلاوت کر رہا ہوں اور یہ بزرگ کہہ رہے ہیں کہ میں چنے چبا رہا ہوں۔ میں نے پرواہ نہ کی اور اپنی دُھن میں لگا رہا اور خیال کیا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ شیطان ہو۔ بڑے عرصہ بعد لال باغ جنگلوں میں چلا گیا۔ اللہ ھُو کرتا رہا۔ پھر ایک وقت آیا کہ جب زبان کے ساتھ تلاوت کرتا تو دِل بھی تلاوت کرتا۔ ایک مرتبہ صبح کے وقت زبان سے تلاوت کر رہا تھا' اس کے ساتھ دل بھی تکرار کر رہا تھا۔ پھر وہی درویش آئے جسے دس بارہ سال پہلے دیکھا تھا' کہنے لگے : "اب صحیح تلاوت کر رہے ہو۔"

(تحفۃ المجالس' حصہ اوّل : ص 13' 14)

قرآن اللہ تک نہیں پہنچا سکتا :

گوہر شاہی اپنے مُریدوں کو اس بات کی بھی تلقین کرتا ہے کہ قرآن پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بس ذکر اللہ ھُو کریں۔ اگر تم ساری رات بھی قرآن پڑھتے رہے۔ تب بھی اللہ تک پہنچنا ممکن نہیں' یہ صرف ذکر سے ممکن ہے۔ سنیئے :

"آج شام کو سرکار صوفی آرڈر ویسٹ (Sufi Order West) نامی تنظیم کی

طرف سے مدعو تھے' یہ تنظیم بھی امریکی لوگوں پر مشتمل ہے اور صوفی ڈانسنگ کے طریقے پر عمل کرتے ہیں' تقریباً 7 بجے میزبان لینے کے لیے ہوٹل آئے اور سب لوگ سرکار کے ساتھ ان کے گھر پہنچے۔ تقریباً 25' 30 امریکن مرد و خواتین موجود تھے۔ سرکار نے گفتگو شروع کرتے ہوئے' ان سے سوال کیا کہ : "خدا کہاں ہے؟" سارے لوگوں نے اشارے سے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بتایا کہ : "یہاں" سرکار نے پھر فرمایا : "بالکل صحیح ہے' وہ نہ قرآن میں ہے' نہ بائبل میں' وہ دِل میں ہے' تم قرآن یا بائبل ساری رات پڑھتے رہو تب بھی اس (اللہ) تک نہیں پہنچ سکتے' صرف اس کے بارے میں علم ہو سکتا ہے۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 20)

قرآن بند کردو :

گوہر شاہی کھل کر سامنے آگیا ہے اور اس نے امریکہ میں ایک صحافی کو دو ٹوک اور فیصلہ کن انداز میں کہہ دیا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو پانا چاہتے ہو تو پھر کتاب یعنی قرآن مجید کو بند کرنا پڑے گا۔ (استغفر اللہ) اس صحافی نے جواب میں گوہر شاہی کو کہا کہ : "آپ کی تعلیم تو یہودیوں سے ملتی جلتی ہے۔" ملاحظہ ہو اسی صحافی کی مزید روداد بیان کرتے ہوئے ارشاد کرتے ہیں :

"آج شام 6 بجے ٹیوسان کے کمیونٹی ریڈیو KXCI 91.3 کا نمائندہ سرکار سے انٹرویو لینے کے لیے آیا' سرکار نے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا : "خدا کو پانے کے لیے ہر مذہب کا ایک ہی طریقہ ہے۔" گفتگو ختم ہونے کے بعد میں نے اسے کہا : "تم نے اب تک جو (انٹرویو) ریکارڈ کیا' وہ صرف تھیوری تھی' تم اپنے سامعین کے لیے تجربہ کیوں نہیں کرتے؟ ذکر لے کر دیکھو اور جو کچھ تمہیں حاصل ہوتا ہے' اسے تم اپنے سامعین کو بتا سکتے ہو کہ اس تعلیم پر عمل کرنے سے مجھے کیا حاصل ہوا۔" اس بات پر وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ : "میں اس کیلئے تیار ہوں۔" جس کے بعد اس نے سرکار سے ذکر کرنے کی اجازت حاصل

[illegible]

حضورؐ سے اکثر بالمشافہ ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں: گوہر شاہی

[illegible]

الف سے اللہ، ل سے لاالٰہ اور میم سے گوہر شاہی؟ یہ مجھے اوتار ماننے والے ہندوؤں نے لکھا

[illegible]

میں نہیں کہتا، میرے ماننے والے مجھے امام مہدی کہتے ہیں: حیدر آباد میں اخبار نویسوں سے بات چیت

[illegible]

حیدر آباد (این این آئی) انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا ہے کہ مجھ سے ہدایت پانے والے مجھے امام مہدی کہتے ہیں۔ میں نے کبھی اپنے آپ کو امام مہدی نہیں کہا۔ آستانہ گوہر شاہی کوٹری میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے ایک سوال پر گوہر شاہی نے کہا کہ کراچی میں امام مہدی کے جو بورڈ لگائے گئے ہیں ان سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میں نے تو ان سے پوچھا۔ ان کا جواب ہوتا ہے

بقیہ نمبر 34 صفحہ 7 پر

بقیہ 34 گوہر شاہی

آپ ہمارے امام مہدی ہیں۔ اس سوال پر آپ نے اپنے آپ کو امام مہدی ثابت کرنے کیلئے جون 1996ء میں سرجری کے ذریعے اپنی پشت پر کچھ لکھوایا تھا؟ گوہر شاہی نے کہا کہ اگر یہ بات صحیح نکلے تو مجھے گولی مار دیں اور اگر غلط نکلے تو آپ گولی کھا لیں۔ اپنی گاڑی میں اکثر جوان لڑکیوں کی موجودگی کے بارے میں گوہر شاہی نے کہا کہ وہ میرے گھر کی رشتہ دار لڑکیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ آپ نے کیا گمان کیا؟ اپنی عیش و عشرت کی زندگی اور بی ایم ڈبلیو جیسی انتہائی بیش قیمت گاڑی استعمال کرنے کے بارے میں گوہر شاہی نے کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے دیا ہوا ہے۔ اللہ دے رہا ہے۔ جب ایک صحافی نے گوہر شاہی سے انکی کلائی کی گھڑی تحفے میں مانگی تو اس نے دینے سے انکار کر دیا اور پتہ چلا کہ یہ گھڑی 55 ہزار روپے مالیت کی ہے۔ گوہر شاہی سے جب پوچھا گیا کہ ان کے پاس کروڑوں روپے، ہیرے جواہرات اور عیش و عشرت کیلئے کہاں سے آتے ہیں تو اس نے بتایا کہ 500 ایکڑ زرعی زمین اور کتابوں کی فروخت اور 25 لاکھ روپے سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ مدرسے کیلئے قربانی کی کھالیں جمع ہوتی ہیں۔ امریکہ، آئرلینڈ، انگلینڈ سے عطیات آتے ہیں۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے دعویٰ کیا انکی حضور اکرمؐ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں اور کئی مرتبہ بالمشافہ ملاقات بھی ہوئی ہے۔ گوہر شاہی نے دعویٰ کیا کہ انکی حضور نبی اکرمؐ سے بیشمار ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ پہلی مرتبہ 20 برس پہلے لال باغ سیہون میں حضور اکرمؐ سے ایسے ہی بالمشافہ ملاقات ہوئی تھی جیسے آپ میرے سامنے ہیں۔ عورتیں یا مرد ان کے ہاں پانچ سات دن قیام کریں تو انکی بھی بزرگوں سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ گوہر شاہی نے کہا میں خود کچھ نہیں کہتا ہوں جو حضور اکرمؐ مجھے پڑھاتے ہیں میں وہی آگے کہہ دیتا ہوں۔ متنازعہ اسٹکر پر ایک سوال پر اس نے کہا کہ ہم نے مسلمانوں کو الف لام میم کا مطلب الف سے اللہ، لام سے لاالٰہ الا اللہ اور میم سے محمد رسول اللہ سکھایا تھا لیکن ہمارے ساتھ جو ہندو شامل ہیں انہوں نے الف سے اللہ، لام سے لاالٰہ الا اللہ اور میم کی جگہ ریاض احمد (گوہر شاہی) کر دیا کیونکہ وہ ہمیں اپنا پیشوا سمجھتے ہیں۔ گوہر شاہی نے کہا کہ انہوں نے عقیدت کے طور پر یہ اسٹکر چھپوا کر بھیجا ہے۔ یہ سوچتے ہوئے کہ اس کا مطلب غلط لیا جائے میں نے اس کو رد کروا دیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ یہ اسٹکر لندن سے چھپا تھا جس پر ایک صحافی نے کہا کہ یہ سر تماشا پرنٹنگ پریس حیدر آباد سے چھپوایا گیا ہے۔ گوہر شاہی نے کہا ہے کہ اگر یہ لکھ بھی دیا گیا ہے تو کوئی گناہ نہیں۔ جب پوچھا گیا کہ آپ نے الف لام میم کا مطلب کہاں سے سیکھا تو گوہر شاہی نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ میں نے یہ حضور پاکؐ سے پڑھا تھا جو وہ پڑھاتے ہیں وہی میں آگے کہہ دیتا ہوں۔ گوہر شاہی کے آستانے کے ساتھ مدرسے اور مسجد پر یہ رنگین اسٹکر لگے ہوئے تھے جن پر لاالٰہ الا اللہ کے بعد گوہر شاہی لکھا گیا ہے۔ انجمن سرفروشان اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا ہے کہ چاند اور حجر اسود میں میری تصویر موجود ہے۔ میں اس کے بارے میں جھوٹ ہرگز نہیں بول سکتا۔ اس نے ایک سوال پر کہا کہ صحافی خود اسکی تحقیق کریں۔ غلط ہو تو انہیں میرے خلاف کارروائی کا حق ہے۔

10-11-98ء

میرے انتہائی ذہین ترین شاگردوں میں سے ہے جو سبق دیتا وہ انتہائی محنت اور خلوص کے ساتھ یاد کرتا اور پھر دوسرے دن سنا دیتا اس نے دوران تربیت کسی بھی دن سبق میں نہ تو ناغہ کیا اور نہ ہی کبھی سستی کی اور آج وہ مختلف علاقوں میں جا کر حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کا پیغام اپنی قوم میں پھیلا رہا ہے جنات جوق در جوق آکر ذکر الٰہی کے نور سے مشرف ہو رہے ہیں اور ابراہیم نے سرکار شاہ صاحب کے متعلق بہت سی باتیں بتائیں جس میں ایک یہ ہے کہ جس طرح سرکار انسانوں میں جا کر بڑے بڑے پروگرامز میں خطاب فرماتے ہیں آپ جنات کے بڑے بڑے اجتماعات سے بھی خطاب فرما کر ان کو فیض یاب فرماتے ہیں۔

گوہر شاہی کا ایک انٹرویو جس میں وہ گوہر افشانیاں کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی بھی توہین کرتا ہے، مختلف عجیب و غریب دعوے بھی کرتا ہے اور اپنے امام مہدی ہونے اور کلمہ طیبہ کی گستاخی کا بلاواسطہ اقرار بھی کرتا ہے اور اسی طرح اپنی حمایت میں جِنّوں کے قصے اور کہانیاں بھی بیان کرتا ہے

کی۔" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 32)

نبی مکرم ﷺ پیر محئی الدین کے کندھے پر :

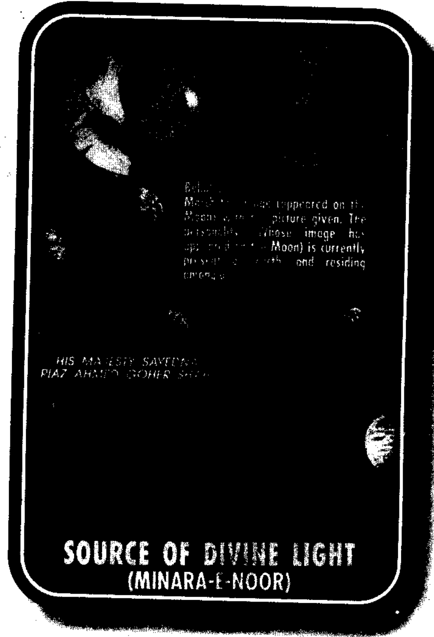
گوہر شاہی نے ثابت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ معراج پر گئے تو ایک مقام ایسا آیا کہ جبریل و زفرف کے پر بھی وہاں جلنا شروع ہو گئے۔ اب آگے سفر کے لیے آپؐ کے پاس کوئی سواری نہ تھی اسی بنا پر آپؐ پریشان تھے کہ عبدالقادر جیلانی آئے انہوں نے آپ کو اپنے کندھے پر سوار کیا اور آپ کو منزل تک پہنچا کر آپ کی پریشانی دُور کی اور آپؐ کی دستگیری کی۔ اسی بات کو گوہر شاہی یوں بیان کرتا ہے :

"براق و جبرائیل و زفرف جہاں جلنا شروع ہوئے لیکن آپ ﷺ بڑھتے ہی گئے' جب ہر سواری جواب دے گئی تو جناب پیرانِ پیر شیخ محئی الدین (عبدالقادر جیلانی) کی رُوح مبارک آپ ﷺ کو اپنے کندھے پر بٹھا کر منزل تک لے گئی' تبھی تو آپ ﷺ نے خوش ہو کر کہا تھا : "آج میرے قدم تمہارے کندھوں پر ہیں' کل تمہارے قدم میرے ولیوں پر ہوں گے۔" (مینارہ نور : ص 42)

گوہر شاہی کی چِلّہ گاہ پر محمدؐ رسول ﷺ کا حاضری دینا :

پیر گوہر ارشاد کرتا ہے :

"رات کے تقریباً تین بجے ہوں گے' ذکر کی مشق کے بعد کھڑے ہو کر درود شریف کا ورد کر رہا تھا' فجر کا سماں ہوگیا' چشموں کی طرف بے شمار مرد اور عورتیں قطار در قطار کھڑے ہیں' سوچتا ہوں کہ شاید آج کوئی مرتبہ ملنے والا ہے' یہ لوگ مجھے دیکھنے کے لئے آئے ہیں لیکن خیال آتا ہے کہ ان کی پشت میری طرف ہے' یہ کسی اور کا انتظار کر رہے ہیں' مغرب کی طرف سے ایک سبز رنگ کا روضہ اُڑتا آرہا ہے اور جہاں وہ لوگ جمع ہیں' وہیں اُتر گیا' روضے میں سے ایک نورانی صورت نمودار ہوئی' عورتوں نے دیکھ کے جھومنا شروع کردیا اور ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے : "یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَارَسُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْكَ" مرد بھی



گوہر شاہی کی تصنیف "مینارۂ نور" جس کا انگریزی میں ترجمہ کر کے یورپ کے مسلمانوں میں مفت تقسیم کیا گیا بلکہ زبردستی ان کے گھروں میں پھینکا گیا تاکہ وہ پڑھیں اور متاثر ہو کر گوہر شاہی مذہب اختیار کر کے گوہر شاہی کے مرید بن جائیں

جھوم رہے تھے اور "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ" پڑھ رہے تھے' اب وہ بزرگ مجمع سے گزر کر میری طرف بڑھے' جوں جوں قریب آرہے تھے' خوشی سے آنسو جاری ہوگئے' دیکھنے کی خواہش ہے لیکن نظر اُوپر کو نہیں اُٹھتی۔ نور ہے جسے آنکھوں کو دیکھنے کی تاب نہیں' نہ دیکھوں تو ارمان رہے اور دیکھوں تو جان جائے۔" (روحانی سفر: ص 24)

اس واقعہ سے پیر گوہر نے ثابت کیا ہے کہ نبی ﷺ اس کے پاس اس کی چِلّہ گاہ میں آئے اور غیر محرم عورتیں قطار در قطار ان کے استقبال میں کھڑی تھیں۔ یوں اس نے نبی مکرم کو غیر محرم عورتوں کے جھرمٹ میں ثابت کر دیا۔ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ الْھَفَوَاتِ۔

دیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین

رسول اللہ ﷺ کی ایک دِلخراش توہین :

توہین رسالت کا ایک اور انداز ملاحظہ کریں کہ شاید گوہر شاہی بٹیربازی کا شوق رکھتا ہے کہ اس کی اتنی پست ذہنیت ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مثال ایک بٹیرے باز کی دے دی جبکہ میرے پیارے آقا محمدؐ رسول اللہ ﷺ کو بھی ایک بٹیرے سے تشبیہ دے ڈالی۔ (نعوذ باللہ من ذالك)

گستاخانہ انداز ملاحظہ ہو :

"حضورِ پاک ﷺ کو جب لہولہان کیا گیا تو وہ (اللہ) انہیں دیکھ رہا تھا' پھر سرکار نے مثال دیتے ہوئے فرمایا : "جس طرح لوگ بٹیروں کو آپس میں لڑواتے ہیں' لیکن مالک دیکھتا ہے کہ بٹیرا اب زخمی ہونے لگا ہے تو اسے الگ کر لیتا ہے' اس کی مرہم پٹی کرتا ہے' اسے اچھا کھلاتا ہے بلکہ جاگ کر اس کی حفاظت بھی کرتا ہے کہ کہیں بلّی نہ کھا جائے' اب اگر اسے اپنے بٹیرے سے اتنی محبّت ہے تو اسے لڑواتا کیوں ہے؟" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 25)

آدم علیہ السلام کی توہین

amongst Djinns) This bacterium entered into as Satan's spy.

2. It is in relation to this that *Prophet Muhammad* ﷺ have stated, that when a human is born a Satan Djinn is born along with the human being. The companions asked the *Prophet Muhammad* ﷺ, "O" Prophet was one (Djinn) accompanying yourself?" The *Prophet Muhammad* ﷺ stated most definitely, and due it's proximity to me it became a Muslim.

3. When Prophet Adam was thrown onto the earth, due to the mischief, perpetrated by this Nafs he started to repent and asked for forgiveness. Satan observed that Adam's Nafs gradually became weak and in order to assist the Nafs Satan intended to place Khannaas inside Adam's body. One day, In Adam's absence Satan along with a child attended upon mother *Havva* (Eve) and said to her, I leave my child in your trust, I will collect him upon my return. Adam returned and saw the child, became angry and asked mother *Havva* (Eve) why have you allowed the enemy's child to sit here. Adam killed the child and buried it in the earth. The next day Satan returned, again in Adam's absence. As he could not see the child he shouted "Khannaas, Khannaas" the child emerged out of the ground calling "here, here". Satan left leaving the child there. On this occasion Adam cut the child into four pieces and the scattered the pieces on four mountains far and wide. Satan returned and again called,

at which Khannaas reappeared. Satan then left it and went away again. On this occasion Adam burnt him and threw the ashes in water. Again Satan returned and called, upon which it reappeared. Leaving it Satan went away. Adam by this time was very angry and could not think of a solution. He cut it into pieces and ate it. Satan then returned and in Adam's presence called *Khannaas* a voice came from close to Adam's heart, which said "Here" Satan replied, now remain there, this was my intended plan.

Now as a child grows he needs food for his physical body. In the same way the spiritual bodies lying in the inner dimensions too need sustenance. A child belonging to Non-Muslim family or a Muslim by name only, if it's lifestyle is that of a Non-Muslim and the child's upbringing was one of a Non-Muslim and the child's upbringing was one in which the *Holy Quran*, prayers and (*Dhikr* - the exhortation and remembrance of *Allah*) had no part to play then that child's *Latifa-e-Nafs* will have become very strong. The remaining *Lataif* will then become dependent upon the *Nafs* and being to take their sustenance from it. The sustenance is in the form *Naar* (evil fire). The *Latifa-e-Qulb* (S.B.) on the other hand is connected to angels and is never sustained by *Naar* (evil fire). It remains alive and maintains itself from the strength that it possesses until the age of forty. Should it not revive it's sustenance. *Noor* (light), upto this age then it dies. What remains is the heart, a mass of flesh the likes of which are found in dogs.

"مینارۂ نور" کے یورپ ایڈیشن میں آدم علیہ السلام کی دلآزار توہین کی جسارت کا فوٹو۔

آدم علیہ السلام کی گستاخی :

آدم علیہ السلام کے متعلق لکھتا ہے کہ :

"آپ علیہ السلام نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینکے گئے' ایک دن عرش و کرسی کا کشف ہوا جس پر ﴿ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ لکھا تھا' کشف کا مطلب تھا کہ آدم علیہ السلام اس کو وسیلہ بنائیں' تاکہ نفس کی اصلاح اور معافی ہو' آپ علیہ السلام نے جب اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے؟ جواب آیا : "تمہاری اولاد میں ہوں گے۔" نفس نے اُکسایا تیری اولاد سے ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے' یہ بے انصافی ہے' اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔"

(کتاب روشناس : ص 9' مینارہ نور : ص 11' پرانا ایڈیشن)

اللہ کے معصوم پیغمبر آدم علیہ السلام کے لئے "نفس کی شرارت......... پھینکے گئے...... یہ بے انصافی ہے اور........ دوبارہ سزا دی گئی۔" کیا یہ الفاظِ نبوت اور عصمت انبیاء کے شایانِ شان ہیں؟ اور پھر اس حکایت میں خود آدم علیہ السلام کو نبی اکرم سے حسد کرنے والے ثابت کیا گیا ہے۔ (استغفر اللہ)

مینارہ نور کے صفحہ : 11 پر یوں درج ہے کہ :

"جب آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے تو توبہ تائب میں لگ گئے' ابلیس نے دیکھا کہ آپ کا نفس کمزور ہو رہا ہے' اس کی مدد کے لئے خناس کو آپ کے جسم میں داخل کرنا چاہا۔"

آدم علیہ السلام شیطان کے بچّے کو کھا گئے :

یہ پیر یورپ اور انگریزی دان طبقہ کے لئے طبع کی گئی اپنی کتاب "مینارہ نور" کے انگلش ایڈیشن میں آدم علیہ السلام کے متعلق اپنی اس بات کی وضاحت ایک توہین آمیز قصے سے یوں کرتا

گوہر شاہی کے بارے میں علماء کرام کے فتوے

تکبیر نے ریاض احمد گوہر شاہی کے عقائد و خیالات پر علمائے دین کے فتاوی و آراء جمع کیں تاکہ عوام الناس کو آگاہی حاصل ہو سکے۔ اس حوالے سے نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مدیر ماہنامہ "بینات" مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اپنے فتوی میں لکھا ہے کہ:

"یہ شخص دین اور شریعت کا قائل نہیں نہ اس کو نماز روزے کا احترام ہے اور نہ شریعت کے محرمات سے پرہیز ہے اس لئے اس کی حیثیت مرزا غلام احمد قادیانی جیسی ہے اور اس کے ماننے والے گمراہ ہیں"۔

اس سلسلے میں نگران شعبہ تخصص جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مفتی نظام الدین' دفتر ختم نبوت کے مفتی محمد جمیل خان اور مدرسہ امینیہ للبنات کے مولانا سعید احمد جلال پوری نے اپنے مشترکہ فتوی میں لکھا ہے کہ:

"ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص کی مطبوعہ تصنیفات مثلاً روحانی سفر' رہنمائے طریقت' تحفۃ المجالس' روشناس اور مینارۂ نور کا بغور مطالعہ کرنے سے جو عقائد اس شخص کے معلوم ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ملحد و زندیق ہے لیکن لوگوں کو گمراہ کرنے اور اپنے الحاد و زندقہ کو چھپانے کے لئے تصوف کی اصطلاحات استعمال کر رہا ہے۔ نیز مذکورہ بالا کتاب "روحانی سفر" میں لکھا ہے کہ "جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے یکسوئی قائم رہے خلق خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو وہ مباح بلکہ جائز ہے۔" جبکہ احادیث نبویہ میں نشہ آور اشیاء کو حرام قرار دیا گیا ہے اور حدیث نبوی میں نبی اکرمؐ نے فرمایا (ترجمہ) "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔" نیز یہ شخص جس فقر اور تصوف کی دعوت دیتا ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لہذا ایسے عقائد رکھنے والے شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔"

بھارت کے دارالعلوم امام احمد رضا واقع مدینہ مسجد موسیٰ قلعہ دار اسٹریٹ ہنس روڈ' بائیکلہ' بمبئی کے "ادارہ شرعیہ" نے لکھا ہے کہ:

"ایسے اقوال و افعال کا مرتکب اور اس کا حامی و موئد حرام کار غضب جبار و قہار عزوجل اور عذابِ نار کا سزاوار ہے ---- ان کو مسلمانوں کی مساجد میں آنے سے روکا جائے اور ان کے حلقہ ذکر واجتماعات پر پابندی لگوائی جائے۔"

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ نے اپنے فتوی میں لکھا ہے کہ:

"عملی اعتبار سے وہ (گوہر شاہی) چرسی اور بے نمازی اور بدکردار عورتوں سے تعلق رکھنے والا فاسق و فاجر ہے اس کی کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کا معتقد ریاض احمد گوہر شاہی جاہل اور سخت گمراہ ہے اور ایک نیا فرقہ بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہئے اور اس کی صحبت میں بیٹھنے سے گریز کرنا چاہئے۔"

دارالافتاء' دارالعلوم جامعہ حنفیہ (قصور) نے لکھا ہے کہ:



دارالافتاء




[redacted]

دارالعلوم امام احمد رضا

DARUL ULOOM IMAM AHMED RAZA

EDARA-E-SHARAIYA



ادارۂ شرعیہ

"انجمن سرفروشان کا بانی فاسق و فاجر' ضال و مضل' ملحد و زندیق ہے۔ شریعت المطہرۃ الغراء کا استہزا اور مذاق اڑانے والا ہے۔ اور یہ کفر ہے۔ اس کے خارج عن الاسلام ہونے میں کوئی شک نہیں۔"

اس کے علاوہ جامعہ غوثیہ' مدرسہ جلالیہ عزیز العلوم' دارالعلوم قادریہ سبحانیہ' دارالافتاء دارالعلوم احسن البرکات اور دارالافتاء دارالعلوم حامدیہ رضویہ نے گوہر شاہی کے عقائد کو خلاف شریعت قرار دیتے ہوئے اپنے اپنے فتاوی میں اس کا پردۂ کفر چاک کیا ہے۔

ہفت روزہ "تکبیر" (31 اکتوبر 1996ء) کے گوہر شاہی کے متعلق علماء کرام سے حاصل کردہ فتاویٰ کا عکس' جس میں اس کو مرزا غلام احمد قادیانی' ملحد' زندیق' حرام کار' فاسق' فاجر' ضال و مضل' اور خارج عن الاسلام قرار دیا گیا۔

ہے :

"جب آدم علیہ السلام کو (اس غلطی کے سبب جو ان کے نفس کے بہکانے کی وجہ سے سرزد ہوئی تھی) زمین پر اُتارا گیا تو آپ علیہ السلام پچھتائے اور معافی کے طلب گار ہوئے' شیطان نے محسوس کیا کہ آدم علیہ السلام کا نفس کمزور ہو گیا ہے تو اس نے ارادہ کیا کہ وہ نفس کی مدد کے لئے آدم علیہ السلام کے بدن میں خناس داخل کر دے۔ ایک دن آدم علیہ السلام کی غیر موجودگی میں شیطان ایک بچّے کو ساتھ لے کر اماں حوّا کے پاس آیا اور کہنے لگا : "میں اپنا بچّہ آپ کے بھروسے پر چھوڑ کر جا رہا ہوں' واپسی پر میں اسے ساتھ لیتا جاؤں گا۔" آدم علیہ السلام جب واپس آئے تو شیطان کے بچّے کو دیکھ کر ناراض ہوئے' اماں حوّا سے پوچھنے لگے : "تم نے دُشمن کے بچے کو یہاں کیوں بیٹھنے دیا؟"... آدم علیہ السلام نے بچّے کو قتل کر کے دفن کر دیا' اگلے روز شیطان آدم علیہ السلام کی غیر موجودگی میں آیا' جب اسے بچّہ نظر نہ آیا تو اس نے پکارا : "خناس! خناس!" یکایک (مقتول) بچّہ زمین سے نکل آیا اور پکارا : "میں اِدھر ہوں!" شیطان بچّے کو وہیں چھوڑ کر چلا گیا' آدم علیہ السلام نے اس بچّے کے چار ٹکڑے کئے اور دُور دراز واقع چار پہاڑوں پر بکھیر دیئے' شیطان آیا اور دوبارہ پکارا تو خناس حاضر ہو گیا' شیطان نے پھر اس کو وہیں چھوڑا اور خود چلا گیا' اس موقع پر آدم علیہ السلام نے بچّے کو آگ میں جلا کر اس کی راکھ پانی میں ڈال دی' شیطان دوبارہ آیا اور اس کو پکارا' جس پر وہ دوبارہ آ موجود ہوا' شیطان اس کو وہیں چھوڑ کر چلا گیا' اس مرتبہ آدم علیہ السلام بہت ناراض ہوئے اور (اس مسئلہ کا) کوئی حل نہ سوچ سکے' لہٰذا انہوں نے شیطان کے بچّے کو ٹکڑوں میں کاٹا اور کھا گئے۔ شیطان پھر آدم علیہ السلام کی موجودگی میں ہی آیا اور اس (بچّے) کو پکارا : "خناس!' آدم علیہ السلام کے دِل کے قریب سے آواز آئی جو کہہ رہی تھی : "میں یہاں ہوں۔" شیطان نے کہا : "اب تم یہیں رہو' میرا مطلوبہ پروگرام (یا مقصد) یہی تھا۔" (مینارہ نور انگلش ایڈیشن : ص 9 تا 11)

پیر نبی سے افضل ہے :

"نبی دیدارِ الٰہی کو ترستے آئے اور یہ (اولیاء اُمت محمدی ہر وقت) دیدار میں رہتے ہیں' ولی نبی ﷺ کا نعم البدل ہے۔" (مینارہ نور : ص 39' 40)

ایک دوسری جگہ گوہر شاہی اس مسئلہ میں یوں گوھر افشانی کرتا ہے :

"نبی کا نعم البدل ولی ہوتا ہے' جس طرح شکر نہ ہو تو گڑ استعمال کرتے ہیں۔ ان کا ("ولیوں" کی) بُرائی کرنے یا انہیں ستانے سے ایک دفعہ ہی سارا ایمان جاتا رہتا ہے۔" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 29)

کس طرح ولی کو نبی پر فوقیت دے کر ولی کو نبی ﷺ کا نعم البدل قرار دیا ہے حالانکہ ولی' صحابی اور تابعی تو کجا تبع تابعی کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ ولی کو نبی پر فوقیت ہو اور ولی نبی کا نعم البدّل ہو اور اس سے اچھّا و بہتر ہو۔ پھر یہ ننگے پیر اور اپنے ہوش وحواس سے بے خبر بھنگی تو انسانیت کے زمرے میں بھی نہیں آتے' چہ جائیکہ نبی سے افضل ہوں۔

خضر علیہ السلام کی شان میں گستاخی :

"خضر علیہ السلام ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے' جیسا کہ خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا' ولایت بدعت سے مبرا نہیں۔" (رُوحانی سفر : ص 39 - 52)

"موسیٰ علیہ السلام شریعت کے عالم تھے اور خضر طریقت کے فقیر تھے۔ جو (کام) موسیٰ کے نزدیک گناہ تھا' وہ خضر کے نزدیک کارِ ثواب تھا۔" (استغفر اللہ) ------

(رُوحانی سفر : ص 32)

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے سیب بھیجے..... پیر گوہر کا دعویٰ :

پیر گوہر اپنی کتاب رُوحانی سفر : ص 19' 20 پر لکھتا ہے کہ اس کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ نے سپیشل طور پر پھل بھیجے اور کہا : "آج ہم نے تم کو یاد کیا ہے..." (نعوذ باللہ) کہاں یہ پیر گوہر اور

کہاں سیّدہ طاہرہ' مطہرہ' فاطمہ رضی اللہ عنہا... ملاحظہ ہو کہتا ہے:

"چلّہ گاہ میں بیٹھا حسب معمول فاتحہ پڑھ رہا تھا' ایک شخص آکر قریب ہی بیٹھ گیا' اس کے ہاتھ میں کٹے ہوئے سیبوں کی پلیٹ تھی' میں نے پلیٹ پہچان لی' یہ وہی پلیٹ تھی جس میں سیب کاٹ کر راولپنڈی میں فاتحہ دیا کرتا تھا' اس نے پلیٹ میرے ہاتھوں میں دی اور کہا کہ یہ سیب فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بھیجے ہیں اور کہا ہے: "تم حالتِ خوشی میں ہم کو یاد کیا کرتے تھے اور آج حالتِ غمی میں ہم نے تم کو یاد کیا ہے۔" میں نے وہ سیب کھا لئے۔"

پھر گھنٹی بجی:

گوہر شاہی ایک دوسری جگہ بھی یہ ثابت کر رہا ہے کہ اسے عالمِ ارواح سے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ عالمِ ارواح میں جب مُردوں کو کھانا تقسیم ہوتا ہے تو چرچ کے گھنٹے کی طرح وہاں بھی گھنٹی بجتی ہے۔ عالمِ ارواح سے اپنے آپ کو کھانا کھلائے جانے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتا ہے:

"جس وقت میں اس لائن کی جستجو اور تحقیق میں تھا تو ایک دن اپنے گاؤں ڈھوک گوہر شاہ کے آبائی قبرستان میں گیا کہ چلو بابا گوہر شاہ کے مزار پر فاتحہ پڑھ لوں جیسے ہی قبرستان پہنچا میرا ظاہر و باطن ایک ہو گیا' آنکھ کھولوں یا بند کروں وہی منظر نظر آئے۔ کیا دیکھا کہ جو بچّے اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اپنی قبروں سے باہر کھیل رہے ہیں اور بڑے بوڑھے عبادت میں مشغول ہیں گوہر شاہ بابا اور ان کی اہلیہ بھی اپنی قبروں سے باہر عبادت میں مشغول ہیں۔ اتنے میں ایک گھنٹی بجی اور اُوپر سے کھانا اور پھل وغیرہ تشتریوں میں آیا۔ بابا گوہر شاہ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کھانا کھلانا چاہا' میں پہلے تو انکار کرتا رہا پھر کچھ سوچ کر ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیا۔ کھانا لذیذ تھا' میں نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اس طرح قرآنِ پاک کی آیت کی تصدیق مجھے کرائی گئی' میں روز بروز اس لائن میں بڑھتا رہا۔ یہ تمام دیکھ کر میں نے دنیا چھوڑ دی ورنہ کوئی انسان اس طرح سب کچھ لٹانے پر تیار

ہوتا ہے۔"

(پندرہ روزہ سرفروش یکم تا پندرہ دسمبر98ء)

بیت اللہ کی توہین

چونکہ گوہر شاہی باطنی علم پر یقین رکھتا ہے' اس لئے اس کی ہر بات مسلمانوں سے علیحدہ ہی ہوتی ہے' اس نے اپنا ایک کعبہ بھی باطنی طرز کا بنا لیا ہے' اس کا عقیدہ ہے دِل میں اگر کعبہ کی تصویر بس جائے تو وہ اصل کعبہ سے زیادہ افضل ہے' اس طرح اس افضل اور اعلیٰ کعبہ کے ہوتے ہوئے اب اس کو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پتھروں کے بنائے ہوئے ادنیٰ کعبہ کی طرف جانے کی ضرورت نہ رہی' بقول شاعر ؎

دَم بدم سجدے پہ سجدہ کیا کرتے ہیں
ہم نے کعبہ تیرے کوچے میں بنا رکھا ہے

اب اس نئی طرز کے کعبہ کے متعلق آپ بھی سنیں' لکھتا ہے :

"کسی کے دِل میں خانہ کعبہ بس جاتا ہے' کسی کے دِل میں اسم ذات "اللہ ھُو" کسی کے دِل میں حضور پاک ﷺ کا روضہ بس جاتا ہے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مجدد الف ثانی نے دیکھا کہ باطنی مخلوق جِنّات وغیرہ انہیں سجدہ کر رہے ہیں' پریشان ہوئے کہ انسان کو سجدہ جائزہ ہی نہیں' سجدہ تو اللہ کو ہوتا ہے' غیب سے آواز آئی : "یہ سجدہ تمہیں نہیں' بلکہ تمہارے دِل میں جو خانہ کعبہ بس گیا ہے' اسے سجدہ کر رہے ہیں۔" وہ خانہ کعبہ جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رکھی' یہ خانہ کعبہ جو دِل میں بس جاتا ہے' اس کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ رکھتا ہے' اسی لئے اس کعبہ کو اس خانہ کعبہ سے فضیلت ہے۔"

(روزنامہ انقلاب کراچی 17 اکتوبر 1996ء)

نور کی برسات :

یہ لوگ ثابت کرتے ہیں کہ کعبۃ اللہ میں جائیں تو وہاں بھی ان لوگوں پر گوہر شاہی کی

ہی برکت سے انوار کی برسات برستی ہے۔ اس بات کی تصدیق کوئی عام مرید نہیں بلکہ گوہر شاہی کے والد فضل حسین خود ان الفاظ میں کر رہے ہیں :

"جیسے ہی ہم حرم شریف میں داخل ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہاں کی ہر چیز اللہ اللہ کر رہی ہے۔ آپ یقین کریں کہ اتنا نور تھا کہ آسمان بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایسی کیفیت طاری ہوگئی کہ جو بیان سے باہر ہے۔ جذبات بے قابو تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسی اثناء میں مجھ پر ہلکی ہلکی پھوار پڑنی شروع ہوگئی۔ میں حیران تھا کہ ہمارے دوسرے ساتھیوں پر یہ پھوار کیوں نہیں پڑ رہی۔ برآمدے میں بیٹھے تھے میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ کیسی بارش ہے کہ باوجود چھت کے مجھ پر پڑ رہی ہے اور فرش بھی گیلا نہیں ہو رہا۔ میں نے جلدی سے اپنے کپڑوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ بھی خشک تھے۔ اس شبنم نما بارش نے مجھے اتنا سکون عطا کیا کہ اس کا بیان ناممکن ہے۔ اسی اثناء میں ایک باریش بزرگ میرے سامنے آئے اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمانے لگے۔ تم بڑے خوش نصیب ہو۔ تمہارے اُوپر جو ہلکی ہلکی بارش پڑ رہی ہے۔ یہ شبنم نہیں بلکہ نور کی بارش ہے۔ یہ قسمت والوں پر پڑتی ہے اور اس وقت یہ صرف تمہارے اوپر ہی پڑ رہی ہے۔"

(پندرہ روزہ صدائے سرفروش 15 فروری 1999ء)

سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے ملاقات :

گوہر شاہی کے معتقدین جب بیت اللہ میں جاتے ہیں تو نہ صرف نور کی برسات ان پر برستی ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر صحابہ سے بھی ان کی ملاقات ہوتی ہے۔ گوہر شاہی کے والد بھی سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سے ملاقات کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے دِلخراش توہین کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"جب ہم صفا مروہ کی پہاڑیوں پر پہنچے تو نور کی بارش میں ہمیں حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور آپ کے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر متبرک شخصیات ایک لمبی قطار کی صورت میں

موجود تھیں۔ ہم سب وہاں تھکے ہوئے کھڑے تھے لیکن کیفیات کی وجہ سے سب مستعد تھے۔ میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو کافی دیر دیکھتا رہا۔ آپ کا رنگ سیاہ اور چمکدار تھا اور جسم مبارک پر گھنگریالے بال تھے۔ جسامت بھاری تھی اور حجاج کی طرح جسم پر ایک بیلٹ باندھا ہوا تھا........ جنت المعلیٰ میں کسی سے ظاہر یا باطن سے ملاقات نہیں ہوئی۔ البتہ ایک کو دیکھا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت بلال حبشی کی بیوی تھیں۔ لیکن وہاں ہمیں قبروں کو دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ قبریں بالکل زمین سے لگی ہوئی ہیں۔ صرف برائے نام نشانات ہیں۔ وہاں بڑی متبرک شخصیات دفن ہیں لیکن لوگوں کو اس کی خبر نہیں۔

(پندرہ روزہ صدائے سرفروش یکم تا پندرہ فروری 1999ء)

محفل ذکر میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شرکت :

گوہر شاہی کے والد نے ہی یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ جب ہم مکّہ مکرمہ میں تھے تو ہمارے لوگوں نے محفل ذکر منعقد کی تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا اویس قرنی کے ہمراہ شرکت کی اور پھر گوہر شاہی کے دو مُریدوں کی محفل سے غیر حاضری کو ناپسند کرتے ہوئے اُٹھ کر چلے گئے۔ لہٰذا گوہر شاہی کا والد کہتا ہے :

"جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے وہاں عبدالوحید بھیا کراچی والے اکثر پریشان ہو جایا کرتے تھے۔ باطنی طور پر ہم نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ جس بلڈنگ میں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ قبرستان پر تعمیر کی گئی تھی۔ (بعد میں شاہ صاحب نے بھی اس کی تصدیق فرمائی) قابل غور بات یہ ہے کہ اگر عبدالوحید کو کوئی پریشانی یا تکلیف ہوتی تو درود کی محفل میں بیٹھنے سے دُور ہو جاتی کیونکہ دُرودِ پاک کی محفل پر حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص نظر ہوتی ہے۔ ہم وہاں روزانہ درود شریف کی محفل اور ذکر کرتے تھے۔ ایک دن ہمارے دو ساتھی درود کی محفل میں موجود نہ تھے۔ دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے درودِ پاک کی محفل میں رونق بخشی۔ معلوم ہوتا تھا کہ آقا علیہ السّلام نے دونوں ساتھیوں کی غیر موجودگی

کو اچھا محسوس نہ کیا اور جلد ہی تشریف لے گئے۔

(پندرہ روزہ صدائے سرفروش یکم تا پندرہ فروری 1999ء)

بیت اللہ میں بھی اللہ ھُو :

یہ لوگ بیت اللہ میں پہنچ کر بھی اللہ ھُو کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور وہ اذکارِ مسنونہ ان کے نزدیک ذرا فضیلت والے نہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرما دیا ہے بلکہ ان کو وہاں جا کر بھی سارا عالم ہی گوہر شاہی کا من گھڑت ذکر اللہ ھُو کرتا دکھائی دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو' کہتے ہیں :

"جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نمازِ جمعہ کے وقت عوام کا بہت زیادہ ہجوم تھا۔ مجھے حرم شریف میں نزدیک کہیں جگہ نہ ملی۔ خطبہ شروع ہونے والا تھا لہٰذا میں ایک طرف الگ تھلگ دُور جا کر بیٹھ گیا اور ہدایت کے مطابق ذکر میں لگ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے قطار در قطار سفید لباس میں ملبوس فرشتے خانہ کعبہ پر اس طرح اُتر رہے ہیں جس طرح ہیلی کاپٹر کے ذریعے چھاتہ بردار فوج اُترتی ہے۔ فرشتوں کے ہجوم جمعہ کی نماز کے لیے اُترتے جاتے اور نمازیوں میں شامل ہوتے جاتے تھے۔ آپ یقین کریں کہ میں نے وہاں فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد دیکھی کہ دُنیا کی آبادی ان کے سامنے مجھے کم محسوس ہونے لگی۔ سارا عالم اس وقت جگمگا رہا تھا۔ حجاج اللہ کے حضور گڑگڑا کر دُعائیں مانگ رہے تھے۔ کسی کو کوئی ہوش نہ تھا۔ مجھے تو سارا عالم اللہ ھُو کرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ نور کی بارش' فرشتوں کی قطاریں' گنہگاروں کی دُعائیں' ایک ایسا منظر تھا کہ کبھی بھلایا نہیں جا سکتا تھا۔ وہ کیفیات اللہ سب کو نصیب کرے۔ (آمین)

(پندرہ روزہ صدائے سرفروش یکم تا پندرہ فروری 1999ء)

پیروں کی ٹولیاں :

بیت اللہ میں پہنچ کر بھی ان کو پیر پرستی سے فرصت نہیں' وہی ذکر فکر رہتی ہے۔ وہاں بھی ان کو رجال الغیب اور پاکستان کے پیر جو مر چکے ہیں اور زندہ پاکستان میں موجود ہیں چلتے

فتویٰ بابت

فتنۂ گوھریہ
انجمن سرفروشانِ اسلام

از

مفتی اعظم حضرت قبلہ مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ (مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی)

منجانب : جمعیت اشاعتِ اہلسنت نور مسجد کاغذی بازار ۔ کراچی

سوال :-

قبلہ محترم فقیہ عصر حضرت مولانا حضرت مفتی [illegible] صاحب دامت برکاتہم [illegible] ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کے بانی [illegible] روشناس" کی بعض عبارتوں کے بارے میں آپ کا فتویٰ شائع ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں [illegible] السعید" لاہور میں شائع ہوا ہے۔ کہ ہمارے ایک عالم مولانا سعید احمد اسعد صاحب [illegible] یا ہے کہ گوہر شاہی پکے سچے سنی مسلمان ہیں اور انہوں نے اپنی ان تحریروں سے رجوع کرلیا [illegible] شاہی کی تحریر کی عکس کاپی لرسال خدمت ہے مہربانی فرماکر مطلع فرمائیں کہ کیا ان کی یہ [illegible] مائیں کرم ہوگا۔

فقط والسلام [illegible] محمد افضل کوثری جامعہ [illegible] آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد پاکستان

الجواب :-

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی نے [illegible] رجوع و توبہ بھی نہیں ہے اور اس تحریر میں جو لکھا ہے وہ جھوٹ بھی ہے۔ روحانی سفر نامی [illegible] کہ میں بیدار ہوگیا تو معجزہ سب ہوا جس پر ہم نے فتویٰ دیا اور ابھی بھی یہ کتاب چھپ رہی ہے اور [illegible] ہے جیسا کہ کوئی شخص گناہ بھی کرتا رہے اور یہ بھی کہتا رہے کہ میں توبہ کرتا ہوں اس کے علاوہ حدیث میں [illegible]

توبۃ السر بالسر وتوبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ

یعنی چھپے ہوئے گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر توبہ کرنے سے ہوجاتی ہے اور اعلانیہ گناہ کی توبہ اعلانیہ ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اگر واقعی توبہ کرنا چاہتا ہے تو پہلے اس کتاب کی اشاعت بند کرے اور ان گستاخانہ عبارات کو لکھ کر ان سے بیزاری کا اعلان اسی طرح کرے جس طرح اس کتاب کی اشاعت لاکھوں کی تعداد میں کی گئی ہے۔

سوال :-

حضرات علماء اہل سنت کی خدمت میں السلام علیکم

ازراہ کرم شریعت کے مطابق فتویٰ دیکر اہل سنت کو ایک عظیم فتنہ سے بچائیے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نامی ایک شخص نے انجمن سرفروشان اسلام نامی ایک انجمن بنائی ہے۔ اسی انجمن کے تحت اس نے اپنی ریاضتوں اور مجاہدوں کے واقعات کو کتابی صورت میں بنام "روحانی سفر" شائع کیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید کوئی نیا فرقہ جنم لے رہا ہے۔ اس کتاب میں "ریاض احمد [illegible] نے اپنے کارناموں کا اظہار کیا ہے مثلاً کھردیار میں بتے ایمانی [illegible] جھوٹ شعار بن گیا۔ ہی مجھے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی [illegible] سے مرزائیت اور کچھ جاہلیت کا اثر ہوگیا۔ پوری کتاب [illegible] بھی صراحتاً توبہ کا ذکر نہیں [illegible] شخص بقول خود کچھ کلو بلی اور کچھ کچھ جاہل ہے۔

"ایسے میں اس نے [illegible] پیدا ہوئی یہ شخص (یعنی جرکی) ہزاروں علیہ [illegible] تکبر ان کا شعار ہے

یہ شخص [illegible]

[illegible] ہمت کری اور چلہ کا

میں پہنچ گیا [illegible] بلکہ موالن

مستان کی [illegible] اولیائے کرام [illegible] جو نقہ کے

کی تیر [illegible] جانے کا

اقرار کرتا [illegible] کی انجمن

سرفروشان [illegible] کراچی

الجواب :-

[illegible] سوال [illegible] سفرے

ملاکر دیکھا تو [illegible] اس اثر کے

زائل ہونے کا اس [illegible] ظاہر ہے۔ اس

نسق وفجور سے توبہ کا [illegible] السلام جن کی

موت کا قول راجح ہے۔

بخاری شریف [illegible]

یعنی جس کسی نے [illegible]

لہٰذا یہ شخص اولیاء کرام [illegible] کچھ کیا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ

نے قرآن کریم میں بیان فرمایا :

وما فعلتہ عن امری

[illegible] میں نے نہیں کیا۔

پھر ان کو قابل قرار دینا انتہائی گمراہی اور [illegible] ہو اس کا مصنف ریاض احمد گوہر شاہی جاہل اور سخت گمراہ ہے اور ایک نیا فرقہ بناکر مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے اور اس کی صحبت میں بیٹھنے سے احتراز کرنا چاہیے۔ قرآن کریم میں ہے :

فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین (سورہ ۶ الانعام، آیت ۶۸) یعنی مت بیٹھ نصیحت آجانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ۔

اور بخاری شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (مشکوٰۃ، باب الاعتصام، بالکتاب والسنۃ)

یعنی اپنے کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔ وہ تمہیں گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں مبتلا کریں تم کو۔

مفتی محمد وقار الدین (مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی) کا گوہر شاہی کے متعلق واضح اور دو ٹوک فتویٰ کا فوٹو۔

پھرتے نظر آتے ہیں۔ گوہر شاہی کے والد سے پندرہ روزہ سرفروش کے نمائندہ کا سوال و جواب پڑھیں، کہتے ہیں :

سوال : ابا جی! کہا جاتا ہے کہ خانہ کعبہ میں رجال الغیب والے رات کسی مخصوص وقت میں طواف کے لیے آتے ہیں۔ اس کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

جواب : جی ہاں! مخصوص وقت میں یہ ولی اللہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔ ایک رات ہم بارہ بجے کے قریب کعبہ شریف کی طرف نکل گئے۔ دیکھا کہ بہت سے بزرگ خانہ کعبہ کے گرد جمع ہیں اور آہستہ آہستہ چل رہے ہیں۔ ان میں ظاہری بزرگ بھی تھے جو اس وقت حیات ہیں اور وہ بھی تھے جو باطن میں ہیں۔ اچانک بزرگوں کا ایک لشکر برآمد ہوا۔ آگے آگے گھم کول شریف والے زندہ پیر تھے اور دیگر بزرگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ ان کے علاوہ او بھی بڑی بڑی ہستیاں طواف کر رہی تھیں۔ رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ اچانک ہمارے گاؤں کا رہنے والا ایک واقف کار میرے قریب آیا اور کہا کہ میں خانہ کعبہ میں ہی ملازم ہوں، آبِ زمزم پر میری ڈیوٹی ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ وقت بڑے بڑے ولی اللہ لوگوں کا ہے۔ اس وقت دُنیا کے تمام ملکوں میں سے بزرگ خانہ کعبہ کی زیارت و طواف کے لیے تشریف لاتے ہیں اور اس وقت نور کی بارش ہوتی ہے۔ واقعی ہم نے جب آنکھیں بند کیں تو ہر طرف نور کی بارش ہو رہی تھی۔ عجیب اور پُر کیف منظر تھا، ہر چیز نور سے ایسے چمک رہی تھی کہ ہزاروں ٹیوب لائٹس کی روشنی بھی اس کے سامنے ماند تھی۔

(پندرہ روزہ صدائے سرفروش یکم تا پندرہ فروری 1999ء)

دیدار اور ریال :

اس فرقہ کے افراد کہتے ہیں کہ جب ہم مدینۃ الرسول میں جاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نہ صرف یہ کہ دیدار کرواتے ہیں بلکہ ریال بھی دیتے ہیں اور یہ جو کچھ پیچھے بیان ہو چکا ہے اور اب ہونے والا ہے سب گوہر شاہی کی برکت سے ہے۔ اس بات کی وضاحت میں گوہر شاہی کا باپ فضل حسین بیان کرتا ہے :

"جیسے ہی ہم روضہء رسول پر پہنچے تو حضور نبی کریم نے اپنا دیدار عطا فرمایا۔ آپ ؐ نے تبسم فرماتے ہوئے اشاروں سے ہماری خیریت دریافت کی۔ ہماری خوش بختی کہ جونہی ہم نے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے تو رحمت عالم نے اپنے دست مبارک دراز فرما لیے۔ دوسرے دن بھی ہم روضہء اقدس پر حاضری کے لیے پہنچے۔ ہمارے دو ساتھیوں نے کاروبار میں ترقی، رکاوٹوں کی دُوری اور گھر کی بیماری کے لیے دُعا کرنے کی درخواست کی۔ جیسے ہی ہم جالیوں کے قریب پہنچے۔ حضورِ پاک ﷺ نے کمال شفقت سے پھر دیدار کرایا اور تبسم فرماتے ہوئے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔ ہم نے بھی دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ اچانک ہم نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے چہرے پر کچھ غمی کے آثار نمایاں ہوئے اور آپ اچانک ہماری نظر سے اوجھل ہو گئے۔ یا اللہ! ہم سے کوئی خطا سرزد تو نہیں ہو گئی جس کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ ہم بجھے دِل کے ساتھ واپس آ گئے۔

تیسرے دن ہم پھر روضہء اقدس پر پہنچے۔ ہر طرف لوگ موجود تھے۔ اس اثناء میں ایک گورے رنگ کا آدمی جو شکل و صورت سے عربی معلوم ہوتا تھا، ہجوم کو چیرتا ہوا، ہاتھ میں چھڑی لیے ہوئے میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تلاشی دو۔ میں اس عمل پر حیران تھا۔ خیر میں نے اپنی بیلٹ اور سلوکا وغیرہ چیک کروایا۔ اچھی طرح تلاشی کے بعد مسکراتا ہوا عربی میں کچھ کہتا ہوا کسی اور کی طرف تلاشی لیے بغیر وہ شخص ہم سے رخصت ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے فوراً اپنا سلوکا اور بیلٹ چیک کیا۔ اپنے بیلٹ کے خانے میں بہت سارے ریال دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ وہ اتنی بڑی رقم تھی کہ وہاں خرچ کرنے کے باوجود بھی کچھ ریال بچ گئے تھے۔ میں نے سوچا کہ یہ بھی ایک خاص کرم ہے کہ باطنی کرم کے ساتھ ساتھ ظاہری طور پر بھی نوازا جا رہا ہے۔ آپ یقین جانیں کہ حج بیت اللہ کے دوران اور روضہء رسول پر حاضری کے وقت جو عنایتیں مجھ پر ہوئیں یہ سب شاہ صاحب (گوہر شاہی) کی وجہ سے ہی تھیں۔ میں شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ سمجھتا ہوں اور اتنی ہی عزت کرتا ہوں جتنی کہ آپ لوگ کرتے

ہیں- میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے ایسی عظیم ہستی کا باپ بنایا ہے-

(پندرہ روزہ صدائے سرفروش یکم تا پندرہ فروری 1999ء)

علمِ غیب کے دعویدار کی جہالت :

پیر گوہر علمِ غیب جاننے کا دعویدار ہے' جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ دینی اور دُنیاوی دونوں علوم سے کورا اور جاہل ہے' اس کی جہالت کا صرف ایک نمونہ آپ بھی دیکھیں' پیر گوہر اپنی تصنیف "روشناس" میں لکھتا ہے :

"بہشت والے (جنّت میں) حور و قصور سے مجامعت کر سکیں گے-"

عِلم کے اندھے کو یہ نہیں پتہ کہ قصور قصر کی جمع ہے جو عربی لفظ ہے اور جس کے معنی محلات ہیں' اور حقوقِ زوجیت بیوی کے ادا کئے جاتے ہیں نہ کہ محلات' کوٹھیوں' بنگلوں اور مکانوں کے-

توہینِ ملائکہ

منکر نکیر گرفتار :

اسی طرح کا ایک اور واقعہ سُن لیں اور اس کا گندہ عقیدہ جان لیں' جس میں اس نے منکر نکیر بھی گرفتار کروا دیئے ہیں- کتاب "اعجازِ غوثیہ" کے حوالہ سے لکھا ہے :

"قبر میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاس منکر نکیر آئے .... تو آپ نے ان دونوں کے ہاتھ مضبوط پکڑ لئے اور کہا : "پہلے میرا ایک سوال تم سے ہے' کہ تم نے خُدا کے حضور یہ کیوں کہا ﴿ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا ﴾ "اے ربّ! تو اس میں ایسا نائب بنانا چاہتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے گا اور کشت وخون کرے گا-" جب تم اس کا جواب دو گے تب میں تمہارے سوال کا جواب دوں گا' جب

تک تم جواب نہ دو گے تب تک میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا' یہ سُن کر منکر نکیر کے چھکے چھوٹ گئے ..... آپ نے فرمایا : "تم میں سے ایک کو چھوڑتا ہوں کہ وہ جاکر فرشتوں کے گروہ سے (اس سوال کا جواب) پوچھ کر آئے .... (فرشتے اللہ تعالیٰ کے پاس گئے) تو اللہ نے فرمایا : "خطا معاف کراؤ ورنہ رہائی نہ ہو گی۔" الغرض تمام فرشتے حاضر ہو کر اپنی تقصیر کے عذر خواہ ہوئے۔"

(تحفۃ المجالس : ص 8 از گوہر شاہی)

فرشتوں کو قبر میں (خوب) ستانا :

پیر گوہر اپنے بتائے ہوئے خود ساختہ ذکر پر فخر کرتے ہوئے مریدوں کو ہدایت کرتا ہے کہ تم قبر میں فرشتوں کو (خوب) ستانا اور ان کے سوالوں کا جواب نہ دینا' آیئے! ان کی زبانی سنئے :

"تم بے خوف ہو کر بڑی شان وشوکت سے قبر میں چلے جانا' فرشتے جب پوچھیں : "بتا تیرا رب کون ہے؟" (تو) خاموش ہو جانا' ان کو (خوب) ستانا' وہ بار بار پوچھیں گے (تم) جواب نہ دینا' آخر کہیں گے : "تو گونگا تو نہیں (بہرا تو نہیں) جو جواب نہیں دے رہا۔" پھر تم کفن کو پیچھے ہٹانا (تمارے دِل پر) اللہ لکھا ہو گا۔ ان کو جرأت نہ پڑے گی کہ تم سے دوسرا سوال پوچھیں' سلام کہیں گے اور کہیں گے کہ "ہم جا رہے ہیں' تو جانے اور تیرا ربّ جانے۔"

(بحوالہ خطاب گوہر شاہی بر موقع مکین گنبد خضراء کانفرنس بذریعہ آڈیو کیسٹ)



چند دیومالائی اور افسانوی حکایات

یہ گمراہ پیر اور اس کے مُرید لوگوں کو گمراہ کرنے اور اپنا مُرید بنانے کے لئے طرح طرح کے افسانوی اور دیومالائی قصّے اور حکایات سناتے ہیں۔ چند ایک آپ بھی سُن لیں :

گوہر شاہی کی اُڑنے والے گدھے پر پرواز :

جس طرح نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایک جانور براق پر سوار کرکے راتوں رات عالمِ بالا کی معراج کروا دی تھی، گوہر شاہی نے بھی ایک عجیب و غریب معراج کا دعویٰ کیا ہے، جس میں اس کو عالمِ بالا کی بجائے پورے پاکستان کی سیر کرائی گئی، اسی کی زبانی سنئے :

"اتنے میں میری نظر گدھے پر جا پڑی، وہ مجھے دیکھ کر ہنستا ہے، میں پریشان سا ہوگیا کہ یہ کیسا گدھا ہے جو (مجھے دیکھ کر) ہنس رہا ہے!! اب وہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اُوپر سوار ہو جاؤ، میں ہٹتا ہوں اور بچتا ہوں، پھر گدھے کے ہونٹ ہلتے ہیں، جیسے کچھ پڑھ رہا ہو، جوں جوں اس کے ہونٹ ہلتے گئے میں اس کی طرف کھنچتا چلا گیا اور آخر خود بخود اس کے اُوپر سوار ہوگیا، وہ گدھا تھوڑی دیر بھاگا (جیسے رن وے پر جہاز بھاگ کر اُڑنے کی تیاری کرتا ہے) اور پھر ہوا میں اُٹھنے لگا، میں نے اس کو باقاعدہ راوی، چناب کا دریا عبور کرتے دیکھا، اپنے گاؤں کے اُوپر بھی پرواز کی، یعنی اس گدھے نے پورے

پاکستان کی سیر کرا دی۔" (روحانی سفر: ص 8)

اس کے بعد پیر صاحب اس گدھے کو شیطان قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"اس دن کے بعد یعنی 20 سال کی عمر سے 32 سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا' نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی' جمعہ کی نماز بھی نہ ادا ہو سکی۔"

(روحانی سفر: ص 8)

جب دھوتی کا قلب جاری ہو گیا:

پیر گوہر کی مُریدوں کی طرف سے سب سے بڑی خوبی یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ بندے کا فوری قلب جاری کر دیتا ہے لیکن ہمیں اسکے ایک خاص مُرید اور نعت گو نے ذکر کے سلسلہ میں ایک خاص کرامت سنائی' آپ بھی پڑھیں اور انکی عقل اور دین و مذہب پر کف افسوس ملیں۔ 1995ء میں لکشمی چوک لاہور کے جلسہ کے اختتام کے بعد انکے مُرید نے بتایا:

"ایک دفعہ پیر گوہر چلّہ کاٹنے کے دوران سیہوّن کے چشمہ پر نہانے گئے۔ نہانے کے بعد اپنی دھوتی (لنگی' شلوار کی جگہ پہنی جانے والی چادر) اُتار کر خشک کرنے کے لئے قریبی درخت پر ڈال دی اور خود چلے گئے' کچھ دیر بعد ایک شخص آیا اس نے دیکھا کہ کوئی شخص اپنی دھوتی بھول گیا ہے' کیوں نہ میں اس تک پہنچا دوں' وہ چادر پکڑنے کیلئے درخت کے نیچے چلا گیا' کیا دیکھتا ہے کہ دھوتی کا قلب جاری ہو چکا ہے اور وہ "اللہ ھُو' اللہ ھُو" پڑھنے میں مصروف ہے' اس کے وِرد کرنے کی آواز آ رہی ہے' وہ آدمی دھوتی لے کر حیران و ششدر وہاں واقع ہوٹلوں پر آ گیا اور پوچھنے لگا کہ: "یہ دھوتی کِس کی ہے؟" قریبی ہوٹل والے نے بتایا: "یہ تو اس صوفی کی ہے جو یہاں قریب ہی رہتا ہے' (چلّہ وغیرہ کاٹ رہا ہے) وہ آدمی حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کو دھوتی لوٹائی' آپ کی نظر کرم اس آدمی پر پڑنی ہی تھی کہ اس کا بھی قلب جاری ہو گیا' اب وہ آدمی بھی اور وہ دھوتی بھی دونوں "اللہ ھُو' اللہ ھُو" کر رہے ہیں۔"

اندازہ لگائیں! جو کپڑا بندہ اپنے جسم کے نچلے حصے نجاست اور پلیدگی والی جگہ پر باندھتا ہے' جس سے ستر ڈھانپتا ہے' ان کو اس گندے کپڑے سے اللہ ربّ العزت کا پاک نام نکلواتے ہوئے ذرا شرم نہیں آرہی' مُرید اس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ سرکار نے تو بے جان چیزوں کے بھی قلب جاری کرا دیئے ہیں' کسی انسان کا قلب جاری کرنا تو ان کیلئے کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کا خوف انکے دِل سے نکل چکا ہے۔ ویسے دھوتی کا تو قلب ہی نہ تھا تو جاری کیسے ہوگیا؟ کیونکہ وہ تو ہے ہی بے جان۔

جِنّات بردار جہازوں کی پیر گوہر پر بمباری :

گوہر شاہی نے جہاں اور بہت سے مافوق الفطرت واقعات بیان کئے ہیں وہاں جِنّات سے اس کی زبردست جدید جنگ بھی شامل ہے' ملاحظہ فرمائیں' جِنّات سے اپنی ہونے والی خونریز جنگ کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہتا ہے :

"یونیورسٹی سے ایک مریضہ کو لایا گیا' بیماری کی وجہ سے زندگی سے بیزار ہو چکی تھی' ہر قسم کے علاج سے کوئی افاقہ نہ ہو رہا تھا' کشف کے ذریعہ پتا چلا کہ جِنّات نے اس کو مریضہ بنا رکھا ہے' اس کے باورچی خانہ میں ایک اُلو بیٹھا نظر آیا' ہم نے اُلو کو پکڑا اور ختم کردیا۔ شام کو بے شمار جِنّات حملہ آور ہوئے اور اُلو کی واپسی کا مطالبہ کرنے لگے' ہمارے ساتھ بھی کافی جِنّات اور مؤکلات تھے' مقابلہ شروع ہوگیا' کچھ ہمارا نقصان اور کچھ ان کا نقصان ہوا' وہ جاتے وقت کہہ گئے : "ہم پھر آئیں گے" صبح لاکھوں کی تعداد میں جِنّات' بد ارواح اور خبیث قسم کی چیزیں حملہ آور ہوئیں' خوب مقابلہ ہوا' دونوں طرف سے بھاری نقصان ہوا اور پھر وہ شام چھ بجے حملہ کرنے کو کہہ گئے۔ شام کو ان کے ساتھ ایک بھاری فوج تھی' پتہ چلا کہ یہ ابلیسی فوج ہے۔ اب بڑے زور شور سے مقابلہ ہوا' دیکھا کہ آسمان پر عجیب قسم کے جہاز ہماری فوج پر بمباری کر رہے تھے' ہماری فوج بھی مورچوں سے ان پر بمباری کر رہی تھی' میں نے سوچا کہ جِنّات کے پاس جہاز

کہاں سے آگئے اور یہ آناً فاناً مورچے کیسے کُھد گئے اور یہ مشین گنیں وغیرہ کہاں سے آگئیں!!؟؟...... سمجھا شاید اسی دوران ہندوستان اور پاکستان کی یا عالمی جنگ چھڑ گئی ہے' پھر سمجھا کہ شاید نظر کا دھوکہ ہوگیا ہے- اتنے میں ایک گولہ میری ٹانگ پہ لگا' زخم وغیرہ تو نہ ہوا' البتہ ٹانگ میں شدید درد شروع ہوگیا' اب وہ گولے مؤکلات کی مخلوق پر لگتے' وہ زخمی ہوجاتے' زخمیوں کو کچھ مؤکلات اُٹھا کر "برزخ" کی طرف لے جاتے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد تندرست ہو کر آجاتے' میں نے دیکھا میرے جثّے بھی زخمی ہوئے اور مؤکلات انہیں اُٹھا کر ایک زمین دوز کمرے میں لے جاتے- وہاں باقاعدہ عربی لباس پہنے نرسیں اور ڈاکٹر موجود ہوتے جو ان کی مرہم پٹی کرتے اور جب جِنّات کو گولا لگتا تو وہ موقع پر ہی مرجاتے' دوبارہ زندہ نہ ہو سکتے تھے' تین دن یہ لڑائی جاری رہی اور آخر بغیر ہار جیت کے ختم ہوگئی-" (روحانی سفر: ص 40'41)

لیجئے جِنّات اور گوہر شاہی کے درمیان یہ میچ تین دن جاری رہنے کے بعد ڈرا (Draw) ہوگیا-

گوہر شاہی کی حفاظت چیونٹیاں بھی کرتی ہیں :

پیر گوہر نے کئی جگہ ثابت کیا ہے کہ مختلف مخلوقات اس کی حفاظت پر مامور ہیں' اس بات کو ثابت کرتے ہوئے کہتا ہے :

"ایک صبح جب رفع حاجت کے لئے پہاڑی سے نیچے اُترنے لگا' دیکھا بے شمار موٹے موٹے سیاہ رنگ کے چیونٹے میرے ارد گرد دائرہ بنائے بیٹھے ہیں- میں حیران تھا کہ ان سے کس طرح گزر کے جاؤں' یہ پاؤں کو کاٹیں گے' اتنے میں ایک موٹا سا مکوڑا اپنی جگہ سے ہلا اور میری طرف مخاطب ہوا' آواز آئی : "ڈرو نہیں! ہم تمہاری حفاظت کے لئے مامور کئے گئے ہیں-" میں نے کہا : "تم ننھی منی جانیں میری کیا حفاظت کرو گے؟" اس نے کہا : "یہاں سانپ' بچھو اور

زہریلے کیڑے بہت زیادہ ہیں' ہم ان سے بخوبی نپٹ سکتے ہیں۔" اس کے بعد انہوں نے میرے گزرنے کے لئے راستہ چھوڑ دیا۔"

یہاں پیر گوہر نے یہ بھی بتانا چاہا ہے کہ وہ سلیمان علیہ السلام کی طرح کیڑوں' مکوڑوں اور حشرات الارض کی زبانیں بھی جانتا' بولتا اور سمجھتا بھی ہے۔

گوہر شاہی کے بہروپ :

گوہر شاہی کا دعویٰ ہے کہ اس کی شکل کے کئی نمونے لوگوں کو اس کی شکل میں ملتے ہیں۔ یعنی میری گوہر شاہی کی موجودہ شکل کی کئی کاپیاں ہیں جو مخلوق سے رابطہ رکھتی ہیں اور بطور باڈی گارڈ میری حفاظت بھی کرتی ہیں۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے :

"اس واقعہ کے بعد میرا جُثّہ کئی لوگوں کو ظاہر میں ملنا شروع ہوگیا' لوگ مجھے سیہوّن دیکھتے اور جب لال باغ آتے تو یہاں بھی موجود پاتے' پھر میری شکل کے نو (9) انسان ظاہر ہوئے' جب ذکر کرتا وہ حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے اور جب نماز پڑھتا مقتدی بن جاتے' جب میں سوتا میری حفاظت کرتے اور نماز کے لئے جگا دیتے' بعد میں ان ہی جثوں نے خدمت خلق کا کام انجام دیا' یعنی جِنّات کے مریضوں کے جِنّات پکڑتے' کشف والوں کی رہبری کرتے اور میرے عقیدت مند کو خواب یا ظاہر میں میرا کوئی پیغام پہنچاتے۔" (روحانی سفر: ص 29)

گوہر شاہی سپرمین کے روپ میں :

گوہر شاہی کے مُرید لوگوں کو یہ باور کرواتے ہیں کہ حضرت صاحب مشکل وقت میں سپر مین کی طرح آنِ واحد میں فضاء میں اُڑتے ہوئے پلک جھپکتے میں اپنے مُرید کی مدد کو اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور یہ کہ گوہر شاہی کے مُرید کا کوئی بھی مخلوق اور دُشمن بال بھی بیکا نہیں کر سکتا' بشرطیکہ اس نے پیر صاحب کی بیعت کی ہو' ہم دو واقعات بطور مثال آپ کو سناتے ہیں پہلے واقعہ کے مطابق گوہر شاہی کے ایک مُرید "مقیم" کو پولیس مار رہی تھی کہ گوہر شاہی

سپرمین کی طرح فضاء میں اُڑ کر تھانے پہنچا' اپنے مُرید کو وہاں سے اُٹھایا اور لا کر اپنی بستی کے نزدیک ایک پہاڑی پر ڈال دیا' اس کے بعد کیا ہوا؟ ان لوگوں کی زبانی سنیں :

"اس کے بعد مقیم کو جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو "المرکز رُوحانی" کوٹری شریف کے نزدیک گھپ اندھیرے میں ایک پہاڑی پر پڑا پایا' ہر طرف خوفناک سناٹا تھا' کچھ دیر کے لئے تو مقیم کے ہوش خطا رہے' اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ رات کی اس تاریکی میں کہاں پھینک دیا گیا ہوں' کہیں یہ کوہ قاف کی پہاڑیاں تو نہیں ہیں' جہاں سے عُمر بھر واپسی نہ ہو' ابھی مقیم ایسی باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک چڑیل نما "خوفناک بلا" سامنے سے نمودار ہوئی' مقیم اسے دیکھ کر لرز گیا' آہستہ آہستہ وہ "بلا" مقیم کے قریب آئی اور اسے اپنے "نوکیلے" پنجوں میں دبوچ لیا' اور اپنی خوفناک چمکیلی آنکھیں دکھاتے ہوئے مقیم کو اُوپر کی جانب اُٹھایا' اور زور سے ایک پتھر پر دے مارا' اس کے بعد وہ بلا مقیم سے بُری طرح چمٹ گئی' اس نے مقیم کو بار بار اُٹھا کر پتھر پر اس طرح پھینکا جس طرح دھوبی کپڑوں کو گھاٹ پر پٹختا ہے' بہرحال کچھ دیر بعد اس نے مقیم کو چھوڑ دیا اور نزدیک ہی ایک پہاڑی پر جا کر بیٹھ گئی اور اس نے وہاں سے بیٹھے بیٹھے مقیم کو اپنے کرتب دکھانے شروع کئے۔

کبھی وہ اپنے چمکیلے لمبے لمبے دانتوں سے مقیم کو ڈراتی اور کبھی وہ اپنی خوفناک آنکھوں سے شعاعیں نکالتی' کبھی وہ بیٹھے بیٹھے اُڑ جاتی اور واپس اسی جگہ پر آکر بیٹھ جاتی جہاں وہ پہلے بیٹھی تھی' یہ دیکھ کر مقیم کا خوف کے مارے بُرا حال تھا' بہرحال یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا' اس کے بعد ایک اور "بلا" دراز قد جس کے بڑے بڑے کالے "پر" تھے' دُور سے آتی دکھائی دی۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر مقیم کی دہشت سے چیخ نکل گئی اور گھبرا کر اس نے ایک زبردست نعرہ لگایا :

"یا مرشد حق گوہر شاہی المدد' المدد یا گوہر شاہی المدد"

گوہر شاہی کا نعرہ لگتے ہی ..... ان "بلاؤں" نے سرکار شاہ صاحب کو دُور

سے (ہوا میں اُڑتے ہوئے) آتے ہوئے دیکھا اور شاہ صاحب کو دیکھتے ہی وہ ایک دم غائب ہو گئیں' اس کے بعد شاہ صاحب اپنا مخصوص رومال سر پر باندھے ہوئے مقیم کے قریب آئے اور اسے اُٹھا کر گلے لگایا۔"

(پندرہ روزہ سرفروش' یکم تا 15 نومبر 1996ء)

"اللہ ھُو" پڑھنے والا پرندہ :

گوہر شاہی انے مُریدوں کو ایک ایسے پرندے کا واقعہ اکثر سناتا ہے جو اللہ ھُو کرتا ہے پھر اس کے جسم کو اس ذکر کی وجہ سے آگ لگ جاتی ہے اور جب جل کر راکھ ہو جاتا ہے تو اس راکھ سے انڈا بنتا ہے پھر اس انڈے سے بچّہ نکلتا ہے جو پھر اللہ ھُو کہتا ہے اور جل جاتا ہے...... اسی پرندے کا ذکر کرتے ہوئے گوہر شاہی کہتا ہے :

"ققنس ایک پرندہ ہے' اس نے کسی درویش سے اللہ ھُو سنا اور اس نے بھی اللہ ھُو شروع کر دیا حتیٰ کہ ذکر کی گرمی سے اس کے جسم میں آگ لگ گئی' (اس کی) راکھ سے پھر انڈا بنا۔ پھر بچّہ بنا اور بڑا ہو کر اس نے پھر اللہ ھُو کہنا شروع کر دیا اور پھر جل گیا۔ یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔" (مینارۂ نور : ص 53)

لاش غائب ہو گئی :

گورونانک کی لاش غائب ہونے کا عجیب قِصّہ جو گوہر شاہی اکثر اپنی مجلسوں میں سناتا ہے۔ اس سے ثابت کرتا ہے کہ اللہ کے ہاں کسی مخصوص مذہب مثلاً اسلام کی کوئی خاص اہمیت نہیں بلکہ ہر باطل مذہب کا پیرو کار بھی اپنے مذہب کی شرکیہ تعلیمات پر عمل کر کے اللہ کا برگزیدہ بن سکتا ہے اور اسلام ایسا آخری دین نہیں کہ اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ صرف اسی پر ایمان لانا چاہیے۔ اس کو گورونانک کے ایک قِصّے سے یوں ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے :

"گورونانک سے مسلمان' سکھ دونوں کو فیض تھا' وہ دونوں کو قریب لے آئے تھے' لیکن چونکہ وہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہے اس لیے مسلمان اور سکھ منتشر ہو گئے۔ جب گورونانک کا وصال ہوا تو مسلمانوں اور سکھوں میں تنازعہ کھڑا ہو گیا'

سکھ کہتے کہ "لاش ہم لے کر جائیں گے" مسلمان کہتے کہ "لاش ہم اپنے مذہب کے مطابق دفنائیں گے" اس وقت انگریز کی حکومت تھی' اس نے کہا "لڑو نہیں لاش چارپائی پر ڈالو اور چارپائی کو سرہانے سے اوپر اٹھاؤ' لاش جس طرف گرے گی وہ لاش لے جائے۔" جب چارپائی اُٹھائی گئی تو لاش نہ اِس طرف گری اور نہ اُس طرف بلکہ غائب ہی ہوگئی' اس کا کیا مطلب ہے؟ یہی تھا کہ گورونانک نہ مسلمانوں کے تھے نہ سکھوں کے وہ خدا کے تھے اور خدا ہی لاش لے گیا۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 40)

فرشتے ہائی جیک ہو گئے :

منکر نکیر کی گرفتاری کا واقعہ آپ اس سے قبل بھی پڑھ چکے ہیں' لیکن اس کی تفصیل ایک دوسری جگہ پر بڑے دیومالائی انداز میں گوہر شاہی یوں بیان کرتا ہے :

"جب حضرت غوث الثقلین سیّد محیٔ الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی اس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف تشریف لے گئے' اس وقت اولیاء میں سے ایک ولی صاحب مقامات و درجات نے عالمِ خواب میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی زیارت کی اور دریافت کیا : "یا سیّد عالی نسب اور شیخ والا حسب! یہ فرمائیے کہ منکر نکیر کے سوالوں سے آپ نے کیونکر فرصت فرمائی؟" آپ نے فرمایا : "سُن اے اہل اللہ! جس وقت دونوں فرشتے میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا : "مَنْ رَبُّكَ؟" یعنی "تیرا ربّ کون ہے؟" میں نے کہا : "اسلام کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے سلام اور مصافحہ کرتے ہیں' بعد میں کلام و مکالمہ کرتے ہیں' بغیر سلام و مصافحہ کے باتیں کرنے کی کہاں رسم ہے؟" پھر تو وہ دونوں فرشتے نادم ہوئے' پھر سلام علیک کر کے مصافحہ کو اپنے ہاتھ بڑھائے' میں نے دونوں ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیے اور کہا : "پہلے میرا ایک سوال تم سے ہے' جب اس کا جواب دے دو گے تب میں تمہارے سوال کا جواب دوں گا۔" فرشتوں نے کہا : "فرمائیے! آپ کا کیا سوال ہے؟" میں نے کہا : "جب خداوند تعالیٰ نے چاہا آدم کو پیدا کر کے

زمین پر اس کو اپنا خلیفہ مقرر کیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ﴾ [البقرۃ ۲ : ۲۹]

"یعنی میں پیدا کرتا ہوں' زمین میں ایک خلیفہ اپنا۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ کلام سُن کر تمام فرشتے بلا تامل بول اُٹھے :

﴿ اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ﴾ [البقرہ ۲ : ۲۹]

"یعنی پیدا کرتا ہے تو اُس شخص کو جو فساد کرے گا زمین پر اور خونریزی کرے گا اور ہم سب لوگ جو تیری تسبیح کرتے ہیں' ساتھ حمد اور پاکی تیرے کی۔"

پس تمہارے اس قول پر کئی اعتراض لازم آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم نے خدا تعالیٰ کو اپنے سے مشورت طلب ٹھہرایا حالانکہ وہ بے نیاز اور منزہ ہے' اس سے کہ کسی سے صلاح اور مشورہ کیا چاہئے' دوسرے یہ کہ تم بنی آدم کی طرف سے نسبت فساد اور خونریزی کی اور نہ جانا کہ اس میں کتنے بندۂ خدا ایسے ہوں گے کہ جو تم فرشتوں سے بھی افضل و اعلیٰ ہوں گے' تیسرے یہ کہ تم ایک بڑی گستاخی کر بیٹھے کہ اپنے اس علم کو اس عالمِ غیب کے علم سے زیادہ سمجھے' جب حق تعالیٰ سبحانہ نے : ﴿ اِنِّی اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ کا تازیانہ تم کو مارا جب تم ٹھیک ہوئے یعنی اُس نے فرمایا کہ : "تحقیق میں جانتا ہوں' وہ باتیں جو تم نہیں جانتے ہو" اب میرے اعتراض کا جواب دے دو' جب میں تمہارے سوالوں کا جواب دوں گا' جب تک تم میری باتوں کا مکمل جوا(نہ) دو گے تب تک میں نہیں چھوڑوں گا۔" اب راوی کہتا ہے کہ حضرت غوث الثقلین کے یہ اعتراض سن کر منکر نکیر کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ ہکا بکا سے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کا مُنہ تکنے لگے' ہرچند کہ غور و تامل کیا' بہت کچھ سمجھا مگر جواب نہ بن پڑا تو چاہا کہ بقوتِ طاقت ملکوتی کے اپنے ہاتھوں کو چھڑا کر غائب ہو جائیں تاکہ حضرت محبوب سبحانی کے اعتراض کی جوابدہی سے بچ جائیں' مگر اس دلاور یکتائے میدانِ جبروت اور غواص بحرِ لاہوت کے سامنے قوّت ملکوتی ان کے کیا کام آ سکتی تھی' بغیر جواب

دیئے رہائی ممکن نہ تھی- آخر مجبور ہو کر کہنے لگے : "ہم دونوں ہی نے یہ بات نہیں کہی تھی بلکہ کل فرشتے اس قول کے شرکاء تھے' اس لیے آپ کے اعتراض کا جواب سب ہی کی طرف سے ہونا چاہیے- آپ ہمیں چھوڑ دیں تو ہم آپ کا جواب فرشتوں سے پوچھ کر آئیں-" آپ نے فرمایا : "اگر تم نہ آئے تو میں کیا کروں؟" لہٰذا تم میں سے ایک کو چھوڑ دیتا ہوں' کہ وہ جا کر اب میرے سوالوں کے جواب اپنے فرشتوں کے گروہ سے پوچھ آئے اور دوسرا یہاں جواب کے آنے تک (میری تحویل میں) حاضر رہے-" چنانچہ ایک کو چھوڑ دیا' اس نے جا کر فرشتوں سے یہ حال بیان کیا مگر سب فرشتے حضرت غوثِ پاک کے سوال سے عاجز رہ گئے' اس وقت باری تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم پہنچا کہ تم نے جو آدم پر اعتراض کیا تھا وہ سب آدم کے فرزندان پر عائد ہوتا ہے' بس تم کو چاہیے کہ تم میرے محبوب کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی خطا معاف کراؤ' جب تک وہ معاف نہ کر دے گا' تم کو رہائی نہ ہوگی- الغرض تمام فرشتے حضرت محبوب سبحانی کی جناب میں حاضر ہو کر اپنی تقصیر کے عذر خواہ ہوئے اور حضرت صمدیت سے بھی شفاعت کا اشارہ ہوا' اس وقت حضرت غوث الاعظم نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی کہ : "اے خالق کُل ربِّ اکبر! اپنے رحم و کرم سے میرے مُریدین کو بخش دے اور ان کو منکر نکیر کے سوالوں سے بَری فرما دے تو میں ان فرشتوں کا قصور معاف کرتا ہوں-" (یعنی یوں وہ اللہ سے فرشتہ کو اغواء کر کے سودے بازی کرنے لگے اور شرطیں لگانے لگے کہ اگر میرے تمام مُریدوں کو بخشے گا تو پھر میں تمہارے فرشتے کو رہا کروں گا اور چھوڑوں گا) فرمانِ الٰہی آ پہنچا کہ : "میں نے تیری دُعا قبول کی' تُو فرشتوں کو معاف کر-" تب جناب غوث پاک نے فرشتوں کو چھوڑ دیا اور وہ عالمِ ملکوت چلے گئے-" یعنی یوں اللہ تعالیٰ کو "غوث پاک" کے مطالبات اور شرائط کے آگے ہتھیار ڈال کر ان کو ماننا پڑا اور اپنے فرشتے کو رہا کروانا پڑا-" (تحفۃ المجالس' حصّہ سوئم : ص 40 تا 43)

مُریدانِ گوہر شاہی کی شان

پیر گوہر لوگوں کو اپنا مُرید بنانے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے آزماتا ہے' ان کو طرح طرح کے لالچ دیتا ہے' کبھی ڈراتا ہے' دھمکاتا ہے اور کبھی خوشخبریاں اور بشارتیں دیتا ہے' یکم تا 15 نومبر1996ء کے سرفروش کے مطابق جو لوگ پیر گوہر کے مُرید بنتے ہیں ان کو بڑے بڑے اولیاء اللہ کی طرف سے مٹھائیاں کھلائی جاتی ہیں' شربت پلائے جاتے ہیں' اسی اخبار میں ایک واقعہ کے متعلق لکھا ہے کہ حیدر آباد کی ایک مسجد سبحانیہ سینٹر کا نام تبدیل کرنے میں اختلاف ہوا تو پیر گوہر نے ایک مُرید کے کشف میں آکر بتایا کہ تم اس مسجد کا نام ''مسجد سبحانیہ قلندری اسٹینڈرڈ باطنی کراٹے سینٹر'' رکھ لو' لہٰذا یہی نام رکھ لیا گیا' (ماشاء اللہ کس قدر اسلامی اور ماڈرن نام بتایا ہے رُوحانی پیر نے) اب اس کے بعد کی کارروائی ان کی زبانی سنیں۔ کہتے ہیں :

باطنی مٹھائیوں سے تواضع :

''نام تبدیل ہونے کے بعد' دوسرے دن جب محفل ذکر شروع ہوئی' تو ذاکرین کی اکثریت پر ''وجد'' طاری ہوگیا' سب مستی الستی کے عالم میں کافی دیر تک ذکر کرتے رہے۔ ان میں سے کئی ایک کو ''کشف'' بھی ہوا' کسی نے خواجہ غریب نواز کو دیکھا' کسی نے داتا گنج بخش کو دیکھا' کسی کی ملاقات بابا فرید گنج شکر سے ہوئی' تو کسی نے حضرت لعل شہباز قلندر سے بات کی۔ اس دن کے بعد سے اس

طرح کی محفلیں اب اس سینٹر کا معمول بن گئیں' چند کے علاوہ تمام ذاکرین کو باطن میں طیر سیر کرائی جاتی رہی' کسی کی بزرگوں سے ملاقاتیں کرائی گئیں' کچھ ذاکرین کو محفل میں باطنی لذیذ قسم کی مٹھائیاں کھلائی گئیں' کسی کو عمدہ قسم کی خوشبوئیں سنگھائی گئیں اور کسی کو "بے مثال" شربت پلایا گیا- حیرت کی بات یہ تھی کہ ان چیزوں کا ذائقہ محفل کے بعد بھی ذاکرین کے منہ میں رہتا اور محفل کے بعد یہ لوگ ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرتے کہ آج تجھے محفل میں کیا کھلایا گیا تھا' کیا پلایا اور کیا سنگھایا گیا تھا؟ بہرحال یہ سلسلہ کچھ دنوں تک اسی طرح جاری رہا اور آہستہ آہستہ ان باتوں کا چرچا ہونے لگا-"

مُریدانِ گوہر کے ہاں اولیاء اللہ کا حاضری دینا :

گوہر شاہی اپنے لٹریچر میں لوگوں کو اپنا مُرید بنانے کی خاطر گمراہ کرنے کے لئے بتاتا ہے کہ اس کا دیا ہوا ذکر کرنے کے بعد ذکر لینے والے مُرید کی شان اس قدر بلند ہو جاتی ہے کہ اس کے پاس بڑے بڑے اولیاء اللہ بھی حاضری دیتے ہیں' چنانچہ یکم تا 15 اکتوبر 1996ء کے "سرفروش" میں ایسے ہی ایک مُرید مقیم اختر کے متعلق لکھا ہے کہ جب اس نے پیر صاحب سے بیعت کرلی اور ذکر لے لیا تو اب اس کے ساتھ کیا ہونے لگا؟ آپ ان کی زبانی سنیں- (یاد رہے اس مُرید کی کہانی پندرہ روزہ سرفروش میں پیر گوہر کے سپیشل حکم پر شائع کی گئی) لکھتے ہیں :

"اس کے بعد ذکر کے حلقوں میں مقیم اختر کو کشف ہونے لگا' ذکر کے حلقوں میں مقیم پر کیفیت طاری ہو جاتی اور ذکر کا حلقہ کیف و سرور کی حالت میں بہت دیر تک قائم رہتا' اس دوران ذاکرین میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے' مقیم کو حکم ہوا کہ جو کچھ تم محفل میں دیکھتے ہو' ذاکرین کو بھی بتا دیا کرو ...... تاکہ سینٹر میں ذاکرین کی تعداد بڑھے اور مشن کی ترقی ہو' مقیم اختر........... ذکر کی محفلوں میں دیکھتا کہ کبھی حضور غوث پاک تشریف لائے ہیں اور جھوم جھوم کر محفل میں ذکر کر رہے ہیں اور کبھی دیکھتا کہ ...... محفل میں حضرت لعل شہباز قلندر تشریف

لائے ہیں' کبھی امام بری سرکار تشریف لائے ہیں اور کبھی داتا گنج بخش' کبھی سخی سلطان باہو اور کبھی خواجہ غریب نواز تشریف لائے ہیں' ان ہستیوں کا نام سن کر لڑکوں میں جوش و خروش بڑھتا ہے اور وہ ہر روز جھوم جھوم کر اللہ ھُو کا ذکر کرتے ہیں۔"

اللہ ھُو کے ذاکر خضر علیہ السلام کو بھی عاجز کر دیتے ہیں :

پیر گوہر نے ایک قِصّہ بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ جن کے پاس اللہ ھُو کا ذکر ہو گا وہ اتنی بلند شان والے بن جاتے ہیں کہ بڑے سے بڑا ولی ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا اور اسم ذات (اللہ ھُو) کا حامل کسی کے ہاتھ نہیں آسکتا اور نہ ہی وہ کسی کی پرواہ کرتا ہے۔ ایسے ہی ایک شخص کو جو اللہ ھُو کا ذکر کرتا تھا جب خضر علیہ السلام نے اس کو ایک کام کے لئے کہا تو اس نے کہا : جاؤ اپنا کام کرو۔ اسی بات کا تذکرہ کرتے ہوئے گوہر شاہی رقمطراز ہے :

"حضرت شیخ جمال الدین ابو محمد بن عبدالبصری کہتے ہیں : "میری ایک دفعہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور اس اُمت کے اولیاء کی بابت خضر علیہ السلام نے مجھے بتایا : "ایک دن میں بحر محیط کے کنارے سے گزر رہا تھا' ایک شخص کو دیکھا جو عبا پہنے لیٹا ہوا تھا' میں نے اسے پہچان لیا' یہ ولی ہے' میں نے اسے پاؤں سے ہلایا اور کہا : "خدمت کے لئے کھڑا ہو جا" اس نے کہا : "جاؤ اپنا کام کرو۔" میں نے کہا : "اگر تُو کھڑا نہ ہوا تو لوگوں کو پکار کر کہہ دوں گا کہ یہ اللہ کا ولی ہے۔" اس نے کہا : "اگر تم یہاں سے نہ جاؤ گے تو میں بھی پکار اُٹھوں گا' کہ یہ "خضر" ہے۔" میں نے کہا : "تم نے مجھے کیسے پہچانا کہ میں خضر ہوں؟" اس نے کہا : "اب تم ہی بتاؤ میں کون ہوں؟" حضرت خضر علیہ السلام نے کہا : "میں نے علمِ لدنی کے ذریعہ پتہ لگانا چاہا لیکن کچھ نہ پتہ چلا۔ پھر میں نے اپنی ہِمت خُدا تعالیٰ کی طرف بڑھائی اور دِل میں کہا : "اے میرے رب! میں نقیب اولیاء ہوں اور یہ ولی میری سمجھ سے باہر ہے۔" آواز آئی : "اے خضر! تو ان کا نقیب ہے جو مجھے دوست رکھتے ہیں اور یہ شخص ان میں سے ہے جن کو میں دوست رکھتا ہوں۔"

اس کے بعد وہ شخص نظروں سے غائب ہوگیا' حالانکہ اولیاء مجھ سے غائب ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اے جمال الدین! اس اُمت کے ولی میری دسترس سے باہر ہیں' اس کا مطلب یہ نہیں کہ اولیاء کرام انبیاء علیہم السلام کے درجہ سے بڑھ کر ہیں۔ بلکہ اس کی ذات میں اسم ذات (اللہ ھُو کے ذکر اور وِرد) کے ذریعہ اس طرح گم ہوئے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو ایک عاشق کا جسم کا گوشت کاٹ کر دینے کا حال ہے۔" (بحوالہ مینارہ نور : ص 41)

گوہر شاہی کے مُرید مرنے کے بعد فرشتے بن جاتے ہیں :

پیر گوہر اور اس کے مُرید لوگوں کو اپنے فرقہ میں لانے اور پھانسنے کے لئے طرح طرح کی بولیاں بولتے ہیں' ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ پیر گوہر کے وہ مُرید جو زندگی میں "اللہ ھُو" کا ذکر کرتے رہے' مرنے کے بعد فرشتے بن جاتے ہیں۔ پیر گوہر ارشاد کرتا ہے :

"مرنے کے بعد انسانی رُوح اُوپر برزخ میں چلی جاتی ہے' وہ ایک ہی جسم کے لئے مخصوص ہے اور وہ لطائف کچھ عرصہ قبر میں رہ کر ہی ضائع ہو جاتے ہیں اور جن لوگوں (اللہ ھُو کرنے والوں یعنی پیر کے ذاکر مُریدین) نے زندگی میں ان کو نوری طاقت (اللہ ھُو کا ذکر) پہنچائی ہو تو وہ (اس) طاقت کے ذریعہ زندہ رہ کر فرشتوں کی طرح بن جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کی عبادت جاری رہتی ہے بلکہ تمام لوگ بھی ان کی قبروں سے فیض حاصل کرتے ہیں۔"

(پندرہ روزہ "سرفروش" یکم تا 15 ستمبر 1996ء)

بخشش کا کوٹہ سسٹم :

گوہر شاہی مریدوں کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کے لیے مختلف قسم کے لالچ دیتا ہے۔ اسی طرح وہ باور کراتا ہے کہ میرا بتایا ہوا ذکر کرتے رہیں' ایک وقت آئے گا کہ آپ بہت جلد ولی بن جائیں گے اور پھر آپ کا ایک کوٹہ مقرر ہو جائے گا' آپ جتنے لوگوں کو چاہیں بخشوا لیں۔ اس کوٹہ سسٹم کی تفصیل گوہر شاہی یوں بتا رہے ہیں :

"جب کوئی حافظ دربارِ رسالت ﷺ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو اس کا کوٹہ

مقرر ہو جاتا ہے کہ وہ جن سات اشخاص کو چاہے بخشوا سکتا ہے' لیکن یہ ہر حافظ کے لیے نہیں' چاہے اس کا ذکر ہی کیوں نہ چلتا ہو' یہ صرف اُس حافظ کے لیے ہے جو دربارِ رسالت تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح ولی کا سات پشتوں کا کوٹہ ہوتا ہے یعنی وہ سات پشتوں کو بخشوا سکتا ہے' وہ چاہے اس کی اپنی ہوں یا جس کو وہ چاہے۔ یہ ولایت صغرا والوں کا کوٹہ ہے جب کہ ولایت کبریٰ والوں کا کوٹہ نہیں ہوتا' وہ جسے چاہے بخشوا لے۔" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 23)

اگر مُرید اسی طرح کی اسلام دُشمنی شرکیہ اور متصوفانہ تعلیمات پر عمل کرتا رہا تو پھر صاف ظاہر ہے کہ وہ خود بخشا جائے گا تو دوسروں کو بخشوائے گا!

مُریدو! گناہوں کی پرواہ مت کرو :

گوہر شاہی اپنے مُریدوں کو شریعت کی پابندی سے آزاد قرار دیتا ہے اور ثابت کرتا ہے کہ اگر میرا مرید میرا بتایا ہوا ذکر (اللہ ھُو) کرنے والا ہے تو پھر گناہ کرنے کے باوجود اس کا گناہ نہ صرف یہ کہ لکھا ہی نہیں جاتا بلکہ پہلے سے لکھا ہوا بھی مٹا دیا جاتا ہے۔ اس بات کو گوہر شاہی ان الفاظ میں بیان کرتا ہے :

"جب یہ شکتیاں خُدا کا ذکر کرنا شروع کرتی ہیں' اس وقت یہ حالت ہوتی ہے کہ انسان جب کوئی گناہ کرتا ہے اور بائیں جانب کا فرشتہ جب یہ گناہ درج کرنے لگتا ہے تو دائیں طرف والا فرشتہ اس سے پوچھتا ہے کہ : "یہ گناہ اس نے کتنے بجے کیا؟" وہ جواب دیتا ہے کہ : "اتنے بجے۔" تو دائیں والا کہتا ہے کہ : "اتنے بجے تو یہ خُدا کے ذکر (اللہ ھُو" میں مشغول تھا۔" اور اس کا یہ گناہ اسی طرح مٹا دیا جاتا ہے۔ نور کی اسپیڈ (رفتار) کے متعلق بتایا کہ یہ چھ کروڑ میل فی منٹ ہے۔" (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 9)

اس طرح وہ حوصلہ دیتا ہے کہ جتنے مرضی گناہ کرو' آپ کو کچھ نہیں ہوگا' نہ ان گناہوں پر قیامت کے دن کچھ مواخذہ اور باز پُرس ہوگی' کیوں؟ اس لیے کہ وہ گناہ میرے ذکر کی برکت سے کراماً کاتبین کے رجسٹر میں درج ہی نہ ہوا ہوگا' جزا و سزا کیسے ہو سکے گا!

ملک کے دار الخلافہ اسلام آباد میں اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے اور بیورو کریسی کو گمراہ کر کے اپنا مُرید بنانے کے لئے اس پیر نے اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں' اس مقصد کے حصول کے لئے گوہر شاہی کی طرف سے ایسے پمفلٹ اور اشتہار اکثر اخبارات و جرائد میں شائع کئے جاتے رہے ہیں۔

رُوحانی فوج کے دو سپاہیوں کا تحفہ :

گوہر شاہی اپنے مُریدوں کی تعداد بڑھانے کے لیے ایک اور لالچ کچھ اس طرح دیتا ہے :

"جو مرشد کامل ذکر قلب عطا کرتے ہیں' ان کو منجانب الٰہی ایسی رحمانی مخلوق عطا ہوتی ہے جو شیطانی مخلوق سے مقابلے کرتی رہتی ہے۔ ہم بھی جسے ذکر قلب دیتے ہیں' اس ذاکر کے ساتھ دو مؤکلات کر دیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ ہم جس کو ذکر دیتے ہیں' اس کی سرپرستی بھی کرتے ہیں۔"

(تحفۃ المجالس' حصہ چہارم : ص 72)

یعنی گوہر شاہی لالچ دے رہا ہے کہ جس مُرید کو ہم ذکر "اللہ ھُو" کی اجازت دیتے ہیں' اس کو اپنی رُوحانی فوج کے دو سپاہی بھی دیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن خود گوہر شاہی کے ساتھ بھی ایسی روحانی خفیہ فوج نہیں ہے' اس لیے ہی شاید اس نے اپنے ساتھ ہر وقت مسلح باڈی گارڈز رکھے ہوئے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں کہ جو خود مریدین کی حفاظت کرنے کا دعویدار ہے.......!!

سنبھلتا نہیں جن سے اپنا دوپٹہ
سنبھالیں گے کیا وہ کلیجہ کسی کا!

گناہگار محبوبِ الٰہی کیسے بنتا ہے؟

ایک جگہ گوہر شاہی مُریدوں کو تسلی دے رہا ہے کہ تم گناہگار ہو تو کیا ہوا! فکر کرنے کی ضرورت نہیں اگر انجمن سرفروشانِ اسلام یعنی میری جماعت کا سلوگن ذکر "اللہ ھُو" کرتے رہو گے تو گناہ روحانی ترقی میں حائل نہ ہوں گے بلکہ یہ ذکر تم کو محبوبِ خدا بنا دے گا۔ لہٰذا اسی مؤقف کو گوہر شاہی اپنے مخصوص انداز میں یوں بیان کرتا ہے :

"گناہگار جب ذکر الٰہی میں مصروف ہو کر دِل کی دھڑکنوں میں اللہ اللہ بسا لیتا ہے' تو اس کا دِل شفاف اور منور ہو جاتا ہے' اس کے سابقہ گناہوں کی کتاب تو سیاہ رہتی ہے لیکن دِل چمک اُٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر خاص کا سلسلہ بندوں کے

لیے جاری رہتا ہے۔ جب اس گنہگار پر ربّ کی نظر ہوتی ہے' تو اس کے دِل کی چمک دیکھ کر اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہو جاتا ہے' اس کے اندر اپنی محبّت ڈال دیتا ہے' جب اللہ کی محبّت داخل ہو جاتی ہے تو اس کے محبوب کی محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے' اس لیے کہ "محبوبِ خُدا' خُدا نہیں لیکن اس سے جدا بھی نہیں" اسی طرح ولیوں کی محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے :

گناہگار پہنچے درِ پاک پر
زاہد و پارسا دیکھتے رہ گئے

(تحفۃ المجالس' حصّہ چہارم : ص 62)

گیارہویں کی پاور :

گوہر شاہی مذہب میں بھی کھانے پینے کے چکر ہیں' ان میں گیارہویں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ گوہر شاہی نے اپنے مُریدوں کا عقیدہ بنا دیا ہے کہ جو گیارہویں کا ختم دلائے گا' قیامت کے دن اس کے عوض پیر عبدالقادر جیلانی المعروف گیارہویں والے پیر اس کی ضمانت دے کر اللہ کے دربار سے اُسے آزاد کروالیں گے۔ اسی عقیدہ کو بیان کرتے ہوئے گوہر شاہی وضاحت کرتا ہے :

"ایک انگریز نے گوجرانوالہ میں سوال کیا کہ مذہب اسلام کو سچّا دین تسلیم کرتا ہوں' اسلام کہتا ہے' شراب چھوڑ دو' میں شراب چھوڑنے کے لیے تیار ہوں' نمازیں پڑھنے کے لیے تیار ہوں غرضیکہ اپنے ہر عمل کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے تیار ہوں مگر پھر بھی (مسلمان یہ) گارنٹی نہیں دیتے کہ دوزخی ہوں یا جنتی۔ کیا میری تمام عبادتیں بارگاہِ ربّ العزت میں مقبول ہو رہی ہیں یا نہیں؟ اس کا جواب ہم دیتے ہیں کہ وہ عمل ہی کیا جس کی گارنٹی نہ ہو یعنی وہ نمازیں ہی کیا جس کی قبولیت کی گارنٹی نہ ہو۔ پچّیس' تیس سال نمازیں پڑھتے رہنے کے باوجود انسان گمراہ کن فرقوں میں شامل ہو جائے' ایسی عبادت کا فائدہ؟........ لیکن یقین کریں دینِ اسلام گارنٹی ہی گارنٹی ہے' دن رات میں ایسے

لگ جاتا ہے کہ انسان کیا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ یہ گارنٹی ذکر قلب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ جب کسی شخص کو ذکر قلب دیا جاتا ہے تو فرشتے اس شخص کو بیت المعمور پر لے جاتے ہیں' بیت المعمور کی مخلوق سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اس شخص کو کون لے کر آیا ہے؟" عرض کرتے ہیں: "باری تعالیٰ! فلاں شخص" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کیوں لے کر آیا ہے؟" فرشتے عرض کرتے ہیں: "باری تعالیٰ! تیرے حضور دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لیے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "اس کا کوئی ضامن نہیں ہے۔" اس وقت غوث الاعظم دستگیر کام آتے ہیں اور جو لوگ غوث الاعظم سے عقیدت و محبت رکھتے تھے' گیارہویں شریف کی فاتحہ کا اہتمام کرتے تھے' ان لوگوں کا یہ عمل کام آتا ہے اور پھر غوث الاعظم اس شخص کے ضامن ہو جاتے ہیں۔"

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اب اس شخص کی گواہی کون دے گا؟" تو وہ اولیاء کرام اور بزرگانِ دین کہ جن کے مزارات پر وہ محبت و عقیدت کے گلدستے لے کر جایا کرتا تھا' اس شخص کی گواہی دیتے ہیں اور آخر میں سرکارِ دو عالم ﷺ اس کی تصدیق کرتے ہیں' پھر کہیں جا کر وہ شخص ذاکر قلبی کے مقام پر پہنچتا ہے' پس یہ اس بات کی گارنٹی ہے کہ اس کی عبادت قبول ہو رہی ہے۔ (تحفۃ المجالس' حصہ سوئم: ص 52' 51)

مُریدانِ گوہر اصحاب رسول رضی اللہ عنہم سے افضل!

گوہر شاہی اپنی کتاب تحفۃ المجالس میں ثابت کرتا ہے کہ تم اصحاب رسول سے افضل ہو' اس لیے کہ تم میں دِل ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں دل نہیں یعنی ان کے دِل "اللہ ھُو" کے بدعتی ذکر سے ناآشنا ہیں' اس مذموم عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اب تم جو اس کی عبادت کرتے ہو ورد و وظائف کرتے ہو' زیادہ سے زیادہ 50' 60 یا 100 سال گزار لو گے۔ مگر فرشتے تو ہزاروں سال سے عبادت کر رہے ہیں' ان سے کیسے بازی لے جاؤ گے؟ کچھ جِنّات میں سے صحابہ جِنّات بھی ہیں یعنی کہ وہ حضورِ پاک ﷺ سے بیعت ہیں' مگر اب بھی موجود ہیں' فرق

صرف اتنا ہے کہ ان بیچاروں میں دل نہیں ہے اور تم میں دل موجود ہے۔"

کئی عابد جن حضورِ پاک ﷺ سے بعیت ہیں' ابھی تک موجود ہیں لیکن ان میں قلب موجود نہیں ہیں' اس لیے وہ جنت میں نہیں رہ سکتے بلکہ ان کو جنت کے باہر مقامات ملیں گے۔ وہ لوگ صرف جنت کی سیر کو جا سکیں گے لیکن وہ انسان جن کے اندر دل موجود تھا لیکن انہوں نے ختم کر دیا...... یہ چوپائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر۔ ہو سکتا ہے کہ ایماندار کلمہ گو یا جو حضور ﷺ سے محبت رکھتا ہو بخش دیا جائے لیکن یہ جنت میں ان لوگوں کے برابر تو نہیں ہو سکتا جن لوگوں نے لطائف کی عبادت کی ہوں۔ ایسے لوگ جو دوزخ سے بچ تو جائیں گے مگر جنت میں ان عبادت گزاروں کے غلام بن کر رہیں گے۔ اس وقت کتنے پچھتائیں گے کہ یہ سب ہم میں بھی موجود تھا مگر ہم تو محروم رہے۔"

(تحفۃ المجالس' حصہ اوّل : ص 6' 5)

گوہر شاہی مریدوں کو پھانسنے کے لیے ان کے ذہنوں میں یہ بات پختہ کرتا ہے کہ اللہ کی ذات تک رسائی کے لیے مرشد (گوہر شاہی) کی ضرورت ہے' اس کے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کو نہ پا سکیں گے۔ اس کی وضاحت انہیں سے سنیں' کہتے ہیں :

"ایک شخص نے سوال کیا کہ : "خدا کس طرح ملتا ہے؟" فرمایا کہ : "مرشد کے ذریعہ' مرشد ہمارے درمیان رہتا ہے۔ جبکہ خدا اس کے اندر رہتا ہے۔ اسی کے ذریعہ تمہیں خدا ملتا ہے۔" پھر یہ شعر سنایا ؎

اگر ہاتھ آگیا تو بُت
نہ ملا تو خُدا ہے

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 34)



علمِ باطن والی روایت کی اصل حقیقت

گوہر شاہی نے علمِ باطن کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہدایت کی دو خود ساختہ قسمیں بنا ڈالیں، صرف اس لیے کہ وہ جن غلط افکار کو پھیلانے میں مصروف ہے، اس کا کوئی جواز مہیا کیا جا سکے، لہٰذا لکھتا ہے:

"ہدایت دو طرح کی ہوتی ہے، ایک کتاب سے اور ایک نور سے۔ کتاب کی ہدایت علماء کے حصے میں آئی اور نور سے ہدایت پانے والے "ولی" کہلائے، سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کی کہ: "مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو عِلم عطا ہوئے، ایک تمہیں بتا دیا، دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔"

تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ دوسرا عِلم یہ تھا کہ اس وقت اگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کسی سے یہ کہتے کہ تم شراب پیتے ہو لیکن جہنم میں نہیں جاؤ گے اور یہ کہ تم بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک پہنچ سکتے ہو تو لوگ اس بات پر انہیں قتل ہی کر ڈالتے، اس وقت بد کار لوگوں کی تعداد بہت کم تھی اور جو تھے بھی تو خوف کی وجہ سے چھپے ہوئے تھے، اس لیے دوسرا عِلم اس دَور کے لیے نہیں تھا، اب چونکہ بد کار لوگ اکثریت میں ہیں لیکن چونکہ یہ بھی خُدا کو پانا چاہتے ہیں اور اپنے گناہوں کا علاج چاہتے ہیں۔ دوسرا عِلم انہی بد کار لوگوں کے لیے تھا، اس لیے اب عام کر دیا ہے۔ یعنی دوسرا عِلم جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے چھپایا تھا، اس عِلم کی اس زمانے کو سخت ضرورت ہے، اس لیے خُدا نے اسے عام

کر دیا ہے۔ اب بدکار لوگ بھی اس عِلم کے ذریعے اپنے گناہوں کی معافی اور خُدا تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں اور اس عِلم کا تعلق محبّت سے ہے۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 9، 10)

جب لوگ گوہر شاہی کی اپنی ہی متعارف کردہ ایک بالکل نئی اور انوکھی شریعت پر تعاقب کرتے ہوئے ان لوگوں کا محاسبہ کرتے ہیں تو گوہر شاہی اور اس کے مُرید لوگوں کو چپ کروانے کے لئے اور علمِ باطن کے حق میں ہمیشہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔ جس کے مطابق سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

"مجھے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک خفیہ عِلم بھی دیا تھا کہ اگر میں اس کو بیان کر دوں تو مجھے قتل کر دیا جائے۔"

اس خفیہ عِلم سے وہ علمِ باطن مراد لیتے ہیں کہ جس کے ذریعے پیر گوہر سارا دھندہ چلا رہا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ یہی علمِ باطن مجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سیہوّن (سندھ) کے جنگلوں میں سکھایا اور اس سے قبل یہ علم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو سکھایا گیا اور پھر مختلف اولیاء کو اور اب یہی عِلم مجھے سکھایا گیا ہے کہ جس کی تبلیغ میں دنیا بھر میں کر رہا ہوں۔ اسی طرح وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل اس لئے ہیں کہ ولایت کا سلسلہ ان سے چلا کیونکہ ان کو بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خفیہ عِلم دیا تھا' جو کہ علمِ باطن تھا اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے اور اب وہ عِلم گوہر شاہی کے سینے میں ہے اور گوہر شاہی بھی وہی عِلم پھیلا رہا ہے۔ اس کی ظاہری شریعت کی کتابوں وغیرہ میں کہیں تفصیل نہیں ملتی بلکہ اللہ کی طرف سے یہ عِلم دِل میں الہام کیا جاتا ہے کہ جس طرح اللہ نے سیہوّن کے جنگلات میں گوہر شاہی پر قرآن کے مزید دس سپارے الہام کیئے۔

اب ہم سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق گوہر شاہی کے پروپیگنڈے کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا واقعی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کوئی خفیہ عِلم دیا تھا کہ جس کا پرچار اور فروغ گوہر شاہی کر رہا ہے اور اس خفیہ عِلم کو دُنیا بھر میں پھیلانے کے لئے یورپ اور امریکہ کے دورے کر رہا ہے' آیئے جائزہ لیتے ہیں :

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا جو اثر بیان کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ سے علم کے دو ظروف یاد کئے' ایک کو عوام میں شائع کیا' لیکن اگر دوسرے کو شائع کردوں تو میری گردن کاٹی جائے گی' فرقہ گوہریہ اور صوفیاء کا کہنا ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جس ظرفِ علم کی اشاعت نہیں کی' وہ علمِ باطن تھا۔ اس اثر کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے' اس لئے شارحین حدیث کے یہاں اس کی تشریح بآسانی ملتی ہے' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس اثر کو ان کے دوسرے آثار کی روشنی میں دیکھا جائے تو بات واضح ہو جاتی ہے۔ بخاری "کتاب الفتن" میں اس کا مزید ذکر موجود ہے' حدیث یہ ہے:

((حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَدِّی قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِی مَسْجِدِ النَّبِيِّ بِالْمَدِيْنَةِ وَ مَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَكَةُ اُمَّتِیْ عَلٰى يَدَیْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ : لَعَنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ بَنِیْ فُلَانٍ وَ بَنِیْ فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ اَخْرُجُ مَعَ جَدِّی اِلٰى بَنِیْ مَرْوَانَ حِيْنَ مَلِكُوْا بِالشَّامِ فَاِذَا اُهُمْ غِلْمَانًا اَحْدَاثًا' قَالَ عَسٰى هٰؤُلَاءِ اَنْ يَّكُوْنُوا مِنْهُمْ قُلْنَا اَنْتَ اَعْلَمُ.))

[صحیح بخاری کتاب الفتن باب قول النبی هلاك امتی علی یدی اغیلمه ج ۹' ص ۶۰]

"ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن یحیی بن سعید بن عمرو بن سعید نے کہا کہ مجھ سے میرے دادا نے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ میں مسجد نبوی میں تھا' مروان بھی ہمارے پاس تھے' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے اپنے محبوب سچی خبر دینے والے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ میری اُمت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔" مروان نے کہا: "ان لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو۔" اس پر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اگر میں چاہوں تو کہوں وہ فلاں اور فلاں کی اولاد ہیں تو ایسا کرسکتا ہوں۔" پھر میں اپنے دادا کے ساتھ اس وقت بنو مروان کے پاس شام گیا جب انہیں حکومت ملی۔ انہوں نے انہیں نوجوان لڑکے پایا تو ہم سے کہا: "ممکن ہے یہ انہی لڑکوں میں سے ہوں

گے۔" ہم نے کہا: "آپ بہتر جانتے ہیں۔"

شارحین حدیث نے اس حدیث کی تشریح کے دوران اس "ظرفِ عِلم" کی تصریح کی ہے' جسے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اندیشہ جان کی بناء پر شائع نہیں کیا' چنانچہ قسطلانی کہتے ہیں:

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب بازار میں چلتے تھے تو کہتے تھے: "اے اللہ! مجھے 60ھ کی امارت کے ایام نہ دکھانا۔"

(ارشاد الساری بشرح صحیح بخاری: کتاب الفتن باب قول النبی ہلاك امتی علی یدی اغیلمة 10: 138' 139)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ اگر میں یہ کہنا چاہوں کہ وہ فلاں اور فلاں کی اولاد ہیں تو ایسا کرسکتا ہوں' اس بنا پر تھا کہ انہیں ان کے نام معلوم تھے اور یہ عِلم وہی ظرف تھا جسے انہوں نے شائع نہیں کیا تھا نہ کہ کسی قسم کا متصوفانہ عقائد پر مبنی علمِ باطن۔ شارح و محدث قسطلانی نے اس سے احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد لی ہیں۔ (ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی' ارشاد الساری بشرح صحیح البخاری: کتاب العلم - باب حفظ العلم 1: 173)

ملاّ علی قاری کے بیان کے مطابق ابہری (330ھ/941ء) کا کہنا ہے:

"علماء نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس عِلم کو جسے انہوں نے شائع نہیں کیا' ان احادیث پر محمول کیا ہے جن میں ظالم امراء کے نام اور ان کے احوال و ازمنہ کی وضاحت کی گئی تھی' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صراحت کے ساتھ ان کا ذکر کرتے تھے کیونکہ انہیں ان کی طرف سے جان کا خطرہ لاحق تھا۔ وہ اشاروں اور کنایوں میں ان میں سے بعض کا ذکر کرتے تھے۔ مثلاً: وہ دُعا کرتے تھے کہ: "میں سنہ ساٹھ ہجری کے آخر سے' اور بچّوں کی حکومت سے' اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

(مرقاۃ المفاتیح: 313/1)

قسطلانی نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چھپائے ہوئے عِلم کی تشریح میں علمِ اسرار کا بھی ذکر کیا ہے' لیکن انہوں نے خود بھی اس پر اشکال کا اظہار کیا ہے' حدیث کی شرح کے دوران انہوں نے اپنی پہلی رائے ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے دوسرے ظرفِ عِلم جسے انہوں نے شائع نہیں کیا' سے مُراد وہ اخبارِ فتن اور قیامت کے شرائط ہیں جن کی خبر

رسول ﷺ کو دی گئی ہے اور جو قریش کے نادان و کمزور رائے والے لڑکوں کے ہاتھوں دین میں بگاڑ سے متعلق تھیں' چنانچہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے :

"اگر میں چاہوں تو نام بہ نام ان کا ذکر کروں گا۔"

اس سے مُراد وہ احادیث تھیں جن میں ظالم امراء' ان کے نام و احوال اور ان کے زمانوں کا بیان تھا۔ (ارشاد الساری بشرح صحیح البخاری : کتاب العلم باب حفظ العلم)

بخاری کی سب سے مشہور شرح فتح الباری ہے' شارح ابن حجر عسقلانی نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شائع نہ کئے ہوئے عِلم کے متعلق لکھا ہے :

"علماء نے اسے ان احادیث پر محمول کیا ہے جن میں ظالم امراء ان کے اسماء و احوال اور ان کے زمانوں کا بیان تھا۔"

(احمد بن علی بن حجر عسقلانی فتح الباری کتاب العلم باب حفظ العلم' حدیث : 120' 1 : 215)

ابنِ حجر عسقلانی نے اس سلسلہ میں ابن المنیر (م - 683ھ' اسکندریہ کے قاضی) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ باطنیہ نے اس حدیث کو یوں اپنے باطل کے جواز کا ذریعہ بنایا کہ انہوں نے یہ عقیدہ گھڑا کہ "شریعت کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے" اور یہ باطن "الحلال من الدین" پر منتج ہوتا ہے۔ (فتح الباری : کتاب العلم باب حفظ العلم : 216/1)

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کا کہ لوگ میری گردن کاٹیں گے' مطلب یہ تھا کہ ظالم جب اپنے افعال و اعمال کی مخالفت سنیں گے تو مجھے قتل کریں گے اور اس کی تائید یوں بھی ہوتی ہے کہ اگر یہ مخفی عِلم احکامِ شرع سے متعلق ہوتا تو کتمانِ علم کی مذمت میں وارد آیت کے ذیل میں خود سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ہوتے ہوئے وہ اسے چھپا نہیں سکتے تھے۔ بعض علماء نے اسے قیامت کے شرائط' احوال کے تغیر اور آخر زمانہ میں وقوع میں آنے والی پیشین گوئیوں پر محمول کیا ہے' جن پر عقل و شعور سے عاری لوگ انکار و اعتراض کرتے۔

(فتح الباری کتاب العلم باب حفظ العلم : 217/1)

ان احادیث اور تشریحات سے واضح ہوتا ہے کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مخفی عِلم سے "اخبار فتن" اشراط قیامت اور ملاحم مراد ہیں' شارحین حدیث اور علماء اسلام کی اکثریت نے اس کی یہی تشریح کی ہے' اس لئے اس سے علمِ باطن مُراد لینا درست نہیں۔ جیسا کہ شارحین

حدیث نے وضاحت کی ہے کہ اگر اس سے یہی عِلم مُراد ہوتا جو صوفیاء کے یہاں تمام علوم کا مغز ہے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے اسے چھپانے کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ شارحین حدیث نے کتمانِ علم کی مذمت میں آیت کے ذیل میں سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا ذکر کیا ہے'

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے :

"لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے حدیث بیان کرتے ہیں' اگر قرآن میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں حدیث بیان نہ کرتا :

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوا وَ بَيَّنُوا فَاُولٰئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ ﴾

[توبہ ۹ : ۱۵۹' ۱۶۰]

"بلاشبہ جو لوگ چھپاتے ہیں ان باتوں کو جن کو ہم نے نازل کیا ہے جو کہ (اپنی ذات میں) واضح ہیں اور (دوسروں کو) ہادی (ہدایت کا راستہ دکھانے والے) ہیں' بعد اس کے کہ ہم ان کو کتاب الٰہی (توراۃ و انجیل) میں عام لوگوں پر ظاہر کر چکے ہیں' ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت فرماتے ہیں اور دوسرے بہت سے لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں' مگر جو لوگ توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور ان باتوں کو ظاہر کر دیں تو ایسے لوگوں پر میں متوجہ ہو جاتا ہوں اور عادت میں بکثرت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہوں۔""

صوفیاء کے نزدیک علمِ باطن کا اظہار صرف نااہل اور قاصر الفہم لوگوں کے لئے ممنوع ہے خواص کے لئے نہیں' جبکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سب کے لئے اس کی اشاعت کی نفی کی ہے' للذا اس اثر سے علمِ باطن کا استنباط درست نہیں ہے۔

کیا رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی خفیہ علم دیا تھا؟

قرآن و حدیث سے ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جس سے یہ ثابت ہو کہ نبی مکرم ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی ایسا علم عطا فرمایا تھا جو دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں دیا' اس کے برعکس جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسا علم دیا ہے جو دوسرے لوگوں کو نہیں ملا؟ تو انہوں نے قسم اُٹھا کر انکار کیا اور کہا:

"نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے تخم کو پھاڑا اور ہر ذی رُوح کو پیدا کیا' البتہ مجھے وہ فہم دیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو قرآن کا عطا کرتا ہے۔"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ اِلَّا مَافِي كِتٰبِ اللّٰهِ قَالَ: (لَا) وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَءَ النَّسَمَةَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ؟ قَالَ: اَلْعَقْلُ وَ فِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.))

[صحیح بخاری دُعاء النبی الی الاسلام باب فکاک الاسیر ج ۴ : ۸۴]

"ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے زہیر نے ان سے مطرف نے کہا کہ عامر نے انہیں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: "کیا آپ کے پاس اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں ہے اور کوئی وحی (علم) ہے؟" تو انہوں نے کہا: "نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے تخم کو پھاڑا اور خلق (مخلوق) کو پیدا کیا! میں کسی ایسے علم سے واقف نہیں ہوں' البتہ قرآن کا وہ فہم جو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عطا کرتا ہے اور جو کچھ (میرے) اس صحیفہ میں لکھا ہوا ہے۔" میں نے کہا: "اس صحیفہ میں کیا لکھا ہے؟" تو انہوں نے کہا: "دیت اور اسیر (قیدیوں) کی رہائی کے احکام اور یہ کہ کافر کے بدلہ مسلمان کو قتل نہ کیا جائے۔"

یہی حدیث کتب احادیث میں متعدد مقامات پر آئی ہے' بخاری کی ایک اور روایت میں یہ حدیث یوں آئی ہے :

((...... عَنِ الشَّعْبِی عَنْ اَبِی جُحَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِیٍّ (رضی الله عنه) : هَلْ عِنْدَكُمْ كِتٰبٌ قَالَ : لَا اِلَّا كِتٰبُ اللّٰهِ اَوْفَهْمٌ اُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اَوْ مَافِیْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ؟ قَالَ قُلْتُ : فَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَحِيْفَةِ؟ قَالَ : الْعَقْلُ وَ فِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.)) [احمد بن حنبل' المسند ج ا ص ۵۹۹' ۶۰۰' حدیث نمبر ۵۹۹' ج ۲ ص ۳۵' ۳۶' اسنادہٗ صحیح رواہ البخاری مرتین' و رواہ ایضًا' ابوداؤد والترمذی والنسائی]

"... شعبی ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ میں نے علیؓ سے پوچھا : "کیا آپ کے پاس (کتاب اللہ کے علاوہ) اور کوئی کتاب ہے؟" تو انہوں نے جواب دیا : "نہیں! صرف کتاب اللہ ہے یا وہ فہم ہے جو کسی مسلمان کو عطا کیا جاتا ہے یا وہ چیز ہے جو (میرے) اس صحیفہ میں ہے۔" میں نے پوچھا : "اس صحیفہ میں کیا ہے؟" تو کہا : "دیت اور اسیروں کی رہائی کے احکام اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ قتل نہ کیا جائے۔"

ان شواہد کی روشنی میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے علمِ باطن کی روایات منسوب کرنا غلط اور ان پر الزام ہے' اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو علمِ باطن عطا کیا ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو نیکی اور خیر کے اعمال میں انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے آگے رہتے تھے' سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس کے حصول کی کوشش کرتے' خلفاء ثلاثہ ہمیشہ ان سے دینی اور اجتماعی معاملات میں رائے لیتے تھے' لیکن انہوں نے کبھی ان سے کسی ایسے عِلم کے بارے میں سوال نہیں کیا جو صرف سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ملا ہو' اگر یہ کہا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس کی اشاعت سے منع کیا تھا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو چیز عہدِ صحابہ میں ممنوع تھی وہ بعد کے آنے والوں کے لئے کس طرح جائز ہوگئی؟ کیا بعد کے آنے والے نعوذ باللہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ اس عِلم کے سمجھنے کی اہلیت رکھتے تھے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے صحیح روایات کے مطابق خود کسی مخصوص عِلم کے جاننے سے انکار کیا اور تمام کبار محدثین' جن کا پایہ عِلم و تحقیق میں مفسرین' مورخین اور

صوفیاء سے بلند تسلیم کیا گیا ہے' کی رائے یہی ہے کہ محمدؐ رسول اللہ ﷺ نے کوئی خاص عِلم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیا تھا۔ اس کے بعد کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کے اثر اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی تحقیق کو نظر انداز کر کے موضوع احادیث کا سہارا لے کر علمِ باطن کی بات کی جائے۔

شریعت و طریقت (باطن) صوفیاء کی نظر میں

دین میں نئی نئی باتیں' بدعتیں اور نئے نئے مذہب ایجاد کرنے والے ہمیشہ صوفیائے کرام اور مشائخ طریقت کی پناہ لیتے ہیں اور انہی کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ بھی ایسا کرتے ہیں۔ بالکل یہی سوچ گوہر شاہی فرقہ کی ہے وہ صوفیاء کے سہارے پر علمِ شریعت پر باطن کو ترجیح اور فوقیت دیتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ صوفیاء علمِ باطن اور شریعت کے متعلق وہی بات کہتے ہیں جو یہ فرقہ کہتا ہے یا کچھ اور اس کے لیے ہم علامہ شاطبی کی کتاب الاعتصام میں مذکور اس موضوع پر مستقل بحث سے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتے ہیں جن کو پڑھ کر حقیقت آپ کے سامنے آجائے گی۔

کیا طریقت شریعت کی مخالف ہے؟

شیخ ابوبکر دقاق قدس سرہٗ جو جنید کے اقران میں سے تھے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اس میدان سے گزر رہا تھا جہاں چالیس سال تک بنی اسرائیل قدرتی طور پر محصور رہے اور نکل نہ سکے تھے۔ جس کو وادی تیہ کہا جاتا ہے' اس وقت میرے دِل میں یہ خطرہ گزرا کہ علمِ حقیقت' علمِ شریعت سے مخالف ہے' اچانک مجھے غیبی آواز آئی :

"كُلُّ حَقِيقَةٍ لَا تَتَّبِعُ بِالشَّرِيعَةِ فَهِيَ كُفْرٌ۔"

"جس حقیقت کی موافقت شریعت نہ کرے وہ کفر ہے۔"

وہ گمراہ ہو گیا :

ابو الحسن وراق شریعت کے علاوہ کسی اور چیز یا طریقہ کو اختیار کرنے کو کفر قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں :

"بندہ اللہ تعالیٰ تک صرف اللہ ہی کی مدد اور اس کے حبیب ﷺ کی اقتداء فی الاحکام کے ذریعہ پہنچ سکتا ہے اور جو شخص وصول الی اللہ کے لیے سوائے اقتداءِ رسول (ﷺ) کے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرے وہ ہدایت حاصل کرنے کی خاطر گمراہ ہو گیا۔"

ظاہر (سُنّت) کا ترک کر دینا فساد کا سبب ہے :

شیخ ذوالنون مصری اللہ تعالیٰ سے محبّت کی نشانی بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

"حق تعالیٰ کی محبّت کی علامت یہ ہے کہ اخلاق و اعمال اور تمام اُمور اور سنن میں حبیب ﷺ کا اتباع کیا جائے اور فرمایا کہ لوگوں کے فساد کا سبب چھ چیزیں ہیں : ایک یہ کہ عمل آخرت کے متعلق ان کی ہمتیں اور نیتیں ضعیف ہو گئی ہیں' دوسرے یہ کہ ان کے اجسام ان کی خواہشات کا گہوارہ بن گئے' تیسرے یہ کہ ان پر طولِ امل غالب آگیا۔ یعنی دنیوی سامان میں قرنوں اور زمانوں کے انتظام کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں' حالانکہ عمر قلیل ہے۔ چوتھے یہ کہ انہوں نے مخلوق کی رضاء کو حق تعالیٰ کی رضا پر ترجیح دے رکھی ہے' پانچویں یہ کہ وہ اپنی ایجاد کردہ چیزوں کے تابع ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی سُنّت کو چھوڑ بیٹھے' چھٹے یہ کہ مشائخ سلف اور بزرگان متقدمین میں سے اگر کسی سے کوئی لغزش صادر ہو گئی تو ان لوگوں نے اسی کو اپنا مذہب بنا لیا اور ان کے فعل کو اپنے لیے حجت سمجھا اور ان کے باقی تمام فضائل و مناقب کو دفن کر دیا۔

اور ایک شخص کو آپ نے نصیحت فرمائی کہ تمہیں چاہیے کہ سب سے زیادہ اہتمام اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات کے سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا کرو اور جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے ان کے پاس نہ جاؤ' کیونکہ حق تعالیٰ کی عبادت کا وہ طریقہ جو اس نے خود تعلیم فرمایا ہے۔ اس طریقہ سے بہت بہتر ہے جو تم خود اپنے لیے بناتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ ہمارے لیے اس میں زیادہ اجر و ثواب ہے۔ جیسے بعض لوگ خلافِ سُنّت رہبانیت کا طریقہ اختیار

کر لیتے ہیں۔"

دو عادل گواہ :

صوفیاء کے دِلوں پر وارد ہونے والے حقائق و معارف کا ذکر کرتے ہوئے ابو سلیمان درانی کہتے ہیں :

"بسا اوقات میرے قلب میں معارف و حقائق اور علومِ صوفیاء میں سے کوئی خاص نکتہ عجیبہ وارد ہوتا ہے اور ایک زمانہ دراز تک وارد ہوتا رہتا ہے۔ مگر میں اس کو دو عادل گواہوں کی شہادت کے بغیر قبول نہیں کرتا اور وہ عادل گواہ کتاب و سُنّت ہیں۔"

باطن بھی شریعت کے مطابق ہو :

ابُو عثمان جیری کی وفات کے وقت آپ کا حال متغیر ہوا تو صاحبزادہ نے بوجہ شدت غم و اَلم کے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ ابُو عثمان نے آنکھ کھولی اور فرمایا : "بیٹا! ظاہر اعمال میں خلافِ سُنّت کرنا یہ باطن میں ریاء ہونے کی علامت ہے۔" آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنے نفس پر قول و فعل میں سُنّت کو حاکم بنا دے گا وہ حکمت کے ساتھ گویا ہو گا اور جو قول و فعل میں خواہشات و اہواء کو حاکم بنائے گا وہ بدعت کے ساتھ گویا ہو گا۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے : ﴿ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ﴾ یعنی : "اگر تم نبی کریم (ﷺ) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔"

علمِ شرعی کی پابندی ضروری ہے :

ابُو الحسین نووی مختصر سے الفاظ میں بہت بڑی بات کہہ گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :

"جس کو تم دیکھو کہ تقرب الی اللہ میں وہ کسی ایسی حالت کا مدعی ہیجو اس کو علمِ شرعی کی حد سے باہر نکال دے تو تم اُس کے پاس نہ جاؤ۔"

ظاہر و باطن شریعت کے مطابق ہو :

شاہ کرمانی فرماتے ہیں کہ :

"جو شخص اپنی نظر کو محارم سے محفوظ رکھے اور اپنے نفس کو شبہات سے بچائے اور اپنے باطن کو دوامِ مراقبہ کے ساتھ معمور کرے اور ظاہر کو اتباعِ سُنّت سے آراستہ کرے اور اپنے نفس کو اکل حلال کی عادت ڈالے تو اس کی فراست میں کبھی خطا نہیں ہو سکتی۔"

اسی طرح ابو سعید خزار کہتے ہیں کہ :

"ظاہر شریعت جس باطنی حالت کا مخالف ہو وہ باطل ہے۔"

اسی بات کو مشہور صوفی ممشاد دینوری ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :

"آدابِ مرید کا خلاصہ یہ ہے کہ مشائخ کے احترام و عظمت کا التزام کرے اور اخوانِ طریقت کی حرمت کا خیال رکھے اور اسباب کی فکر میں (زیادہ) نہ پڑے اور آدابِ شریعت کی اپنے نفس پر پوری حفاظت کرے۔"

جہنم تک........ :

صوفی ابُو علی روزباری صاحب سے کسی نے ذکر کیا' بعض صوفیاء غناء مزامیر سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ میرے لیے حلال ہے کیونکہ میں ایسے درجہ پر پہنچ چکا ہوں کہ مجھ پر اختلافِ احوال کا اثر نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا : "اس نے یہ تو سچ کہا ہے کہ وہ پہنچ گیا ہے مگر اللہ تعالیٰ تک نہیں، جہنم تک۔"



گوہر شاہی کی گوہر افشانیاں



سُنّیت کا لبادہ

- جب پیر گوہر نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا
- مہدی یا مہندی!!
- گوہر شاہی چاند پر کیوں پہنچا؟

فرقہ گوہریہ کے شیعیت میں شدید طور پر رچ بس اور جذب ہو جانے اور شیعہ عقائد کو تیزی سے لوگوں میں پھیلانے کی بنا پر اب پاکستان میں یہ تاثر عام پایا جارہا ہے کہ فرقہ گوہریہ' شیعہ فرقہ کی "بی ٹیم" ہے اور اس کو بیرونی یہودی لابی کے علاوہ ایران سے بھی امداد مل رہی ہے- یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ گوہر شاہی کے مذہبی جماعتوں میں سے کسی کے ساتھ اگر بہتر تعلقات ہیں تو وہ اہلِ تشیع حضرات ہیں- گوہر شاہی کا اکثر شیعہ کے ہاں خفیہ اور اعلانیہ آنا جانا اب کسی سے پوشیدہ نہیں رہا' جبکہ شیعہ قیادت کے لوگ بھی اس کے پاس آتے رہتے ہیں اور اس کے جلسوں اور پروگراموں میں شرکت بھی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ بھرپور تعاون بھی کرتے ہیں- پیر گوہر کا اس وقت شیعہ کے متعلق بہت لچک دار رویہ ہے' ایسا کیوں ہے؟........ اس کے متعلق عوام میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں لیکن اس بات میں ذرہ برابر شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ماضی میں جب وہ اس قدر معروف نہ تھا' جب علماء اہلسنّت نے پیر گوہر کو گمراہی کی طرف بڑھتے دیکھا تھا تو وہ اس کے قصبہ کوٹری پہنچے اور شیعہ فرقہ کے عقائد کے متعلق ان سے دریافت کیا تو پیر نے (شاید اپنا تشیع چھپاتے ہوئے اور تقیہ اختیار کرتے ہوئے) کہا :

"یہ فرقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں نہایت گستاخ ہے' یہاں تک کہ یہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم پر سب و شتم (گالی گلوچ) کو روا رکھتے ہیں' جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گستاخ ہے وہ

کافر ہے۔"

(بحوالہ سرپرست اعلی ..... علماء کرام کی نظر میں : ص 5)

اب چونکہ یہ پیر اپنے ان عقائد جو شیعہ کے متعلق تھے سے راہِ فرار اختیار کر چکا ہے تو اہلسنت کا ایک طبقہ اس کے خلاف ہوگیا۔ ان حالات میں فرقہ گوہریہ نے کچھ بریلوی علماء سے فتویٰ لے کر پیر گوہر کے متعلق خراب ہونے والی فضاء کو خوشگوار بنانے کی کوشش کی اس فتویٰ کی نقل آپ دیکھ سکتے ہیں۔ شاید یہ واقعی ان کا "تقیہ" تھا کیونکہ اب گوہر شاہی سرکار شہرت کی بلندیوں پر پہنچنے کے بعد اپنے سابقہ فتوے سے منحرف ہو چکی ہے' بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ منحرف کیوں نہ ہو کیونکہ اس کو آسمانِ شہرت پر پہنچانے میں ان (شیعہ) حضرات کا بڑا اہم کردار ہے اور اس مقصد کے لئے انہوں نے زرِ کثیر بھی خرچ کیا ہے' اس لئے اب وہ شیعہ کے متعلق اپنے سابقہ مؤقف سے رجوع کر چکا ہے بلکہ ان کے امام باڑوں میں آتا جاتا ہے' وہاں جا کر جلسے کرتا ہے' خطاب کرتا ہے' شیعہ کی طرف سے دعوتیں اُڑاتا ہے۔

1997ء میں پیر گوہر کراچی میں واقع مسجد نور ٹرسٹ اثناء عشری ناظم آباد میں گیا اور وہاں جا کر ایک ایمان سوز خطاب کیا' فرقہ گوہریہ اس کا انکار نہیں کرسکا بلکہ اس کو اتحاد بین المسلمین قرار دے کر شیعہ کے ہاں جانے کا اقرار اور اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہے :

"عالمی رُوحانی ذاتِ گرامی سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی نے اہلِ تشیع علماء کرام کی دعوت پر "مسجد نورِ ایمان اثناء عشری" ناظم آباد کراچی میں ایک بڑے اجتماع (بنام اتحاد بین المسلمین کانفرنس) میں شرکت فرمائی اور رُوحانی خطاب کرتے ہوئے فرقہ واریت کے خاتمہ اور نورِ ہدایت کے حصول پر زور دیا اور بہت سادہ انداز میں نورِ الٰہی دِلوں میں بسا لینے کی دعوت دی' اس خطاب کی اہمیت اپنی جگہ لیکن سب سے خوش آئند اور کامیابی کی بات یہ ہے کہ حضرت گوہر شاہی نے ایک ایسے وقت میں جبکہ ہر شخص فرقہ واریت کے خلاف بات تو کرتا ہے لیکن عملی طور پر کوئی منظم انداز اختیار نہیں کیا جاتا' ایسے دَور میں حضرت گوہر شاہی نے مثالی اور عملی کردار ادا کرتے ہوئے اہلِ تشیع حضرات کے مرکز میں جا کر ان سے خطاب کیا۔ حضرت گوہر شاہی کی اس تاریخی مساعی جمیلہ

کے دُور رَس اور اچھے اثرات مرتب ہونگے- اللہ کریم اُمت مسلمہ میں اتحاد واخوت کی (ان) کوششوں کو کامیاب فرمائے-"

قارئین! یہ تو تھا اعتراف لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ کبھی وہ وقت تھا جب یہ پیر شیعہ کو کافر قرار دیتا تھا مگر اب نہ صرف ان کو مسلمان قرار دیتا ہے بلکہ ان سے اتحاد کرنے کے لئے ان کے امام باڑوں کے چکر لگا رہا ہے' مسلمانوں کو آمادہ کرنے کے لئے بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کرکے ان پر زور دے رہا ہے کہ وہ شیعہ کو مسلمان مان کر ان سے اتحاد کرلیں-

قابل ذکر اَمر یہ ہے کہ شیعہ کانفرنس (جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں) میں جا کر یہ پیر بھول ہی گیا کہ وہ نام نہاد ہی سہی لیکن سنیوں کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ تو کرتا ہے اور اسی حیثیت سے شامل بھی ہو رہا ہے' لہٰذا اس کی ہی لاج رکھ لے- مذکورہ کانفرنس میں زیادہ دردناک صورتحال اس وقت پیدا ہوئی جب پیر گوہر مکمل طور پر کھل کر شیعہ کے روپ میں سامنے آگیا اور اس نے اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کے متعلق نازیبا اور اپنے گندے خیالات کا اظہار کرنا شروع کر دیا اور قرآنِ پاک کو بھی شیعہ کی طرح 40 سپارے پر مشتمل قرار دے دیا' سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان بھی باقی اصحابِ رسول ﷺ سے بلند تر ثابت کرتا رہا' وہاں اُسکی کی گئی گفتگو کے تناظر میں کوئی اہلِ خرد یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ وہ اہلسنّت کا نمائندہ ہے' کیونکہ وہ وہاں مکمل طور پر روافض کی زبان بول رہا تھا جس کی چند جھلکیاں ہم آپ کو دکھاتے ہیں :

گوہر شاہی کا قرآن چالیس پارے کا ہے :

آج تک تو یہ سننے میں آتا تھا کہ شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ حقیقت میں قرآن مجید کے 40 پارے تھے' 10 پارے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بکری کھا گئی اور ان دس پاروں میں صرف سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان بیان کی گئی تھی!!..... لیکن اب جب پیر گوہر شیعہ کے ہاں تقریر کرنے گیا تو اس نے بھی قرآن مجید کو 40 پارے کا قرار دے دیا-

عام لوگوں والا قرآن :

پیر گوہر نے اپنی تقریر میں قرآن پاک کے 40 پارے ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا :

"حضور نبی کریم ﷺ پر قرآن پاک وقتاً فوقتاً نازل ہوا' قرآن پاک کی ترتیب

سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی کہ اس کو مہینے کے تیس دنوں میں تقسیم کر دیا، تاکہ ہر روز ایک پارہ تلاوت کر لیا جائے، یہ قرآن پاک عوام الناس کے لئے ہے، جس طرح ایک عِلم عوام کے لئے جبکہ دوسرا عِلم خواص کے لئے، جو سینہ با سینہ عطا ہوا، اسی طرح قرآنِ پاک کے دس پارے اور ہیں، جب ہم نے اللہ کو پانے کی غرض سے لعل باغ سیہوّن شریف میں ذکر و فکر، تلاوت، عبادت وریاضت اور مجاہدات کئے تو ہم پر باطنی راز منکشف ہونا شروع ہو گئے، باطنی مخلوقات ہمارے سامنے آگئیں، پھر (قرآن پاک کے) وہ دس پارے بھی سامنے آگئے۔"

مہدی کا ساتھ دینے کی فکر کریں :

حاضرین میں سے ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور کس طرح سے ہو گا؟ حضرت نے فرمایا : "تمہیں اس سے کیا سروکار، تم تو یہ فکر کرو کہ تم حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ساتھ کس طرح دو گے؟ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعمال کردار اور معجزات سے لوگوں کو راہِ حق دکھائی، معجزات سب نے ہی دیکھے لیکن کامیاب تو صرف وہ ہوا جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔"

چالیس پاروں میں مہدی کی نشاندہی :

سامعین میں سے ایک صاحب نے سوال کیا : "امام مہدی علیہ السلام کی کیا نشانی ہوگی؟" آپ (گوہر شاہی) نے فرمایا : "نشانیاں تو بے شمار ہیں لیکن ہمیں جو ان دس پاروں کے ذریعے عِلم ہوا (جو ہم پر بذریعہ الہام سیہوّن کے جنگل میں نازل ہوئے) وہ ہم تمہیں بتا دیتے ہیں، فرمایا : جس طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارکہ پر مُہر نبوت تھی، اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پشت مبارکہ پر مُہر امامت ہوگی، جو کوئی آکر دعویٰ کرے گا اسے وہ مُہر دکھانا ہوگی۔"

(سرفروش یکم تا 15 اکتوبر 1996ء)

حضور پاکؐ نے حیات مبارکہ ہی میں عظمت امام حسینؓ بیان فرما دی تھی

ضلع ساؤتھ میں محفل کا انعقاد حاجی اشرف کی صدارت علامہ غلام اکبر کا خطاب

کراچی (رفاقت حسین قادری) اے ایس آئی ساؤتھ کی سنٹرل کمیٹی کے تحت غوثیہ سیکرٹریٹ لائن میں عظیم الشان محفل نعت و ذکر اللہ کی روحانی محفل جامع مسجد موتی میں منعقد کی گئی ضلع ساؤتھ کے آرگنائزر جناب حاجی محمد اشرف قادری نے خصوصی شرکت فرمائی حضرت علامہ غلام اکبر خاصخیلی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جس نے میری اہل بیت پر ظلم کیا اللہ نے اس پر جنت حرام کردی حضور پاکؐ نے پر سب کچھ حیات ظاہر میں فرمادیا تھا پھر امام حسینؓ کے سامنے لشکر میں اللہ تعالیٰ کا نظام چلانے کے لئے ہر وقت اللہ کا کوئی نہ کوئی دوست موجود ہوتا ہے جو اپنی نظر سے لوگوں کو شیطان کے فریب سے محفوظ رکھ کر ان کو رب تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر میں مشغول کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی نظر سے لوگوں کے دلوں میں ایمان کی روشنی پیدا کرکے ان کے باطن کو صاف اور پاک کرتا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جب تک ہم کسی ولی کامل کا ہاتھ پکڑ نہیں لیتے ہم بھی شیطان کی چالوں سے نہیں بچ سکتے اس دور حاضر میں حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی بھی مخلوق خدا کو روحانیت کی تعلیم عطا کرکے شیطان ... بچارہے ہیں ...

کیوں آیا یقیناً اس وقت مسلمانوں کو گمراہ کیا گیا واقعہ کربلا سے درس ملتا ہے کہ سچ کو خود جانیں خود تحقیق کریں تاکہ حق و باطل کی تمیز ہوسکے انہوں نے کہا کہ حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی اسم ذات کے نور سے لوگوں کے قلوب کو پاک فرما رہے ہیں تاکہ لوگوں کو امام حسینؓ کی عظمت کا پتہ چل جائے حمد و نعت کے نذرانے مظہر اقبال، وسیم، جعفر، احسان، اعجاز امین میمن، محمد اشتیاق، نے پیش کئے امیر حلقہ کے فرائض محمد رشید قادری نے ادا کئے۔ علاوہ ازیں ضلع ساؤتھ گوہر شاہی زون کے زیر اہتمام عظیم الشان محفل جامع مسجد الحبیب آگرہ تاج کالونی میں منعقد کی گئی نظامت کے فرائض رفاقت حسین قادری نے ادا کئے حمد و نعت و مناقب کے نذرانے محمد آصف محمد فیصل محمد وکیل قادری نے پیش کئے آخر میں حلقہ ذکر محمد صغیر قادری نے ترتیب دیا۔ علاوہ ازیں اے ایس آئی ضلع ساؤتھ کی سینٹرل کمیٹی کے تحت محفل روحانی بسلسلہ امام حسینؓ زیر صدارت صوفی خادم ملک منعقد کی گئی محفل میں حمد و نعت کے نذرانے نصر اللہ نوری کے علاوہ رضوان خالد، حامد ناصر، محمد اقبال محمد ندیم قادری نے پیش کئے آخر میں متعدد افراد کو صوفی خادم ملک صاحب نے اجازت ذکر قلب عطا کی۔

سرفروشان اسلام ہر دور میں حسینیت کا پرچم بلند رکھتے ہیں

فاروق ریاض کا کراچی سنٹر کے مختلف علاقوں میں خطاب

کراچی (محمد فاروق صدیقی) عالمی روحانی تحریک انجمن سرفروشان اسلام ضلع وسطی کے زیر اہتمام صابر چوہان سعید دلوودی، جان محمد، اشفاق بھائی، اقبال قادری، ذاکر، ناصر گوہر، عبدالوحید ... ریحان محمد بغزون، سہیل ... یونس قادری، جاوید قادری، مسعود ... ماسٹر رمضان ... مشتاق، محمد طارق، صابر بھائی کی رہائش گاہوں پر محرم الحرام کے سلسلے میں محفل نعت و ذکر الٰہی کے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ نظامت کے فرائض ذاکر قریشی، خورشید احمد، سرفراز یوسفی، سید سلمان اختر، سید فاروق ریاض، حنیف قادری، سہیل فاروق، رضوان احمد نے انجام دیئے سرفروشان اسلام ہر دور میں موجود رہے ہیں اور ان کی موجودگی کی وجہ سے دنیا میں حق باقی رہا سید مسعود علی جعفری نے کہا شہدائے کربلا کا واقعہ ذاکرین کے لئے مشعل راہ ہے انہوں نے کہا خاندان رسول پر حملہ کرنے والے بھی رسول کا ... کلمہ پڑھتے تھے مگر اندر سے منافق تھے۔ ... میں نعت و منقبت کے نذرانے رضوان احمد، عتیق محمد، بابو میاں، صابر چوہان، سرفراز یوسفی، خورشید احمد، فاروق صدیقی، سید سلمان اختر، سید مسعود علی ...، سید منصور علی جعفری، محمد ... شاہی ...، ریحان، سید فاروق ریاض، سہیل فاروق، عبدالوحید قادری، اللہ خان نوری، مسعود شریف، ... قادری، بشیر گوہر، شہزاد علی وغیرہ نے پیش کی خصوصی شرکت سید افضال حسین زیدی، یونس قادری، اختر علی انصاری نے کی۔ بعد ازاں سینکڑوں افراد نے اجازت ذکر قلب حاصل کی۔

شیعہ مکتب فکر کو خوش کرنے کی کوششیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ان پر ان کے افکار کی چھاپ کس قدر گہری لگ چکی ہے

دُعائے سیفی اور گنج العرش نئے قرآن میں نازل ہوئیں :

یکم تا 15 نومبر 1996ء کے ہفت روزہ سرفروش کے مطابق پیر گوہر شاہی نے قرآن حکیم کے متعلق اپنے عقیدے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے یوں گوہر افشانی کی :

"حضور پاک ﷺ کی زبانِ مبارک سے جو کلام ظاہر ہوا وہ قرآن پاک بن گیا اور 30 پاروں کی شکل میں موجود ہے لیکن جو کلام ظاہر نہیں ہوا اور صرف حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک میں رہ گیا' وہ علم' عِلم باطن یعنی باقی دس پارے ہیں جو کہ باطن میں اولیاء اللہ کو ملے جو تھوڑا تھوڑا راز کھولتے رہے' جیسا کہ "دُعائے سیفی" "دُعائے گنج العرش" وغیرہ .... یہ دس پارے فقر میں چلنے والوں کے لئے اور تیس پارے شریعت میں چلنے والوں کے لئے ہیں' جو ولی باطن میں ترقی کر جاتے ہیں ان کو ان کا عِلم عطا ہوتا ہے' پھر جو دیدارِ الٰہی تک پہنچ جاتے ہیں ان کو سارا عِلم عطا ہو جاتا ہے۔"

شاہ صاحب (گوہر شاہی) نے ایک اور اہم انکشاف کرتے ہوئے فرمایا :

"ان باطنی دس پاروں کے عِلم میں بھی پانچ ولیوں کے ہیں اور پانچ نبیوں کے ہیں۔ ساری دنیا کا محور 40 (چالیس) کے اوپر ہے' چِلّہ بھی 40 کا ہوتا ہے۔

سیّدنا علی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں :

پیر گوہر شیعہ کے درمیان بیٹھا تھا' وہ شیعہ کو خوش کرنا چاہتا تھا...... لیکن یہ کبھی نہیں سوچا جا سکتا تھا کہ وہ اس مقصد کے لئے اس قدر آگے بڑھ جائے گا اور یہ جسارت بھی کرے گا کہ خلفاء راشدین میں سے سب سے زیادہ شان والے اللہ کے رسول ﷺ کے پیارے صحابی سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تنقیص تک کر بیٹھے گا...... یہ حقیقت ہے .... اس نے ایسا سب لوگوں کے سامنے کیا' ملاحظہ ہو اپنی زبان سے زہر افشانی کرتے ہوئے کہتا ہے :

"ہم نے علماء کرام سے سُن رکھا تھا کہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام بعد از انبیاء سب سے بلند ہے' ہم بھی یہی سمجھتے تھے' جب ہم جنگل گئے' اسرارِ الٰہی منکشف ہوئے تو معلوم ہوا بلاشک سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام بعد از انبیاء بلند ہے

آیت اللہ امام خامنائی

امام مہدی علیہ السلام دنیا میں آ چکے ہیں

کئی لوگوں کے استخارہ اور مراقبہ کے بعد یہ بیان جاری کر کے آگاہ کیا

مسجد نور ایمان ٹرسٹ اثناء عشری ناظم آباد کراچی میں عالمی روحانی ذات گرامی حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کا روحانی خطاب'

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ساتھ وہی دیں گے جن کے دل میں نور ہو گا اور دلوں میں نور پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دل کی دھڑکنوں میں اللہ اللہ بسایا جائے

حضور پاک ؐ کے زمانے میں جن لوگوں نے صرف ظاہری علم پر اکتفا کیا وہ منافق اور خوارج کہلائے اور باطنی علم حاصل کرنے والے صحابیؓ کے درجے پر فائز ہوئے

قرب قیامت میں دجال کا خروج ہو گا اسے ابلیس کی حمایت حاصل ہو گی اور وہ نور سے خالی سینے والے ظاہری علماء کی کثیر تعداد کو اپنا پیرو کار بنا لے گا

دلوں میں نور نہ ہونے کی بناء پر امت محمدی فرقوں میں تقسیم ہو گئی ہے اگر دلوں میں نور پیدا ہو جائے تو لوگ شیعہ' سنی نہیں بلکہ صرف امتی کہلانے پر فخر کریں گے

اتحاد بین المسلمین کانفرنس' علامہ عباس کمیلی' علامہ مرزا یو-

شیعہ کے ہاں آمدورفت اور ان سے خصوصی تعلقات پر گوہر شاہی کے اپنے اخبار "سرفروش" کی شہادت اور آیت اللہ خامنائی کے امام مہدی کی موجودگی کے حق میں بیان دینا اور گوہر شاہی حلقہ کا اس کو پھیلانا چہ معنی دارد؟

لیکن شریعت میں ...... جبکہ طریقت میں سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کا مقام بہت بلند ہے' کیونکہ حضور پاک خاتم الانبیاء ہیں' آپ کے بعد ولایت کا سلسلہ چلنا تھا' اس لئے سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ منبع ولایت ہیں' طریقت کے تمام سلسلوں کی انتہا سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔"

.......اس کے بعد لکھتے ہیں :

"اس عظیم الشان کانفرنس میں اثناء عشری علماء کرام حضرت علامہ عباس کمیلی اور حضرت علامہ مرزا یوسف حسن کے علاوہ انجمن سرفروشان کے عالمی مرکزی امیر محترم محمدّ عارف میمن' مرکزی مشیر وصی محمدّ قریشی' امیر کراچی محمدّ عظیم دانش بھی شریک تھے۔" (بحوالہ سرفروش 1 تا 15 اکتوبر 1996ء)

علماء دجال کے مُرید ہو جائیں گے :

اب گوہر شاہی شیعہ کے درمیان بیٹھا تھا' ان کو خوش کرنا بھی اس کا مقصود تھا اور گوہر شاہی ہفوات واہیات اور اول فول کفریہ عقائد کو دیکھ کر علمائے اہلسنّت پیر گوہر کی بھی خبر لے رہے ہیں' اس کی مضبوط گرفت کر رہے ہیں اور بعض نے تو اس کی کفریہ اور شرکیہ تعلیمات کو دیکھ کر اس پر کفر کا فتویٰ بھی لگا دیا ہے' اس لحاظ سے یہ دونوں طبقے شیعہ اور گوہریہ' علمائے اُمت کے معتوب تھے۔ گوہر شاہی سرکار کانفرنس میں علماء دُشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے' ان پر برس پڑے اور ان کو مستقبل میں دجال کا مرید ثابت کر دیا' اس طرح انہوں نے اپنے دل کی بھڑاس بھی نکالی اور شیعہ کو بھی خوش کر دیا' ملاحظہ ہو "سرفروش" لکھتا ہے :

"حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے مزید فرمایا :

"حدیثِ مبارکہ میں ہے : "قربِ قیامت میں دجال کا عروج ہو گا' ستّر ہزار علماء اس کے پیرو کار ہو جائیں گے۔" وہ بھی دعویٰ مہدیت کرے گا' عام مسلمان علماء کہیں گے : "ہمیں تو امام مہدی کی شناخت نہیں' مہربانی کر کے آپ لوگ ان کے پاس جائیں۔" دجال علماء کے ہر سوال کا جواب اطمینان بخش دے گا' اس طرح وہ ان کے دماغوں کو مطمئن کر دے گا جبکہ ان علماء کے دِل نورِ الٰہی سے

خالی ہوں گے' نور الٰہی سے خالی ہونے کی وجہ سے ان کے دِلوں میں چھوٹے شیطان اپنا مسکن بنالیں گے۔ اس طرح ان کے دِلوں کے چھوٹے شیطان بڑے شیطان یعنی دجال کی اطاعت قبول کرلیں گے کیونکہ دجال میں ابلیس خود موجود ہوگا جبکہ دوسری جانب حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اللہ کی حمایت حاصل ہوگی اور وہ لوگ جن کے دِلوں میں نور (اللہ ھُو کا ذکر) ہوگا تو وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو پہچان جائیں گے کیونکہ جس طرح لوہے کو مقناطیس کی کشش اپنی جانب کھینچ لیتی ہے' اسی طرح نور کو نور کشش سے اپنی جانب کھینچ لے گا۔"

(سرفروش 1 تا 15 اکتوبر 1996ء)

میری ولایت انبیاء (علیہم السلام) کی ہی ولایت ہے :

جو ولایت تمام انبیاء علیہم السلام کو ملتی رہی اسی کو پھیلانے کا مدعی یہ پیر بھی بنتا ہے' لہٰذا کہہ رہا ہے :

"اب ہم تمہیں یہ ذکر الٰہی بغیر بیعت کئے بغیر لالچ کے دے رہے ہیں' بھئی جس طرح آم خریدنے کے لئے روپوں کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر کوئی بغیر پیسوں کے آموں کا ٹوکرا تمہیں دے جائے تو یہ اس کا کرم ہوا' اسی طرح بغیر بیعت کے تمہیں فیض مل رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ کا خاص کرم ہوا ہے۔"

(یکم تا 15 اکتوبر 1996ء مزید تفصیل کے لئے یہی اخبار دیکھئے)

اب جب پیر گوہر نے شیعہ کے سٹیج پر جاکر اس طرح کی واہیات اور عقائد اہلسنّت کے خلاف باتیں کیں' اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کی شان میں تنقیص کی تو صاف ظاہر ہے شیعہ نے خوش ہونا ہی تھا اور وہ ہوئے بھی' کیونکہ پیر صاحب نے سنیت کا لبادہ اوڑھ کر وہ کام کر دکھایا تھا جس کی کوئی شیعہ بھی جرأت نہ رکھتا تھا۔ شیعہ اس سے کس قدر خوش ہوئے' اس کی ہلکی سی جھلک فرقہ گوہریہ کے ترجمان "سرفروش" میں شائع ہونے والے شیعہ قائدین اور ذاکرین کے بیانات کی روشنی میں ملاحظہ ہو' شیعہ علماء گلا پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہے ہیں :

⬅ آج لوگ اتحاد بین المسلمین کی باتیں کرتے ہیں لیکن حضرت قبلہ گوہر شاہی نے اس

(شیعہ) اجتماع میں تشریف لا کر اتحاد واخوت کا عملی ثبوت دیا ہے۔" (علامہ عباس کمیلی)

پیر گوہر کے "قرآن مجید کو 40 سپارے پر مشتمل قرار دینے والے" خطاب پر ان کو شیعہ کی طرف سے مبارکبادیں بھی دی گئیں' ملاحظہ ہو :

- "آخر میں انہوں نے حضرت قبلہ سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی کو مسجد نورِ ایمان میں رُوحانی خطاب پر مبارکباد پیش کی۔" علاوہ ازیں خطیب مسجد اور ممتاز عالم دین علامہ مرزا یوسف حسین نے حضرت گوہر شاہی کی آمد پر اظہارِ تشکر کیا اور مبارکباد پیش فرمائی۔"

(سرفروش 1 تا 15 اکتوبر 1996ء)

دُنیائے شیعیت نے گوہر شاہی کے شیعیت کے شاہی دربار میں اس خطاب کے بعد ان کو اپنے ہر طرح کے بھرپور تعاون کی تجدید اور یقین دہانی کروائی' ان کی زبانی ہی یہ کہانی سنیں' شیعہ علماء کہہ رہے ہیں :

- ہمارا تعاون "ہر سطح پر" انجمن سرفروشانِ اسلام کے ساتھ رہے گا۔ (علامہ حیدر رضوی)
- امام بارگاہ علی المرتضیٰ میں تحریک جعفریہ علماء کونسل کے زیر تعاون محفل محمد یوسف شاہی' محسن رضا رضوی کا خطاب : "اے ایس آئی کراچی جنوبی کے تحت امام بارگاہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ میں محفل میلاد مصطفیٰ منعقد ہوئی' جس کی دعوت تحریک جعفریہ علماء کونسل نے دی تھی' علامہ آفتاب حیدر رضوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ.......
"ہمارا تعاون ہر سطح پر انجمن سرفروشانِ اسلام کے ساتھ رہے گا....."
- تحریک جعفریہ کے محسن رضا رضوی نے انجمن کے اراکین کا شکریہ ادا کیا اور اللہ کے خاص بندوں کی قربت نصیب ہونے کی دُعا فرمائی۔"

(بحوالہ 1 تا 15 اکتوبر 1996ء "سرفروش)

مزید سنئے :

- "حضرت گوہر شاہی رسول اللہ ﷺ کے پیغام کو عام فرما رہے ہیں۔" (علامہ عباس کمیلی)
شیعہ عالم دین علامہ عباس کمیلی نے خطاب کرتے ہوئے کہا :
- حضرت گوہر شاہی نے لوگوں کے قلوب کو اللہ کے نام سے جگمگا دیا ہے۔ انجمن سرفروشانِ اسلام (والے) فرقہ واریت نہیں' محبّت و اُخوت اور دِلوں کو توڑنے نہیں

حضرت گوہر شاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو عام فرما رہے ہیں — علامہ عباس کمیلی

اسلام کا فروغ اولیائے کرام کی روحانی تعلیم سے ہوا ہے — علامہ عباس کمیلی

آج لوگ اتحاد بین المسلمین کی باتیں کرتے ہیں لیکن حضرت قبلہ گوہر شاہی نے اس اجتماع میں تشریف لاکر اتحاد و اخوت کا عملی ثبوت دیا ہے



شیعہ کانفرنس میں جا کر خطاب کرنے پر مُریدانِ گوہر کی طرف سے گوہر شاہی کو مبارکباد کا اخباری اشتہار۔

شیعہ کے ہاں آمد و رفت اور ان سے خصوصی تعلقات پر گوہر شاہی کے اپنے اخبار "سرفروش" کی شہادت

شیعہ کی زبان سے گوہر شاہی کی تعریفیں اور ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانیاں پندرہ روزہ "سرفروش" کے حوالہ سے۔

جوڑنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت گوہر شاہی رسول اللہ کے پیغام کو عام فرما رہے ہیں۔"

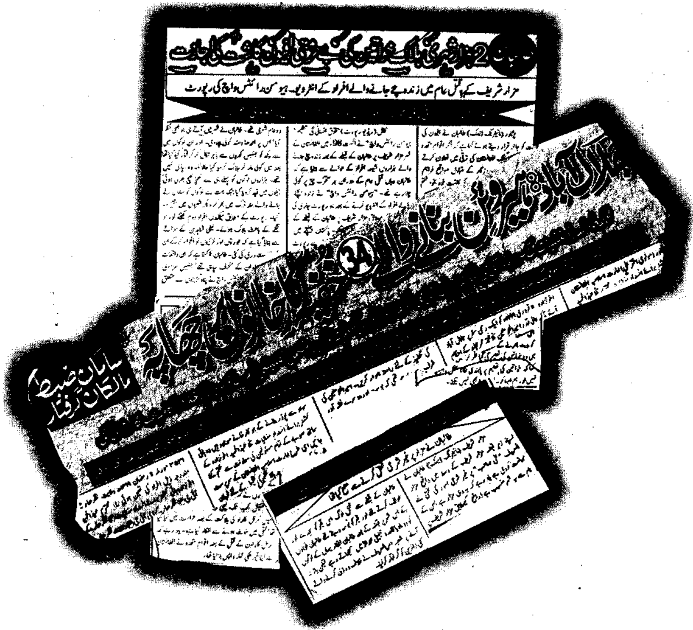
اسی طرح اور بہت سے پروگرامات کے علاوہ غوثیہ کانفرنس آرام باغ کراچی میں بھی (شیعہ) علامہ کمیلی نے شرکت کی۔

(روزنامہ انقلاب 17 اکتوبر 1996ء، بحوالہ سرفروش یکم تا 15 نومبر 1996ء)

اس کانفرنس میں پیر گوہر کے تشیع کی طرف میلان پر مبنی خطاب کے بعد شیعہ حلقے واقعی پیر گوہر پر بڑے مہربان نظر آرہے ہیں اور ان کا بڑا خیال رکھنے لگے ہیں، کیونکہ ان کے ہاتھ ایک ایسا آلہ کار آگیا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے خود کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہی ان کی زبان میں بات کرے گا، اب وہ حق خدمت کے طور پر گوہر سرکار سے ہر طرح کا "تعاون" بھی کر رہے ہیں، جس کی زندہ مثال کراچی میں منعقد ہونے والا پیر گوہر کا نشتر پارک والا جلسہ عام ہے جس میں شیعہ کی اعلیٰ قیادت نے باقاعدہ شرکت کی اور پیر صاحب کے جلسہ کو ہر طرح سے کامیاب بنانے کے لئے خفیہ ہاتھ کا کردار ادا کیا، اس کا تفصیلی تذکرہ بھی آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔ (ان شاء اللہ)

طالبان کی مخالفت :

افغانستان میں طالبان نے پوری دنیا کے سامنے ثابت کر دیا ہے کہ کس طرح ایران افغانستان میں شیعیت پھیلانے کے لیے ایک عرصے سے سرگرداں تھا اور وہ افغانستان کو ایک شیعہ سٹیٹ بنانا چاہتا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس نے وہاں ایک مسلح تنظیم "حزبِ وحدت" بنوا کر اُس کی ہر طرح سے پشت پناہی بھی شروع کر دی، ان کو اسلحہ، بارود، مال و دولت، افرادی قوّت مہیا کر کے افغانیوں کا قتل عام کروانا شروع کر دیا۔ اب ان حقائق اور اصل صورتِ حال کا دنیا کو علم نہ تھا کہ افغانستان میں اندرونِ خانہ کیا ہو رہا ہے؟ دُنیا یہی سمجھ رہی تھی کہ یہ خانہ جنگی ہے...... طالبان حکومت نے میڈیا کے ذریعہ خاص طور پر اپنے ہفت روزہ "ضربِ مؤمن" کے ذریعہ دُنیا کو اصل صورتِ حال سے آگاہ کیا اور افغانستان کو شیعہ سٹیٹ بنانے کے لیے جو سرنگیں اور غاریں پہاڑی سلسلوں (افغانستان) میں خفیہ طور پر ایرانی اسلحہ


مزار شریف کے قتل عام میں زندہ بچ جانے والے افراد کے انٹرویو۔ ہیومن رائٹس واچ کی رپورٹ

سامان ضبط مالکان گرفتار

شیعہ کو خوش کرنے کے لیے طالبان کے خلاف گوہر شاہی پروپیگنڈا صاف نظر آ رہا ہے کہ جس کے مطابق وہ منشیات پھیلا رہے ہیں...... جبکہ حقیقت کیا ہے؟ وہ بھی اخبار کی زبانی نظر آ رہی ہے کہ طالبان تو منشیات ختم کرنے کے لیے کمربستہ ہیں

وغیرہ سے بھری پڑی تھیں اور اس اسلحہ بارود پر ایران کی مُہریں ثبت تھیں' یہ اسلحہ ایران کی سنی آبادی اور مجاہدین کو قتل کر کے حزبِ وحدت' شیعوں کی حکومت قائم کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ طالبان نے ان کی فلمیں اور تصاویر بنا کر مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیں' اس سے شیعہ حلقوں اور ایران میں طالبان کے خلاف ایک طوفان آ گیا۔ انہوں نے طالبان کی ہر سطح پر ہر طرح سے مخالفت شروع کر دی' گوہر شاہی سرکار اور اس کے فرقہ نے جو کہ شیعہ کی بی ٹیم شمار کی جاتی ہے' نے بھی شیعہ کی حمایت میں طالبان کی مخالفت شروع کر دی اور اپنے رسائل و جرائد میں طالبان کو ظالم اور شیعہ کو مظلوم بنا کر پیش کرنا شروع کر دیا اور اسی طرح دوسری بہت سی غیر اخلاقی باتوں کی نسبت طالبان کی طرف کر کے ان کو بدنام کرنا شروع کر دیا۔ مثلاً :
گوہر شاہی کا پندرہ روزہ اخبار "سرفروش" 16 تا 30 نومبر 1998ء طالبان کے خلاف شیعہ کا دفاع کرتے ہوئے یوں سرخیاں جماتا ہے :

"طالبان : 2 ہزار شہری ہلاک' خواتین کی بے حرمتی' افیون کاشت کی اجازت۔"

"مزار شریف کے قتل عام میں زندہ بچ جانیوالے افراد کے انٹرویو۔ ہیومن رائٹس واچ کی رپورٹ۔"

طالبان نے افیون کی کاشت کو جائز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر اقوامِ متحدہ اور ترقی یافتہ ممالک افغانستان کی ترقی میں تعاون کرتے ہوئے افغان عوام کو متبادل مواقع فراہم کر دیں تو ان کے مُلک سے پوست کی کاشت خود بخود ختم ہو جائے گی۔ گفتگو کرتے ہوئے افغانستان کی اسلامی حکومت کے اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وزیر مولوی قلم الدین نے کہا کہ افیون کی کاشت حرام نہیں بلکہ اس سے ہیروئن اور دیگر منشیات بنانا حرام ہے' انہوں نے کہا کہ ہم نے اقوامِ متحدہ کو اپنی حکومت کے تسلیم کیے جانے کے بدلے میں افیون کی کاشت ختم کرنے کی بات اس لیے کی تھی کہ اس کے بعد بین الاقوامی برادری افغانستان کی تعمیر نو کے لیے آگے آئے گی۔

اگست 1998ء میں افغانستان کے شہر مزار شریف پر طالبان کے قبضے کے دوران

طالبان وہاں قتل عام کے دوران ہر متحرک چیز پر گولی چلا رہے تھے۔ مزار شریف پر طالبان کے قبضے کے موقع پر 2 ہزار شہری مارے گئے۔ مئی 97ء میں مزار شریف پر قبضے کی کوشش کے دوران ہلاک ہونے والے طالبان کی موت کا بدلہ لینے کے لیے 8 اگست کا قتل عام کیا گیا تھا۔ طالبان کے قبضے کے بعد شہر میں پہلے دن جو لوگ ہلاک کیے گئے' وہ عام شہری تھے' طالبان نے شہر میں آتے ہی جو بھی نظر آیا' اُس پر اندھا دھند گولی چلا دی اور ان لوگوں میں سے کچھ کو جنہیں گھروں سے باہر نکال کر گرفتار کیا گیا تھا' بعد میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا' حالانکہ وہ سپاہی نہیں تھے۔ ہزاروں لوگوں کو پہلے ہی سے کھچا کھچ بھری ہوئی جیلوں میں قید کر دیا گیا جبکہ بہت سے لوگوں کو سامان لے جانے والے بند ٹرک میں بھر کر دیگر شہروں میں بھیج دیا گیا۔ سینکڑوں افراد دَم گھٹنے اور لُو لگنے کے باعث ہلاک ہو گئے' عورتوں اور لڑکیوں کو اغواء کر کے ان کی عصمت دری کی گئی۔

(پندرہ روزہ صدائے فروش' 16 تا 30 نومبر 98ء)

اسی طرح گوہر شاہی فرقہ کے رسائل و جرائد شیعہ کو خوش کرنے کے لیے مستقل طور پر شیعیت کے حق میں اور ان کے عقائد کی ترجمانی کرنے والے مضامین شائع کر رہے ہیں۔ ان مضامین میں وہ ایسے انداز سے امام حسین اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کی مدح کرتے ہیں جو کہ شیعہ عقائد کا حصہ ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم حسینیت کی تعلیمات کے پرچار کے کوشاں ہیں' مثلاً کہتے ہیں کہ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حیاتِ مبارکہ میں ہی عظمت امام حسین بیان فرما دی تھی اور..... سرفروشانِ اسلام ہر دَور میں حسینیت کا پرچم بلند رکھتے ہیں' وہ طالبان کے متعلق یہ تاثر بھی پھیلا رہے ہیں کہ وہ افغانستان میں مزاروں پر آنے والے لوگوں کو غیر شرعی افعال کرنے کا بہانہ بنا کر گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

فرقہ گوہریہ کی ان شیعیت کے حق میں کی جانے والی کاوشوں سے پاکستان کے بریلوی طبقہ کے حضرات جو گوہر شاہی سے عقیدت رکھتے ہیں' خاص طور پر متاثر ہو رہے ہیں اور ان پر بھی شیعیت کا رنگ چڑھتا جا رہا ہے' یہ طالبان کی مخالفت پاکستانی شیعہ حلقوں اور ایران حکومت کی نظروں میں اپنی ساکھ برقرار رکھنے' ان کی حمایت حاصل کرنے' ان سے "امداد"

لینے اور ان میں اپنی مقبولیت میں اضافہ کرنے کے لیے ہے۔

اس طرح کی تابعداری کے بعد شیعہ کی طرف سے ان کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ گوہر شاہی کے جلسوں کو اپنے آدمی بھیج کر کامیاب کرتے ہیں۔ وہ جلسہ خواہ پاکستان کے نشتر پارک کراچی میں ہو یا لندن میں۔ اس کا اعتراف خود گوہر شاہی کے حلقے بھی کرتے ہیں۔ ایک مثال پیشِ خدمت ہے۔ لندن میں گوہر شاہی نے ایک تقریر کی جس کے متعلق امریکہ و یورپ کے دورہٗ کے متعلق فرقہ گوہریہ لکھتا ہے:

"آج لندن میں سرکار کا خطاب صبح تقریباً 9 بجے تھا۔ سرکار اور سب لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں لندن روانہ ہوئے۔ راستے میں سروسز (ہوٹل) میں ایک جگہ سرکار نے رُک کر چائے نوش فرمائی۔ آج کا پروگرام ایک اسکول کے ہال میں ترتیب دیا گیا تھا جو کہ خواتین و حضرات سے بھرا ہوا تھا۔ پروگرام میں اکثریت شیعہ فقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تھی۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 9)

قارئین! یہ ایک حقیقت ہے کہ اس فرقہ کی بنیاد میں شیعیت اپنے مخصوص عقائد کے ساتھ موجود ہے۔ جس کا ثبوت ان کے پروگراموں میں ہونے والی تقاریر و تحریروں سے بھی ملتا رہتا ہے۔ اس فرقہ کے افراد میں شیعہ کے عقائد بڑی حد تک سرایت کر چکے ہیں۔ جو ان کو بریلویت سے شیعیت کی طرف بتدریج گامزن کیے ہوئے ہیں۔



TRUEMASLAK@INBOX.COM

جب گوہر شاہی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا

20 اکتوبر 1996ء کے روز نامہ "خبریں" کے مطابق پیر گوہر نے کراچی میں ایک بڑے جلسہ کا انعقاد کر کے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا' جس پر علماء نے اس کا تعاقب کیا تو اس نے آئیں بائیں شائیں کرنی شروع کر دی۔ پیر گوہر کے مہدی ہونے کے دعویٰ کرنے پر لوگ بہت حیران ہوئے جبکہ ہمیں کسی قسم کی حیرانگی نہیں ہوئی کیونکہ ہم پہلے ہی مئی 1996ء میں بتا چکے تھے کہ انجمن کے منظوم کلام میں اس کو خُدا بنا کر پیش کر دیا گیا ہے' اب اگر وہ مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو کچھ بعید از قیاس نہیں کیونکہ "مہدی ہونا" تو "خُدا ہونے" سے بہرصورت نیچے ہی ہے' ہفت روزہ تکبیر اپنی 31 اکتوبر 1996ء کی اشاعت میں اس پیر گوہر کے مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کے متعلق لکھتا ہے کہ گوہر شاہی کے پیرو کاروں کو ذاکر کہا جاتا ہے' جب ریاض احمد گوہر شاہی کے باطل نظریات کے اس کھلے عام اظہار اور فنڈز کی فراوانی کے باعث اس گروہ کے "اندرونی حلقوں" سے رابطہ کیا گیا تو کئی باتیں بہت پراسرار بن کر سامنے آئیں۔ گوہر شاہی کے بیرون ملک طویل دورے' بے اندازہ دولت اور بیرونی ممالک میں مشکوک اداروں سے رابطوں کے علاوہ گرجا گھروں اور مندروں تک میں چلے جانا' ایک اہم سوالیہ نشان بن گیا؟

انجمن کے نہایت قریبی لوگوں سے کئی انکشاف ہوئے' مثلاً ذاکرین کے حلقے میں پچھلے دو سال سے یہ بات مشہور کرا دی گئی تھی اور گوہر شاہی بھی براہِ راست ان سے یہ کہتے رہے ہیں کہ "امام مہدی وہی ہوں گے جس کی شبیہ چاند پر آئے گی۔" پھر اچانک پورے پاکستان میں یہ مشہور کرا دیا گیا کہ گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر نظر آ رہی ہے' اس سے ذاکرین کے حلقے میں یہ

بات سامنے آئی کہ گوہر شاہی ہی "امام مہدی" ہیں' لیکن عوام میں اس مؤقف کی قبولیت کے لئے ابھی میدان ہموار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ 17 اکتوبر 1996ء کو نشتر پارک میں خود گوہر شاہی نے کہا: "امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں' وہ اس وقت پاکستان میں ہیں اور ایک مذہبی جماعت کے سربراہ بھی ہیں۔" رفتہ رفتہ اس مؤقف کی ہمواری کے بعد یہ دعویٰ کیا جائے گا کہ گوہر شاہی امام مہدی ہیں' کیونکہ ذاکرین کے حلقے ان کے خُدا سے براہِ راست رابطے کی علی الاعلان تبلیغ کرتے ہیں اور وہ (گوہر شاہی) خود بھی کہتے ہیں کہ: "مجھے غیبی اشارے ہوتے ہیں"

نشتر پارک کراچی میں مہدی کا نزول:

پیر گوہر اپنے جلسوں کی مشہوری اور انعقاد پر اس قدر رقم خرچ کرتا ہے کہ بڑی بڑی سیاسی جماعتیں بھی اس قدر خرچ کرنے کی ہمّت نہیں رکھتیں' اس کے دوسرے ممالک سے بھی انڈر گراؤنڈ رابطے ہیں' جس کی وجہ سے وہ شروع دن سے مشکوک رہا ہے' اس کانفرنس سے قبل بھی گوہر شاہی تقریباً 3 ماہ امریکہ گزار کر آئے تھے۔ 17 اکتوبر کے پروگرام سے قبل ہی آستانہ کراچی کے ناظم عظیم دانش نے ایک پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیا تھا کہ گوہر شاہی صاحب نے چاند اور خلاء میں نظر آنے والی شبیہ کی یوں تصدیق کر دی ہے: "آج ہم اس بات کی بحکم خداوندی تصدیق کرتے ہیں کہ چاند اور خلاء میں نظر آنے والی شبیہ ہماری ہی ہے۔" اب اس کے مہدی ہونے کے دعوے کو بھی یہود و نصاریٰ کی دی گئی گائیڈ لائن کا نتیجہ ہی سمجھا جا رہا ہے۔

ایرانی سفارت خانہ اور گوہر شاہی:

ہفت روزہ تکبیر نے پیر گوہر کی نشتر پارک کراچی کے جلسہ کی شائع کردہ رپورٹ میں لکھا ہے:

> "17 اکتوبر کو جمعرات کی شب نشتر پارک میں ہونے والی "اسم ذات اللہ کانفرنس" میں گوہر شاہی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے ایرانی سفارت خانے سے دو اہم شخصیات شریک ہوئیں' علامہ عباس کمیلی بھی اس کانفرنس کے ایک اہم مقرر تھے۔" (گوہر شاہی کے ترجمان سرفروش یکم تا 15 نومبر 1996ء کے

ریاض گوہر شاہی نے چاند میں شبیہ کے دعوی کے بعد امام مہدی ہونے کا دعوی کر دیا

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی نے دعوی کرنے کیلئے کراچی میں لاکھوں خرچ کر کے جلسہ کیا اور کہا کہ خدا جس کو چاہے نور سے نوازے اور اس کی شبیہ نظر آئے

کراچی (ڈیلی رپورٹ) سید ریاض احمد گوہر شاہی نے امام مہدی ہونے کا دعوی بھی کر دیا ہے۔ اس سے قبل انہوں نے چاند میں شبیہ نظر آنے کا دعوی کیا تھا۔ ریاض احمد گوہر شاہی جو کہ

باقی صفحہ 5 بقیہ نمبر 4

امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا ایسا پراپیگنڈا یہودیوں کی سازش ہے: عامر عبداللہ

دعوے میں صداقت نہیں: علامہ رضا المصطفیٰ گوہر نے چرس اور بھنگ پینے کا دعوی بھی کیا: علامہ ظفر

کراچی (ڈیلی رپورٹ + راولپنڈی نیوز ڈیسک) ریاض احمد گوہر شاہی کی جانب سے امام مہدی ہونے کا دعوی پر علماء کرام نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اتحاد بین المسلمین کونسل پاکستان کے چیئرمین ڈاکٹر عامر عبداللہ محمدی نے کہا ہے کہ ابھی امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ ایسا پراپیگنڈہ یہودیوں کی سازش ہے۔ علاوہ ازیں مولانا

گوہر شاہی

گوہر شاہی نے کہا ہے کہ میں نے کبھی حضرت عیسیٰ اور حضرت امام مہدی ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ انہوں نے یہ دعوی کیا کہ انہوں نے امریکہ کے تبلیغی دورہ کے دوران روحانی طور پر حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے تبلیغی کام کرنے کی

امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا ایسا پراپیگنڈا یہودیوں کی سازش ہے: عامر عبداللہ

دعوے میں صداقت نہیں: علامہ رضا المصطفیٰ گوہر نے چرس اور بھنگ پینے کا دعوی بھی کیا: علامہ ظفر

خبریں

ریاض گوہر شاہی کا اہلسنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں امام مہدی کے بارے میں گوہر شاہی کا ڈاکٹر اسرار سے گٹھ جوڑ ہے: سنی تحریک

سنی تحریک

انجمن سرفروشان اسلام

گوہر شاہی کے جھوٹے دعوئی مہدویت کے بعد علمائے دین اور عوامی حلقوں کا رد عمل

مطابق) اس کانفرنس میں ایرانی قونصلیٹ جنرل بختیار بانیز' جناب اصغر پویا' علامہ عباس کمیلی نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر جماعت اہلسنّت کے علامہ محمد شریف چشتی نے پچاس جید علماء کرام کے ہمراہ انجمن میں شمولیت کا اعلان کیا اور خطاب میں کہا کہ انجمن کے خلاف پروپیگنڈہ قطعی غلطی اور بدنیتی پر مبنی ہے۔"

سجدہ میں گوہر شاہی کی تصویر :

کانفرنس میں لندن کے یونس نامی ایک مہمان مقرر نے کہا : "لندن میں جب نماز پڑھتے ہوئے سجدہ میں جاتے ہیں تو گوہر شاہی کی تصویر سامنے آ جاتی ہے۔" اس نے مزید کہا : "اللہ خود گوہر شاہی سے عشق کرتا ہے اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ گوہر سے عشق نہ کرنے لگیں۔" یونس صاحب کا کہنا تھا کہ "آج کل تو یہ صورتحال ہے کہ اچانک اُوپر سے روشنی آئی اور پتھر پر ان کی تصویر بن گئی۔" ایک موقع پر اسٹیج سے کہا گیا کہ "گوہر شاہی رسول اللہ کے جانشین ہیں اور انہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ لوگوں کے دِلوں میں اسم ذات پیدا کریں۔"

مجھے اشارے ہو رہے ہیں :

ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے خطاب میں کہا :

"کچھ دنوں سے اشارے ہو رہے تھے کہ اس پیغام کو دیگر مذاہب میں پھیلاؤ' میں نے سوچا مسلمانوں میں نہیں پھیلا تو دیگر مذاہب میں کیا ہو گا' میں نے سوچا کہ کہیں یہ شیطانی اشارہ تو نہیں کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کچھ ایسے اشاروں کی وجہ سے کافر کہلایا' وگرنہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔"

گوہر شاہی نے مزید کہا :

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے پاس دو عِلم ہیں' ایک وہ جو بتا چکا ہوں اور دوسرا اگر بتاؤں تو تم برداشت نہیں کرو گے۔" میں (گوہر شاہی) نے بھی جب اس عِلم کے بارے میں کچھ بتایا تو مجھے بھی واجب القتل قرار دیا گیا۔"

گوہر شاہی نے اس بات کی کوئی وضاحت نہیں کی کہ جو عِلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی کو

ماہنامہ "پیغام" مانچسٹر کے اخبار میں شائع
شدہ اشتہار کا عکس

19 June - 1998 THE **PAIGHAM** MANCHESTER ISSUE 05 - PAGE 03

A human face is discovered on the black stone (Hijr-e-Aswad) in Makkah, Saudi Arabia.

Governor of Makkah, Sheikh Hamad bin Abdallah



Spiritualists in Makkah say that this is the face of Imam Mehdi (Al-Muntazar)

Daily Parcham Karachi, Pakistan 26th May 1998

Computer Report from Pakistan





It is said amongst spiritual circles around the world that in addition to his facial images appearing on the sun and the moon, the face on the black stone (Hijr-e-Aswad) in Makkah, Saudi Arabia, is that of Riaz Ahmed Gohar Shahi of Pakistan.



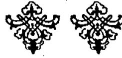
R.A.G.S. For further information contact:-
Tel. U.K. 0966 417 175 or 0966 494 129 BRADFORD 0797 0785359
U.S.A. 703 7236292 DENMARK 20735199 ITALY:- 161-255984

یورپی مسلمانوں کو پھانسنے کے لیے یورپ کے یہودی اخبارات میں کیے گئے مکروہ اور زہریلے پروپیگنڈے کا ایک منظر

نہیں بتایا' وہ ان تک کیسے پہنچ گیا اور انہوں نے کیوں بتا دیا۔؟

گمراہی کے لئے تشہیری ہتھکنڈوں کی ایک جھلک :

انتہائی مصدقہ ذرائع کے مطابق انجمن سرفروشانِ اسلام کی اس کانفرنس میں ایرانی سفارت خانے اور علامہ عباس کمیلی کے علاوہ اہلِ تشیع بھی بڑی تعداد میں شریک ہوئے' اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بڑے پیمانے پر کوششیں کی گئیں' یکم اکتوبر سے 17 اکتوبر تک روزانہ ٹیلی ویژن پر ایک اشتہار دیا گیا' ریڈیو پر یکم اکتوبر سے 10 اکتوبر تک ایک اور 10 اکتوبر سے 17 اکتوبر تک دو سمعی اشتہار دیئے گئے' اس کے علاوہ پاکستان کے آٹھ اخبارات میں مسلسل اشتہارات دیئے گئے' مزید برآں سینماؤں میں فلم چلانے سے قبل اس (کانفرنس) کی سلائیڈیں چلائی گئیں' 20 ہزار پوسٹرز' لاتعداد بینرز اور اسٹیکرز (بھی) اس اشتہاری مہم کا حصہ تھے۔ (ہفت روزہ تکبیر 31 اکتوبر 1996ء)



مہدی یا مہندی

1997ء میں گوہر شاہی کے متعلق اس خبر نے اہلِ ایمان کو تڑپا کر رکھ دیا کہ راہِ راست سے ہٹے ہوئے اس انسان نے اب مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا ہے۔ اہلِ ایمان میں ہیجان اور ردعمل یقینی امر تھا' لہٰذا پورے ملک میں لوگوں نے غصے میں آکر اس کے سائن بورڈ' بینرز اور سڑکوں پر چوکوں وغیرہ میں آویزاں اس کی تصویروں اور اس کے گمراہ کن اقوال والے بڑے بڑے بورڈ توڑ پھوڑ ڈالے اور گوہر شاہی کی اس جسارت پر اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ علماء نے بھی اس کا سختی سے نوٹس لیا' نتیجتاً گوہر شاہی سرکار کی طرف سے اپنے دفاع کے لئے اخبارات میں تردیدی بیانات آنے شروع ہو گئے۔

لاہور میں انجمن سرفروشان کی طرف سے جاری کردہ ایک چار رنگے اشتہار میں جو عوام میں تقسیم کیا گیا مہدی کو "مہندی" لکھا گیا اور بتایا گیا کہ پاکستان میں مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور اس کو صرف "اللہ ھُو" کرنے والے ہی پہچان سکیں گے۔

اس پمفلٹ میں مہدی کا مہندی لکھا جانا دیکھ کر ہم سوچ میں پڑ گئے کہ بالکل صحیح ہی تو لکھا ہے' یہ شیطان کا پجاری .... مہدی تو ہرگز نہیں ہو سکتا..... ہاں ......البتہ مہندی ضرور کہلا سکتا ہے کہ مہندی کی یہ صفت ہے کہ وہ کتنی ہی نکمی اور ناخالص کیوں نہ ہو اپنا کچھ نہ کچھ رنگ ضرور چھوڑ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ شخص مہدی تو نہیں..... ہاں .... مہندی بن کر اپنی گمراہی کا رنگ کچھ لوگوں پر ضرور چڑھا جائے گا جو کہ گمراہ لوگ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو پوجتے رہیں گے۔

مہدی بننے کا طے شدہ منصوبہ :

گوہر شاہی کے مریدین میں ایک عرصہ سے اپنے پیر کے مہدی ہونے کے متعلق چہ میگوئیاں جاری ہیں لیکن وہ مسلمانوں کے زبردست متوقع رد عمل کی وجہ سے اس کا برملا اظہار نہیں کر رہے' وہ اس کو ڈھکے چھپے لفظوں میں ایک عرصہ سے مہدی قرار دے رہے ہیں۔

گوہر شاہی کا چونکہ پہلے سے طے شدہ مہدی بننے کا منصوبہ تھا' اس لئے اس کے لئے اس نے بہت پہلے سے راہ ہموار کرنی شروع کر دی تھی' چنانچہ ایک عرصہ قبل ہی اس نے اپنی الہامی کتاب "تریاق قلب" میں لکھ دیا تھا ۔

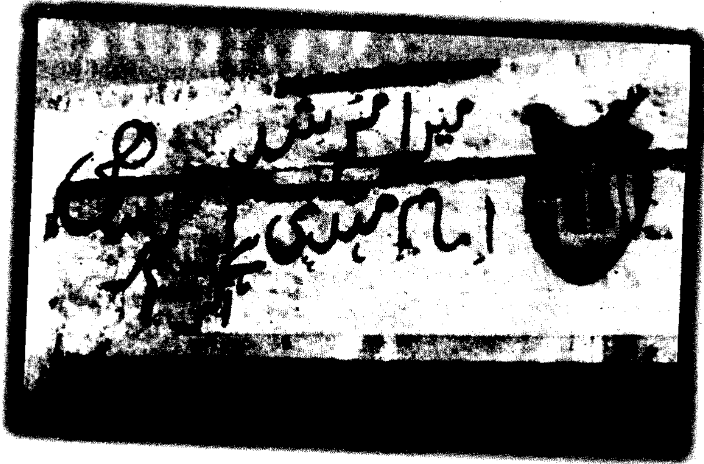
یہ راز چھپا کر کریں گے کیا اب تو دنیا فانی ہے
انتظار تھا جس قیامت کا عنقریب آنی ہے
دجال و رجال پیدا ہو چکے ہیں یہ بھی اک نشانی ہے
ظاہر ہونے والا مہدی یہ بھی اک راز سلطانی ہے

مہدی کا کام چونکہ راہ ہدایت کی طرف اُمت محمد کو بلانا ہو گا' اس لئے مریدان گوہر شاہی اپنے پیر کے لئے یہ ثابت کرنے پر پورا زور لگا رہے ہیں کہ وہ (گوہر شاہی) ہدایت یافتہ ہے' پوری اُمت کو نور (اللہ ھُو) کی طرف بلا رہا ہے اور اُمت کو ہدایت کا راستہ دکھانے والا (مہدی) ہے۔

جھوٹے مہدی کی تصدیق کرنے والا "پیر کا کی تاڑ" :

اب پیر کے حلقہ احباب' سوسائٹی اور اس کا کن لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے' اس کا اندازہ اس امر سے لگائیں کہ مہدی والے مسئلہ کے بعد جب اس کی تصدیق کے لئے کوئی معتبر آدمی نہیں مل رہا' پورے پاکستان میں صرف ایک آدمی نے اس کی تصدیق کی اور اس کا نام ہے :

"پیر کا کی تاڑ"



گوہر شاہی ٹولے کی طرف سے شہر میں کی گئی چاکنگ جس میں اسے امام مہدی قرار دیا گیا۔

جی ہاں! یہ معروف پیر لاہور کے بازار گناہ المعروف بازارِ حسن کی طوائفوں اور کنجریوں کا پیر اور پیر گوہر کا گہرا دوست ہے' اس نے پیر کی حمایت میں اپنی زبان کو حرکت دی' یہ بات بھی آن دی ریکارڈ ہے کہ گوہر شاہی کو ولایت کی منزلیں طے کرنے میں مدد دینے والی اس کی "مستانی محبوبہ" کا بھی آخر میں بازار گناہ سے ہی تعلق نکلا اور اب حمایت اور تصدیق کرنے والے پیر کا تعلق بھی اسی بازار سے ہے' اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ بازارِ حسن لاہور کے اس پیر کے گوہر شاہی سے تعلقات بھی ہیں جس کا آگے ذکر آ رہا ہے' پیر گوہر کا دوست اور اس کے مشن کی تصدیق کرنے والا یہ پیر کہ جس کا نام ہی ایک گالی بن کر رہ گیا ہے 'گندگی کے ڈھیر پر تو رہتا ہی ہے لیکن ضرور پیر گوہر کے متعلق اس کا کلام سننے سے قبل ذرا اس کی ذہنی سطح کی پستی کا آئینہ دار ایک شہ پارہ ملاحظہ فرمائیں' تاکہ آپ کو پتہ چل سکے وہ کس کردار کا مالک اور گوہر شاہی کیسی سوسائٹی کا فرد ہے۔

روزنامہ پاکستان کے صحافی نے جب اس پیر سے سوال کرتے ہوئے کہا:

"بابا جی: تصوف کے کچھ سلسلوں کا ہمیں پتہ ہے مگر آپ نے جو نیا سلسلہ شروع کیا ہے' اس کو کیا نام دیتے ہیں؟"

بابا کاکی تاڑ: ⟵ "ہمارا تصوف کا سلسلہ ہرگز نیا نہیں ہے' بلھے شاہ' شاہ حسین' شمس تبریز' شہباز قلندر سب اسی سلسلے کے ولی تھے' یہ سلسلہ کبھی مٹا نہیں' بلھے شاہ کیا تھا؟ عشق کا نام تھا اور عشق ہر دور میں رہا ہے' جو برائیوں کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دے' وہی بلھے شاہ ہے۔"

سوال: آپ نے ایک بار کہا تھا کہ میں ہتھیلی پر جان لئے پھرتا ہوں' اس بات کی تھوڑی وضاحت کریں گے؟؟

بابا کاکی تاڑ: ⟵ "ہم مرنے سے پہلے مر چکے ہیں' عزت اور ذلت سے بے نیاز ہو گئے ہیں' ہیرا منڈی کا معاشرے میں انتہائی گھٹیا مقام سمجھا جاتا ہے' جب مَیں اس علاقے میں بیٹھ گیا ہوں تو اس سے زیادہ ذلت کا اور کیا مقام میرے لئے ہو گا۔"

سوال: داتا دربار کے ارد گرد علاقوں میں بہت برائیاں ہونے لگی ہیں کئی بار چھاپے پڑے ہیں' بڑے لوگوں کے مزارات کے قریب یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔؟



گوہر شاہی نے جب امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو عوام نے غصے اور غیض وغضب میں آکر ملک بھر میں اس کے سائن بورڈ اور بینرز وغیرہ توڑ پھوڑ ڈالے۔ مندرجہ ذیل تصویر بھی ایسے ہی ایک منظر کی عکاسی کر رہی ہے۔

بابا کاکی تاڑ : ⬅ "میرا ایک پکا دوست ابلیس ہے' اس سے میری دوستی اس وجہ سے ہے کہ میں ہیرا منڈی میں رہتا ہوں' رات دن وہ میرے ساتھ رہتا ہے اور ہم اکٹھے کھاتے پیتے ہیں' میں اس سے کبھی نہیں ڈرا' ہم پکے پکے دوست ہیں' میں جب بھی یہاں آتا ہوں وہ بڑا خوش ہوتا اور میرا استقبال کرتا ہے' وہ مجھ سے کہتا ہے : "تم بہت خطرناک کام کرتے ہو' اس برائی کے علاقے میں روشنی کے چراغ جلا رہے ہو۔" وہ کہتا ہے : "بابا جب میں داتا دربار کے علاقے میں آتا ہوں تو تمھارے ماتھے پر بل کیوں آجاتے ہیں؟" میں کہتا ہوں : "یہ پاکیزہ علاقہ ہے۔" وہ کہتا ہے : "جس طرح تم اس بُرائی والے علاقے میں جاکر حق کی تلقین کرتے ہو' میں داتا دربار پر آکر اپنے مشن "بُرائی" کی تلقین کیا کرتا ہوں' پاکیزہ ترین جگہوں پر بھی بُرائی اسی طرح ہو رہی ہے' جیسے ہیرا منڈی میں ہو رہی ہے' اگر تمہیں شک ہے تو آکے دیکھ لو۔" میں نے ابلیس کو کہا : "یار یہ مقدس علاقہ ہے یہاں نہ آیا کرو" ابلیس کہتا ہے : "یہ عجیب داتا ہے! یہاں چور' کنجری' ہیروئین فروش آکر منت مانگتے ہیں اور ان کی منت پوری ہو جاتی ہے' یہ عجیب داتا ہے جو برائیوں کی سرپرستی کرتا ہے۔" پس مَیں کہتا ہوں : "کوئی چیز شر نہیں' ہر چیز سے خیر کا نکتہ نکلتا ہے' ڈاکو اس لئے داتا دربار پر آتا ہے کہ اس سے بھی کام لیا جا رہا ہے' یعنی ظالم جو معاشرے کا خون نچوڑ رہا ہو اس کے محاسبے کا کام کرتا ہے۔" ابلیس کہتا ہے : "میں کعبہ میں بھی چلا جاتا ہوں اور وہاں پاکستانی حاجیوں کو ٹریننگ دیتا ہوں' حاجیوں کے کرتوت دیکھ دیکھ کر میں کانپتا رہتا ہوں' البتہ اگر کوئی مومن مل جائے تو اس کے جذبہ حرارت سے میرے پر جلتے ہیں۔"

اب ذرا سنیں کہ پیر کاکی تاڑ پیر گوہر کی حمایت کرتے ہوئے بتا رہا ہے : "جو "نیکی اور فلاح" کا مشن میں نے شروع کر رکھا ہے یہی مشن پیر گوہر نے بھی شروع کر رکھا ہے"...... کیونکہ گوہر شاہی گانے بجانے اور ناچ رقص کا خوگر ہے اور یہ پیر بھی' اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے ان دونوں پیروں کے بقول پیر گوہر کا شیطان مرشد اور رہبر ہے جبکہ پیر کاکی تاڑ کا پکا دوست' یعنی شیطان سے خصوصی تعلق دونوں میں قدر مشترک ہے۔

گوہر شاہی ہندوؤں کے کلنک اوتار ہیں، مصباح ش[illegible]

اسٹیکر "الر" حضرت کی محبت و عقیدت میں جاری کیا گیا ہے

[illegible] (نمائندہ خصوصی) ریگس انٹرنیشنل آئیڈینٹ ... اور ظفر اور گلزار انگلینڈ کے جانب سے "... [illegible] دریافت کیا گیا۔ آپ نے یہ اسٹیکر ... [illegible] نے کی ... اور اسے بھاری تعداد میں تقسیم ... تو انہوں نے بتایا کہ

RAGS انٹرنیشنل ایک ایسا فورم ہے جس میں مختلف مذاہب کے لوگ ... شاہی سے عقیدت مند ہیں اور ان سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے کلنک اوتار کو آنا ہے اور وہ گوہر شاہی کی صورت میں اللہ نے ہمارے درمیان ... [illegible]

مذہب کے پیروکاروں میں اس بات کا پرچار کر رہے ہیں ... [illegible] ... گوہر شاہی نے ... [illegible]

بقیہ نمبر 14

گوہر شاہی دلیر انسان اور سچے عاشق رسول ﷺ ہیں

[illegible]

لاہور (نمائندہ محمد عمران) گوہر شاہی دلیر اور سچے انسان ہیں ان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بے شک امر ربی ہیں وہ جو بات کرتے ہیں اللہ کے حکم سے کرتے ہیں وہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان اخبار

والوں کو سامنے کر زرد صحافت کرنے کی بجائے عوام الناس ... الزام ... ہے

نے دین میں بدعت پیدا کردی ہے ملا حافظ محمد اقبال ہو کر

فقر میں خودی کو مٹانا اور عشق میں فنا ہونا پڑتا ہے، پیر کاکی تاڑ

داتا گنج بخشؒ کے احاطہ مزار پر سرفروشوں سے مقررین کا خطاب

لاہور (اے آئی آئی) حضرت داتا علی ہجویری کے دربار اقدس پر حضرت پیر صفدر حسین بخاری مدظلہ العالی المعروف پیر کاکی تاڑ نے طالبین حق سے روحانی نشست فرمائی۔ جس میں سرفروشوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ آپ نے نشست میں ارشاد فرمایا کہ جہاں پر دوسرے فقیر والوں کی انتہا ہوتی ہے۔ وہاں پر فقیر محمدی کی ابتداء ہوتی ہے۔ فقیری میں اپنی خودی کو مٹانا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی راہ حق ہے کہ جس میں سالک کو زندگی ہی میں اپنا جنازہ خود پڑھانا پڑتا ہے اور جو اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو حضرت بلی باللہ جیسی بقاء کلی حاصل ہوجاتی ہے آج ہر کوئی داتا صاحب اور مختلف درباروں پر فقر کے داعی بیٹھے ہیں۔ لیکن وہ فقر کی الف سے واقف نہیں۔ طالبین کا وقت برباد کررہے ہیں۔ فقر کوئی خود ساختہ چیز نہیں بلکہ یہ تو نگاہ مصطفیٰ کا کمال ہوتا ہے جس طرح اعلیٰ کی فقر کی لازوال دولت عنایت کردی۔ ان فقر کے جھوٹے دعوی داروں سے اللہ کی پناہ۔ کسی شخص نے عشق کے بارے میں پوچھا تو ارشاد فرمایا کہ مرشد کے عشق میں فنا ہونا یہ ہر کسی کا کام نہیں۔ مرید اس وقت مراد بنتا ہے جس وقت وہ مرشد کے عشق میں فنا ہوجائے اور اس کا ہر کام مرشد کے عادات و اطوار جیسا ہوجائے اس کو فنائی الشیخ کہتے ہیں۔ اور پھر اس پر اپنے اسرار و رموز کو کھولتا چلا جاتا ہے۔ تب جاکر مرید کو اس کی مراد ملتی ہے۔ اور فرمایا کہ یہ گوہر شاہی والے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے پیر کی تصویر چاند نظر آتی ہے۔ مولویوں نے فتوے دیئے اوہ جاہلوں اگر مجنوں کو ہر چیز لیلیٰ نظر آسکتی ہے تو ان کو چاند میں اپنا پیر کیوں نظر نہیں آسکتا۔ عشق تقاضا ہی یہ کرتا ہے کہ ہر چیز میں تم کو مرشد کا عکس نظر آئے۔

تھرمل پاور ہاؤس میں محفل درود پاک کا انعقاد

مظفر گڑھ (نمائندہ شاہد حسین وسیم) تھرمل پاور ہاؤس مظفر گڑھ میں محمد فاضل صاحب کے گھر محفل درود پاک منعقد کی گئی جس میں فیض رسول ذاکر فاتح پور، شیر چوہدری، عبدالرزاق، آرگنائزر شاہد حسین وسیم، نمائندہ سرفروش کے علاوہ تحریک منہاج القرآن کے آدمیوں نے بھی محفل پاک میں شرکت کی۔

بقیہ نمبر 14

گوہر شاہی سے ماننے والے ... [illegible] ... مذہب کے ... ہیں وہ گوہر شاہی کی ذات ہے۔ ایک سوال کے جواب میں کہ اس اسٹیکر پر "الر" جو لکھا ہے اس کا تعلق تو آپ کے مذہب سے نہیں یہ قرآن مجید جو مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے اس کا ایک لفظ ہے یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا اور آپ نے اس کی جو تاویل دی ہے اس کا کیا مقصد ہے انہوں نے جواب میں کہا ہم ... مذہب کی مقدس کتابوں کا احترام کرتے ہیں ... مسلمان بھی ہیں انہیں ... "الر" کا ... مسلمانوں کے قرآن کا ایک راز ہے تو ہم نے اپنے مذہب اور عقیدے کی روشنی میں اس راز ... طرح ... ہمارے موجودہ اسٹیکر میں ... اور ہم ... موقع پر اپنی جانب سے یہ تحفہ پیش ... آپ کی ... میں ہے۔

گوہر شاہی حمایت میں بولنے والے اور اس کے مہدی ہونے کی تصدیق کرنے والے دو کردار۔ پیر کاکی تاڑ اور ایک نامعلوم ہندو

گوہر شاہی مشن کی تصدیق و تعریف کاکی تاڑ کی زبانی :

سوال : آپ کے علاوہ کوئی اور بھی نیکی فلاح کی تلقین کر رہا ہے؟

بابا کاکی تاڑ : ⟵ یہ غلط بات ہے کہ اب فقیر مر گیا' فقیر اتنے ہی ہیں جتنے پہلے تھے' وہ جو کام کر رہے ہیں' نظر نہیں آتے ہیں۔ فقیر بے حساب ہیں ریاض گوہر شاہی' مولانا اکرم اعوان یہ دونوں بڑے فقیر ہیں' روحانیت میں مجھے یہ بندے ٹھیک لگتے ہیں۔ شمس الدین عظیمی اور دھنکا سرکار بھی اچھے ہیں۔"

ایک اور جگہ پیر کاکی تاڑ نے گوہر شاہی مشن کی حمایت کرتے ہوئے کہا :

"یہ گوہر شاہی والے ہیں' یہ کہتے ہیں کہ : "ہمیں اپنے پیر کی تصویر چاند میں نظر آتی ہے۔" مولویوں نے (انکے) خلاف فتوے دیئے' او جاہلو! اگر مجنوں کو ہر چیز لیلیٰ نظر آ سکتی ہے تو ان کو چاند میں اپنا پیر کیوں نظر نہیں آ سکتا؟ عشق تقاضا ہی یہ کرتا ہے کہ ہر چیز مین تم کو مرشد کا عکس نظر آئے۔"

(پندرہ روزہ' سرفروش : 16 تا 30 جون 1998ء)

پیر نے اپنی بات کی مزید گمراہ کن وضاحت یوں کی :

"گوہر شاہی ڈلیر اور سچے انسان ہیں' ان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بے شک امرِ ربی ہیں۔ وہ جو بات کرتے ہیں' اللہ کے حکم سے کرتے ہیں۔ وہ سچے عاشق رسول ہیں۔" (پندرہ روزہ سرفروش : 31 جنوری 1999ء)

پیر کاکی تاڑ کی گوہر شاہی سے ایک ملاقات :

راقم نے اس سلسلہ میں پیر کاکی تاڑ سے خاص طور پر ملاقات کی اور پیر گوہر شاہی سے اس کے تعلقات کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بتایا :

"میں گوہر شاہی کو کافی عرصہ سے جانتا ہوں' ہمارا مشن ایک ہی ہے' البتہ طریقہ کار میں معمولی سا فرق ہے' وہ دنیا داری اور اس کے عیش و آرام میں پڑ کر معزز بنے ہوئے ہیں اور ہم ملامتی فرقے کی ترجمانی کرتے ہوئے ذلیل بنے ہوئے

ہیں-کنجریوں کے پاس ہمارا آنا جانا ہے......"

پیر کاکی تاڑ گوہر شاہی سے اپنی ملاقات کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے :

"ایک دفعہ میں پیر گوہر کے پاس ان کے دولت خانے پر گیا' اس نے میری بہت عزت کی' خدمت کی' ملاقات اور بات چیت کے بعد جب وہ اپنی پجارو میں مجھے واپس چھوڑنے آئے تو میں نے تعجب اور غصے سے ان کی گاڑیوں اور ٹھاٹھ باٹھ عیش و عشرت وغیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا : "یہ تم نے فقیری کے نام پر کیا چکر چلا رکھا ہے؟ اس کو فقیری کہتے ہیں؟ ساری دنیا اکھٹی کرنے پر لگے ہو اور کہتے ہو : "میں فقیر ہوں"........ یہ کیا چکر چلا رہے ہو.......؟" تو گوہر شاہی نے مجھے چپ کرا دیا اور کہا : "یہ بھی فقیری کا ایک انداز اور روپ ہے لیکن اس کو تم نہ سمجھو گے' ہماری ڈیوٹی ہی اس طرح لگی ہے-"

اس کے بعد کاکی تاڑ نے بتایا کہ اگرچہ ظاہری ملاقات کے ذریعے میرا ان سے رابطہ منقطع ہے لیکن باطنی طور پر ان سے رابطہ رہتا ہے' کالیں ملتی رہتی ہیں....باتیں ہوتی رہتی ہیں وغیرہ وغیرہ......

قارئین! یہ تھا گوہر شاہی کے مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد اس کی تصدیق میں بولنے والا کردار...... "پیر کاکی تاڑ"

فرقہ گوہریہ کے مطابق آنے والے مہدی کی نشانیاں اور شرائط

اب مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد مسلمانوں کے شدید ردعمل کو دیکھ کر مریدان گوہر کھسیانی بلی کی طرح یہ کہہ کر جان چھڑواتے ہیں کہ ہم گوہر سرکار کے مہدی ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے' جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے' وہ گوہر شاہی کے مستقبل کا مہدی ہونے کا ایمان رکھتے ہیں- پیر گوہر اور اس کے مرید آنے والے مہدی کی نشانیاں اور شرائط یوں بیان کرتے ہیں :

- "مہدی آچکے ہیں' وہ ایک دو سالوں میں ظاہر ہو جائیں گے-"

تو وہ سرکار گوہر شاہی مہدی ہونے کا دعویٰ کر کے ظاہر ہو چکے ہیں' رہی ایک دو سال

کی بات تو وہ لوگ خود دیکھ لیں گے کہ کوئی بھی دوسرا شخص مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کرے گا' بلکہ اب تو اس بات کو کئے تین سال بھی گزر گئے ہیں اور مہدی ہونے کا دعویٰ بھی گوہر شاہی نے ہی کیا ہے۔

- وہ "مہدی" اس وقت ایک دینی جماعت کے رہبر ہیں' تمام ولیوں کو ان کی آمد کا بتا دیا گیا ہے۔

"خوش قسمتی سے" گوہر سرکار اپنی مذہبی جماعت کے رہبر بھی ہیں اور پاکستانی بھی' لہٰذا ان کے مہدی ہونے کی یہ شرط بھی پوری ہو گئی۔

- "امام مہدی علیہ السلام خود کبھی نہیں کہیں گے کہ میں مہدی ہوں' بلکہ ان کو وہ لوگ پہچانیں گے جن کے اندر (اللہ ھُو) کا نور ہو گا۔وہ لوگ جب امام مہدی علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو ان کے اندر اللہ اللہ تیز ہو جائے گی تو وہ پہچان جائیں گے کہ یہی امام مہدی علیہ السلام ہیں' (مہدی کی) پہچان صرف نور ہے اور نور ذکر قلب کے ذریعہ آتا ہے۔"

پیر گوہر شاہی بھی خود کھلے لفظوں میں مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کر رہا بلکہ اس کو بھی اس کے ماننے والے اللہ ھُو کا ذکر کرنے والے یہی مہدی قرار دے رہے ہیں اور بقول ان کے کہ "ہمارے اندر اللہ ھُو کا نور بھی ہے" اور پیر گوہر کے متعلق ہی فرقہ گوہریہ والے کہتے ہیں کہ جب ہم سرکار کے سامنے جاتے ہیں تو ہمارے دلوں میں اللہ اللہ تیز ہو جاتا ہے' لہٰذا مہدی ہونے کی یہ نشانی بھی پوری ہوئی۔

- "چونکہ امام مہدی تمام کائنات کے لئے ہونگے' لہٰذا اللہ تعالیٰ کوئی ایسا ذریعہ بنائے گا کہ بیک وقت پوری دنیا انہیں دیکھ سکے گی۔"
- "امام مہدی کی تصویر چاند اور سورج میں نظر آئے گی' مریدان گوہر یہ بھی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق کا قول ہے: "امام مہدی کی شبیہ مبارک چاند میں نظر آئے گی۔"

تو امام مہدی المعروف پیر ریاض گوہر شاہی کی تصویر (بقول مریدین) چاند نہیں بلکہ سورج میں اور خلا میں بھی ظاہر ہو کر نظر آرہی ہے اور گوہر شاہی اس کا کتنی دفعہ اخبارات میں دعویٰ کر چکا ہے کہ میری ہی صورت چاند میں نظر آرہی ہے' لہٰذا مہدی ہونے کی ان کی خود ساختہ یہ نشانی بھی پوری ہو گئی۔

امام مہدیؑ کون اور کب؟

تحریر حضرت علامہ مولانا قادری فاروق احمد راز

ان احادیث مبارکہ میں غور کیا جائے تو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(1) امام مہدی علیہ السلام کا نام حضور کے نام سے ملتا جلتا ہوگا۔ میری نظر سے کوئی حدیث ایسی نہیں گزری جس میں واضح طور پر امام مہدی کا مخصوص نام "محمد" مذکور ہو۔ بلکہ یواطی اسمہ اسمی مذکور ہے جس کا مطلب بنتا ہے کہ ان کا نام میرے نام سے ملتا جلتا ہوگا۔ وہ حضور کے اسمائے گرامی میں سے کوئی سا نام بھی ہو سکتا ہے۔

(2) امام مہدی علیہ السلام کے والد گرامی کا اسم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی کے اسم مبارک سے ملتا جلتا ہوگا۔ اہل تشیع اس بات سے صاف انکار کرتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے والد کا نام عبداللہ ہوگا جیسا کہ مشہور شیعہ مصنف جناب نجم الحسن کراروی اپنی کتاب چودہ ستارے میں لکھتے ہیں کہ یہ روایت ہمارے راویوں سے مروی ہی نہیں ہے اسے صرف ترمذی نے بیان کیا ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ اگر اسے ہم درست تسلیم بھی کر لیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ابو عبداللہ حسین کی اولاد سے ہونگے گویا وہ روایت کی تاویل کرتے ہیں اور اس سے مراد حضرت امام حسین علیہ السلام کی کنیت لیتے ہیں۔ اسی طرح ایک گروہ علماء تو ایسا بھی ہے جو نزول عیسیٰ اور ظہور مہدی کے متعلق تقریباً تمام روایات پر شدید اعتراض کرتے ہیں اور ایسی باتوں سے انکاری ہیں اور وہ تمام روایات جو مہدی و مسیح کے باب میں مروی ہیں ان کو موضوع اور ضعیف قرار دیتے ہیں اور اس بارے میں باقاعدہ کتابیں اور رسالے تحریر کئے ہیں۔ ان تمام باتوں سے قطع نظر اگر حدیث مذکورہ کہ جس میں اسم ابیہ اسم ابی کا ذکر ہے پر غور کیا جائے تو اس میں بھی صراحتاً یہ نہیں لکھا کہ ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ بلکہ حدیث کے الفاظ سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کے والد کا نام میرے والد کے اسم سے ملتا جلتا ہوگا عربی میں اسم علامت اور نشان کو کہا جاتا ہے اور نام کو اسم اس لئے کہا جاتا ہے کہ نام ذات کی نشانی، پہچان اور علامت ہوتا ہے اس حوالے سے اگر دیکھا جائے تو اس کا مفہوم یہ بھی بنتا ہے کہ ان کے والد میں میرے والد کی سی علامتیں اور نشانیاں ہونگی یعنی جس طرح میرے والد اللہ کی بندگی و عبادت کرنے والے مومن و مخلص تھے اسی طرح ان کے والد بھی ہونگے۔

(3) امام مہدی علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرب، اہل بیت اور اولاد فاطمہ سے ہونگے۔

مذکورہ بالا احادیث میں امام مہدی علیہ السلام کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کو تین طرح سے بیان کیا گیا ہے (1) المہدی منی (2) من اہل بیتی (3) من عترتی من اولاد فاطمہ المہدی منی کا مفہوم بنتا ہے کہ مجھ سے ہونگے، من اہل بیتی کا مفہوم بنتا ہے میری اہل بیت سے ہونگے اور من عترتی من اولاد فاطمہ کا مفہوم بنتا ہے کہ میری اولاد یعنی میری بیٹی فاطمہ کی اولاد سے ہونگے۔ المہدی منی کو مدنظر رکھا جائے تو امام مہدی وہ ہونگے جو حضور کے قرب خاص الخاص سے بہرہ مند ہونگے منی کا اطلاق قرب پر بھی ہوتا ہے اور امتی پر بھی یعنی وہ میرے مقرب امتی ہونگے۔ من اہل بیتی سے مقرب کی کیفیت کا بیان ہے کہ امام مہدی میرے اتنے مقرب ہونگے کہ وہ میرے اہل بیت میں شامل ہونگے۔ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی تمام ازواج مطہرات حضرت علی حضرت عقیل حضرت جعفر اور حضرت عباس کی ساری اولاد اہل بیت میں شامل ہے بلکہ وہ خوش نصیب حضرات جن کو حضور نے اپنی زبان مبارک سے اپنی اہل بیت میں شامل فرمایا ہے۔ مثل حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سلمان فارسی وہ بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔

ایک حدیث شریف میں تو ارشاد ہے کل مومن تقی نقی فہو من الی یعنی ہر پرہیزگار پاک مومن میری آل سے ہے۔

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اولاد فاطمہ کو ہی اہل بیت نہیں قرار دیا بلکہ حضرت علی، حضرت عقیل، حضرت جعفر اور حضرت عباس کی ساری اولاد کو اہل بیت فرمایا ہے بلکہ قریش و بنو ہاشم سے بھی ہٹ کر ایک ایسے صحابی کو اہل بیت میں شامل فرمایا جو عرب سے تعلق بھی نہیں رکھتے بلکہ فارس کے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور عجمی ہیں یعنی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہ بات سب تسلیم کرتے ہیں کہ سلمان واقعی اہل بیت میں سے ہیں اسی طرح حضور نے حضرت زید جو کہ حضور کے غلام تھے ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ جو کہ حضور کے غلام ابن غلام ہیں کو بھی اپنی اہل بیت بلکہ پسندیدہ اور محبوب اہل بیت میں شامل فرمایا۔ اس سے بھی بڑھ کر حضور نے ہر تقی نقی مومن کو اپنی اہل بیت قرار دے دیا تو پھر مفہوم یہ بنا کہ اہل بیت کی اصطلاح صرف پنج تن پاک کیلئے نہیں ہے بلکہ عمومی طور پر مذکورہ بالا تمام لوگ اہل بیت میں شامل ہیں بلکہ ان سے ہٹ کر اور بھی جسے

چاہیں۔ حضور اپنی اہل بیت میں شامل فرمالیں یہ عین ممکن اور حق ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ پنجتن پاک کا مرتبہ و مقام خاص الخاص ہے اور پنجتن پاک کا مقام و مرتبہ کوئی اور حاصل نہیں کر سکتا یہ اہل بیت خاص ہیں جن کے فضائل و مناقب بے حد شمار ہیں باقی تمام لوگ جن کو اہل بیت ہونے کی سعادت نصیب ہے وہ عموئی اہل بیت کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس ساری گفتگو کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضور کے مقرب خاص اور اہل بیت میں شامل رجل عظیم ہیں۔

اب رہی تیسری شق کہ من عترتی من اولاد فاطمہ تو اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ حضور کی بیٹی کی اولاد سے ہونگے اس طرح ان کا حضور کے ساتھ ظاہری آل کا تعلق بھی ہوگا کہ بیٹی کی اولاد آل کہلاتی ہے اور بیٹے کی اولاد سے نسب چلتا ہے۔ اگر امام مہدی علیہ السلام کی والدہ سیدہ زادی ہوں تو آل رسول ہونا ثابت ہوجاتا ہے۔ ویسے کچھ ایسے بھی فقراء ذاتی ہوتے ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہل بیت خاص میں شامل فرمالیتے ہیں جیسا کہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ مخزن الاسرار میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اے طالب گوش ہوش سے سن! کہ فقر کی ابتدا یوں ہوتی ہے کہ جس وقت مشق وجودیہ اور تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے سر سے لیکر قدم تک فقیر کے ہفت اندام تمام وجود ایسا پاک اور صاف ہوجاتا ہے کہ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے تو مرشد کامل اسے نوری طفل معصوم کی صورت میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل فرمادیتا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کمال لطف، شفقت اور رحمت سے اس نوری طفل فقیر کو اپنے خاندان نبوت اور اہل بیت پاک میں پیش فرمادیتے ہیں اور امہات المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے سامنے لے جاکر انہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ طفل فقیر ہمارا نوری حضوری فرزند ہے اسے دودھ پلاؤ وہاں امہات المومنین اسے اپنا فرزند بنالیتی ہیں اور اپنی پاک چھاتیوں کا نوری دودھ پلاتی ہیں اور وہ شیر خوار اہل بیت خاص میں شامل ہوجاتا ہے۔ اور اس کا لقب ولد نوری اور اس کا خطاب فرزند حضوری ہوجاتا ہے۔ باطن میں ہمیشہ فقیر اسی نوری حضوری لطیف تن کے ساتھ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود رہتا ہے اگرچہ ظاہری طور پر جسد اربعہ عناصر کے ذریعے عوام لوگوں سے ہم سخن اور ہم کلام رہتا ہے یہ ہے مراتب فقر تمام۔

مندرجہ بالا فقیر نور محمد کلاچوی کا بیان دراصل ترجمہ ہے اس فارسی عبارت کا جو آپ نے حضرت سلطان العارفین سرزات یا ہو سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معتبر کتاب نورالہدیٰ سے نقل کی ہے۔ اس سے یہ بات بہت وضاحت کے ساتھ سامنے آجاتی ہے کہ اولاد فاطمہ سے کون کون مراد ہو سکتا ہے۔ آپ کی ظاہری اولاد امجاد کے علاوہ ہر وہ فقیر خاص الخاص جس کو حضور علیہ السلام اپنی فرزندی میں لے لیں وہ اولاد فاطمہ میں شامل ہوکر آپ کا نوری حضوری فرزند قرار پاتا ہے۔ اور اس بات میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام فقر خاص الخاص کے مرتبہ جلیلہ پر فائز ہونگے آپ ان سات سلطان الفقراء میں سے ساتویں ہونگے جن کا ذکر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ روحی شریف میں کیا ہے۔ آپ پر فقر مکمل اور ولایت تمام ہوجائے گی۔

گوہر شاہی کو امام مہدی ثابت کرنے کے لیے روایات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے اور فاسد تاویلوں کی ایک جھلک۔ گوہر شاہی کے اخبار "سرفروش" کے حوالہ سے

- امام مہدی علیہ السلام کا ساتھ وہی لوگ دیں گے جن کے دِل میں نور (اللہ ھُو) ہو گا' اور دِلوں میں نور پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دِل کی دھڑکنوں میں "اللہ" بسایا جائے۔

جب کہ گوہر شاہی کا ساتھ بھی وہی دے رہے ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ ان کے دِل میں نور (اللہ ھُو) موجود ہے' لہٰذا یہ نشانی اور شرط بھی پوری ہوئی۔

- گوہر شاہی خود کہتا ہے: "پھر جب تم امام مہدی کے سامنے جاؤ گے تو تمہارا نور' نور سے واصل ہو جائے گا۔" کہتا ہے: "راز تو بہت ہیں لیکن ہم تھوڑے تھوڑے کر کے کھولنا چاہتے ہیں۔"

اب کون سے راز باقی ہیں جو وہ ابھی تھوڑے تھوڑے کر کے کھولنا چاہتے ہیں' اس نے مسیح ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا ہے جس کا ذکر آگے آئے گا' مزید کیا گل کھلائیں گے! انتظار کریں.... قارئین! اب مریدان گوہر پیر کو کھلے لفظوں میں انسانیت کا ہدایت دینے والا' ہدایت یافتہ' اور مسیحا وغیرہ بھی قرار دیتے ہیں' آنے والے مہدی کی مزید ایک نشانی ان کی زبانی سنیں:

> (ایک) ہدایت دینے والا جب قربِ قیامت آئے گا تو ان فرقہ پرستوں اور گروہوں میں بٹنے والوں کو ایک نئی چیز کو ہدایت کا مرکز دے کر ایک نکتہ پر اکٹھا کر کے دین کی اصل یعنی نور کا راستہ دے گا' لہٰذا چاند پر شبیہہ کا آنا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک ہدایت شدہ اور نوری پہچان کا راستہ دکھانے والے انسان کی نشاندہی ہے۔ جناب سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی .... امت محمدی میں اتفاق و اتحاد اور نور کا راستہ دکھا رہے ہیں' لہٰذا چاند پر شبیہہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی عظمت اور بزرگی کو دنیا میں بتانا مقصود ہے۔جب اللہ تعالیٰ کسی شخص (مہدی) کو ہدایت کے لئے بھیجتا ہے تو کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ ضرور اس سے منسوب کر دیتا ہے جس کو دیکھ سُن کر بھٹکی ہوئی روحیں اس کے پاس پہنچ کر صراط مستقیم پر چل سکیں۔"

(ماخوذ تلخیص از روز نامہ انقلاب کراچی 17 اکتوبر 1996ء)

قارئین! دیکھئے اس اقتباس میں انہوں نے کھلے لفظوں میں بھی گوہر شاہی کو مہدی ثابت

کر دیا ہے' اس کے بعد کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی' نہ فرقہ گوہریہ اس بات کو جھٹلا سکتا ہے' اس اقتباس کے مطابق :

① جو نئی چیز آنے والے مہدی نے اُمت کو دینی ہے (بقول ان کے) وہ بھی گوہر شاہی ذکر (اللہ ھو) کی صورت میں دے رہا ہے۔

② وہ دین کی اصل نور یعنی اسم ذات (اللہ ھو) کو ہی اصل دین کا راستہ بھی قرار دے رہا ہے۔ مہدی کے دِل میں (نور اللہ ھو) ہو گا تو وہ گوہر شاہی کے بقول اس کے اندر موجود ہے۔ اس (مہدی) کو "اللہ ھُو کا ذکر" کرنے والے پہچانیں گے' تو اس پیر کو اللہ ھُو کا ذکر کرنے والے مرید پہچان بھی رہے ہیں اور اس کی تصدیق بھی کر رہے ہیں۔ اس کے لئے کوئی ایسی نشاندھی ہونا کہ سب لوگ دیکھ لیں گے۔ تو وہ چاند' سورج اور خلا میں گوہر شاہی کی تصویر ظاہر ہو چکی ہے۔ (بقول فرقہ گوہریہ کے)

قارئین! یاد رکھیں' آپ خود ہی انداہ لگائیں کہ اب گوہر شاہی کو مہدی ثابت کرنے میں کون سی کمی رہ گئی ہے' کسی صحیح حدیث میں مہدی کے لئے اس طرح کی کوئی شرط اور نشانی وارد نہیں ہوئی' یہ تمام نشانیاں اور شرائط ان کی خود ساختہ ہیں' ایسے ہی لوگوں کے متعلق پیارے رسول ﷺ نے فرمایا ہے :

((ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا)) خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں۔

گوہر شاہی کا دعویٰ مہدیت :

گوہر شاہی نے مبینہ طور پر امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس کو ایک دوسرے پہلو سے یوں دیکھا جا سکتا ہے کہ انجمن سرفروشانِ اسلام کے تحت شائع ہونے والے سالنامہ گوہر 97 - 96 کے صفحہ نمبر 3 تا 9 تک میں گوہر شاہی کے دورۂ امریکہ کی روداد شائع ہوئی' اسی سالنامہ گوہر کے صفحہ نمبر 8 پر گوہر شاہی کا فرمان درج ہے :

① "یہ اگر (مُریدوں کی طرف اشارہ) ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا عقیدہ ہے' اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے' وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے' کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں لیکن ہم انہیں اس لیے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری

طرف زیادہ ہوگا' ان کے لیے بہتر ہے۔"

گوہر شاہی کا مذکورہ قول پڑھ کر فیصلہ آپ خود کریں کہ ان الفاظ میں وہ کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟ اب ہم آپ کے سامنے گوہر شاہی کا ایک انٹرویو رکھتے ہیں' جس میں اس نے دعویٰ کیا ہے کہ اللہ کی طرف سے پاکستان کو امام مہدی (گوہر شاہی) کے لیے بنایا گیا' وہی اس کے حکمران ہوں گے' جب پاکستان بنا' اس وقت امام مہدی پیدا ہو چکے تھے' ایک نجومی جو اپنے آپ کو ماہر فلکیات و علومِ نجوم کہتا اور لکھتا ہے' اس سے اسی انٹرویو میں گوہر شاہی یوں پوچھ رہا ہے:

سرکار: آپ نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں؟

منجم: جی میں نے تقریباً 20 سے 25 کتابیں لکھی ہیں' جناب نے میری کون سی کتاب پڑھی؟

سرکار: جس میں امام مہدی علیہ السلام کے متعلق تحریر ہے کہ وہ پنجاب کے شمالی علاقے میں موجود ہیں۔

منجم: مہدی مسیح کی صدی اس میں پنجاب کا لکھا ہے' پنجاب کی کسی سمت کا نہیں لکھا' ممکن ہے آپ نے کوئی اور کتاب بھی پڑھی ہو؟

سرکار: آپ پوری نشاندہی کریں تاکہ ہم بھی تلاش کر سکیں' امام مہدی کو۔

منجم: جناب یہ تو حکومت کا کام ہے' ان کے پاس ذرائع ہیں اور انٹیلی جنس بھی' امام مہدی کو تلاش کرنا پڑے گا' اس طرح وہ سامنے نہیں آئیں گے اور نہ ہی خود وہ اپنے مُنہ سے کہیں گے کہ میں امام مہدی ہوں۔

سرکار: جو مہدی ہوگا آخر وہی مہدی ہے' وہ بولے یا نہ بولے جس کو اللہ نے مہدی بنا کر بھیجا ہے' وہی ہوگا' لوگ تو ان کے پیچھے لگ جائیں گے اور انہیں پہچان لیں گے۔

منجم: پاکستان اُدھورا بنا ہوا ہے' کب مکمل ہوگا؟ (یعنی کشمیر اور بعض ریاستوں کا الحاق پاکستان کے ساتھ نہیں ہو سکا' اس لیے پاکستان نامکمل ہے۔)

سرکار: جس کے لیے بنا ہے' وہ آئیں گے تو مکمل ہو جائے گا۔ (یعنی کشمیر کا مسئلہ بھی امام مہدی کے آنے پر ہی حل ہوگا۔"

یہ بات کہنا بھارت کے ایجنٹ ہونے کا کردار ادا کرنے کے مترادف ہے کہ پاکستانی عوام اور مسلمان کشمیر کے متعلق کوشش کرنا چھوڑ دیں اور کشمیر کا جہاد ختم ہو جائے' اس لیے کہ جب لوگوں کے ذہن میں یہ ڈال دیا جائے کہ کشمیر آزاد اس وقت ہو گا کہ جب امام مہدی آئیں گے' تو وہ پھر مسلح جہاد اور سیاسی طور پر کوشش ترک کر دیں کہ کیا فائدہ جانیں گنوانے کا' جب امام مہدی آئیں گے تو آزاد تو اس نے اس وقت ہی ہونا ہے۔ اس لیے کچھ کرنے کا فائدہ نہیں۔ یہ نظریہ اور عقیدہ تحریک آزادئ کشمیر کو ختم کرنے کی ایک کوشش ہے۔)

منجم : یعنی جناب کا مطلب ہے' حضرت امام مہدی علیہ السلام' وہ کب آئیں گے؟

سرکار : آئے ہوئے ہیں۔

منجم : اگر وہ آئے ہوئے ہیں تو (پاکستان کو) مکمل ہو جانا چاہیے تھا؟

سرکار : ان کے ہاتھ میں آئے گا تو مکمل ہو جائے گا' باطنی اُمور ان کے ہاتھ میں ہیں' ظاہری اُمور آئیں گے تو پاکستان مکمل ہو جائے گا۔

(قارئین! ملاحظہ کیجئے گوہر شاہی سرکار اقتدار پر بھی اپنی حریص نظریں جمائے بیٹھا ہے کہ کب اقتدار میرے ہاتھ میں آئے اور میں پاکستان کا حکمران بن جاؤں' اس لیے وہ کہہ رہا ہے کہ جب پاکستان کا حکمران امام مہدی ہو گا تو پاکستان بھی مکمل ہو جائے گا۔ آج سے چار سال قبل گوہر شاہی اور اس کے حلقے کہتے تھے کہ پاکستان میں امام مہدی ایک یا دو سال میں ظاہر ہو جائے گا۔ پھر انہوں نے منصوبہ کے مطابق جب اشاروں ہی اشاروں میں اپنے امام مہدی ہونے کا عندیہ دیا تو مسلمان سخت برہم ہو گئے۔ تو انہوں نے مسلمانوں کی غضبناکی دیکھتے ہوئے مہدی (گوہر شاہی) کے ظاہر ہونے کی مدت بڑھا دی۔ سنئے :)

منجم : ظاہری اُمور کب تک ہاتھ میں آئیں گے؟

سرکار : یہ کوئی دو چار سال میں۔

منجم : قیامت کے متعلق فرمائیے کب آئے گی' اخبارات کے مطابق تو 97' 98' 99 یا 2000ء تک آ جائے گی (یعنی مہدی دو چار سال میں ظاہر ہو جائے گا' ظاہری اُمور یعنی اقتدار ان کے ہاتھ میں آ جائے گا۔)

سرکار : کچھ ظاہری گرمی کے آثار سیلاب آئیں گے' دوسرے ایک سیارہ اوپر سے نیچے آ

رہا ہے' جو پچیس چھبیس سال تک اس دنیا پر آ گرے گا' جس طرح مریخ پر گرا تھا' تباہی ہوئی' اسی طرح زمین پر گرے گا۔

منجم : بائبل مقدس کے حوالے سے تو قیامت 2000ء تک آ جائے گی' بہرحال یہ رُوحانی معاملہ ہے' جناب بہتر سمجھتے ہیں؟

سرکار : ہم نے بھی سنا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو کچھ عرصہ حکومت کریں گے' کسی نے لکھا ہے دس سال' کسی نے دس سے چالیس سال تک' بعض کہتے ہیں : وہ دنیا پر حکمرانی کریں گے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ دِلوں پر حکمرانی کریں گے۔

منجم : میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان امام مہدی علیہ السلام کے لیے ہی بنا ہے' اس لیے ساری دنیا پر پاکستان کی حکمرانی ہوگی۔

سرکار : ہمیں بھی ایسا ہی لگتا ہے۔

منجم : امام کے ظاہر ہونے کے بعد اللہ کی حکومت قائم ہوگی' وہ کِس طرح؟

سرکار : دراصل امام مہدی علیہ السلام میں اللہ جلوہ نما ہوگا۔

منجم : آپ نے فرمایا کہ امام اس وقت دنیا میں موجود ہیں تو ان کی پیدائش کب ہوئی؟

سرکار : جس وقت تمہارا پاکستان بنا' اسی وقت امام مہدی پیدا ہوئے اور ان کی برکت سے ہی کفار یہاں سے گئے اور ان ہی کی وجہ سے پاکستان بنا۔

(یہاں پھر اشارہ کیا گیا ہے کہ امام مہدی گوہر شاہی ہی ہیں کیونکہ اس کی تاریخِ پیدائش قیامِ پاکستان کے قریب ہی ہے۔)

منجم : جناب اسلامی نظام کب نافذ ہوگا؟

سرکار : ابھی نہ ہی نافذ ہو تو بہتر ہے کیونکہ علماء پہلے ایک ہو جائیں۔

(ہاں! اگر اسلامی نظام آ گیا تو پیر گوہر شاہی سب سے پہلے پکڑا جائے گا۔)

منجم : پاکستان تو اسلام کے نام پر بنا ہے' ابھی تک اسلام کیوں نافذ نہیں ہوا؟

سرکار : پاکستان امام مہدی کے لیے بنا' ان کی رُوحانی طاقت کی بدولت قائم ہے جب وہ تشریف لائیں گے تو اسلامی نظام بھی آ جائے گا۔ ان کا لایا ہوا نظام مولویوں والا نظام

1

فرمان گوہر شاہی

حضرت

امام مہدیؑ کا ظہور ہو چکا ہے

اور وہ پاکستان میں مذہبی تنظیم کے سربراہ ہیں

انجمن سرفروشان اسلام راولپنڈی جھنڈا چیچی

3

فرمان حضرت امام جعفر صادقؒ

پروپرائیٹر
محمد صابر شاہی

امام مہدی علیہ اسلام کا چہرہ مبارک چاند میں نظر آئے گا

شاہی جوئیلرز (کٹنگ کاسٹنگ) اسٹار سینٹر
دوکان نمبر 4 صرافہ شاہی بازار حیدر آباد

2

کھلے جاتے ہیں اسرار نہانی گیا دور حدیث لن ترانی
ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار وہی مہدی وہی آخر زمانی

مرشد پاک کو امریکہ، یورپ و کینیڈا کے کامیاب تبلیغی دورے پر

مبارکباد

اساتذہ و طلبہ شریعت کورس دارالعلوم مسجد غوثیہ المرکز روحانی کوٹری شریف

4

چاند میں جس کی صورت آئی
گوہر شاہی گوہر شاہی

نیو ٹائز ہوم کشمیر روڈ راولپنڈی — پروپرائٹر

گوہر شاہی کے امام مہدی ہونے کا کھلے لفظوں میں اظہار اور دعویٰ کہ جس میں پہلے اشتہار میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدی دُنیا میں آ گئے ہیں۔ دوسرے اشتہار میں بتایا کہ جس کی خودی نمودار ہو جائے وہی مہدی ہوتا ہے۔ تیسرے اشتہار میں خودی کی وضاحت کر دی کہ اس سے مراد یہ ہے کہ امام مہدی وہ ہو گا جس کا چہرہ چاند میں نظر آئے گا اور پھر چوتھے اشتہار میں فیصلہ کر دیا کہ چاند میں گوہر شاہی کی تصویر نظر آ گئی لہٰذا امام مہدی گوہر شاہی ہیں

قطعی نہیں ہوگا' ان کا اسلامی نظام درویشانہ اسلامی نظام ہوگا۔

(پندرہ روزہ سرفروش یکم تا 15 اکتوبر 1998ء)

(درویشانہ اسلام) وہی ہوگا جس کی جھلک ہم نے اس کتاب میں گوہر شاہی کی تعلیمات' عقائد وغیرہ کے ضمن دکھائی ہے۔ جس میں منشیات' چرس' بھنگ' ڈانس' موسیقی' الغرض حلال و حرام سب جائز ہوگا۔

کھل کر امام مہدی ہونے کا اظہار :

اب ہم ایک ایسی دلیل پیش کرتے ہیں' جس سے کسی طرح گوہر شاہی اور اس کے فرقہ کو فرار ممکن نہیں کہ گوہر شاہی ہی اپنے آپ کو امام مہدی کہتا ہے۔

① 16 جون 1998ء کے "سرفروش" میں باقاعدہ اشتہار دے کر اعلان کیا گیا کہ :

"امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور وہ پاکستان میں مذہبی تنظیم کے سربراہ ہیں۔"

② پھر یکم اکتوبر 1998ء میں گوہر شاہی کے اسی اخبار میں باقاعدہ اشتہار کے ذریعے ہی مژدہ اس شعر کے ذریعہ سنایا گیا :

کھلے جاتے ہیں اسرارِ نہانی گیا دورِ حدیث لن ترانی
ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار وہی مہدی وہی آخر زمانی

③ پھر ایک اشتہار میں یوں امام مہدی کی پہچان کا اعلان کیا گیا :

"فرمان حضرت امام جعفر صادق : "امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ چاند میں نظر آئے گا۔"

پھر دوسرے اشتہار میں واضح الفاظ میں بتا دیا کہ امام جعفر صادق کی صورت چاند میں نظر آنے کی بشارت دی تھی' وہ پیدا ہو چکے ہیں' وہ پاکستان میں ہیں' مذہبی جماعت کے سربراہ بھی ہیں' ان کی عمر بھی پاکستان کی عمر کے قریب ہے.......

④ جب ان تمام اُمور کا علم ہو چکا ہے' تو پھر آخر وہ کون ہیں......؟ اس مشکل کو حل کرنے کے لیے بھی انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا' جس کی عبارت یوں تھی :

چاند میں جس کی صورت آئی
گوہر شاہی' گوہر شاہی

مدعیان مہدویت و مسیحیت

عددی اور تاریخی تفصیلات

مدعیانِ مہدویت

مندرجہ ذیل لوگوں نے "مہدی" ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

نام	شہر و ملک	سن
عبید اللہ مہدی	افریقہ	296ء
محمد امین تومرت	مراکش	450ھ
محمد بن عبد اللہ عاضد	قاہرہ	450ھ
سید محمد جونپوری	جونپوری (انڈیا)	840ھ
احمد عبد اللہ عباسی	مراکش	970ء
میر محمد نور بخش	گجرات	980ھ
احمد بن علی محیرتی	یمن	1040ھ
محمد بن عاصم ازبک	کردستان	1070ھ
محمد بن عبد اللہ	ترکی	1075ھ
محمد احمد سوڈانی	سوڈان	1880ھ
مرزا غلام احمد قادیانی	قادیان	1400ھ
عبد اللطیف گن چوری	گجرات	1910ھ
عالی جاہ محمد	امریکہ	1952ھ
شارت احمد	مالو کے سیالکوٹ	1977ھ
بشیر احمد	خیر پور (سندھ)	1984ھ

نوٹ: قارئین! ان کالموں کے آخر میں گوہر شاہی کا نام بھی شامل کریں۔

مدعیانِ مسیحیت

مندرجہ ذیل لوگوں نے "عیسیٰ مسیح" ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

نام	شہر و ملک	سن
حرب بن عبد اللہ	بغداد	138ھ
ابو جعفر محمد بن علی شعانی	قاہرہ	300ھ
عبد اللہ بن احمد زکرویہ	مصر	301ھ
ماوطی	سوڈان	316ھ
ابو محمد حامیم	افریقہ	313ھ
احمد بن کیان	افغانستان	316ھ
تبجیت (عورت)	افریقہ	318ھ
جوع (عورت)	افریقہ	322ھ
اصغر بن ابو الحسن تغلبی	حران	449ھ
جان محمد فرہی	سندھ	887ھ
شیخ محمد فرہی	سندھ	895ھ
سباتائی (سیوی)	ترکی	1667ء
میر محمد حسین شہدی	ایران	1187ھ
مرزا غلام احمد قادیانی	قادیان	1891ء
فضل احمد چنگا	راولپنڈی	1924ء

بحوالہ ماہنامہ "افکارِ ملی" (دہلی انڈیا) جولائی 1994ء

لیجئے قارئین! اب کونسا ابہام اور شک رہ گیا ہے کہ وہ گوہر شاہی ہی کو امام مہدی مانتے ہیں۔

ایک اشکال باقی تھا کہ بقول گوہر شاہی کے صرف امام مہدی کی پشت پر کلمہ طیبہ کندہ ہوگا لیکن اب گوہر شاہی نے امام مہدی کی کمر پر کلمہ ہونے کی خصوصیت کو ختم کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کسی عام ولی کی پشت پر بھی ہو سکتا ہے (اور ولیوں میں تو سب سے پہلے گوہر شاہی ہی آتے ہیں کہ وہ ولی کے درجے سے بھی اوپر والے مقام تک پہنچے ہوئے ہیں' بقول مریدانِ گوہر شاہی) اب دیکھیں امام مہدی کے جسم پر کلمہ طیبہ ہونے کی شرط خود ہی ختم کر رہے ہیں' کہتے ہیں :

"پھر ایک دن ہم نے کہا کہ ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ کون صحیح ہے' ہمیں اس کی پہچان بتاؤ' اس وقت ہمیں بتایا گیا کہ جس کی کمر پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہو' وہ صحیح ہوتا ہے' اس کے بعد ہمیں کبھی بھی کوئی ہدایت ہوتی تو ہم ثبوت مانگتے' کبھی کبھار شیطان بھی آ جاتا' اس کی کمر پر کلمہ بھی ہوتا لیکن وہ ایسے ہی کمر کے اوپر ہوتا تھا۔ جبکہ اصل ولی کی صورت میں وہ جسم پر نسوں اور کھال پر اُبھرا ہوتا تھا۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 44' 45)

ثابت کر دیا ہے کہ کلمہ جسم پر لکھا ہونا صرف مہدی کی ہی نشانی نہیں' یہ دیگر ولیوں کے جسم پر بھی اُبھرا ہوتا ہے اور چونکہ گوہر شاہی ولی بھی ہیں' اس لیے امام مہدی بھی اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ پشت پر کلمہ اُبھرا ہونا صرف ولیوں کے ساتھ خاص نہیں تھوڑے سے فرق کے ساتھ شیطان کی کمر پر بھی ہوتا ہے۔

یہ بھی سننے میں آ رہا ہے کہ گوہر شاہی نے پلاسٹک سرجری کے ذریعہ اپنی کمر پر کلمہ طیبہ بھی لکھوا رکھا ہے' اسی بات کا ذکر ایک دفعہ گوہر شاہی کے پاس ایک صحافی نے کیا تو گوہر شاہی نے اس کو ڈھکے چھپے لفظوں میں غصے سے لال پیلے ہو کر گولی مارنے کی دھمکی دے دی' جس پر وہ خاموش ہو گیا۔ اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے فرقہ گوہریہ کا ترجمان "سرفروش" لکھتا ہے :

”کوٹڑی (نمائندہ خصوصی) ایک صحافی کے سوال کہ گزشتہ دنوں ایک ایجنسی نے تحقیق کی کہ آپ بیرون ملک جاتے ہیں' آپ نے پلاسٹک سرجری کے ذریعے اپنی پشت پر کلمہ کندہ کروایا ہے' جس کا آپ کے معتقد بھی حضرت امام مہدی کی نشانیوں کے حوالے سے آپ کی اس نشانی کا پرچار کرتے ہیں' کیا واقعی ہی آپ آئندہ امام مہدی کا دعویٰ کریں گے؟“ حضرت گوہر شاہی نے فرمایا: ”پہلی بات تو ہم نے تحریر یا تقریر میں کبھی خود کو امام مہدی نہیں کہا' البتہ امام مہدی کی نشانیوں کا ذکر ضرور کیا ہے کہ ان کی پشت پر نسوں سے اُبھرا کلمہ طیبہ اور مُہر مہدیت ہوگی' رہا پلاسٹک سرجری کا تو میں آپ کو پشت دکھانے کو تیار ہوں لیکن اگر جیسا آپ نے فرمایا ایسا ہو تو مجھے اسی وقت گولی مار دی جائے بصورت دیگر آپ کو گولی کھانی ہوگی۔“ اس پر صحافی خاموش ہوگیا۔“

نیا شکار ”زندہ پیر“:

اب تک گوہر شاہی پیروں اور گدی نشینوں کی مخالفت کرتا آیا ہے اور ان سب کو غلط قرار دے کر اپنے آپ کو درست قرار دیتا رہا لیکن اب شاید اسے احساس ہوگیا ہے کہ ان کے تعاون کے بغیر دال نہ گلے گی' اس لیے اس نے اپنی وسیع دولت خرچ کر کے علماءِ سوء اور گدی نشینوں اور پیروں کو پھانسنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا قابل ذکر اور نیا شکار پیر آف گھم کول شریف (کوہاٹ) ہیں۔ گوہر شاہی نے اسے اپنے باپ (جسے مریدین ”ابا جی“ کہتے ہیں کے ذریعہ اپنی تعارفی ویڈیو کیسٹ بھی بھیجی' جس پر پیر گھم کول عرف زندہ پیر نے کیسٹ دیکھنے کا وعدہ کیا' اس پیر کو پھانسنے کے لیے گوہر شاہی فرقہ کے ذمہ دار لوگ اس کے پاس آتے جاتے رہے' اس پر طرح طرح کے پھندے ڈالتے رہے' گوہر شاہی نے اس کو ”غوثِ زمان“ جیسے القاب دینے شروع کر دیئے اور اس کو نہایت مکارانہ اور فریبانہ انداز میں تعظیم دینی شروع کر دی۔ پیر گھم کول عرف زندہ پیر سے ایسی ہی ایک ملاقات کا حوال آپ گوہر شاہی کے اخبار ”سرفروش“ کے حوالے سے بھی پڑھ لیں:

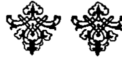
گھم کول شریف میں مرشد حق گوہر شاہی کی نسبت سے پُرتپاک استقبال کیا گیا

راولپنڈی (نمائندہ سرفروش) عالمی روحانی تحریک انجمن سرفروشانِ اسلام راولپنڈی کے ذاکرین پر مشتمل ایک بڑے وفد نے قبلہ سیّد فضل حسین گوہر شاہی کی سرپرستی اور محبوب احمد گوہر شاہی' فضل کریم گوہر شاہی اور پرویز اختر گوہر شاہی کی ہمراہی میں زندہ پیر آف گھمکول شریف سے ملاقات کا شرف حاصل کیا' سرفروشوں کا یہ قافلہ جب گھمکول کوہاٹ پہنچا تو خلفائے غوثِ زماں نے پُرتپاک استقبال کیا' غوثِ زمان المعروف حضرت زندہ پیر نے قبلہ اباجی حضور سے ملاقات کر کے خوشی کا اظہار فرمایا اور اپنے قریب بٹھایا۔ ذاکرین سے تقریباً ایک گھنٹہ کی نشست کے دوران پیر صاحب نے فرمایا کہ دُنیا میں اسلام فقیر کے ذریعے پھیلا ہے اور اللہ کو اپنا ذاتی نام بہت پسند ہے۔ "لا اِلٰہ الاّ اللہ" کا مطلب اللہ حاضر ہے اور اللہ ھُو کا مطلب ہے' اللہ موجود ہے' مولوی اللہ ھو اور فقیر اللہ ھُو کہتا ہے' زندہ پیر صاحب کو حضرت گوہر شاہی کے تعارفی پروگرام کی ویڈیو ریکارڈنگ پیش کی گئی' جو انہوں نے قبول فرمائی' پیر صاحب کی اجازت سے حفیظ الدین' غفور قادری اور عبدالرحمٰن مانی کے ہمراہ تمام ذاکرین نے حمد و نعت و مناقبت پیش کیں۔ بعد ازاں پیر صاحب کے خلفاء نے ہر طرف اعلان کروایا کہ گوہر شاہی صاحب کے معتقدین لنگر خانے میں جمع ہو جائیں' جہاں پر لنگر تناول اور چائے نوش کرنے کے بعد پیر صاحب نے قبلہ اباجی حضور کو دوبارہ آنے کی دعوت دے کر اجازت مرحمت فرمائی۔ اس طرح قافلہ نے نسبت مرشد پاک کے صدقے عزت اور فیضانِ غوثیت کے گوہر نایاب حاصل کیے۔"

(سرفروش 15 تا 31 مارچ' 1998ء)

قارئین! گوہر شاہی اس پیر کی اتنی ناز برداریاں' القاب نوازیاں اور اس کے متعلق اس کی شان میں غلو بازیاں کیوں کر رہا ہے؟ یہ سوال آپ کے ذہن میں بھی آ رہا ہو گا۔ تو سنئے کہ اندر خانہ حقیقت یہ ہے گوہر شاہی سرکار کو کسی نے یہ بتا دیا کہ پیر آف گھمکول کو خواب میں امام مہدی کا چہرہ دکھایا گیا ہے' اس لیے وہ آسانی سے تصدیق کر سکتے ہیں کہ فلاں شخص امام مہدی ہے۔ پھر کیا تھا!!...... گوہر شاہی حلقے اس کے پیچھے لگ گئے کہ کسی طرح پیر آف

گھم کول گوہر شاہی کی حمایت کرنا شروع کر دیں اور وہ مستقبل کے امام مہدی گوہر شاہی کو بنا دیں۔ یہ تمام ماجرا ہے کہ جس کی وجہ سے پیر گوہر نے اپنی کمان پر پیر آف گھم کول کو شکار کرنے کے لیے زہریلے تیر چڑھائے رکھے لیکن امام مہدی کی تصدیق سے قبل ہی پیر آف گھم کول فوت ہو گیا اور گوہر شاہی اپنی نامزدگی اور تصدیق کروا کر امام مہدی ہونے کا اعلان کرنے میں ناکام اور خائب و خاسر ہو گیا۔



امام مہدی کی نشانیاں سُنّتِ رسول ﷺ کی روشنی میں

رسول اللہ ﷺ کی پیشنگوئی کے مطابق مہدی رحمہ اللہ کے ظہور کی سب سے بڑی دلیل یہ ہوگی کہ وہ دُنیا پر حکومت قائم کریں گے اور اس کے علاوہ چند اہم علامتیں جو صحیح احادیث میں مہدی کی آتی ہیں ان کی مختصر تفصیل کچھ اس طرح ہے :

ظلم و جور کا خاتمہ :

امام مہدی رحمہ اللہ دُنیا پر عدل کے ساتھ حکومت کریں گے حدیث شریف میں ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((المَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ' أَقْنَى الْأَنْفِ : يَمْلَاءُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا' وَ يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ.))

[سنن ابی داؤد : کتاب المهدی' ۴۲۸۵]

"مہدی میری اولاد سے ہوگا۔ چوڑی پیشانی والا (جس کی پیشانی کے بال کم ہوں) اور باریک مگر لمبی ناک والا ہوگا۔ زمین کو عدل کے ساتھ بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم کے ساتھ بھر دی گئی تھی اور وہ سات سال حکومت کرے گا۔"

بعد میں اصلاح ہوگی :

دوسری حدیث میں ہے :

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مہدی ہم میں سے (اہل بیت میں سے) ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ایک رات میں اصلاح فرمائے گا۔ ((یُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ)) [مسند احمد ۴ / ۵۸ و سنن ابن ماجہ ۴ / ۱۳۶۷]

حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ((یُصْلِحُهُ اللّٰهُ)) کا معنی ہے کہ اللہ اس کی طرف رجوع کرے گا، اس کو توفیق دے گا، اس کو الہام کرے گا اور سیدھی راہ دکھائے گا، کہ پہلے وہ ایسے نہیں ہوگا۔ [النہایۃ فی الفتن ۱ / ۴۹]

مشہور لیڈر نہ ہوگا:

قارئین کرام!

غور فرمائیں کہ حقیقی مہدی رحمۃ اللہ علیہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک شخص ہوگا جس کو اچانک اللہ راہِ راست پر لائے گا، پھر وہ خلیفہ بن کر دُنیا پر چھا جائے گا اور اسکو عدل کے ساتھ بھر دے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسکا پہلے سے ہی چرچا نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ مسلمانوں کے معروف لیڈروں میں سے ہوگا بلکہ اچانک اسکی اصلاح کرکے اللہ تعالیٰ اس کو غالب فرما دے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے: سیّدنا سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَذْهَبُ اَوْ لَا تَنْقَضِی الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِی یُواطِئُ اسْمُهُ اسْمِی.)) وَ فِیْ رِوَایَةٍ ((یُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِی وَ فِیْ رِوَایَةٍ وَ یُوَاطِئُ اسْمُ اَبِیْهِ اسْمَ اَبِی.)) [سنن ابی داؤد ، آخر کتاب الفتن، ۴۲۸۲]

دُنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک عرب لوگوں کا حاکم میرے اہل بیت سے نہ ہو، اس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔"

[صحیح الجامع الصغیر نمبر ۵۱۸۰]

مال و دولت کی فراوانی:

اس کی اگلی نشانی یہ ہوگی کہ اس کے دور میں ہر قسم کے وسائل اور مال و دولت کی فراوانی ہوگی، کسی کو کوئی شکایت نہ ہوگی۔

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ لِلّٰهُ الْغَيْثَ وَ تُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا' وَ يُعْطِيْ الْمَالَ صِحَاحًا وَ تَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ يَعِيْشُ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِيًا' يَعْنِي حِجَجًا.)) [مستدرک حاکم ۴ / ۵۵۷' ۵۵۸]

"میری آخری اُمت میں مہدی کا ظہور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بارش سے پانی پلائے گا' زمین نباتات نکالے گی اور وہ مال کو صحیح تقسیم کرے گا۔ مویشی عام ہو جائیں گے اور وہ سات یا آٹھ سال رہے گا۔"

اُمت میں اختلافات اور زلزلے :

مہدی رحمہ اللہ کی ایک مزید نشانی یہ ہے کہ وہ اُس وقت آئے گا جب لوگوں میں اختلاف عام ہوں گے اور زلزلے بہت آ رہے ہوں گے۔

سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں تمہیں مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں جو اُس وقت آئے گا جب لوگوں میں اختلافات اور زلزلے عام ہوں گے' وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم سے بھر دی گئی تھی' مخلوق اور خالق دونوں اس پر راضی ہوں گے' مال کی صحیح تقسیم کرے گا' اللہ تعالیٰ اُمت محمدؐ کے دل غنی کر دے گا اور اس کا عدل لوگوں کو کافی ہو جائے گا' یہاں تک کہ وہ اعلان کرنے والے کو بھیجا کرے گا کہ اگر کسی کو مال چاہیے تو لے لے۔ تو کوئی بھی مال لینے والا نہیں آئے گا۔ سوائے ایک آدمی کے وہ اُس کو کہے گا کہ : "میرے خزانچی کے پاس جاؤ اور بولو کہ "مجھے مال دے دے' یہ مہدی کا حکم ہے" تو خزانچی کہے گا : "ڈالتا جا" حتی کہ جب خوب ڈال لے گا تو پشیمان اور نادم ہو جائے گا اور کہے گا کہ "افسوس! میں تو اُمت محمدؐ کا سب سے زیادہ بہادر ہوتا تھا۔ اب ان کا اپنا مال اگر ان کے لیے کافی ہے تو مجھے کیوں نہیں؟" لہٰذا مال واپس کر دے گا مگر خزانچی کہے گا کہ "ہم جو مال دے دیں واپس نہیں لیا کرتے" اسی طرز پر وہ سات' آٹھ یا نو سال رہے گا۔ اس کے بعد پھر زندگی میں خیر نہیں ہوگی۔" [مسند احمد ۳ / ۳۷]

قوم کا امام :

اگلی نشانی اس کی یہ ہوگی کہ وہ نیک صالح اور امام مسجد بھی ہوگا۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ لِأَمِيْرِهِمْ الْمَهْدِيُّ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَهُمْ أَمِيْرُ بَعْضٍ تَكْرِمَةِ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ.))

[مسند حارث بن ابی اسامة و ذکره ابن القیم فی المنار المنیف ھ ص ۱۴۷، ۱۴۸ و قال ھذا سند جید]

"کہ جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے تو اصل زمین کا امیر مہدی ان کو کہے گا : "آگے آئیں، نماز پڑھائیں" تو وہ فرمائیں گے : "کہ نہیں امیر تم میں سے ہی ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو شرف و عزت بخشی ہے۔"

اس سے ثابت ہوا کہ جناب مہدی رحمۃ اللہ علیہ، عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے قبل حکومت قائم کر چکے ہوں گے۔ اسی بات کا تذکرہ صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء میں بھی ہے۔ جبکہ صحیح مسلم میں تھوڑی سی مزید تفصیل ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ صَلِّ فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ.))

[صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ]

مجاہد حکمران ہوگا :

حدیث جابر رضی اللہ عنہ پہلے بھی گزر چکی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ :

"ہمیشہ ایک جماعت حق پر قائم ہو کر قتال کرتی رہے گی، قیامت تک۔"

اس سے ثابت ہوا کہ طائفہ منصورہ اور اللہ کی جماعت جو قیامت تک رہے گی اسکی ایک اہم علامت قتال فی سبیل اللہ بھی ہے۔ (نہ کہ وہ تصوف پر مبنی تعلیم کا حامل ہوگا) صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اُمت میں ایک ایسا خلیفہ آئے گا جو چلو بھر بھر کر مال تقسیم کریگا نہ کہ گن گن کر۔ اسکے راوی جریری کہتے ہیں کہ میں نے ابوالعلاء (تابعی) سے پوچھا کہ : "وہ عمر بن عبدالعزیز تو نہیں؟" بولے : "نہیں" (مسلم کتاب الفتن)

مہدی رحمۃ اللہ علیہ کی علامت میں یہ بھی ہے کہ وہ مشرق سے ظاہر ہو کر عربوں پر حکومت کرے گا۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمہارے خزانے (کعبہ کے خزانے) پر خلیفہ کے تین بیٹے قتال کریں گے اور وہ کسی ایک کو بھی نہیں ملے گا۔ پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے آئیں گے پھر وہ تمہیں ایسے قتل کریں گے جیسے کسی نے قتل نہ کیا ہو" (پھر راوی کہتا ہے) پھر کچھ اور بیان کیا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ پھر فرمایا: "جب تم اس کو دیکھو تو اس کی بیعت کر لینا اگرچہ آپ کو برف پر لڑھک کر بھی جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن ۴ / ۱۳۶۷، مستدرک حاکم ۴ / ۴۶۳)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، البتہ آخری جملہ کہ وہ اللہ کا خلیفہ ہو گا یہ بات صحیح سند سے مروی نہیں ہے۔

[السلسلة الضعيفه ۱ / ۱۱۹، ۱۲۱ نمبر ۸۵]

اس سے ثابت ہوا کہ مہدی رحمۃ اللہ علیہ مشرق سے ظاہر ہو گا نہ کہ سامر یا رمنوی پہاڑ سے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مہدی رحمۃ اللہ علیہ مشرق سے ظاہر ہوں گے اور مشرق والے پہلے اس کی نصرت کریں گے اور قبلہ کے قریب اس کی بیعت ہو گی۔ جیسے کہ بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

[النهاية في الفتن ۱ / ۴۹]

گوہر شاہی چاند پر کیوں پہنچا؟

پیر گوہر کا دعویٰ ہے کہ اس کی شبیہہ (تصویر) چاند' سورج اور خلا میں نظر آرہی ہے۔ اس بات کے پرچار کے لئے اس نے مختلف ممالک کے دورے کئے' دُنیا میں اخبارات اور عالمی میڈیا پر ہر جائز وناجائز طریقہ سے اس کی تشہیر کی۔ امریکی ٹیلی ویژن کو استعمال کیا۔ انٹرنیٹ (کمپیوٹر کے عالمی مواصلاتی نظام) پر اسلام دُشمنی پر مبنی اپنے افکار کو پھیلانے' اپنی ذات کے تعارف اور چاند پر اپنی تصویر کے آنے کے جھوٹے دعویٰ کو عام کرنے کے لئے ہر طرح کی کوششیں کیں۔ پروپیگنڈہ کے وسیع جال بچھائے اور یہ ظاہر کیا کہ اب تو اس کی تصویر کے چاند میں آنے کی تصدیق دُنیا کے مختلف خلائی اداروں نے بھی کردی ہے۔

قارئین کرام! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ اس دعویٰ اور جھوٹے پروپیگنڈے کو دُنیا بھر میں پھیلانے کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کیوں کیا؟ دُنیا کے بڑے بڑے ممالک کے دورے کیوں کئے؟ اس کے لئے سرمایہ کہاں سے آیا؟ ملک بھر میں مسلسل جلسے اور کانفرنسیں منعقد کرکے اس دعویٰ کو لوگوں تک کیوں پہنچایا گیا؟

محترم قارئین! یہ بات ہر مسلمان خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا' مرد ہو یا عورت ہر ایک کے علم میں ہے اور روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ محمدؐ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں' اب ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا' لہٰذا نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے' مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام نے چونکہ ابھی آنا ہے یہ دروازہ ابھی کھلا ہے اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی دُنیا میں نہ آجائیں' اسی صورتِ حال سے فائدہ اُٹھا کر مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسیٰ بن مریم اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا' اب اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گوہر شاہی نے

بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں کیونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو جانے کی بنا پر وہ نبی ہونے کا دعویٰ تو کر نہیں سکتا تھا۔

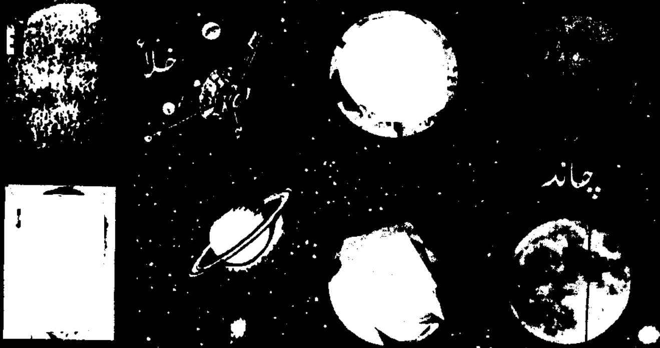
ایک وقت تھا جب یہ شخص صرف اتنی سی بات کے لئے ترستا تھا کہ وہ چھوٹا موٹا پیر ہی بن جائے' جب جاہل عوام کو اپنے پیچھے لگا کر شیطان کی رہنمائی میں پیر بن گیا تو پھر اس نے ایک مذہبی جماعت بنالی۔ وہ "مہدی" بننے پر ہی اکتفا نہ کر سکا بلکہ قبلہ عالم بھی بن بیٹھا۔ اب شیطان نے اس کو مزید اکسایا تو وہ "مہدی" بننے کے لئے پر تولنے لگا' اس مقصد کے لئے اُس نے مشہور کروایا کہ میری تصویر چاند پر نظر آ رہی ہے' لہٰذا میں ہی مہدی ہوں چونکہ امام مہدی کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہونا ضروری تھا' اس لئے اس نے یہ شرط پوری کرنے کے لئے یہ دعویٰ بھی کر دیا کہ امریکہ کے ایک ہوٹل میں عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے ملاقات کی ہے۔ اندازہ لگائیں کہ کہاں امریکہ کے گندے اور فحاشی وزنا کاری سے اٹے ہوئے ہوٹل اور کہاں عیسیٰ علیہ السلام ...... گوہر شاہی نے دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آج کل امریکہ میں رہ رہے ہیں' جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

اب گوہر شاہی نے حکومت پاکستان سے خلاء اور چاند میں اپنی تصویر نظر آنے کی تصدیق کرنے کا مطالبہ کیا ہے' اسی سلسلہ میں روزنامہ "پاکستان" کو دیئے گئے اپنے ایک انٹرویو میں کہتا ہے:

"(حکومت پاکستان چاند میں میری تصویر نظر آنے سے) باخبر ہے لیکن ابھی ردِ عمل نہیں کر سکتی جب تک امریکہ وغیرہ سے تصدیق نہ آجائے' امریکہ میں جو سنا گیا ہے اور جو لوگ دیکھ رہے ہیں' وہ یہی کہتے ہیں کہ (چاند میں نظر آنے والی تصویر) عیسیٰ علیہ السلام ہیں' اب چونکہ انہوں نے دیکھا ہی نہیں' وہ کہتے ہیں کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر کوئی اور ہو سکتا ہی نہیں۔ "گورنمنٹ" کی ریسرچ لیبارٹریاں ہیں.............. ان کو بتاؤ کہ "فلاں بندہ ہے جا کر دیکھو" پھر کام ذرا جلدی ہو جائے گا' ورنہ ہوتا تو یہ ہے جس نے اُوپر ظاہر کیا وہ دُنیا میں ظاہر کر ہی دے گا۔ (یعنی پاکستان حکومت اگر تصدیق کرے گی تو) اس میں پاکستان کی شہرت کافی ہو جائے گی......"

(روزنامہ "پاکستان" 2 ستمبر 1996ء اسلام آباد)

حضرت گوہر شاہی مدظلہ العالی کا چاند اور خلاء میں شبیہ نظر آنے کا انکشاف



اسال جولائی، اگست میں حضرت گوہر شاہی کے امریکہ کے دورہ کے دوران انگنت لوگوں نے حضرت گوہر شاہی مدظلہ العالی سے ملاقات کرکے بتایا کہ انہوں نے چاند پر ان کی شبیہ واضح دیکھی ہے پاکستان اور یورپ سے بھی اب تک ہزاروں شہادتیں موصول ہوچکی ہیں۔

انجمن سرفروشان اسلام اس سلسلے میں تصدیق و تحقیق کرنے کے لئے تمام وسائل کو بروئے کار لائی اور دنیا کے تقریباً ہر بڑے ملک اور شہر سے چاند کی تصاویر لی گئیں اور ویڈیو کیمروں کے ذریعے بھی چاند کی تصاویر بنائی گئیں۔ جو ہو بہو حضرت گوہر شاہی سے ملتی جلتی ہے۔ اب انجمن یہ عام اعلان کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے کہ لوگوں کو چاند پر جو تصویر دکھائی دیتی ہے۔ وہ حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کی ہے۔" لیکن یہ چاند میں کیوں اور کیسے ظاہر ہوئی یہ صرف اللہ تعالیٰ جانتا" ہے۔ خلائی تحقیق کے دوران اس سال خلا بازوں نے خلاء میں ایک عجیب و غریب شخصیت دیکھی اور ان کے حساب سے اس کا حجم سورج سے ڈیڑھ سو گنا بڑا تھا اس کی تصاویر اخبارات میں شائع کی گئیں۔ حضرت گوہر شاہی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا وہ شخصیت دراصل ہمارے اندر کی ایک باطنی مخلوق ہے۔ جس کا نام طفل نوری ہے وہ مخلوق گزشتہ ۲۰ برس سے اللہ کے ذکر اور اس کے دیدار کی وجہ سے اتنی وسعت اختیار کر گئی ہے۔ اس شخصیت کی شکل بھی مجھ سے ملتی ہے اور چاند میں آنے والی شبیہ بھی ہماری ہی ہے۔ ہم نے دنیا کے بڑے خلائی ادارے "ناسا" (NASA) کو متعدد خطوط لکھے مگر وہ یہ معاملہ گول کرگئے۔ شاید ایک مسلم اور پاکستانی شخصیت ہونے کی وجہ سے اس کے اظہار سے گریز کر رہے ہیں اور یہ معاملہ دبانا چاہتے ہیں۔ مگر اب ہم "ناسا" (NASA) کے ساتھ ساتھ دیگر تحقیقاتی اداروں پر زور دیتے ہیں کہ وہ ان تصاویر کے بارے میں تحقیقات کرائیں اور اللہ کی برہان (کرشمہ) کو دنیا والوں پر ظاہر کریں۔ اگر ہمارے اس اعلان کے باوجود کوئی اور شخص ان تصاویر کا مدعی ہو تو اس کو سامنے لایا جائے۔

نوٹ : اس معاملہ میں ہم حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں دلچسپی لے کیونکہ اس میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی عزت و شہرت ہے۔

PH : 77 77 746
P.O.Box - 7772

انجمن سرفروشان اسلام انٹرنیشنل کراچی ڈویژن

"گوہر شاہی کی تصویر چاند میں نظر آرہی ہے" اس طرح کے کیے گئے پروپیگنڈے کا ایک گمراہ کن منظر

عام مسلمانوں میں تقسیم کے لئے گوہر شاہی کی طرف سے جاری کردہ ایک اشتہار جس میں گوہر شاہی کی تصویر چاند میں ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

گوہر شاہی تڑپتا رہا کہ کسی طرح حکومت پاکستان اس کے جھانسے میں آ جائے لیکن خائب خاسر اور ناکام و نامراد رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ یہاں تو دال گلتی نظر نہیں آتی تو اس نے امریکہ سے تصدیق حاصل کرنے کا شوشہ چھوڑ دیا کہ امریکہ نے تصدیق کر دی ہے کہ سورج میں نظر آنے والا چہرہ گوہر شاہی کا ہے۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ یہ بھی کہا کہ امریکی سائنسی ادارہ "ناسا" کی جانب سے جدید ترین دُوربین سے لی گئی سورج کی تصویر میں گوہر شاہی کی تصویر کے ساتھ لفظ اللہ (جو اس فرقہ نے اپنا مخصوص تعارفی نشان بنا چھوڑا ہے) اور پاکستان کا نقشہ بھی نظر آ رہا ہے۔ یعنی ثابت یہ کیا گیا کہ امریکہ کے سائنسی تحقیقاتی ادارے "ناسا" نے تصدیق کر دی ہے کہ سورج میں پاکستان کے رہنے والے شخص گوہر شاہی کی تصویر نظر آ رہی ہے کہ جس نے اپنا ماٹو لفظ اللہ کو بنایا ہے۔ یہی بات گوہر شاہی کا پندرہ روزہ اخبار سرفروش یوں لکھتا ہے :

> "امریکی خلائی تحقیقاتی ادارے ناسا نے دُوربین سے سورج کی ایک بہت واضح تصویر شائع کی ہے۔ جس میں لاتعداد شواہد کے مطابق عصر حاضر کی عظیم رُوحانی شخصیت حضرت سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی بانی و سرپرست اعلیٰ انجمن سرفروشانِ اسلام لفظ اللہ اور پاکستان کا نقشہ نمایاں طور پر نظر آ رہا ہے، جسے باخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔" (سرفروش یکم تا 15 نومبر 1998ء)

قارئین! یہ تو گوہر شاہی کے مُریدین کی اس کو "مہدی" بنانے کی کوششیں تھیں جبکہ روزنامہ "نوائے وقت" میں گوہر شاہی نے خود بھی اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ ان الفاظ میں کیا ہے کہ :

> "میں نے تو (امام مہدی ہونے کا) دعویٰ نہیں کیا، البتہ اگر میرے مُرید کہتے ہیں تو لوگوں کو ماننا ہو گا اور اسے (یعنی مجھے) امام (مہدی) تسلیم کرنا ہو گا۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" 20 نومبر 1997ء)

اسی طرح اس پیر نے کراچی کے ہی ایک جریدے ماہنامہ "مسکراہٹ" میں بھی اپنے انہی گمراہ کن دعوؤں کو دہرا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، گوہر شاہی کے مُریدوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ گوہر شاہی سرکار کا خلاء میں سورج سے بھی 150 گناہ بڑا چہرہ موجود ہے

ریاض گوہر شاہی چاند پر

کراچی (پ ر) کے پی آئی) سندھ کی روحانی شخصیت اور انجمن سرفروشان اسلام کے بانی سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی نے دعویٰ کیا ہے کہ چاند پر ان کی شبیہ نظر آنا شروع ہو گئی ہے جو من جانب اللہ ہے اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے انسانوں کو گوہر شاہی کی جانب متوجہ کرنا چاہتا ہے چاند پر موجود گوہر شاہی کی تصویر کا انکار کفر کے زمرے میں آتا ہے اس بات کا اعلان انجمن سرفروشان اسلام کراچی ڈویژن کے رہنماؤں محمد عظیم الطاف اور حافظ ندیم صدیقی نے کراچی پریس کلب میں مشترکہ پریس کانفرنس خطاب دوران کیا انہوں نے کہا کہ نبیوں کی جانب سے بھی انسانوں کو متوجہ کرنے کے لئے اللہ معجزات دکھاتا رہا ہے اور اب گوہر شاہی کی تصویر چاند پر عیاں کرنے کا مقصد بھی یہی ہے انہوں نے کہا کہ طویل عرصے سے دنیا بھر سے لوگ ہمیں آگاہ کرتے رہے تھے کہ چاند پر گوہر شاہی کی تصویر ہے جس کی حضرت گوہر شاہی نے بحکم خداوندی تصدیق کر دی ہے۔ انہوں نے صدر پاکستان وزیر اعظم پاکستان اور دیگر تحقیقاتی اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس کرشمہ قدرت کا مشاہدہ کر کے تحقیقات کرائیں تاکہ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے دنیا بھر میں اس کی تشہیر کی جا سکے۔

چاند میں جس کی صورت تھی.... گوہر شاہی

انجمن سرفروشان اسلام کے کارکنوں کا خبریں اسلام آباد آفس کے باہر مظاہرہ ایڈیٹر خوشنود علی خان سے ملاقات کے بعد منتشر ہو گئے

اسلام آباد (خبر نگار) اسلام آباد میں روزنامہ خبریں آفس کے باہر گوہر شاہی کے پیروکاروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق انجمن سرفروشان اسلام کے تقریباً ایک سو افراد کے بینر اور کتبے

سورج سے 150 گنا بڑا انسانی چہرہ، خلاباز حیران رہ گئے

ناسا کے حکام نے جب یہ تصاویر مذہبی راہنماؤں کو دکھائیں تو انہوں نے کہا یہ کوئی فرشتہ ہے۔

ہوسٹن۔ ناسا۔ امریکہ (انٹیلیجنس ڈیسک) امریکی خلائی مشن گزشتہ فروری میں جب اپنے خلائی مشن پر گئی تو اس کے خلابازوں نے خلا میں ایک دیو قامت انسانی چہرے کی تصاویر اتاری ہیں۔ خلا میں پایا جانے والا یہ انسانی چہرہ جس کا حجم ہمارے سورج سے 150 گنا بڑا ہے۔ صرف تھوڑی دیر تک دکھائی دیا اور پھر غائب ہو گیا۔ خلائی شٹل کے خلاباز اس دیو قامت انسانی چہرے کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ جب اس دیو ہیکل انسانی چہرے کی تصاویر زمین پر ناسا کے ہیڈ کوارٹرز میں بھیجی گئیں تو ناسا یہ جاننے سے قاصر ہے کہ یہ کس قسم کا چہرہ ہے اور خلا میں کیسے وجود میں آیا ہے۔ ناسا نے اس سلسلے میں مذہبی راہنماؤں سے بھی رابطہ قائم کیا ... کا خیال ہے کہ یہ کوئی دیو قامت اور قوی ... ہے جو اٹک کر دنیا کو دیکھ رہا ...

آج جبکہ گوہر شاہی کی جانب سے یہ اعلان بحکم خداوندی ہوا ہے کہ چاند پر آنے والی تصویر ہماری ہے اور خلاء میں نظر آنے والا وہ چہرہ جو سورج سے 150 گنا بڑا ہے وہ ہمارے اندر کی مخلوق (طفل نوری) ہے جو کثرت دیدار الٰہی اور ذکر الٰہی کی وجہ سے اتنا بڑا حجم اختیار کر گئی ہے۔

چاند پر اور خلاء میں میری شبیہہ ہے' گوہر شاہی کا دعویٰ

اس معجزہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ دنیا کو گوہر شاہی کی جانب متوجہ کرنا چاہتے ہیں اے ایس آئی کے رہنماؤں کی پریس کانفرنس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) انجمن سرفروشان اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی نے دعویٰ کیا ہے کہ چاند اور خلاء میں نظر آنے والی شبیہ میری ہے لیکن یہ چاند پر کیوں اور کیسے نظر آئی یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اس معجزہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے انسانوں کو گوہر شاہی کی جانب متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس بات کا اعلان انجمن سرفروشان اسلام کراچی ڈویژن کے رہنماؤں محمد عظیم 'الطاف' حافظ ندیم صدیقی' عبدالقیوم قادری' یوسف شاہی اور وحید انور قادری نے بدھ کی شام کراچی پریس کلب میں منعقدہ ایک مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبیوں کی جانب بھی انسانوں کو متوجہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ معجزات دکھاتا رہا ہے اور اب گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر عیاں کرنے کا مقصد بھی یہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طویل عرصہ سے دنیا بھر سے لوگ ہمیں آگاہ کر رہے تھے کہ چاند پر گوہر شاہی کی تصویر ہے جس کی ریاض احمد گوہر شاہی نے بحکم خداوندی تصدیق کر دی ہے۔ انہوں نے صدر پاکستان' وزیر اعظم پاکستان اور دیگر تحقیقاتی اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کرشمہ قدرت کا مشاہدہ کر کے تحقیقات کرائیں تاکہ اللہ کے ولی کی ریڈیو' ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ دنیا بھر میں اس کی تشہیر ...

قرب قیامت چاند ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے

ساڑھے چھ ... سی آزاد ... چرچ شیخوپورہ

حضرت عیسیٰ علیہ سلام سے کئی لوگوں کی ملاقات مختلف اوقات ... ہوتی رہی ہے

نمائندہ (شیخوپورہ) انجیل مقدس میں ہے کہ سورج چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے قرب قیامت قریب ہے۔ زمین ...

لوگ گھبرا جائیں گے ...

... ہوئے کہا انہوں نے کہا ... ذوالجلال سے ملاقات ... کی ملاقات مختلف

NASA FINDS MASSIVE FACE IN SPACE!

NASA has released a shocking photograph that clearly shows a gigantic face floating in distant space!

The breathtaking photo was taken during the shuttle mission in late February — but experts admit they are baffled as to where the face originated.

"This is plainly the image of a man's face far, far off in the universe," said astronomer Isaac Hawkins of Atlanta, Ga.

"Whatever this is, it clearly is enormous. We estimate it is as large as 150 of our suns," Hawkins said. "For something this size to go undetected during our previous years of space exploration is virtually impossible.

"The only explanation is that it somehow has an ability to appear and disappear at will, which would make it unique."

The face was visible to shuttle astronauts during only a 12-minute period.

"When it came into view it startled astronauts," Hawkins said. "A couple of them at first thought they were hallucinating.

"But when they transmitted the photograph of the face, everyone at NASA

'It's as large as 150 suns!'

— Astronomer Isaac Hawkins

ASTOUNDING NASA photo of the gigantic face in space taken during ...

By WHITNEY ASQUE

... this was a ... face discovery ... making the mystery ... more mind-twisting ... is the way the ... faded away into ... darkness of deep ...

"The fact that such ... clearly distinguishable ... appeared in space and ... somehow retreated ... view shows that we ... well be dealing with ...

... far more advanced than we are here on Earth," Hawkins said.

"This face may have been monitoring us for many years."

NASA scientists have taken ... about the face.

"The idea that it could be the face of God has crossed our minds, there's no denying that," Hawkins said.

"If that is the case, then I think the appearance of the face should cause millions of people — including many scientists — to take a closer look at their faith and how they have been conducting their lives."

گوہر شاہی کی چاند میں تصویر نظر آنے کے اخبارات میں کئے گئے جھوٹے پروپیگنڈے کا ایک منظر۔ جھوٹا پروپیگنڈہ جھوٹا پروپیگنڈہ جھوٹا پروپیگنڈہ جھوٹا پروپیگنڈہ

کہ جس کو ایک دفعہ خلا باز بھی دیکھ کر حیران رہ گئے- فرقہ گوہریہ کے لوگوں نے اس شخص کو جو گوہر شاہی کی چاند میں تصویر نظر آنے کا انکار کرتا ہے "کافر" قرار دے دیا ہے' لہٰذا اپنے ایک بیان جو 28 اکتوبر 1996ء ویکلی ایڈیشن میں شائع ہوا ہے' میں لکھتے ہیں :

"چاند پر موجود گوہر شاہی کی تصویر کا انکار کفر کے زمرے میں آتا ہے-"

فضاؤں میں توہم پرستی

میرے بھائیو! اسلام تو کسی ایسے ضابطے سے خالی ہے کہ جس میں کسی کی تصدیق کے لیے چاند' سورج وغیرہ جیسے ذرائع کو استعمال میں لایا جاتا ہو' ہاں البتہ اسلام سے ہٹ کر بعض لوگوں نے اس طرح کی بے پَر کی اُڑائی ہیں- خاص طور پر شیعہ حضرات کے بعض حلقوں میں اس طرح کی خبریں سننے کو ملتی رہتی ہیں- جون 1999ء میں ہی لاہور کے بازارِ گناہ میں ایک دن صبح سے شام تک یہ بات چلتی رہی کہ دیکھو آسمان پر حضرت عباس کا عَلم نظر آ رہا ہے اور بعض لوگ کہتے رہے کہ : "اُس بازار میں" لگے ہوئے شیعہ کے فلاں پرچموں میں امام علیہ السلام کا عکس اور شبیہہ نظر آ رہی ہے- لوگ کافی تعداد میں مُنہ اُٹھائے آسمان اور عَلم کی طرف دیکھ رہے تھے حتیٰ کہ دُوربینوں کا انتظام بھی کیا گیا تھا- راقم بھی عِلم ہونے پر گیا چونکہ اللہ نے توحید کی سمجھ دی ہے' بغور دیکھا' چونکہ کچھ تھا ہی نہیں تو نظر کیسے آتا!!...... اس طرح وہ ہے......... اِدھر ہے' اُدھر ہے' دائیں ہے' بائیں ہے' ذرا نیچے دیکھو...... میری اُنگلی کے نیچے دیکھو..... آگے دیکھو...... پیچھے دیکھو..... کی آوازوں پر کمزور عقیدہ کے حامل لوگوں کی نگاہیں محو سفر رہیں..... مخل خراب ہوتی رہیں....... لیکن بعض سنجیدہ لوگوں نے جب دو ٹوک انداز میں کہا کہ : "بھائی وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے!!" تو ان کو یہ کہہ کر چلتا کیا گیا کہ : "تو مؤمن ہی نہیں ہے ورنہ تجھے ضرور نظر آتا" اسی طرح بعض اوقات پاکستان میں شیعہ کے جھنڈوں میں ایک ایسے کیمیکل سے سیاہ پرچم پر پنجہ بنایا گیا کہ جو روشنی پڑنے سے چمکتا تھا..... اور پھر ان پرچموں کو لہرا دیا گیا..... پھر کہا گیا اور ساتھ ہی یہ پراپیگنڈہ کر دیا گیا کہ "دیکھو! حضرت عباس کا یا حضرت حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا پنجہ نظر آ رہا ہے جو اللہ کی ایک نشانی ہے-" پھر کیا تھا!!؟ کمزور عقیدہ اور شرک کی دَلدل میں لتھڑے ہوئے لوگ اکٹھے ہو گئے اور مجمع بنا بنا کر زیارت

کرنے لگے۔ راقم ان دنوں ایک طالب عِلم کی حیثیت سے زیر تعلیم تھا لیکن اللہ کی عطا کردہ بصیرت کی بنا پر بھرے مجمع میں اس ڈرامہ بازی کو رَد کر دیا...... لہٰذا "یہ وہابی ہے" کا شور مچنے پر ان لوگوں کی عقل پر افسوس کرتا ہوا چلا آیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ محترم اطہر مسعود نے اپنی کتاب لوحِ ایام میں لکھا ہے' وہ ان دنوں پاکستان کی طرف سے آر سی ڈی (ایران' ترکی' پاکستان کے باہمی تعاون کے) معاہدے کے تحت ایران میں پاکستان کے سفیر تھے۔ خمینی اور اس کے ماننے والے شاہ ایران کے خلاف خمینی کے حق میں احتجاجی اور مزاحمتی تحریک چلا رہے تھے۔ محترم اطہر مسعود ایران میں رہتے ہوئے وہاں کے ہنگامی حالات کو دیکھتے اور روزانہ اپنی ڈائری میں لکھتے کہ آج کیا ہوتا رہا۔ وہ اپنی ڈائری میں ان دنوں کی منظر کشی کرتے ہیں جب شاہِ ایران کا زوال ہو رہا تھا اور خمینی ایران میں آ رہا تھا' لوگ طرح طرح کے نعرے خمینی کے حق میں ایجاد کر رہے تھے' چاند میں تصویر والا شوشہ ان دنوں خمینی کے متعلق اُٹھایا گیا جو آج کل گوہر شاہی کے متعلق اُٹھایا جا رہا ہے' جب شاہ کی حکومت کے خلاف اور خمینی کے حق میں عوام میں احتجاجی تحریک چل رہی تھی' وہاں کیا کیا ہو رہا تھا...... اطہر مسعود کی قلم سے پڑھتے ہیں' وہ لکھتے ہیں :

شاہِ ایران کی حکومت کے خلاف اور خمینی کے حق میں :

"پہلے دو ماہ تک صرف ایک نعرہ سے کام چلایا' اگلے دو ماہ کے لیے اس میں دوسرے نعرے کا اضافہ کر لیا۔ اب احتجاجِ مسلسل کو پانچواں مہینہ چڑھا ہے تو کہیں جا کر تیسرے نعرے کا اضافہ کیا ہے۔ "مرگِ بر شاہ" سے چلے اور "درود بر خمینی" سے ہوتے ہوئے "مرگ بر امریکہ" تک پہنچ گئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ان تین عدد نعروں کے ساتھ انقلاب نعروں کے سلسلہ میں خود کفیل ہو گیا ہے۔ یہ کسی اور نعرے اور سہارے کے بغیر منزل تک پہنچنے کی قوّتِ رفتار حاصل کر چکا ہے۔ اس قوت کا اندازہ مجھے اس دن ہوا جب یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی کہ : "آیت اللہ خمینی کی تصویر چاند میں نظر آتی ہے!" رات کو لوگ چھتوں پر چڑھ کر چاند کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے' دو چار لوگ ہمارے گھر کی چھت پر بھی چڑھے ہوئے تھے' انہوں نے مجھے بھی اس کام میں شریک کرنا چاہا' میں نے کہا : "اس

طرح کا ایک تجربہ مجھے دس بارہ سال کی عمر میں ہو چکا ہے' میں اب ایسے کسی اور تجربے کی تاب نہیں لا سکتا' آپ اپنا شوق پورا کریں اور خوش رہیں اور مجھے یونہی یادوں میں گم رہنے دیں۔"

میں گرمیوں کی چھٹیوں میں علی گڑھ سے امرتسر آیا ہوا تھا' دو تین ہم عمر کزن ہمراہ تھے' رام باغ گیٹ کے باہر ایک انگوٹھیاں اور نگینے بیچنے والا پتھروں کے خواص بیان کر رہا تھا۔ غربت' بیماری' ناچاقی' بے روزگاری' معطلی' تنزلی' چوری' گرفتاری' گمشدگی' بے اولادی' سایہ' دورہ' بواسیر' زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس کا حل کسی نہ کسی پتھر میں پوشیدہ نہ ہو' ایک پتھر ایسا بھی تھا جس کی انگوٹھی پہننے والے کے تکیہ کے نیچے سے ہر روز نئے نوٹ نکلتے ہیں۔ اس شخص کے پاس خزانے کی ساری کنجیاں تھیں' کامیاب ہونے کے لیے ہر طرح کا پتھر تھا مگر پھر بھی وہ سڑک کے کنارے ٹاٹ بچھائے خاک پھانک رہا تھا!...... اِس نے ایک بھورے داغدار پتھر کی طرف اشارہ کیا اور کہا : "اس میں سلیمان علیہ السلام کی تصویر نظر آتی ہے' وہ دربار سجاتے ہیں' جِنّ کو حکم دیتے ہیں' وہ ملکہ سباء کا تخت اُٹھا کر لے آتا ہے۔ اس انگوٹھی کے پہننے والے کے سارے کام خود بخود ہو جاتے ہیں' طالب عِلم ہو تو عِلم کی ملکہ اس کے تابع ہو جاتی ہے" یہ کہہ کر اس نے ہماری طرف دیکھا' پڑھائی کی مشقت کو آسان بنانے کی خاطر سارے کزن مٹھی کی دُوربین بنا کر ایک سرے پر انگوٹھی رکھ کر اور دوسرے سے آنکھ لگا کر معجزہ دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔ پتھر والا کہتا : "وہ جو سایہ نظر آ رہا ہے' وہ سلیمان علیہ السلام ہیں' دیکھو اب وہ سایہ چل رہا ہے' سامنے سے جِنّ آ رہا ہے' وہ سجدہ میں گر گیا۔ کیوں جی! ٹھیک ہے نا؟؟"...... مریل سی آواز میں سب نے کہا : "ٹھیک ہے" اور آنکھیں ملتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ میری باری آئی' انگوٹھی والا کہتا رہا کہ اب یہ ہو رہا ہے اور اب وُہ ہو رہا ہے مگر میں نے بڑی صاف آواز میں اور پنجابی کے بجائے اُردو میں جواب دیا : "کچھ بھی نہیں ہو رہا' خاک بھی نہیں' بس پتھر ہے اور وہی اس کا داغ" اس نے سختی سے کہا : "پھر دیکھو! اب کی بار غور سے دیکھو" میں نے دوسری بار ہی نہیں بلکہ تیسری اور آخری بار بھی ہمت کر کے وہی کہہ دیا جو مجھے نظر آ رہا تھا' وہ شخص ناراض ہو گیا۔ اس موقع کے لیے اس نے جو بقراطی دلائل اور بھاری بھرکم الفاظ چھانٹ کر علیحدہ رکھے ہوئے تھے' انہیں ان پانچ چھ افراد میں خزانے کی طرح لٹا دیا جو اس



سورج میں شبیہ گوہر شاہی اور اللہ

سورج میں تصویر کی تصدیق تو غیر مسلم تین سال قبل ہی کر چکے ہیں

چاند سورج کے پجاریوں کیلئے ہیں

گوہر شاہی فرقہ کا دعویٰ ہے کہ اس تصویر میں تین چیزیں نظر آرہی ہیں یعنی سورج کی اس تصویر میں گوہر شاہی کی تصویر اور اس کی جماعت کا نشان اور اس کا مخصوص ذکر "اللہ" اور "پاکستان کا نقشہ" نظر آرہا ہے۔ اس سے گمراہ کرنے کی کوشش یہ کی گئی کہ پاکستان وہ ملک ہے جس میں امام مہدی آچکا ہے اور پھر سورج میں ہی تصویر ثابت کر کے بتلا دیا کہ وہ گوہر شاہی ہے کہ جس کا ماٹو اور نشان لفظ "اللہ" ہے

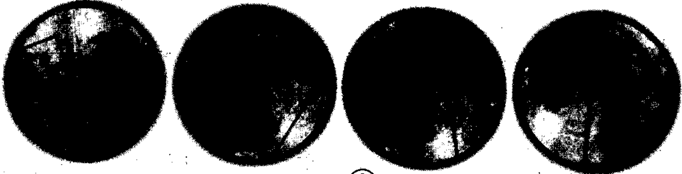
وقت تک وہاں جمع ہو چکے تھے........ خلاصہ کلام یہ کہ بعض اشخاص کی آنکھوں کے آگے پردہ ہوتا ہے اور بعض اشخاص سے حضرت سلیمان علیہ السلام خود پردہ کر لیتے ہیں' وہ بے ہدایت اور بدعقیدہ لوگوں کو سامنے نہیں آتے!

اس واقعہ کو ایک مدت گزر گئی مگر اس کی کسک دل میں باقی رہی' میں نے مشاہدہ کیا' پڑھا' پوچھا' غور کیا' بالآخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ جو لوگ مذہب کو مصلحت کی انگشتری میں نگینہ کی طرح سجا لیتے ہیں وہ ہدایت اور عقیدہ سے دُور ہو جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے بے علم اور سادہ دل لوگ بھی راستہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ ایسی نظر بندی ہوتی ہے کہ جو نہیں ہے' وہ بھی نظر آنے لگتا ہے۔ اس مقام پر مذہب اور تجارت کا فرق مٹ جاتا ہے۔ عبادت اور تماشا ایک ہو جاتے ہیں۔ توہمات' بدعات اور خرافات کی ہُو حق ہوتی ہے۔ ایک دن یہ دونوں گروہ آپس میں جھگڑیں گے۔ ایک دوسرے پر الزام رکھیں گے۔ اس دن انہیں یاد دلایا جائے گا کہ ایک ہادی صلی اللہ علیہ وسلم آیا تھا۔ ایک کتاب لایا تھا۔ ہدایت کی راہ اور عقیدہ کی درستی اسے نصیب ہوئی جس نے صرف ان کی پیروی کی تھی۔ اے گرفتارِ افسانہ و افسوں! اے پرستارِ پیچ و زبوں! کیا تم نے کتاب اور صاحب کتاب کا حق ادا کیا تھا؟ اس خیال سے دل کو قرار آگیا۔ کسک کی جگہ سکون نے لے لی۔ میرے اور پتھروالوں کے درمیان فاصلہ بڑھتا چلا گیا۔

دوسرے دن مسز امینی نے بتایا : ''اس کی خالہ نے چاند میں (خمینی کی) بڑی شفاف تصویر دیکھی تھی' دیکھی تو خود اس نے بھی تھی مگر وہ کوئی ایسی صاف نہ تھی۔ مسز اسفرجانی نے کہا : ''سر! آج کل قرآن کے اوراق میں سے بال نکل رہے ہیں' کئی گھرانوں سے اس بات کی تصدیق ہو چکی ہے' میرے یہاں بھی یہ واقعہ ہو چکا ہے' آپ بھی گھر جا کر اپنے نسخہ کو دیکھیں۔ سر! آج کل کتنے عجیب و غریب واقعات رونما ہو رہے ہیں!!'' مس جہانگیری نے کہا : ''کوہ البروز کی کسی نہ کسی چوٹی پر ہر روز صبح سویرے تھوڑی سی دیر کے لیے برف سے بنی ہوئی آیت اللہ خمینی کی تصویر نظر آتی ہے۔'' (لوحِ ایام : 182 تا 184)

قارئین! بالکل اسی طرح کی گمراہی اور توہم پرستی یہاں کے گوہر شاہی کے کارندوں نے پھیلائی اور سادہ لوح لوگوں سے ان کے ایمان کی متاعِ گراں لوٹ لی اور ان کا عقیدۂ توحید کا نگینہ چکنا چور کر کے رکھ دیا۔

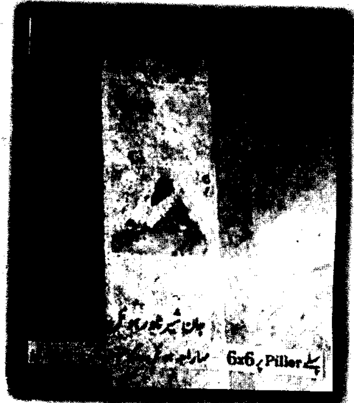
①



②



③



①

یہ تصویریں بھی گوہر شاہی فرقہ نے جاری کی ہیں' ان کا دعویٰ ہے کہ ان میں جو سیاہ نقطے یا دھبے نظر آرہے ہیں' وہ دراصل گوہر شاہی کے چہرے کے عکس ہیں۔ یعنی ان میں گوہر شاہی کی تصویر نمایاں طور پر نظر آرہی ہے۔

②

فرقہ گوہریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ زیر نظر تصویر میں ماربل پتھر میں جو سیاہی نظر آرہی ہے وہ گوہر شاہی کی تصویر ہے' یہ پتھر راولپنڈی کے ایک ہوٹل میں نصب ہے۔

③

راولپنڈی کے جان شیر ہوٹل کے ایک ستون پر دھبہ بھی ان کی نظر میں گوہر شاہی بن گیا لہٰذا تصویر جاری کر دی گئی اور دعویٰ کر دیا گیا کہ اس میں بھی گوہر شاہی سرکار بیٹھے ہیں

چاند میں تصویر کی شرعی حیثیت

حقیقت یہ ہے کہ چاند اور سورج کا ان کاموں سے کوئی تعلق نہیں اور جب سے کائنات بنی ہے نہ آج تک کسی نبی یا ولی کی تصدیق ہی چاند اور سورج کے ذریعے کی گئی ہے اور نہ ہی تکذیب' چاند سورج کا کسی کی خوشی' غمی' پیدائش' موت سے کوئی سروکار اور تعلق نہیں' بلکہ وہ تو صرف وقت کے تعین اور اس کی نشاندہی کے لئے ہیں' جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآنِ حکیم میں ارشاد فرمایا ہے :

﴿ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ....... ﴾

[البقرة ۲ : ۱۸۹]

"اے نبی! تجھ سے یہ لوگ چاند کے متعلق سوال کرتے ہیں' تو کہہ دے کہ یہ تو لوگوں کے لئے اوقات (کے تعین) اور حج (کا وقت بتانے) کے لئے ہے۔"

اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ کے دور میں آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم فوت ہو گئے تو لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کے مرنے کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے' جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ.........))

[بلوغ المرام' کتاب الصلٰوة باب صلٰوة الکسوف]

"سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' ان کو کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا......."

قرآن حکیم میں ایک مقام پر چاند سورج کا فریضہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ

الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ بِلِقَآءِ رَبِّکُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ [الرعد ۱۳ : ۲]

"اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ وقت تک گردش کر رہا ہے۔ اللہ ہی تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے اور اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تمہیں اپنے رب سے ملاقات کرنے کا یقین آ جائے۔"

یہی حقیقت ہے کہ چاند سورج اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' ان کا کسی کی موت وحیات وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ان کی ڈیوٹی رب کائنات نے اوقات کار کے تعین کی لگا رکھی ہے۔ ان کے ذریعے وقت کے پیمانوں کا پتہ چلتا ہے۔ دنوں' ہفتوں' سالوں اور صدیوں کے بیت جانے کا علم ہوتا ہے۔

چاند اور سورج نہ تو کسی ولی کی تصدیق کرتے ہیں اور نہ ان پر کسی کی تصویر ظاہر ہوتی ہے' اگر چاند پر کسی کی تصویر آنا اس کے بامرتبہ اور سچے ہونے کی علامت ہوتی تو سب سے پہلے ایسی تصدیق محمدؐ رسول اللہ ﷺ کو مہیا کی جاتی کہ جن کے اشارے سے اللہ تعالیٰ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا تھا لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

ان ساری باتوں کے باوجود سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گوہر شاہی کا فرقہ گوہریہ چاند اور خلاء میں گوہر شاہی کی تصویر کو ثابت کرنے کے لئے سرمایہ پانی کی طرح کیوں بہا رہا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ چونکہ (بقول ان کے) "آنے والے مہدی" کی تصویر چاند پر ظاہر ہوگی اس لئے اب جس کی تصویر چاند پر ظاہر ہوگی وہی مہدی بھی ہوگا' لہٰذا وہ سمجھتے ہیں کہ جب لوگوں کو تصویر والی بات منوالیں گے تو گوہر شاہی خود بخود "مہدی" ثابت ہو جائے گا۔

اس طرح فرقہ گوہریہ والے گوہر شاہی کے مہدی ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں کیونکہ امام مہدی کی تصویر چاند پر آنی ہے تو پھر بقول ان کے اس وقت کس کی تصویر چاند پر نظر آرہی ہے؟ یعنی لب لباب یہ کہ وہ گوہر شاہی کو مہدی ثابت کرنے کے لئے چاند پر تصویر آنے کا سارا کھیل کھیل رہے ہیں اور اسی لئے گوہر شاہی کو چاند پر پہنچا رہے ہیں۔

ایک نیا شوشہ......... حجرِ اسود میں تصویر!

پیر گوہر شاہی نے چاند' سورج اور خلاء کے بعد عُمر کوٹ حیدر آباد سندھ کے ایک ہندو شومندر کے ایک پتھر پر بھی اپنی (تصویر) شبیہہ نظر آنے کا دعویٰ کیا ہے' قارئین! گوہر شاہی نے گرجوں' ہندو مندروں سے ہوتے ہوئے اب کعبۃ اللہ کو بھی اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے- 30 جون 98ء کے "سرفروش" میں اس نے اپنی دینی بے حمیتی کا ثبوت دیتے ہوئے کعبۃ اللہ اور حجرِ اسود پر وار کیا ہے' وہ اب یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ مسلسل ایک سال سے حجرِ اسود میں بھی اس کی شبیہہ نظر آ رہی ہے اور اپنے اس دعوے کو مزید مضبوطی بنانے کے لیے اس نے امامِ کعبہ سے ایک جھوٹا بیان منسوب کر دیا کہ امام کعبہ نے بھی حجرِ اسود میں میری نظر آنے والی تصویر کی تصدیق کر دی ہے اور پھر اس امام کعبہ والی جھوٹی خبر کو لاکھوں کی تعداد میں اخبارات اور رسائل و پمفلٹوں پر شائع کر کے اندرون و بیرون مُلک لوگوں میں تقسیم کر دیا-

جھوٹا' گمراہ اور دجال ہے' امام کعبہ کا فتویٰ

جب امامِ کعبہ محمد بن عبداللہ بن السبیل کو گوہر شاہی کے حجرِ اسود میں تصویر والے اور امامِ کعبہ کی حمایت کرنے کے دعویٰ کا پتہ چلا تو انہوں نے حجرِ اسود اور اپنی ذات سے منسوب کسی بھی ایسے واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی یکسر تردید کر دی اور اس کو سراسر جھوٹ کا پلندہ قرار دیتے ہوئے گوہر شاہی کو جھوٹا' گمراہ اور دجال قرار دیا- امامِ کعبہ کا یہ بیان قومی اخبارات نے (21 جولائی 1998ء) کو واضح کوریج کے ساتھ شائع کیا' جس سے گوہر شاہی کے جھوٹ کا پول کھل گیا-

گوہر شاہی نے حجرِ اسود والا دعویٰ کرنے کے ساتھ ہی نواز شریف حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ :

"چونکہ حجرِ اسود میں میری تصویر نظر آ چکی ہے اس لیے پوری دُنیا میں (گوہر شاہی

افکار و عقائد پھیلانے کے لیے) حکومت اس کی پشت پناہی کرے۔"

(دیکھئے پندرہ روزہ "سرفروش" 30 جون 1998ء)

اس کے بعد یہ پیر اپنی تصویر کونسی مقدس جگہ پر نظر آنے کا دعویٰ کرے گا؟ حقیقت حال اللہ ذوالجلال والاکرام ہی بہتر جانتا ہے لیکن قرائن بتا رہے ہیں کہ اب وہ مسلمانوں کے دوسرے پیارے شہر "مدینہ النبی" (گنبد خضریٰ) میں اپنی تصویر ظاہر ہونے کا دعویٰ کرنے والا ہے۔ گوہر شاہی سرکار یاد رکھیں کہ جس مقصد کے لیے وہ اتنے پاپڑ بیل رہے ہیں' وہ اس طریقہ سے کبھی بھی پورا نہ ہوگا کیونکہ اس طرح وہ اپنے آپ کو "مہدی" ثابت کروانا چاہتے ہیں جبکہ احادیثِ رسول ﷺ میں آنے والی مہدی کی نشانیوں میں ایسی کوئی نشانی اور شرط تو سرے سے موجود ہی نہیں۔ اعوذ باللہ من ھمزات الشیطین۔

امامِ کعبہ کا نعم البدل جان وڈ اور اسکی تصدیق :

جب امامِ کعبہ نے گوہر شاہی کے اس پراپیگنڈے کہ : "گوہر شاہی کی تصویر حجر اسود پر نظر آ رہی ہے" کا رَد کر دیا بلکہ اس کو دجال قرار دیا تو گوہر شاہی نے اب اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا کہ کسی طرح کوئی تصدیق مل جائے۔ اس حال میں اس کی مدد لندن ٹیلی ویژن نے کی۔ اس نے حجر اسود میں گوہر شاہی کی تصویر ظاہر ہونے کی خبر نشر کی۔ پھر اس کی تصدیق برطانیہ کے ڈاکٹر جان ایسٹ وڈ نے کی۔ اس کا اعتراف اس فرقہ کے ترجمان پندرہ روزہ سرفروش نے بھی کیا۔ پھر گوہر شاہی فرقہ نے مزید پروپیگنڈہ کیا کہ جب کمپیوٹر پر گوہر شاہی کی تصویر پیش کی گئی' تو اس نے بھی ثابت کر دیا کہ حجر اسود میں نظر آنے والی' گوہر کی تصویر ہے۔ استغفر اللہ! امامِ کعبہ کی تردید والا بیان منظر عام پر آنے سے مسلمان مزید محتاط ہو گئے اور اس طرح کتنے سادہ لوح لوگوں کے ایمان لٹنے سے بچ گئے۔

سعودی حکومت اور ائمہ حرمین کے خلاف گوہر شاہی مہم :

جب گوہر شاہی نے دیکھا' امامِ کعبہ نے اس کا دعویٰ رَد کر دیا بلکہ اس کو جھوٹا اور دجال قرار دے دیا تو وہ سیدھا اپنے آقا امریکہ کے پاس پہنچا اور وہاں جا کر سعودی حکومت اور بیت اللہ کے اماموں کے متعلق منفی پروپیگنڈہ مہم چلا دی۔ فرقہ گوہریہ کی کتاب جو کہ گوہر شاہی کے

دورۂ امریکہ پر لکھی گئی ہے' اس میں اس بات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا گیا ہے :

''آج سرکار نے بتایا کہ شہناز (انگلینڈ) اس سال حج پر گئی تھی' اس نے بتایا ہے کہ ''خانہ کعبہ کے اوپر یا محمد اور یا اللہ چمکتا نظر آیا تھا جس کو وہاں موجود سب لوگوں نے دیکھ کر اس کی ویڈیو بھی بنائی ہے-'' سعودی حکومت نے وہاں کے امام سے کہا کہ : ''تم اس کی تردید کرو-'' تو اس نے کہا کہ : ''میں نے اسے خود دیکھا ہے اور وہاں موجود لوگوں نے بھی اسے دیکھا ہے تو میں کیسے تردید کر دوں'' پھر اس کو کہا گیا کہ اچھا تم کہو کہ : ''یہ حکومت نے خود بنایا تھا-'' اس نے کہا کہ : ''اگر حکومت نے بنایا تھا تو لوگ کہیں گے کہ دوبارہ دکھاؤ' میں کیسے یہ بات کہہ سکتا ہوں-'' اس بات پر سودی حکومت نے امام کو پھانسی دے دی کہ تو ''یا'' کا عقیدہ رکھتا ہے-'' (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 14)

اس کی ان خلافِ اسلام باتوں پر امریکہ کے اہلِ توحید نے جس حد تک ممکن تھا' اس کا تعاقب بھی کیا اور اسے گمراہ کن افکار و عقائد پھیلانے سے روکنے کی کوشش کی' جس کا اعتراف فرقہ گوہریہ بھی ان ڈھکے چھپے الفاظ میں کر رہا ہے :

''آج میری لینڈ ریاست کے شہر نیو ہمپ شائر کے مسلم کمیونٹی سنٹر میں سرکار کا خطاب تھا چونکہ سرکار کی طبیعت پوری طرح ٹھیک نہیں تھی' اس لیے ان کے بجائے ہم سب لوگ وہاں پہنچے- ظفر بھائی نے تقریباً ایک گھنٹے تک قرآن و حدیث کے حوالوں سے مشن بیان کیا- اس سنٹر پر چونکہ وہابی عقائد کے لوگوں کا قبضہ ہے' اس لیے اذن ذکر لینے کی بات آئی تو چند لوگ کھڑے ہو گئے کہ آپ یہاں ذکر نہیں دے سکتے' آپ کو صرف خطاب کی اجازت تھی- اس کے بعد ایک سعودی لڑکے نے خطاب کرنا شروع کر دیا- بدمزگی سے بچنے کے لیے ہم لوگ وہاں سے چلے آئے-'' (گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 14)

چونکہ اس شخص پر امام مہدی بننے کا جنون سوار ہے' اس لیے اس کی خواہش کا اظہار اس طرح بھی ہو گیا کہ جب اس نے امامِ کعبہ سے حجر اسود میں تصویر کی تصدیق کی جھوٹی خبر پھیلائی تو ساتھ ہی اپنے امام مہدی ہونے کا شوشہ بھی چھوڑ دیا- مثلاً اپنے اخبار (''سرفروش'' 16

امام کعبہ نے حجر اسود پر انسانی شبیہ کی تصدیق کر دی

یہ امام مہدی کا چہرہ اور حلیہ مبارک ہے جو دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں تاکہ لوگ ان کو پہچان سکیں

ریاض احمد گوہر شاہی جھوٹا، دھوکے باز اور دجال ہے، امام کعبہ کا فتویٰ

گوہر شاہی کی شبیہ کا خانہ کعبہ میں ظاہر ہونا محض جھوٹ ہے، حرم میں کوئی امام حاذ بن عبد اللہ موجود نہیں جس نے اس کی تصدیق کی ہو

بقیہ نمبر 9 صفحہ 3 پر

حجر اسود میں ابھرنے والی

انسٹیٹیوٹ آف فورینسک کمپیوٹر سائنسز برطانیہ کے ڈاکٹر جان ایسٹ ووڈ کی رپورٹ

CENTRE
...NIC BUSINESS
...COMMUNICATION MEDIA

Date: 31-5-98

THE EXPOSURE OF PICTURE ON HAJRA-E-AASWAD

I have the read the news on Mohasib on 27-05-98 and Monthly "The Grate God" of May 1998 the Messages Imam-e-Kabba, About the inverned exposure of Picture on Hajra-e-Aaswad, So in order to Confirm this news, We Compare this picture on Computer it is fact the message of Imam-e-Kabba is true because Computer Show a Picture of Some Personality. So in order trace this personality we compare the many picture of Ulma-e-Deen on Computer. But Only one Psonality with Closed resembled with is respected "Mr. Raiz Ahmed Gohar Shahi"

Compared & Examined by

Mr. Rizwan Shaikh
(Sales Executive)

I.F.C.S

Institute of Forensic Computer Sciences

Dr. J. Eastwood
1543 London Rd
Norbury
London
SW16
England

To Messers R.A.G.S International.

FORENSIC EXAMINATION AND REPORT OF FINDINGS

RE: PHOTOGRAPHS OF

(A). THE BLACK STONE (HIJR-E-ASWAD)
(B). RIAZ AHMED GOHAR SHAHI

I have been instructed by R.A.G.S. International (U.K)

to scientifically examine two photographs using face recognition software and any additional scientific method at my disposal to determine whether,

a. A human profile or face can be said to exist on the photograph of the black stone (Hijr-e-Aswad) and
b. Whether any human profile or face if found to exist on the black stone (Hijr-e-Aswad), does resemble or match the photographic image of Riaz Ahmed Gohar Shahi

I have very closely examined this material and for the purposes of this report I present the following conclusions.

The details of my findings are contained in the body of my report.
Conclusions:

a. A profile of the human body is determined upon the examination of the photograph of the black stone (Hijr-e-Aswad).

The existence of a head, Shoulders, hands, beard [illegible] and a crown is established upon the said photograph of the black stone (Hijr-e-Aswad)

b. After considering all the evidence provided to me for the purposes of this report, and based upon my findings it is my opinion that there is a striking similarity and resemblance between the human image on the black stone (Hijr-e-Aswad) and the photograph of Riaz Ahmed Gohar Shahi.

c. I conclude that the image on the black stone (Hijr-e-Aswad) is that of Riaz Ahmed Gohar Shahi.

This report is based upon my examination of the photographic material provided to me and contains my findings and personal observations in this regard.

Should you have any further queries or should you need to discuss the contents of my report then please do not hesitate to contact me.

Yours faithfully,
Dr. John Eastwood (Ph.D)

1st June 1998

Tel: [illegible]
Fax: [illegible]

گوہر شاہی نے چاند، سورج اور دیگر سیاروں وغیرہ سے آگے بڑھ کر یہ دعویٰ بھی کر دیا کہ حجر اسود پر میری تصویر نظر آ رہی ہے اور امامِ کعبہ نے اس کی تصدیق کر دی ہے...... جبکہ امامِ کعبہ کو پتہ چلا تو انہوں نے اس کو دجال قرار دیتے ہوئے حجر اسود اور ان کی ذات سے منسوب دعوؤں کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔ اس کے بعد جب امام کعبہ نے جھٹلا دیا تو برطانیہ کے ایک ادارے نے گوہر شاہی کی تصویر حجر اسود میں نظر آنے کی تصدیق پر مبنی سرٹیفکیٹ عطا کیا۔ مندرجہ بالا ثبوت اس روئیداد کی منہ بولتی تصویر ہیں

تا 30 / جون 1998ء) میں موٹی سرخی میں (مکّہ کے فقیروں سے منسوب کر کے) یہ فقرہ لکھ دیا کہ : ''حجرِ اسود پر ظاہر ہونے والی تصویر اصلی ہے' یہ امام مہدی کا چہرہ اور حلیہ مبارک ہے' جو دُنیا میں ہر جگہ موجود ہے تاکہ لوگ انہیں پہچان سکیں۔''

پھر اخبار میں مسلمانوں کے نام یہ پیغام شائع کر دیا کہ : ''حجرِ اسود پر انسانی شبیہہ ریاض احمد گوہر شاہی کی ہے' اگر حق سمجھتے ہو تو ساتھ دو...... ورنہ جہاد کرو۔''

پھر سکولوں کے ننھے بچوں کے ذہنوں میں بھی اپنی جھوٹی مہدویت کا زہر بھرنے کے لیے یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ پاکستان ٹیکسٹ ڈپو' لاہور کے شائع کردہ حصّہ سوئم دینیات کی کتاب کے ٹائٹل پر جو حجرِ اسود کی تصویر ہے' اس میں بھی ریاض احمد گوہر شاہی کی تصویر نظر آ رہی ہے۔

یہ کیسا مہدی ہے کہ جس کی' بقول اس کے اللہ کے پیارے گھر' بیت اللہ میں نصب جنّت کے پتھر' حجرِ اسود میں بھی تصویر نظر آ رہی ہے اور پلید' غلیظ اور دُنیا کے بدترین مشرک ہندو کے شیولنگ پتھر میں بھی۔ یہ کیسا غلیظ پروپیگنڈہ ہے کہ کعبۃ اللہ اور حجرِ اسود کو ہندوؤں کے شیولنگ پتھر کے برابر قرار دے دیا گیا۔ کعبۃ اللہ جو دُنیا کو بتوں سے پاک کرنے اور معبودانِ باطل کی پتھری مورتیوں' تصویروں کو توڑنے اور تباہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے' اسی سے ہی بُتوں کی عبادت کی ترغیب ثابت کی جا رہی ہے اور اس کے مقابلے میں کس کی تصدیق لا رہے ہیں؟ ہندوؤں کے ناپاک' غلیظ اور گندے جسم کے حصّہ کہ جس کی وہ پوجا کرتے ہیں' یعنی شیولنگ کی!

ایسی سوچ پر' افکار پر' تعلیم پر' مذہب پر تُف ہے اور اس پر ایسی خرافات پڑھ کر اور سُن کر اہلِ خرد تو سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔ حجرِ اسود کہ جس کا پیغام ہی مسلم اُمت کو شجر و حجر کے بُتوں (کی پوجا) ان کی غیر مشروط اطاعت اور غلامی سے نجات دلا کر اِلٰہ واحد المصور کی عبادت پر لگانا تھا۔ افسوس ہے! ان لوگوں پر کہ انہوں نے اس کے اندر بھی مخلوق کی تصویریں ظاہر کرنے کے عقیدے بنا کر ﴿ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ کی پوجا و عبادت کے چور دروازے کھول لیے ہیں!

امریکہ ویورپ کی پشت پناہی اور گوہر شاہی

گوہر شاہی اکثر بیرونی دُنیا کے ممالک کے دوروں پر رہتا ہے ان میں امریکہ اور یورپ خاص طور پر اس کی جائے پناہ اور جائے قیام ہوتی ہے- بیرونی دُنیا کے ممالک میں سعودیہ بھی واقع ہے کہ جہاں اللہ کا گھر بیت اللہ شریف واقع ہے- وہاں وہ اس لئے نہیں جاتا کہ ایک نئ طرز کا مخصوص ''کعبہ'' اس نے دِل میں ہی بنا رکھا ہے اور بقول گوہر شاہی دِل والا کعبہ اصل کعبہ سے زیادہ فضیلت والا ہے- اس لئے جب افضل کعبہ ہر وقت اس کے پاس ہوتا ہے تو وہ اصل کعبہ کی طرف جانے کا سوچتا بھی نہیں' البتہ لندن' واشنگٹن وغیرہ کے اکثر چکر لگاتا رہتا ہے- وہاں عالمِ کفر' یہود وہنود اس کو اپنے ٹیلی ویژن' ریڈیو' انٹر نیٹ' یونیورسٹیز' اخبارات وجرائد میں بھرپور طریقے سے کوریج دیکر اس کی تشہیر کرتے ہیں- اس کو ایک بہت بڑی رُوحانی ہستی کے رُوپ میں پیش کرتے ہیں-

قارئین! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عالمِ کفر ایسا کیوں کر رہا ہے' وہ گوہر شاہی کی سپورٹ کیوں کر رہا ہے؟ اس سے کونسا کام لینا چاہتا ہے؟ اُمت مسلمہ کے خلاف اس شخص کے ذریعہ کون سا منصوبہ پایہء تکمیل تک پہنچا رہا ہے؟ سندھ جیسے حساس اور دفاعی نوعیت کا علاقہ ہونے کے پیشِ نظر (ہانگ کانگ کے چین کو مل جانے کے بعد) پورے عالمِ کفر کی حریصانہ نگاہیں اس خطے پر جمی ہوئی ہیں' اقتصادی اور عسکری وسیاسی زاویہ سے امریکہ اس کو ایک آزاد ریاست بنانے کے بعد کراچی کی بندرگاہ کو استعمال کر کے پورے ایشیاء پر اپنا ہولڈ کرنے اور اپنا سیاسی تسلط جمانے کے لئے ایک خفیہ منصوبے پر پہلے سے ہی عمل پیرا ہے- اس کے لئے یہود وہنود امریکہ سے بھرپور تعاون بھی کر رہے ہیں- کہیں امریکہ اور عالمِ کفر کے پاکستان

کے خلاف مزموم مقاصد کی تکمیل کے لئے ہی تو گوہر شاہی بھی کام نہیں کر رہا!!........ کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ عالمِ کفر نے کبھی بھی کسی خاص مقصد کے بغیر کسی کی پشت پناہی نہیں کی۔ یقیناً ان مقاصد میں سے ایک مقصد اُمت مسلمہ میں مرزائیوں کی طرح ایک نئے فرقہ کو قائم کر کے' اُمت کے اتحاد واتفاق کو ختم کرنا بھی ہے اور اس نئے فرقہ سے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کروانا بھی ہے' اسی طرح سندھ جیسے حساس خطے میں اس فرقے کا پھیلنا یقیناً پاکستان کے وجود اور استحکام کے لئے بھی خطرہ کا باعث ہے۔ ہم یہ باتیں ہوا میں ہی نہیں کر رہے بلکہ اس کے باقاعدہ شواہد ہیں۔ اب ہم گوہر شاہی کے ہی ایک ماہانہ میگزین اور پندرہ روزہ اخبار کی زبانی اس پیر کے امریکہ اور یورپ کے دو دوروں کی ایک جھلک دکھاتے ہیں' جس سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ گوہر شاہی کس تیزی سے اسلام کے خلاف۔کام کر رہا ہے اور سی آئی اے کس طرح اس کو جلد از جلد منظرعام پر لا رہی ہے۔ گوہر شاہی کا ماہانہ میگزین لکھتا ہے :

> حضرت گوہر شاہی مدظلہ العالٰی کی تعلیمات مذہب اور فرقے سے بالاتر ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت گوہر شاہی امریکہ کے دورے پر ہیں' آپ نے وہاں مختلف مقامات پر امریکہ کے باشندوں کو رُوحانیت کی تعلیم دی۔ اس دورے کے دوران گوہر شاہی نے امریکی ریاست "اریزونا" میں مختلف مقامات پر خطاب فرمایا اور لوگوں کو ذکر اللہ کی اجازت دی۔ اس دورے کے دوران ٹیوسان کے مقامی کمیونٹی ریڈیو نے حضرت سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی کا براہ راست انٹرویو نشر کیا۔

اس کے علاوہ ٹیوسان سے شائع ہونے والے ماہنامہ " The awarness Journal " نے بھی جون کے شمارے میں حضرت گوہر شاہی کے بارے میں ایک مضمون لکھا ہے۔

چرچ میں خطاب :

3 جون 1997ء کو یونیورسٹی آف اریزونا' ٹیوسان کیمپس میں واقع : " Little Chapel of all nation,s " نامی چرچ میں حضرت گوہر شاہی کو مدعو کیا گیا۔

صدائے سرفروش حیدرآباد

SADA-E-SARFAROOSH Hyderabad

SAYING OF HIS HOLLINESS
SYED RIAZ AHMED GOHAR SHAHI IN AMERICA

EXCLUSION OF DIVENE LOVE FROM RELIGION ENDS IN CRISES

حضرت نے امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں روحانی خطاب فرمایا جسے مقامی ٹیلیویژن نے نشر کیا اور کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ذریعے ہزاروں لوگوں تک پہنچایا گیا

دورہ امریکہ کے بعد حضرت نے خصوصی دعوت پر کینیڈا کا دورہ فرمایا جہاں مختلف مقامات پر روحانی اجتماعات منعقد کئے گئے طالبان حق کی کثیر تعداد نے شرکت کی

گوہر شاہی کے دورۂ امریکہ اور برطانیہ کی ایک جھلک۔ گوہر شاہی کے اپنے اخبار پندرہ روزہ ''سرفروش'' کی نظر میں......

اپنے خطاب میں حضرت نے فرمایا:

"جس دِل میں خُدا کی محبّت ہے وہ کسی مذہب میں ہے یا نہیں' وہ جہنم میں نہیں جا سکتا' جسے جنت کی طلب ہے اس کے لئے مذہب کافی ہے' وہ اللہ کا کوئی بھی پسندیدہ مذہب اختیار کر سکتا ہے لیکن خُدا کو پانے کے لئے دِل کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔"

اس تقریب میں 150 کے قریب مرد عورتوں نے شرکت کی اور حضرت گوہر شاہی سے ذکر کا اذن لیا۔

موسیقی پر ڈانس کرتے ہوئے اللہ کا ذکر:

"ادارہ برائے اندرونی ارتقاء میں ریاض احمد گوہر شاہی کو 9 جون 1997ء کو خطاب کے لئے مدعو کیا گیا' اس تقریب میں 100 کے قریب امریکی مرد و خواتین شریک ہوئے۔ اس تقریب کا اہتمام صوفی آرڈر آف فونکس (Sufi Order of Phoonix) نامی تنظیم کے سربراہ جان هلٹن نے کیا۔ سب سے پہلے لوگوں نے اپنے طریقہ کار کے مطابق موسیقی پر ڈانس کرتے ہوئے اللہ کا ذکر کیا۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے خطاب میں کہا:

"میں مسلمان کے گھر پیدا ہوا' جو کہتے ہیں کہ مسلم سب سے اچھا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ سب سے اچھا وہ ہے جس میں اللہ کی محبّت اور عشق ہو' خواہ وہ کسی مذہب سے ہو یا نہ ہو۔"

طرفین کی رضامندی سے بدفعلی گناہ نہیں:

مذاہب کے آپس کے اختلاف پر گفتگو کرتے ہوئے گوہر شاہی نے فرمایا:

مذہب والوں میں بھی کچھ لوگ درباروں پر جانے کو گناہ سمجھتے ہیں اور کچھ لوگ اس فعل کو ثواب سمجھتے ہیں' کچھ مذہب والے شراب کو گناہ سمجھتے ہیں اور کچھ کہتے ہیں کہ یہ بھی پھلوں سے نکلا ہوا ایک جوس ہے۔ کچھ سور کا کھانا حرام سمجھتے ہیں' کچھ کہتے ہیں کہ یہ بھی تو باقی جانوروں کی طرح ایک جانور ہے' جب گائے بکری کا گوشت کھا سکتے ہیں تو اس میں کیا قباحت ہے' کچھ مذاہب کے نزدیک

بدفعلی ایک سنگین جرم ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ اگر کسی سے محبت ہو جائے تو مرضی سے بدفعلی کوئی گناہ نہیں' کوئی کہتا ہے کہ بُت کی پُوجا کفر ہے کیونکہ وہ پتھروں سے خود بنا کر اس کی پوجا کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ پھر کعبہ بھی تم نے اپنے ہاتھوں سے پتھروں ہی سے بنایا ہوا ہے' انہی میں سے کچھ لوگ اللہ کی تلاش میں بھی ہیں لیکن ان کے عقیدے ان کے راستے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ بہتر ہے کہ وہ قیل و قال کے جھگڑوں سے نکلیں' اللہ سے ذکر قلب (اللہ ھُو) کے ذریعے واصل ہوں۔"

ورلڈ یونیورسٹی ٹینسن ایریزونا میں خطاب :

اس خطاب کا اہتمام یونیورسٹی کے بانی اور سربراہ ڈاکٹر ہاورڈ جان زٹکو نے کیا تھا۔ ڈاکٹر ہاورڈ نے گوہر شاہی کا پُرتپاک خیر مقدم کیا' یونیورسٹی کے اغراض و مقاصد بتاتے ہوئے ڈاکٹر زٹکو نے کہا کہ ہمارا مقصد دُنیا میں امن قائم کرنا ہے۔

حضرت گوہر شاہی سے سوال کیا گیا کہ اللہ کی محبت کیسے (حاصل) ہو؟ جواب میں ریاض احمد گوہر شاہی نے فرمایا :

"..... تیری رُوح نے اللہ کی آواز سنی ہوئی ہے مگر وہ تیرے اندر تالے میں بند اور بے بس ہے' "اللہ ھُو" کی ضربوں سے تالا توڑ' پھر قلب کے ذریعے اس کو نور کی طاقت پہنچاؤ' پھر بیداری قلب اور شعوری رُوح کے بعد تمہارے جسم کے اندر خود بخود اللہ کی محبت پیدا ہو جائے گی' پھر اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگے گا ......"

یہ تقریب 10 جون کو منعقد ہوئی تھی۔ (تان یہاں بھی خود ساختہ ذکر "اللہ ھُو" پر ٹوٹی)

مذہب کی خشک عبادات سے فرار :

اس غیر مذہبی رُوحانی مرکز میں خطاب کے دوران حضرت گوہر شاہی نے فرمایا :

"انسان کے جسم میں سات رُوحانی مخلوقات بند ہیں' جس طرح ماں بچے کو دودھ پلاتی ہے اس طرح مُرشد اس مخلوق کو نور مہیا کرتا ہے' پھر جس طرح بچہ بڑا ہوتا

ہے تو گھر سے باہر نکلتا ہے اور دُور دُور تک دوڑتا ہے' یہ مخلوق بھی اسی طرح جسم سے نکلتی ہے اور دُور دُور تک جاتی ہے حتی کہ وہاں تک پہنچ جاتی ہے جہاں خُدا کی ذات ہے-" یہ لوگ "مذہب کی خشک عبادات" سے مطمئن نہیں ہوتے اور اس کی تلاش کے لئے جنگلوں میں پہاڑوں میں نکل جاتے ہیں اور دِل کا راستہ ڈھونڈ لیتے ہیں-"

ایک سوال کے جواب میں گوہر شاہی نے فرمایا:

گناہ گار کے لئے بہتر ہے کہ قلبی ذکر کرتا رہے جو بہتے دریا کی مانند ہے اور قلبی ذکر (اللہ ھُو) ہی سے گناہ دھلنے لگتے ہیں بلکہ دِل بھی پاکیزہ ہو جاتا ہے-"

تقریباً سو کے قریب امریکی خواتین اور مردوں نے جناب گوہر شاہی سے ذکر قلب کی اجازت لی-

اللہ کا بھیجا ہوا گائیڈ ہے (امریکی گوری کی تصدیق):

اس خطاب سے پہلے امریکی خاتون "ہیدر فلنڈرس" نے گوہر شاہی کا تعارف کرواتے ہوئے کہا:

"گو کہ میں گوہر شاہی کو ایک سال سے جانتی ہوں لیکن جو کچھ میں نے ایک سال میں ان سے حاصل کیا وہ ساری عمر کسی اور اُستاد سے حاصل نہیں ہوا' میں تصدیق کرتی ہوں کہ: "گوہر شاہی اللہ کے بھیجے ہوئے سچے اور مکمل گائیڈ ہیں' اس لئے میں بڑے فخر سے اللہ کی تلاش رکھنے والوں کے سامنے گوہر شاہی کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں-"

(قارئین! جس شخص کو دُنیا کی ہدایت کے لئے امریکہ کی گوریاں پیش کر رہی ہوں اس کا اللہ ہی حافظ ہے اور اس کی شخصیت وتعلیمات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں-)

اللہ تعالیٰ سے پندرہ دن تک گفتگو:

ان خطابات کے علاوہ 13 جون کو ٹیوسان کے مقامی کمیونٹی ریڈیو نے گوہر شاہی کا براہِ راست انٹرویو نشر کیا- اس انٹرویو میں گوہر شاہی نے اپنی زندگی اور تلاش حق کے بارے میں

ایک تصویر میں برطانوی پولیس گوہر شاہی کی حفاظت کے لیے مستعد نظر آ رہی ہے جبکہ دوسری تصویر میں وہ کار ہے جو برطانیہ نے گوہر شاہی کو اس کی خدمات کے سلسلے میں عنایت کی ہے جبکہ گوہر شاہی حلقے کہتے ہیں کہ یہ کار برطانیہ میں گوہر شاہی فرقہ کے ذاکرین نے دی ہے

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں

گوہر شاہی کا اعلان آئندہ

فخر انسانیت کانفرنس

برطانیہ میں ہوگی ہم خیر مقدم کرتے ہیں

منجانب محمد صدیق قادری ریشم بازار حیدر آباد

بقیہ نمبر 3

اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ یورپ کا گوہر شاہی کی حمایت کرنا اور اس کی مقبولیت کے لیے راہ ہموار کرنے کی کوششیں کرنا' اس کے علاوہ یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ گوہر شاہی ہر مشکل وقت میں لندن کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اس کی نام نہاد فخر انسانیت کانفرنس کا انعقاد ہو یا حجر اسود اور چاند پہ اپنی تصویر کی تصدیق کا مسئلہ

سامعین کو بتلایا :

"اللہ کی طلب کے لئے 34 سال کی عمر میں عرصہ تین سال سیہون کے ریگستانوں میں گزارا، کبھی پانچ سات دن بھوکے گزارے، کبھی پتوں پر گزارہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنا عذاب سہنے کی طاقت انسان کے بس میں نہیں، جب تک اللہ کی طرف سے مدد یا اس کی مرضی نہ ہو، تین سال کے بعد ایک دن اللہ سے بات ہو ہی گئی، پندرہ دن تک بات چیت ہوئی اور مجھے کچھ عِلم سکھائے گئے اور حکم ہوا کہ اس عِلم کو ساری دُنیا میں پہنچا دو، ہم نے کہا کہ ہمارے پاس تو ایک روپیہ بھی نہیں کہ بس کے ذریعے سے اِدھر سے اُدھر جا سکیں، پوری دُنیا میں گھومنے کے لئے لاکھوں روپے چاہئیں، جواب ملا کہ اس کے ہم ذمہ دار ہیں۔ آج ہم پوری دُنیا میں یہ پیغام پہنچا رہے ہیں اور ہمارا یہ سارا خرچہ مختلف لوگ دِل وجان سے کر رہے ہیں۔ اب ہم اس عِلم کی طرف آتے ہیں جو ہم کو (سیہون کے جنگلوں میں خاص طور پر اللہ کی طرف سے) سکھایا گیا، اس عِلم کی سچائی پانے کے لئے ہم نے کئی کتابوں کو پڑھا، روحانیت کے ذریعے نبیوں سے تصدیق کروائی، پھر جب یہ یقین ہو گیا کہ یہ سچ ہے پھر ہم نے اس کے تجربے کے لئے عام میں مشہور کر دیا۔" (بحوالہ دی گریٹ گاڈ اسلام آباد جولائی 97، صفحہ : 5 تا 7)

اس کے علاوہ امریکہ کے شہر ٹیوسان سے نکلنے والے ماہانہ رسالے "دی اویئرنس" نے اپنے جون کے شمارے میں بھی گوہر شاہی کے بارے میں ایک تعارفی مضمون "Pakistani Holly Man To Teach In Arrizona" کے نام سے شائع کیا، جس میں گوہر شاہی کا تعارف کروایا گیا۔

("دی گریٹ گاڈ" اسلام آباد، جولائی 1997ء، ص : 5 تا 7)

مسٹر مُون اور جارج بُش :

جیسا کہ ہم واضح کر چکے امریکہ اور عالمِ کفر کی پشت پناہی گوہر شاہی کی بیک پر موجود ہے۔ اب ہم ایک اور "گمراہ شخص" کا تعارف کروا رہے ہیں کہ جو امریکہ میں موجود ہے۔ وہ

خود بھی گمراہ ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ گوہر شاہی اس فرقہ کے جلسوں میں جاتا ہے' تقریریں کرتا ہے۔ وہ اس کو سپورٹ کرتے ہیں اور اس سے بڑی اُمیدیں وابستہ کیے بیٹھے ہیں۔ ان کے جلسوں میں گوہر شاہی کے آنے پر سابق صدر امریکہ جارج بش بھی شرکت کرتا ہے۔ اس گمراہ تنظیم کے ساتھ گوہر شاہی کے حصتہ، روابط کا ذکر صدائے سرفروش بھی ڈھکے چھپے لفظوں میں کرتا ہے' امریکہ میں موجود اس فرقہ کے بانی مسٹر مون اور اس کے سیکرٹری سے ملاقات اور جلسے کی کارروائی کے متعلق رپورٹ دیتے ہوئے سرفروش لکھتا ہے :

"گزشتہ سال ماہِ نومبر میں امریکہ کی ایک انٹرنیشنل تنظیم ٹرو ویلیوز منسٹری نے واشنگٹن میں ایک عالمی سیمینار منعقد کیا۔ پاکستان سے اس سیمینار میں شرکت کے لیے' عالمی رُوحانی تحریک انجمن سرفروشانِ اسلام کے بانی و سرپرست اعلیٰ' عصر حاضر کی عظیم رُوحانی شخصیت حضرت سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی سرکار کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ اس عالمی سیمینار میں امریکہ کے سابق صدر مسٹر جارج بش بھی مدعو تھے۔

کہتے ہیں کہ فقیر کی کوئی بات' کوئی عمل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس سیمینار کی خاص بات یہ بھی ہے کہ جب امریکہ کے سابق صدر جارج بش اس سیمینار میں شرکت کے لیے آئے تو ہال میں موجود تمام لوگوں نے ان کا کھڑے ہو کر استقبال کیا' لیکن حضرت گوہر شاہی اپنی نشست پر بیٹھے رہے۔ اس بات کو وہاں موجود سب لوگوں نے محسوس کیا اور کچھ نے بُرا بھی منایا۔ بہرحال جب حضرت گوہر شاہی نے اپنی تقریر فرمائی تو سب لوگ ششدر رہ گئے کیونکہ یہ تقریر سیمینار کے شرکاء کے احساسات کے قریب تر تھی۔ چنانچہ تقریر ختم ہوتے ہی' بہت سے لوگوں نے اسی وقت آپ سے ذکر قلب کی اجازت لی اور بہت سے وفود حضرت سے مل کر بات چیت کرنے کے لیے بے چین ہوگئے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ حضرت کوئی ہستی ہیں جو جارج بش کے آنے پر بھی اپنی نشست پر بیٹھے رہے۔"

بعد میں جارج بش یا اسلام دُشمنوں کے ساتھ کیا معاملات طے پائے اس کے متعلق تو

کچھ نہیں بتایا گیا البتہ اتنا بتایا ہے کہ اس سیمینار میں گوہر شاہی نے اس طرح کے خیالات کا اظہار کیا' مثلاً کہا کہ :

"پتھر' پتھر سے ٹکراتا ہے تو چنگاری نکلتی ہے' اسی طرح جب اسم اللہ (اللہ' اللہ) آپس میں ٹکراتا ہے تو نور بنتا ہے۔ انسان کا دل ہر وقت دھڑکتا رہتا ہے' جب وہ اللہ' اللہ کرتا ہے تو اندر نور بنتا ہے اور وہ خون میں جاتا ہے اور پھر خون سے ہوتا ہوا رُوح تک پہنچ جاتا ہے۔"

گوہر شاہی کے پشت پناہ مسٹر مون کے متعلق سرفروش لکھتا ہے :

"...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسٹر مون کے ذریعہ کام لے رہے ہیں...... اب تک جو کام ہوا وہ تو ٹھیک ہے...... لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ دُنیا میں' نہ یہ کہ صرف رُوحانی سلسلے بدلنے چاہئیں بلکہ تمام سیاسی' معاشرتی اور سارا نظام بدلنا چاہیے۔"

مسٹر مون کے ایلچی کے ساتھ سرکار گوہر شاہی مدظلہ العالیٰ کی نشست (بات چیت کچھ اس طرح ہے)

ایلچی : (گوہر شاہی سے مخاطب ہوتے ہوئے) اس سیمینار میں ہمارے ممبر نہیں تھے۔ وہ سب عیسائی ہیں اور رُوحانیت پر زیادہ یقین رکھتے ہیں۔ اب ہمارے ممبروں کا بڑا اجتماع ہو گا اس میں مسٹر مون بھی ہوں گے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ اس اجتماع میں آپ کا بھی خصوصی خطاب ہو...... راون ڈاک کی کوشش ہے کہ آپ کی اور ان کی میٹنگ ہو جائے...... ہمارے اور آپ کے درمیان جو ملاقاتیں ہوئی ہیں وہ سب ہم مسٹر مون کو پہنچا رہے ہیں' تاکہ ہم لوگ متحد ہو کر کام کر سکیں' اس کی ضرورت ہے۔ ابھی میں نے دو تین دن پہلے آپ کو ایک خواب میں دیکھا ہے' میں محسوس کرتہ ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رُوحانی طور پر آپ کے ساتھ کام کرتے ہیں' مجھے یقین ہے کہ آپ بہت بڑی رُوحانی ہستی ہیں..... یہ ساری باتیں ہم آگے پہنچا رہے ہیں..... ہم رُوحانی اعتبار سے ایک ہیں مسلمان اور عیسائی ایک ہیں اور ہمیں ایک ہو کر کام کرنا چاہیے؟

گوہر : مذہب جسم کا ہے...... رُوحوں کا مذہب نہیں ہے..... جب انسان مرتا ہے تو مذہب ،

یہیں رہ جاتا ہے' کسی کی رُوح اگر رُوحانی ہے تو آگے یعنی عالمِ بالا میں چلی جاتی ہے' وہاں مذہب نہیں ہے ایسی رُوحیں وہاں ایک ہو جاتی ہیں کیونکہ مذہب ہر کسی کے لیے ہے اور رُوحانیت ہر ایک کے لیے نہیں ہے۔ اگر یہاں لوگ رُوحانی ہو جائیں گے تو ایک ہو جائیں گے' کیونکہ مذہب جسم کا ہو گا اور رُوح سب کی ایک ہو گی۔

ایلچی : مجھے یقین ہے کہ مسٹر مون کے ساتھ آپ ملیں گے تو ہم بڑا کام کر سکیں گے....... مجھے نظر آ رہا ہے کہ آپ مسلمانوں کے پیشوا ہیں' مسلمانوں کو ایک کر رہے ہیں..... مسٹر مون عیسائیوں کو ایک کر رہے ہیں' دونوں ایک ہو جائیں گے.......! آپ ایک عظیم ہستی ہیں' آپ ہی سب کو ایک کریں گے' آپ سب کو ایک کر رہے ہیں اور ہمیں آپ کی بہت ضرورت ہے....... ہم آپ سے مل کر اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ آپ جیسی ہستیاں جو ہیں ان کی حقیقت کچھ اور ہے..... ہم لوگ دُنیا میں کام کرتے ہیں' ہمیں پتہ ہے کہ آپ لوگ جو کام کر رہے ہیں' وہ بالکل درست ہے....... آپ سے ہماری ملاقات کوئی حادثہ نہیں ہے اللہ عجب طریقے سے کام کرتا ہے....... مسٹر مون یہاں لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں اور وہاں پاکستان میں آپ لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ مسٹر مون نے اپنی زندگی اللہ کے لیے وقف کر دی ہے' وہ سب سے بہت محبّت کرتے ہیں لیکن وہ سیاسی لوگوں سے محبّت نہیں کرتے..... سیاسی لوگوں کا یہاں بڑا ہولڈ ہے...... انہوں نے مسٹر مون کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے..... مسٹر مون نے اپنا ایک اخبار "واشنگٹن ٹائم" کے نام سے نکالا ہے تاکہ میڈیا ہاتھ میں آئے آپ جس طرح یہاں آئے ہیں' اگر ہم آپ کے لیے کوئی اچھی بات کرنا چاہیں' تو نہیں کر سکتے' کیونکہ سارا میڈیا سیاسی لوگوں کے ہاتھ میں ہے جبکہ امریکہ کا میڈیا سب کو متاثر کرتا ہے لہٰذا مسٹر مون نے واشنگٹن ٹائم کو مضبوط کرنے کے لیے 25 سال لگائے ہیں۔

گوہر: ہم نے بھی پاکستان میں اپنا ایک اخبار "صدائے سرفروش" کے نام سے نکالا ہے تاکہ لوگوں کو رُوحانی تعلیمات کے بارے میں بتایا جائے..... ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے آدمی ایوانوں میں جائیں' اسمبلیوں میں جائیں اور وہ روحانیت کی تعلیم کو

عام کریں...... ہمارے کچھ آدمی ہیں جن کی ڈیوٹی کلبوں میں لگی ہے..... اور وہ وہاں جا کر ناچتے ہیں' وہاں سے شرابیوں کو نکالتے ہیں اور رُوحانیت کی طرف لاتے ہیں...... ہمارے دو آدمی (ظفر اور معروف) سکھ بن کر گردواروں میں جاتے ہیں اور وہاں سے سکھوں کو نکالتے ہیں اور انہیں رُوحانیت کی تعلیم دیتے ہیں' لاہور پاکستان میں بھی ہمارا ایک آدمی Brothel (طوائف خانے) میں رہتا ہے جہاں لوگ ناچ دیکھنے آتے ہیں اور وہ اس محکمہ کے لوگوں کو بھی رُوحانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ (شاید پیر کاکی تاڑ کی طرف اشارہ ہے)

ایلچی : امریکہ ایسا ملک ہے جہاں آپ کے پاس پیسہ ہے اور میڈیا نہیں ہے تو آپ کچھ نہیں کر سکتے...... مسٹر مون کی بات ہم یہاں نہیں کر سکتے۔

گوہر: یہاں میڈیا ہے...... اور ان کا نظریہ اگر یہی ہے' تو پھر یہ اپنے اخبار کے ذریعے کام کریں۔

ایلچی : مسٹر مون' واشنگٹن ٹائم کی طرز پر 21 ممالک سے جو کہ ساؤتھ امریکہ کی طرح ہیں' اخبار نکالنے کے پروجیکٹ پر مصروف ہیں۔ بہت اُمید ہے کہ ہم مل کر کام کریں گے۔

گوہر: جب مسٹر مون سے ملاقات ہو جائے گی تو پھر ہم عملی اقدام کریں گے...... دو آدمی ہمارے دو آدمی آپ کے...... دوسرے ملکوں میں بھی جائیں گے۔

گوہر شاہی ایلچی کو جواب دیتے ہوئے کہتا ہے :

جہاں مسٹر مون کے آدمی ہوں گے وہاں ان کے آدمی آئیں گے..... جہاں ہمارے تعلقات ہوں گے' وہاں لوگوں کو اہم اکٹھا کریں گے' ان جگہوں پر وہ اور ان کے آدمی خطاب کریں گے اور ہم بھی اور ہمارے آدمی بھی خطاب کریں گے' ہم پیچھے پیچھے چلیں گے پھر سب لوگ سمجھ جائیں گے کہ مذہبی اعتبار سے تو یہ الگ الگ ہیں لیکن رُوحانی اعتبار سے ایک ہی ہیں۔ یہی مقصد مسٹر مون کا ہے اور یہی مقصد ہمارا ہے۔

(پندرہ روزہ "سرفروش" 16 تا 31 جنوری 1997ء)

Guardian

Wednesday December 18 1996



RIAZ AHMED GOHAR SHAHI

WHO IS THIS MAN?

WHAT IS HIS MESSAGE?

WHY IS HE THE "HEARTBEAT" OF THOUSANDS OF YOUNG PEOPLE ALL OVER THE WORLD?

WHY YOU SHOULD KNOW ABOUT HIM?

if you could ask him one question what would that question be?

for an answer, call today:

U.S.A. 703 729 6292, 703 435 7466
U.K. 0161 740 4357, 0161 720 6524
0468 403138
HONG KONG: 852 2723 7970
U.A.E. 971 050 6212 851

بین الاقوامی جریدے "گارجین" کی گوہر شاہی کو یورپ کے مسلمانوں میں مقبول بنانے کے لیے کی گئی کوششوں اور سپورٹ کی ایک جھلک

دورۂ برطانیہ :

اب ہم آپ کے سامنے اسی پیر کے نکلنے والے پندرہ روزہ اخبار "سرفروش" میں شائع ہونے والی گوہر شاہی کے دورۂ برطانیہ کی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ یہ رپورٹ پڑھ کر آپ کو پتہ چل جائے گا کہ یورپ کس طرح اس "فتنہ" کی سرپرستی کر رہا ہے اور یہ پیر وہاں کس "اسلام" کی دعوت پیش کر رہا ہے اور شریعت کے مقابلے میں وہ ایک ایسی طریقت کو منظر عام پر لا رہا ہے جو کہ بالکل نئی ہے اور مکمل طور پر اسلام کے خلاف ہے' انہی خلافِ اسلام تعلیمات کی بناء پر یورپ میں موجود عیسائیت سے تائب ہو کر نئے مسلمان ہونے والے اور دوسرے ممالک اور خاص طور پر پاکستان سے وہاں جا کر روزی کمانے کے لیے مصروف مسلمانوں کو کس طرح گمراہ کرنے کی کوششوں میں ہمہ وقت مصروف ہے۔ اب آپ برطانیہ حکومت کے افسران کی گوہر شاہی سے ایک ملاقات اور اس ملاقات میں ان کے سامنے رکھی جانے والی گوہر شاہی افکار اور تعلیمات کا احوال پڑھیں :

"حکومت برطانیہ نے انجمن سرفروشانِ اسلام کے بانی و سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی کو اہم شخصیت تسلیم کر کے مکمل سیکورٹی کی سہولت فراہم کر دی ہے۔ گزشتہ دنوں حکومت برطانیہ کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے میٹروپولٹین پولیس نیو سکاٹ لینڈ یارڈ (Specialist Operation) کے افسران جن میں ڈی سی ہارٹسن اور ڈی سی فیض شامل تھے' (انہوں نے) گوہر شاہی سے ان کی رہائش گاہ (واقع) لندن پر ملاقات کی۔ اس موقع پر گوہر شاہی نے فرمایا کہ : "ہم بلا تفریق رنگ و نسل و مذہب اللہ کی محبّت کا درس دیتے ہیں' جس دل میں اللہ کی محبت نہیں اس انسان کا وجود ہی بیکار ہے۔"

مذہب سے نہ بُرائیاں ختم ہوتی ہیں' نہ دِل میں اللہ کی محبت آتی ہے :

مزید سنیں گوہر شاہی مذہب (اسلام) کو فضول ثابت کر رہا ہے' کہتا ہے :

انسان مذہب اس لیے اختیار کرتا ہے کہ اس سے جو بُرائیاں ہیں' ان سے چھٹکارے کے ساتھ ساتھ اللہ کی محبت بھی حاصل ہو۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ ہم

دُنیاوی مذاہب میں سے کسی مذہب کے پیروکار ہونے کا داعی تو ہیں' لیکن نہ ہم سے بُرائیاں ترک ہوئیں اور نہ ہی دل میں اللہ کی محبت پیدا ہوئی- اس طرح ہماری دُنیاوی زندگی کا مقصد ہی فوت ہو کر رہ گیا ہے-

برطانوی حکومت کے نمائندوں کے سامنے علماء کو مذہبی ٹھیکیدار کی گالی :

انہوں نے کہا بامقصد زندگی گزارنے کے لیے ہمیں اللہ کی محبت پیدا کرنا ہوگی- اگر دل میں محبت پیدا ہوگئی تو برائیاں آہستہ آہستہ از خود ختم ہو جائیں گی- اس لیے ہم نے مذاہب کے اختلاف کو بالائے طاق رکھ کر اللہ کی محبت کا شعور بیدار کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے- اس سلسلے میں مسلمان ہی نہیں دُنیا کے دیگر مذاہب کے نام نہاد مذہبی ٹھیکے داروں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے- اسی لیے کہ انہیں اپنی دُکانداری کا خطرہ ہو گیا ہے- اس لیے وہ اپنی اپنی سطح پر سخت مخالفت کر رہے ہیں-

(قارئین! ذہن میں رکھیں کہ یہ تمام دکھڑا گوہر شاہی برطانوی حکومت کے نمائندوں کے سامنے بیان کر رہا ہے اور امن پسندی کا پرچارک بن کر مسلمانوں کے خلاف زہر اُگل رہا ہے- برطانوی عیسائی حکومت کو فقط خوش کرنے کے لیے' مزید سنئے' کہتا ہے :

"جن لوگوں میں واقعی اللہ کی محبت پیدا ہوئی' وہ ہمارے ساتھ تن من دھن سے لگ گئے اور دوسروں کو بھی راہِ ہدایت دے رہے ہیں- گوہر شاہی نے کہا بعض نام نہاد علماء اور سیاست دان ہم سے خواہ مخواہ پریشان ہیں جبکہ ہم نے انہیں واضح طور پر بتا دیا ہے کہ مستقبل میں ہمارا سیاست میں آنے کا قطعی ارادہ نہیں- بعض علماء کی مخالفت کا سبب ان کا حسد اور تکبر ہے جب لوگوں کے دل میں اللہ اللہ ہونے لگتی ہے تو وہ ان کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ ہو لیتے ہیں' اس طرح وہ ہماری مخالفت شروع کر دیتے ہیں- مولوی خیالی جنت کی طرف لوگوں کو لے جاتے ہیں' جبکہ اللہ سے محبت ہو جاتی ہے اور اس سے کنکشن مل جاتا ہے تو' اللہ اس بندے کو دُنیا میں ہی حقیقی جنت کا ٹھکانہ دکھا دیتا ہے-"

میری زبان سے خود بخود نکل جائے گا مہدی :

امام مہدی کی تصدیق کے متعلق بھی سرفروش لکھتا ہے :

انہوں نے کہا کہ : حجر اسود اور چاند پر تصویر دیکھ کر ہی ہم نے تصدیق کی ہے لیکن امام مہدی علیہ السلام کون ہوگا؟ ربّ کی طرف سے اشارہ نہیں' لہٰذا میں فی الوقت تصدیق نہیں کر سکتا جب قدرت کی طرف سے اشارہ ہوگا تو میری زبان سے خود بخود ہی نکل جائے گا کہ امام مہدی علیہ السلام کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ علماء صرف شریعت کی تعلیم دے سکتے ہیں جبکہ ہمارا عِلم طریقت' حقیقت اور معرفت سے بھی آگے کا ہے' پہلے یہ اسم اللہ ذات جنگلوں میں چِلّہ کشی کے بعد قسمت سے ملتا تھا' لیکن اب تمہیں یہ گھر بیٹھے مل رہا ہے' لہٰذا اسے حاصل کرو تاکہ اللہ سے واصل ہو جاؤ۔

آپ کی تعلیمات "رُوحانی" ہیں۔ برطانوی نمائندوں کی تھپکی :

برطانوی حکومت کے وفد نے اسلام اور علماء دین کے خلاف اتنا کچھ سننے کے بعد کیا جواب دیا۔ یہ بھی پڑھ لیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرفروش لکھتا ہے :

آخر میں برطانوی حکومت کے نمائندہ وفد نے گوہر شاہی کی تعلیمات کی تعریف کی اور سراہا کہ واقعی آپ حقیقی رُوحانی تعلیم سے لوگوں کو آشنا کر رہے ہیں اور ان میں شعور بیدار کر رہے ہیں۔ نمائندہ وفد نے بتایا کہ برطانوی حکومت کی جانب سے آپ کے تحفظ کے لیے ہم مکمل سیکورٹی کی سہولت فراہم کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ حکومت آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کرے گی۔ (برطانوی آفیسر بھی ان شاء اللہ کا جملہ استعمال کرتا ہے...... ماشاء اللہ' اس کے بعد گوہر شاہی کا نمائندہ کہتا ہے :) "توقع ہے کہ حکومت برطانیہ نے یہ اقدام چاند اور دوسرے مقامات کی تصاویر کی تحقیق کے بعد اُٹھایا۔"

(بحوالہ پندرہ روزہ سرفروش : یکم تا 15 اگست 1995ء)

یورپ میں مسلمانوں کے شکار کا نیا طریقہ

برطانوی حکومت کی طرف سے N.O.C (No Objection certificate) ملنے کے بعد گوہر شاہی نے یورپ میں رہنے والے کمزور عقیدہ مسلمانوں کو پھانسنے اور شکار کرنے کا ایک نیا طریقہ اختیار کیا ہے جس کے ذریعہ وہ لوگوں کو اپنے فرقہ میں شامل کر کے اپنا مُرید بناتا ہے۔ اس کے ذریعے وہ غیر مسلموں کو بھی مُرید بنانے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس کے مین اور اصل اہداف وہاں کے مسلمان حلقے ہی ہیں۔ ان مسلمانوں کو شکار کرنے میں یورپ کی گورنمنٹ بھی اس کا ساتھ دیتی ہے۔ نیا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی تعلیمات اور مخصوص افکار کو پھیلانے کے لیے مذموم مقاصد کے تحت زہریلے پروپیگنڈہ پر مبنی تیار کی گئی ویڈیو کیسٹ وہاں موجود مسلمانوں کے گھروں میں مفت پہنچا رہے ہیں۔ ساتھ ہی گوہر شاہی فرقہ کا لٹریچر بھی فراہم کرتے ہیں۔ اگر کوئی ویڈیو کیسٹ نہ لے تو زبردستی دیتے ہیں کہ ہم کونسا پیسے طلب کرتے ہیں۔ آپ ایک دفعہ اس کو دیکھیں تو سہی' یہ اسلامی کیسٹ ہے۔ پھر بھی نہ لینے کی صورت میں اس کے گھر پھینک جاتے ہیں۔ زبردستی یورپ میں ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کی گوہر شاہی کوششوں کی شہادت اس کے اپنے اخبار ''سرفروش'' سے پیش کرتے ہیں' لیجئے پڑھیئے۔ اخبار کہتا ہے :

''عصر حاضر کی عظیم رُوحانی ذاتِ گرامی حضرت قبلہ سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کے دَر کے غلاموں نے سرکار شاہ صاحب علیہ السلام کی تعارفی ویڈیو گھر گھر پہنچانے کی غرض سے 6 / اپریل کو بذریعہ کار اپنے سفر کا آغاز لندن سے فرانس کی جانب کیا۔ (اس فقرہ میں انہوں نے گوہر شاہی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کا لاحقہ استعمال کیا ہے جو نبیوں اور پیغمبروں کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے! آنے والے مہدی کے لیے بھی وہ اپنی تحریروں میں علیہ السلام کا لاحقہ استعمال کرتے ہیں۔) ان ساتھیوں میں لندن کے محمدّ اعظم الگوہر غلام مرتضٰی اور علی رضوان شامل تھے۔

ویڈیو کیسٹ کے گمراہ کن اثرات سادہ لوح مسلمانوں پر :

دورہ کے آغاز میں فرانس سے گزرتے ہوئے بلجیم کے دارالحکومت برسیلز پہنچے۔ جہاں سرکار شاہ صاحب کی تعارفی ویڈیو کو برسیلز کی مساجد' منہاج القرآن کے ادارے کے امیر اور دیگر پاکستانی' بنگلہ دیشی اور انڈین کمیونٹی کو دی گئی جس کو حاصل کر کے لوگوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا لوگوں نے بتایا کہ ویڈیو دیکھ کر اصل حقیقت اب سامنے آئی ہے اور لوگوں نے بتایا کہ ہم نے سنا کچھ اور تھا مگر سرکار شاہ صاحب کی ویڈیو ہمارے لیے اللہ کا خاص کرم اور رحمت بن کر آئی ہے۔

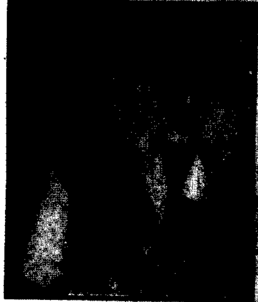
منہاج القرآن پر گوہر شاہی نوازش :

مورخہ 8 / اپریل کو ساتھیوں نے اپنے سفر کو جاری رکھتے ہوئے بلجیم سے ہالینڈ کا رُخ کیا- ہالینڈ کے شہر روٹا ڈیم میں ادارہ منہاج القرآن کے امیر جناب حافظ نذیر صاحب کو ویڈیو کیسٹ دی گئی- سرکار شاہ صاحب نے حافظ نذیر صاحب کو بہت نوازا اور ذکر (''اللہ ھُو) لوگوں کو دینے کا بھی اذن عطا کیا ہوا ہے- روٹا ڈیم کی جامع مسجد میں محفل رُوحانی بھی منعقد کی گئی' جس سے خطاب کرتے ہوئے اعظم الگوہر نے کہا کہ یہ ہاتھ والی تسبیح پھیرنے کا کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ دل کی تسبیح نہ پھیرے اور دل کی تسبیح اُس وقت چلتی ہے کہ جب کوئی کامل مرشد اپنی نگاہوں سے دل پر اسم ذات اللہ نقش فرما دے- محفل میں سرکار کی ویڈیو کیسٹ تقسیم کی گئی اور دیگر حاضرین کے علاوہ مسجد کے 8 ارکانِ کمیٹی کو بھی امام مسجد سمیت سرکار شاہ صاحب کی ویڈیو دی گئی- یاد رہے 95 - 1994ء میں اس مسجد میں سرکار کا خطاب ہو چکا ہے۔

سکھ فیملی اور گردوارے کا پروگرام :

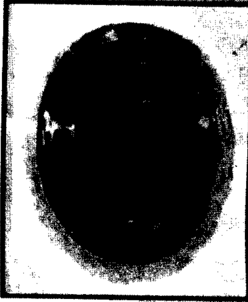
مورخہ 9 / اپریل کو روٹا ڈیم سے ہالینڈ کے دارالخلافہ ایمسٹرڈیم میں پہنچے جہاں

The image of *Riaz Ahmed Gohar Shahi*



has appeared on
Hijre Aswad (Black Stone)
Makkah, Saudi Arabia

If you consider this to be the truth, then support this cause and pledge allegiance to the truth, or stand against it.



This has become very sensitive matter for muslims. It has now become a ncecessity to do research in this matter and if it is established, that the image on the Black Stone, is not of ***Riaz Ahmed Gohar Shahi*** then we prepared to face any trial.

R.A.G.S. Int.
1535 London Road, Norbury
SW16 London
email: Syed asi@MSN.com
Khalid M. 07775563634

Z. Gulzar 01849463562
M. Younus 0966417175
A. Kadar 0958282970
M. Azam 0467760800
Zafar H. 0966494129
Rizwan 0956654767
Raja Azhar 0411 312006

Mazhar (USA) 0017037296292
A. Rauf (DK) 20735199
Ayaz (Germany) 0049642840988
Subash (Ireland) 01232839025

حجر اسود پر انسانی شبیہ
حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کی ہے
اگر حق کہتے ہو تو ساتھ دو ـــــ ورنہ جہاد کرو!

حجر اسود پر انسانی شبیہ مسلمانان عالم کے لئے سنگین نوعیت کا مسئلہ بن گیا ہے۔ اب ضروری ہو گیا ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کرائی جائے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حجر اسود پر موجودہ انسانی شبیہ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کی نہیں ہے تو ہر قسم کی سزا کے لئے تیار ہیں۔

یورپی مسلمانوں کو پھانسنے کے لیے یورپ کے یہودی اخبارات میں کیے گئے مکروہ اور زہریلے پروپیگنڈے کا ایک منظر

پورے دارالخلافے کی کمیونٹی کو سرکار شاہ صاحب کی ویڈیو تقسیم کی گئی۔ پاکستانی کمیونٹی کے علاوہ ان کے گھروں میں ویڈیو کو پہنچایا گیا' جس کو دیکھنے کے بعد لوگوں نے اپنے تاثرات میں بتایا کہ ہمیں چاند کی تصویر واضح طور پر نظر آئی۔ ایک سکھ فیملی نے گُردوارے کا پروگرام دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ پہلی دفعہ کوئی اللہ کا بندہ سب دھرم والوں کو ایک جگہ اکٹھا کر رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی نظیر ہے۔

چار سو گھروں پر شب خون :

مورخہ 10 /اپریل کو ساتھیوں نے ہالینڈ سے اپنے سفر کا آغاز ڈنمارک کی طرف کیا۔ تقریباً 13 '14 گھنٹے سفر کے بعد ساتھی ڈنمارک کے شہر اوڈنسی پہنچے جہاں رؤف بھائی کے گھر قیام ہوا۔ جہاں تقریباً چار سو کے قریب گھروں میں پہلے ہی سے رؤف بھائی نے سرکار کی ویڈیو کو پہنچایا ہوا تھا' اس شہر کی مسجد کے امام نے بہت مخالفت کر رکھی ہے۔

دِل سینے سے باہر نکال لیا :

رؤف بھائی کو سرکار کی طرف سے ذکر دینے کا اذن بھی ملا ہوا ہے۔ پچھلی دفعہ جب سرکار شاہ صاحب نے بلجیم کا دورہ فرمایا تو اس کے بعد رؤف بھائی واپس ڈنمارک' بلجیم سے گئے تو جاوید صاحب نے ایک ذاکر کی والدہ کو ذکر دیا۔ ذکر دیتے ہی جاوید کی والدہ کا ذکر چل پڑا اور محفل میں رؤف بھائی سمیت دوسرے ذاکرین نے بھی کیا دیکھا کہ سرکار شاہ صاحب کمرے میں تشریف فرما ہیں اور (انہوں نے) جاوید کی والدہ کا دل باہر نکالا اور نور کی شعاعیں ڈال کر اپنی نگاہوں سے اس کے سیاہ قلب کو دھویا اور پھر اس کے اُوپر اسم ذات اللہ تحریر فرمایا اور دوبارہ اس دل کو اس کی جگہ پر لگا کر سرکار تشریف لے گئے۔ اس واقعہ سے ذاکرین اور جاوید کی والدہ فولاد کی طرح شیطانی طاقتوں کے خلاف ڈٹے ہوئے ہیں اور مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

اوڈنسی شہر سے اگلے روز تینوں ساتھی جاوید بھائی کو ساتھ لے کر ڈنمارک کے دارالخلافہ کوپن ہیگن روانہ ہوئے جہاں پورے شہر میں سرکار شاہ صاحب کی ویڈیو کو تقسیم کیا گیا۔ جامع مسجد اور منہاج القرآن کے ادارے میں بھی ویڈیو دی گئی۔

یورپ کی مساجد اور گوہر شاہی کی ویڈیو کیسٹ :

مورخہ 12 / اپریل کو ساتھی ڈنمارک سے جرمنی کے شہر برلن کی طرف روانہ ہوئے' جہاں زیادہ تر لوگ ترکی کے مسلمان آباد تھے' ترکی کی جامع مساجد میں جا کر سرکار کی ویڈیو کو پہنچایا گیا اور ذکر قلب کا طریقہ بتایا گیا۔ برلن شہر سے 13 / اپریل کو سفر کا آغاز جرمنی کے شہر فرینکفرٹ کی جانب شروع ہوا جہاں تمام مساجد مسلمان کمیونٹی کے علاقے اور ان کے گھروں میں ویڈیو کو تقسیم کیا گیا اور فرینکفرٹ سنٹر میں تمام کاروباری اداروں' دفاتر اور مذہبی سنٹروں میں سرکار شاہ صاحب کی ویڈیو کو پہنچایا گیا۔

(سرفروش : یکم تا 15 جون 1998ء)

یہ بات بھی آن دی ریکارڈ ہے کہ جب بھی گوہر شاہی کوئی نیا شوشہ چھوڑتا ہے یا دعویٰ کرتا تو اس کی سب سے پہلے تصدیق بھی امریکہ و یورپ ہی کرتے ہیں۔ چاند' سورج اور حجر اسود کے مسئلہ کو ہی لے لیں' گوہر شاہی نے دعویٰ کیا کہ ان میں میری تصویر نظر آ رہی ہے' امریکہ و یورپ نے فوری تصدیق کر دی۔ نام نہاد کمپیوٹرائزڈ تجزیئے بھی جاری کر دیئے۔ یہ سب چیزیں اس بات کو ثابت کر رہی ہیں کہ گوہر شاہی کی پشت پر یہودی و صلیبی ہیں اور وہ اس کی سپورٹ پر کمربستہ ہیں۔ حتیٰ کہ جب راولپنڈی میں گوہر شاہی کی ”فخر انسانیت کانفرنس“ کے انعقاد کو مسلمانوں کے ممکنہ ردِ عمل کے ڈر سے حکومت نے روک دیا اور اس کی اجازت نہ دی تو سب سے پہلے بی بی سی لندن نے اس کی خبر مرچ مصالحہ لگا کر دی اور گوہر شاہی کو مظلوم بنا کر پیش کیا۔ اس پر ردِ عمل کا اظہار کرتے ہوئے گوہر شاہی نے بھی اپنے مستقل قریب کا پروگرام نشر کرتے ہوئے' اعلان کر دیا کہ اب وہ اس کانفرنس کو جس پر

پاکستان میں پابندی لگا دی گئی ہے- اس کو انگلینڈ میں منعقد کریں گے- جس میں بیرونی ممالک کے سربراہان اور سفیروں کو بھی بلائیں گے- یہ بیرونی ممالک اس کو ایسے پروگرام کرنے' ویڈیو کیسٹیں پورے یورپ میں تقسیم کرنے اور اسلام کے خلاف زہریلا لٹریچر تقسیم کرنے سے کیوں نہیں روکتے؟ حالانکہ وہاں اگر کوئی مسلمان حلال و حرام کے موضوع پر بھی کتاب لکھ دے جس میں بتایا گیا ہو کہ اسلام کی روشنی میں فلاں چیز میں فلاں حرام چیز ڈالی جانے کی وجہ سے اب وہ مسلمانوں کے استعمال کے لیے صحیح نہیں ہے' تو حکومت اس کتاب کو بھی ضبط کر لیتی ہے کہ یہ اشتعال انگیز ہے- اس سے یورپ کے رہنے والے باشندوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں' تو سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو جس کی تعلیمات سے پورے عالمِ اسلام کے جذبات ہی نہیں رُوحیں اور رُوحیں ہی نہیں پوری اسلامی تعلیمات ہی مجروح ہو رہی ہیں...... پر پابندی کیوں نہیں لگاتے؟ اسے کیوں کھلا چھوڑا ہوا ہے؟...... بلکہ اس کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جاتا ہے' ذرائع ابلاغ و دیگر میڈیا پر اس کی شخصیت کی تشہیر کی جاتی ہے...... اس کی حفاظت کا حکومتی سطح پر انتظام کیا جاتا ہے...... آخر کیوں......؟..... صرف اس لیے کہ وہ اس طرح اسلام کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لیے ایک نیا غلام احمد نئے نام "ریاض احمد" کے ساتھ تیار کر رہے ہیں- پاکستان کے مسلمان سمجھ جائیں اور اس کے شکنجے میں پھنس جانے والے افراد آج ہی اپنے دامن کو آلودہ ہونے سے بچائیں اور صحیح اسلام پر چل کر اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے بن جائیں- (وَما توفیقی الاّ باللہ)

برطانیہ میں گوہر شاہی کی جائیداد :

برطانیہ سے بھائی شفیق الرحمٰن شاہین نے رپورٹ دی ہے کہ اس پیر نے اپنے گمراہ کن مشن کو جاری رکھنے اور مزید پھیلانے کے لئے ایک بلڈنگ بھی خرید لی ہے' اسی طرح جب وہ برطانیہ آتا ہے تو اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات شائع کروائے جاتے ہیں کہ ...... "آج گوہر شاہی برطانیہ پہنچ گیا ہے' لہٰذا مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے یا مندرجہ ذیل ایڈریس پر ان سے ملاقات کی جا سکتی ہے-"

خریدی جانے والی بلڈنگوں' اخبارات کے اشتہارات اور غیر ملکی دوروں کے اخراجات



گوہر شاہی اپنے ناپاک ہاتھ دکھاتے ہوئے دعویٰ کر رہا ہے کہ سورج' چاند' شجر و حجر پر میری تصویر ظاہر ہونے کے بعد اب میرے ہاتھوں پر بھی اسم "محمدؐ" ﷺ ظاہر ہو گیا ہے۔ اس تصویر میں بھی وہ اپنے اسی مذموم دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے ہاتھ دکھا رہا ہے۔ اس تصویر کو گوہر شاہی کے پندرہ روزہ اخبار سرفروش نے اپنے ٹائٹل پر رنگین شائع کیا

کے لئے سرمایہ کہاں سے آتا ہے؟ اس کا آج تک گوہر شاہی خود بھی تسلی بخش جواب نہیں دے سکا- پاکستان میں گوہر شاہی "انجمن سرفروشان اسلام" نامی تنظیم کے ذریعہ جب کہ یورپ اور دیگر ممالک میں آر-اے-جی-ایس انٹرنیشنل نامی تنظیم کے ذریعہ اپنے "مشن" کو آگے بڑھارہا ہے- اور R.A.G.S مخفف ہے ریاض احمد گوہر شاہی کا-

"بائی پاس" کامادر پدر آزاد فلسفہ :

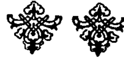
گوہر شاہی کے نزدیک اسلام اور اس کی عائد کردہ پابندیاں انسان کو مزید مشکلات اور اُلجھنوں میں ڈالنے کا سبب ہیں' جس کا اندازہ آپ یہ واقعہ پڑھ کر لگا سکتے ہیں- سالنامہ گوہر صفحہ نمبر7 پر درج ہے :

"ایک امریکن عورت شاہ صاحب (گوہر شاہی) کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی تھی' یہ سُن کر شاہ صاحب نے براہِ راست اس عورت سے پوچھا: "تمہیں کیا چاہیے' صرف اسلام یا خُدا؟" اس عورت نے برجستہ کہا: "خُدا" شاہ صاحب نے جواب دیا: "ہم تمہیں خُدا کا راستہ بتاتے ہیں' خُدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں' ایک راستہ دین کا ہے اور دوسرا راستہ عشق و محبّت کا راستہ ہے- دین کی طرف جو راستہ جاتا ہے اس طرح کہ جیسے کوئی گاڑی شہر سے ہو کر گزرے' شہر سے گزرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قانون لاگو ہو جاتے ہیں- راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی! ٹریفک کی پوری پابندی کرنا پڑتی ہے اور گاڑی بھی سلیقہ سے چلانا پڑتی ہے- جبکہ خُدا کی طرف جانے والا دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے- بالکل اس طرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف گامزن رہتی ہے' ایسے راستے کو "بائی پاس" کہتے ہیں-"

(سالنامہ گوہر: ص 20)

اس فلسفہ میں گوہر شاہی نے ثابت کیا ہے کہ میرے مذہب میں آئیں آپ پر کسی قسم کا قانون لاگو نہ ہوگا' نہ آپ کو کسی سگنل کی پابندی کرنی پڑے گی یعنی بُرے بھلے کی تمیز ختم ہر

طرح کا جس طرح دِل چاہے "کام" کریں اور نہ کسی جگہ اسٹاپ کرنا پڑے گا یعنی اپنی زندگی کی گاڑی کو بے مہار ہو کر بغیر سوچے سمجھے چلائیں اور اپنی ہلاکت سے بچاؤ کے لیے کسی تدبیر کے سٹاپ پر نہ کھڑے ہوں۔ ہر طرح کی پابندی سے آزاد ہوں گے اور صرف آپ کو سلیقہ اختیار کرنا پڑے گا اور وہ یہ کہ گوہر شاہی جس طرح کہتے جائیں آپ کرتے جائیں۔ یہ ہے "بائی پاس روٹ آف لائف۔"



مہدی سے مسیح تک ترقی کے زینے

قارئین! پہلے تو آپ نے پڑھا کہ گوہر شاہی کے مرید اس کو "مہدی" ثابت کرتے ہیں' پھر گوہر شاہی نے بھی اپنے مہدی ہونے کا اعتراف کرلیا' اب آپ دیکھیں گے کہ یہ بدنصیب شخص "مہدی" ہونے کے دعویٰ تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اب اس نے اپنے آپ کو مسیح "عیسیٰ علیہ السلام" اور آخری نجات دہندہ بھی قرار دے دیا ہے' اگر اس فرقہ کا لٹریچر بغور پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ مسیح ہونے کا دعویٰ کرنے کے لئے بھی باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کی گئی ہے کیونکہ اس کے مرید اپنے بیانات اور اخبارات میں جب اس کو مسیح کہتے یا لکھتے تو عام قاری پڑھ یا سُن کر شک میں پڑ جاتا تھا اور پھر یہ سوچ کر خاموش ہو جاتا تھا کہ شائد وہ اصطلاحی مسیحا ع "صورتِ مسیحا ہوا کرے کوئی" کہ جس کے معنی دُکھوں اور بیماریوں سے بچانے والے کے ہیں' مراد لیتے ہوں' لیکن اب بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ وہ گوہر شاہی کو "آخری نجات دہندہ" اور "مسیح" ہی قرار دیتے تھے۔ امریکہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک ہوٹل میں اپنی ملاقات کا دعویٰ یہ پیر کرچکا ہے لیکن اب وہ ترقی کے زینے طے کر کے خود ہی مسیح بھی بن بیٹھا ہے' لہٰذا اپنی انگریزی کتاب مینارۂ نور کے آخری صفحے پر واضع لفظوں میں لکھتا ہے:

"خبردار! دُنیا کے تمام مذاہب اب اللہ کے مذہب کے ساتھ بدل چکے ہیں جو کہ خُداداد محبّت (عشق) ہے۔ اللہ کے مذہب میں کسی شخص کو یہ خداداد محبّت (عشق) ضرور حاصل کرنی چاہئے (جس کے اوپر مذہب کی بنیاد ہے) اور یہ حاصل کرنے کے لئے ایک شخص کو تلاش کرنا چاہئے اور اس مسیح کی محفل میں حاضری دینی چاہئے' اس مسیح کے پاس کہ جو نسل انسانی کے لئے اللہ کی طرف سے

آیا ہے۔

وہ "مسیح" اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام "اللہ" عطا کرے گا اور اس کو طالب کے قلب پر کندہ کرے گا (یعنی نقش کر دے گا)۔

جب ایک دفعہ طالب کا دِل روشن ہو چکے گا اور اللہ کی روشنی سے جگمگا اُٹھے گا تو وہ ان لوگوں کی لسٹ میں شامل کر لیا جائے گا جو اللہ کے مذہب کو ماننے والے ہوتے ہیں۔ (اور اللہ کا مذہب کیا ہے؟ یہ گوہر شاہی بتا چکا ہے کہ اللہ کا مذہب "عشق" ہے۔)

اس صفحہ کی آخری لائن کا ترجمہ قابل غور ہے جو یوں ہے :

"آخری نجات دہندہ (مسیح) کی شبیہہ چاند پر ظاہر د نمایاں ہے۔"

(بحوالہ مینارۂ نور انگلش ایڈیشن آخری صفحہ)

اب مزید وضاحت کے لئے کہ وہ آخری نجات دہندہ اور مسیح کون ہے؟ اس کتاب کا ٹائٹل دیکھئے، اس پر چاند کی تصویر دی گئی ہے اور اس کے سامنے گوہر شاہی کی تصویر دے کر نیچے لکھا ہے :

Behold! Match the image (appeared on the moon) with the picture given. The Personality (whose image has appeared on the moon) is currently present on Earth, and residing among us.

His Majesty Sayedna

RIAZ AHMAD GOHER SHAHI

"خبردار! اس عکس کا (جو کہ چاند پر ظاہر ہوا ہے) دی ہوئی تصویر کے ساتھ موازنہ کیجئے، جس (انسان) کا عکس چاند پر ظاہر ہو چکا ہے) فی الحال وہ زمین پر ہمارے درمیان رہ رہا ہے۔" اور پھر اس کے نیچے گوہر شاہی کا نام ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہے۔ (مینارہ نور انگلش ایڈیشن ٹائٹل پیج)

قارئین! ثابت ہوا کہ گوہر شاہی کے مطابق چاند پر جس کی تصویر نظر آ رہی ہے وہی مہدی بھی ہے اور وہی عیسیٰ علیہ السلام بھی۔ اس طرح گوہر شاہی نے ثابت کیا ہے کہ •..... چاند پر تصویر میری ہی نظر آرہی ہے' اس لئے میں ہی مہدی اور میں ہی عیسیٰ ابنِ مریم ہوں' .... یہی دعویٰ تقریباً پون صدی قبل اسلام دُشمنوں نے مرزا غلام احمد قادیانی سے بھی کروایا تھا۔

میں عیسیٰ ہوں :

یہ عیار شخص ایک نئے نبی ہونے کا یا کم از کم مہدی ہونے کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہا ہے' اللہ ربّ العزت کے فضل و کرم سے ساری دُنیا کے دورے کرنے کے بعد بھی ذِلت و رُسوائی اس کا مقدر بنی ہے' اس مذہبی بہروپیئے نے کراچی کے ایک نام نہاد اخبار "الزام" میں اپنے گھناؤنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک اور چال چلی ہے' وہ اس طرح کہ ایک اشتہار "یسوع مسیح یوتھ فرنٹ (رجسٹرڈ) صدر کراچی" کی طرف سے بھی اپنے حق میں شائع کروا کے اپنے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے' اس کا فوٹو آپ دیکھ سکتے ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام گوہر شاہی کے کمرے میں :

اسی طرح اس نے کراچی سے ہی نکلنے والے ایک جریدے "روشن کراچی" میں عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی ملاقات ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا ہے لہٰذا مُریدانِ گوہر نے "روشن کراچی" میں اشتہار شائع کروایا' اس کی گمراہ کن اور صریح جھوٹ پر مبنی عبارت ملاحظہ کریں :

"حضرت سیّدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ کے حالیہ دورۂ امریکہ کے دوران مورخہ 29 مئی 1997ء نیو میکسیکو کے شہر طاؤس (TAOS) کے ایک مقامی ہوٹل (ELMONTI LODGE) میں حضرت سیّدنا گوہر شاہی سے حضرت عیسی علیہ السلام نے ظاہری ملاقات فرمائی۔ یہ ملاقات آج 28 جولائی 1997ء تک ایک راز رہی لیکن اب جبکہ مُرشد پاک نے اس راز سے پردہ اُٹھانا مناسب جانا تو کرم فرماتے ہوئے کچھ تفصیلات ارشاد فرمائیں' آپ فرماتے ہیں..... "نیو میکسیکو کے ہوٹل میں پہلی رات قیام کے دوران رات کے آخری پہر میں نے ایک شخص کو اپنے کمرے میں موجود پایا' ہلکی روشنی تھی' میں سمجھا ہمارا کوئی ساتھی ہے'

NEWS

SECOND COMING OF JESUS

کسی کا انتظار

زیر نظر تصویر جو فرقہ گوہریہ کی جاری کردہ ہے، میں عیسیٰ علیہ السلام اور گوہر شاہی کا تقابل کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور گوہر شاہی دونوں کی تصویر چاند میں نظر آ رہی ہے لیکن حقیقت میں یہ ایک ہی شخصیت کے دو روپ ہیں اور وہ ہے گوہر شاہی۔

پوچھا: "کیوں آئے ہو؟" جواب دیا: "آپ سے ملاقات کے لئے" میں نے لائٹ آن کی تو یہ کوئی اور چہرہ تھا (ایک خوبصورت نوجوان) جسے دیکھ کر میرے سارے لطائف ذکر الٰہی سے جوش میں آگئے اور مجھے ایک انجانی سی (ایسی) خوشی محسوس ہوئی جیسی فرحت میں نے حضور پاک ﷺ کی محفلوں میں کئی بار محسوس کی تھی، لگتا تھا انہیں ہر زبان پر عبور حاصل ہے۔"

آج کل عیسیٰ علیہ السلام امریکہ میں رہتے ہیں:

انہوں نے مجھے بتایا:

"میں عیسیٰ ابنِ مریم ہوں، ابھی امریکہ میں ہی رہ رہا ہوں" پوچھا: "رہائش کہاں ہے؟" جواب دیا: "نہ پہلے میرا کوئی ٹھکانہ تھا نہ اب کوئی ٹھکانہ ہے۔"

پھر مزید جو کچھ گفتگو ہوئی وہ ہم (گوہر شاہی) ابھی بتانا مناسب نہیں سمجھتے۔"

.......پھر عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر کھینچ لی:

فرماتے ہیں، پھر کچھ دنوں کے بعد جب میں ایری زونا ٹوسن میں ایک رُوحانی سینٹر (3335 AZ EAST GRANT RD, TUCSON) پر گیا، وہاں کتابوں کے ایک اسٹال پر میزبان خاتون مس میری (MISS MARRY) کے ہاتھ میں اسی نوجوان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی تصویر دیکھی، میں پہچان گیا اور اس خاتون سے پوچھا گیا: "یہ تصویر کس کی ہے؟" کہنے لگی: "عیسیٰ ابن مریم کی ہے۔" پوچھا: "کیسے ملی؟" تو بتایا: "اس کی جان و پہچان کے کچھ لوگ کسی مقدس روحانی مقام پر عبادت و زیارت کے لئے گئے تھے اور اس مقام کی تصاویر کھینچ کر جب پرنٹ کروائیں گئیں تو کچھ تصاویر میں چہرہ بھی آگیا، جبکہ وہاں (انہیں) نہ کسی نے دیکھا اور نہ تصویر اُتاری۔" وہ تصویر اس خاتون سے حاصل کرنے کے بعد چاند پر موجود ایک شبیہہ سے اس تصویر کو جب ملا کر دیکھا تو ہو بہو وہی تصویر نظر آئی، اب یہاں لندن آکر گارڈین اخبار والوں کو اشتہار کے لئے جب یہ تصویر دی تو انہوں نے بھی اپنے کمپیوٹر کے ذریعے چاند والی تصویر سے ملا کر اس

DIVINE LOVE (The Religion of God)

Beware!

All the religions of the world have now been replaced with the religion of God, which is the ***Divine Love****.*

In the religion of God, one must attain the ***Divine Love*** *(which the religion is based on). And for attaining the* ***Divine Love****, one must find and keep company of the* ***last saviour*** *(Messiah) for mankind (From God).*

The ***last Saviour*** *will bestow and engrave the personal name of God (Allah) on the seekers heart.*

Once the seekers heart is enlightened and illuminated with the light of God he will be enlisted in among those who follow the religion of God ***(The Divine Love)****.*

The Image of the Last Saviour is visible on the Moon

مینارۂ نور یورپ ایڈیشن کے آخری صفحہ کا عکس جس میں گوہر شاہی کو ڈھکے چھپے اور کھلے لفظوں میں عیسیٰ علیہ السلام قرار دیا گیا۔

تصویر کی تصدیق کی' اب ان حوالوں کی روشنی میں اس راز سے پردہ اُٹھانا مناسب سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ تصویر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی ہے' جو اللہ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔" (بحوالہ "روشن کراچی")

گوہر شاہی اپنے مُریدین کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات مختلف اوقات میں مختلف لوگوں سے ہوتی رہتی ہے اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام دجال اور مہدی اب اس وقت دُنیا پر موجود ہیں' اس کے بعد پھر وہ عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی ملاقاتوں کا احوال بتاتا ہے کہ فلاں جگہ فلاں ہوٹل وغیرہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی اور یہ گفتگو ہوئی۔ عیسیٰ علیہ السلام سے گوہر شاہی کی ملاقاتوں کو ثابت کرنے کے لیے اس فرقہ کے اخبار سرفروش (یکم تا 15 اکتوبر 1998ء) نے شیخوپورہ چرچ کے نمائندے سادھو کیتی جی آزاد سے تصدیق حاصل کی اور اس کو شائع کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ گوہر شاہی کی عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور نہ ہی کسی اور کی....... یہ صرف ایک افسانہ ہے جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے گڑھا گیا ہے۔ گوہر شاہی کی دوستی شیطان سے ہے' ممکن ہے شیطان نے ان کو عیسیٰ بن کے دکھایا دیا ہو ورنہ حقیقت میں ایسا ممکن نہیں' کیونکہ یہ باتیں قرآن و حدیث کے سراسر مخالف ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کا دُنیا میں آ جانا' گھومتے رہنا' لوگوں سے ملنا' باتیں کرنا' یہ نظریہ آج کا نہیں بلکہ کافی پُرانا ہے اور عیسائیوں میں رائج ہے اور کبھی کبھی تو اس کے عقائد کی خرابی اور توحید سے تہی دامنی کی صورت میں بہت بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں' اس کے ثبوت کے لیے عیسیٰ علیہ السلام لوگوں میں آتے ہیں' باتیں کرتے ہیں کہ یہ عقیدہ عیسائیوں میں چلا آ رہا ہے' اس کا دلچسپ تذکرہ محترم اطہر مسعود کی تصنیف "لوحِ ایام" میں یوں ملتا ہے۔ وہ نیویارک میں منعقدہ تصویروں کی نمائش کے حوالے سے اس عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"تصویروں کی یہ نمائش نیویارک کے فوٹو گرافی کے اس میوزیم میں لگی تھی جو سنٹرل پارک کے شرقی کنارے پر سڑک کے اس میل بھر کے حصہ میں واقع ہے جسے عجائب گھروں کی بہتات کی وجہ سے Meseum Mile کہتے ہیں۔ وہاں ایک فوٹو گرافر کی آٹھ دس تصویریں آویزاں تھیں' جن کا تعلق ایک ہی موضوع سے تھا' ان تصویروں کے اوپر عنوان اور نیچے ذیلی عنوان درج تھے۔ عنوان تھا "مسیح کی آمد" تصویروں میں یہ دکھایا تھا کہ مسیح اصلاحِ دین و

ہے۔ [illegible] کرلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ گزشتہ 20 سال سے تبلیغی کام انجام دے رہے ہیں جبکہ ہمارے ہزاروں کارکنان ہیں۔ اس سوال پر کہ گزشتہ 20 سال میں کوئی معجزہ ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس سے بڑھ کر کیا معجزہ ہو گا کہ ہمارے آستانے میں آنے کے بعد بندے کا دل اللہ ہو کا ورد کرنے لگتا ہے۔ اس سوال پر کہ انجمن کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ آپ کی چاند پر شبیہ نظر آتی ہے جس پر گوہر شاہی نے الٹا صحافیوں سے استفسار کیا کہ اگر آپ بھی دیکھیں گے تو نظر آئے گی جس پر ایک اخبار نویس نے کہا کہ میں نے چاند پر صرف بڑھیا کو چرخا چلاتے ہوئے دیکھا ہے جس پر گوہر شاہی نے کہا کہ آپ بزرگوں کی کہی ہوئی بات دہرا رہے ہیں۔

امریکہ میں روحانی طور پر حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی : گوہر شاہی

امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا

میرے مرید کہتے ہیں تو مانتا ہی ہو گا

آپ دیکھیں گے تو چاند پر میری تصویر نظر آئے گی

حیدرآباد (نیوز ڈیسک) انجمن سرفروشان اسلام کے روحانی پیشوا ... صفحہ 10 پر

گوہر شاہی کے مُریدوں کے مطابق یہ گوہر شاہی کا وہ عکس ہے جو سورج سے ڈیڑھ سو گنا بڑا ہے اور جو خلا بازوں کو خلا میں نظر آیا۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

①

②

گوہر شاہی کو عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرنے کی ایک اور ناپاک جسارت جس میں گوہر شاہی اور عیسیٰ علیہ السلام کی تصویروں کو چاند میں دکھا کر پھر ان کو ایک ہی ہستی (گوہر شاہی) قرار دیا گیا اور پھر اس کو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا گیا ہے۔

نوٹ : اس اشتہار میں انہوں نے "عیسیٰ علیہ السلام" کی فرضی اور خود ساختہ تصویر بھی شائع کی ہے۔

دُنیا کے لیے جب آسمان سے اُترے تو سیدھے نیویارک پہنچے' گھوم پھر کر شہر دیکھا' پتہ چلا کہ لوگ ان کی تعلیمات کو بالکل فراموش کر چکے ہیں' خود غرضی' حرص اور ہوس میں گرفتار ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ بہت مایوس ہوئے۔

ایک تصویر میں یہ دکھایا تھا کہ وہ بھوک سے نڈھال ہو کر ایک خستہ اور ویران گھر میں ایک موٹی' غریب اور بے روزگار حبشن کے پاس پہنچے۔ اس عورت نے بھوکے مہمان پر ترس کھایا' خوراک کا مُہر بند ڈبہ کھولا اور انہیں کھانے کے لیے پیش کیا۔ بھوک لگی ہوئی تھی اس لیے انہوں نے سیر ہو کر کھایا۔ تصویر میں ٹین کا ڈبہ جس میں سے کھانا نکالا تھا' بڑا نمایاں تھا' ڈبے پر لکھا تھا' Dog Food (یعنی اس ڈبے میں کتے کی خوراک ہے۔)

ایک تصویر کے نیچے لکھا تھا کہ: ''رات کو گھومتے ہوئے یسوع مسیح جو لوگوں کو اپنی بھیڑیں اور خود کو چرواہا سمجھتے تھے' نیویاک کے اس علاقے میں جا نکلے جہاں گلیاں دن کے وقت بھی غیر محفوظ ہوتی ہیں۔'' ایک نوجوان ٹھگ نے ان سے کہا: ''جو کچھ جیب میں ہے' وہ سیدھی طرح نکال دو وگرنہ مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا' وہاں سے کیا نکلنا تھا' جیب خالی تھی۔ نیوریاک کے سیاہ فام ٹھگ نے جیسا کہ ان کا وتیرہ ہے' غصہ میں آ کر اُن کو (عیسیٰ علیہ السلام کو) گولی مار دی۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر تمہارے پاس ڈالر نہیں ہیں تو تمہیں اس دُنیا میں آنے اور میری چودہراہٹ والے علاقے میں گھومنے پھرنے کا کوئی حق نہیں' خواہ تم مسیح موعود ہی کیوں نہ ہو۔''

اس آخری تصویر میں مسیح علیہ السلام کو نیویارک کی ایک گلی میں اوندھے مُنہ گرا ہوا دکھایا تھا' ان کا خون بہہ کر فرش پر جم گیا تھا' تصویر کے نیچے یہ عبارت درج تھی:

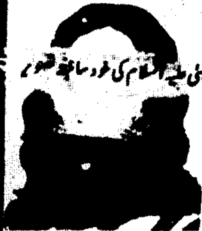
''وہ آیا' اُس نے دیکھا اور بے موت مارا گیا۔''

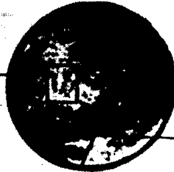
تصویروں کی نمائش کا حال سن کر سب اداس اور خاموش ہو گئے' میں نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے سلسلے میں ایک اور واقعہ سنئے:

''کچھ عرصہ ہوا میں اور کموڈور اختر حنیف جنوبی ترکی میں' متوسط کے کنارے یونانی عہد کے کھنڈرات میں گھوم رہے تھے۔ گائیڈ کی ایک بات سُن کر وہ چونک اُٹھے' پوچھنے لگے: ''کیا اس علاقے میں پہاڑی پر ایک چھوٹا سا پرانا اور متروکہ گرجا موجود ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں!



یسوع مسیح دنیا میں دوبارہ ظاہر ہو گئے





یہ شبیہ (پاکستانی مسلم) روحانی مشہور شخصیت ریاض احمد گوہر شاہی سے ملتی ہے ان کے دعویٰ کا کسی بھی تحقیقاتی ادارے نے انکار نہیں کیا ابھی تک پوری دنیا سے تصدیقات ہو رہی ہیں بیرون ممالک اور پاکستان کے اخبارات نے کئی بار تشہیر بھی کی ہے

موہن داس گاندھی کی پیشگوئی سچ ثابت ہو گئی جس کے مطابق جون ۹۷ء میں یسوع مسیح کو ظاہر ہونا تھا۔ ۲جون ۹۷ء کو بھی کئی اخبارات میں شائع ہونے والی خبر نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا تھا جس کے تحت چاند پر دوسری شبیہ کو دنیا کے سب سے بڑے ادارے NASA انٹرنیشنل نے یسوع مسیح کی تصویر ہونے کی تصدیق کی ہے یکم جون ۹۷ء سے اب تک یسوع مسیح نے خود متعدد لوگوں سے ملاقات کی ہے اسپتالوں میں جا کر لاعلاج مریضوں کو شفایاب کیا ہے اور کئی معجزات سے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا ہے ماہرین علوم نے بتایا ہے کہ اگلے چند ماہ میں دنیا اس حقیقت کو اپنی آنکھ سے خود دیکھ لے گی دنیا والے اپنی مصیبتوں، بلاؤں، آفات کا مداوا حاصل کر سکیں گے مگر سائنسدان اس بات پر پریشان نظر آتے ہیں کہ چاند میں دو واضح شبیہ کے ظاہر ہونے کا کیا مطلب ہے جو دنیا کو گذشتہ کئی سالوں سے حیرت زدہ کئے ہوئے ہے تمام مذاہب کے پیشواؤں کا اس بات پر مکمل اتفاق نظر آتا ہے کہ قیامت انتہائی نزدیک آ گئی ہے

یسوع مسیح یوتھ فرنٹ رجسٹرڈ صدر کراچی

جھوٹا پروپیگنڈہ گوہر شاہی کو عیسیٰ علیہ السلام قرار دینے کی ایک اور ناپاک کوشش

نوٹ : اس اشتہار میں انہوں نے "عیسیٰ علیہ السلام" کی فرضی اور خود ساختہ تصویر بھی شائع کی ہے۔

وہ یہاں سے چار پانچ میل کے فاصلے پر ہوگا؟" کموڈور نے کہا: "باقی سیر و سیاحت ملتوی' تم ہمیں فوراً اس گرجا میں لے چلو۔" گائیڈ نے انہیں نیک دِل عیسائی سمجھا اور ہمیں اُس مقام پر لے گیا' کچی سڑک پر موڑ سے اُتر کر ایک سیدھی پہاڑی پر چڑھنے کے لیے ہمیں سخت محنت کرنی پڑی۔ جب ہم گرجا میں پہنچے تو اس میں سوائے پرانا' چھوٹا اور ویران ہونے کے اور کوئی خاص بات نظر نہ آئی۔ کموڈور حنیف نے اندر باہر اس کے کئی چکر لگائے' اس کے بعد ایک چھوٹے سے بے کواڑ دروازے میں جو وادی کی طرف کھلتا تھا' اس طرح کھڑے ہو گئے کہ جسم اندر تھا مگر ایک پاؤں باہر نکلا ہوا تھا۔ کہنے لگے: "یہ وہ مقدس جگہ ہے جہاں سے صرف تین برس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔"

کموڈور حنیف کے پاس امریکہ سے عیسائیوں کے ایک فرقے کا رسالہ آتا ہے' اس میں پچھلے برس ایک عورت کا خواب چھپا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسے خواب میں بتایا کہ: "وہ فلاں سن میں' فلاں تاریخ کو ایک پرانے اور اُجاڑ گرجا میں اُتریں گے۔" انہوں نے اس علاقے اور گرجے کا نقشہ عورت کو دیا' وہ خواب سے بیدار ہوئی۔ نقشہ اس کے سرہانے رکھا ہوا تھا' کموڈور کا بیان ہے کہ ماہرین ایک سال تک تحقیق کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ ترکیہ کا یہ گرجا ہے' اگرچہ وہ اپنی تحقیقات رسالہ میں شائع کر چکے ہیں' تاہم وہ اس معاملہ کو زیادہ پبلسٹی نہیں دینا چاہتے' مبادا لوگ ابھی سے آ کر اس پہاڑی پر ڈیرے ڈال دیں' غور کیجئے! وہ عورت خُدا ترس اور عبادت گزار ہے' اس کے دماغ کا معائنہ ہوا اور وہ بالکل نارمل نکلی۔ نقشے کا معائنہ ہوا اور ابھی تک یہ معمہ حل نہیں ہو سکا کہ کاغذ کس چیز سے بنا ہے اور سیاہی کیوں اتنی روشن ہے' کموڈور کو اس عورت پر پورا اعتبار ہے' کہتے ہیں کہ: اس کا خواب یقیناً سچا ہے۔"

میں نے کموڈور اختر حنیف کی طرف نظر بھر کر دیکھا' وہ ابھی تک اسی انداز سے دروازہ میں کھڑے تھے' جو ان کی دانست میں آنے والے کا انداز ہو سکتا ہے۔ جسم پوشیدہ اور صرف ایک پاؤں دہلیز کے پار' کب دوسرا پاؤں اُٹھے اور کب وہ انتظار کرنے والوں کو پوری طرح سے دکھائی دیں۔ ان کا انتظار کرنے والوں میں صرف دو آدمی ہیں' میں اور ہمارا گائیڈ۔ میں نے کہا: "کموڈور اختر حنیف آپ کب تک یونہی خواب کی دہلیز پر کھڑے رہیں گے؟ اس کو پار

کیجئے اور حقیقت کی دُنیا میں واپس تشریف لائیے۔" وہ میرے ساتھ پہاڑی سے نیچے اُترنے لگے۔ بولے : "آپ مجھے گمان اور وہم کی دُنیا کا باشندہ سمجھ کر حقیقت کی دُنیا میں واپس بلا رہے تھے۔ اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ جو شخص معاشیات کا طالبعلم اور سول سروس کا رُکن ہو' وہ اپنے وجود کے گرد ایک چھوٹی سی مادی دُنیا تعمیر کر لیتا ہے۔ اس کے لیے وہی سچ ہے' وہی پوری کائنات ہے اور وہی اصل حقیقت۔"

میں بھی خود فریبی کے اس دَور سے گزرا ہوں جب یہ دُنیا ہی میرے لیے پوری کائنات تھی۔ میں نے 1965ء میں حقیقی دُنیا کی ایک جھلک دیکھی ہے۔ ناقابل یقین واقعات کا مشاہدہ کیا ہے۔ آپ تین سال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کو مذاق سمجھتے ہیں حالانکہ قدرت نے انسان کو عقل اور حواس دے کر اس کے ساتھ بہت بڑا مذاق کیا ہے۔ آدمی کو آزمائش میں ڈال دیا ہے کہ دیکھیں یہ غیب پر ایمان لاتا ہے یا انکار کر دیتا ہے۔ (اور اب اس واقعہ کو بیتے ہوئے تقریباً 20 سال سے اُوپر گزر چکے ہیں لیکن مسیح نے نہ آنا تھا اور نہ ہی ابھی تک آیا ہے) اور وہ ویران گرجا ویسے ہی بے آباد پڑا ہے۔

گفتگو میں شامل ایک خاتون کہنے لگیں : "دوستوں کی کہانی میں لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہچان لیا مگر اس کے باوجود جب پیشوائے وقت نے سختی سے کام لیا تو پھر بے یقینی کی حالت کی طرف لوٹ گئے اور محتسب اعلیٰ کے سامنے سجدہ میں گر پڑے۔" مسیح کی آمد کے سلسلہ میں عکسی تصاویر کی جس نمائش کا ذکر ہوا' اُس کا حاصل یہ ہے کہ آنے والے کو پہچاننے کے لیے نظر چاہیے۔ یہ ہر ایک کے پاس نہیں ہوتی۔ لوگ بڑی مشکل میں گرفتار ہوں گے۔ جعلی اور نقلی دعویدار اتنے پیدا ہو چکے ہیں کہ اصلی کو بھی پہلے پہل غیر اصلی سمجھنا ایک فطری بات ہوگی۔ وہی شیر آیا' شیر آیا والی بات ہے کہ جب شیر آیا تو کسی نے پکارنے والے کی بات پر کان نہ دھرا۔ یوں بھی آج مسیحی دُنیا کا ڈھنگ اتنا نرالہ ہے کہ آنے والے کو پہچاننے سے انکار کرنے والوں کی اکثریت ہونی چاہیے۔ (لوحِ ایام : ص 288 تا 291)

کلنٹن کی تصدیق :

قارئین! امریکہ کے دورہ سے واپسی پر گوہر شاہی نے کہا تھا کہ ابھی ہم امریکی دورے کی

مزید تفصیلات نہیں بتا سکتے' وقت آنے پر مزید رازوں سے پردے اٹھائیں گے۔ وہ تفصیلات اب اچانک اس کے منہ سے نکلنی شروع ہو گئی ہیں' گوہر شاہی اپنے متعلق اخبارات میں چھپنے والی خبروں کی تردید کرتے ہوئے نادانی میں ایک اور پتے کی بات بتا گیا' کہتا ہے کہ میری عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت کی تصدیق امریکی صدر بل کلنٹن نے کی ہے' اس کی زبانی سنیں:

"انہوں نے کہا کہ وہ جب امریکہ گئے تو امریکی صدر بل کلنٹن اور ایک انگریز خاتون نے کہا تھا کہ تمہاری شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتی ہے اور یہ کہ امریکہ میں ان کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔"

(ہفت روزہ تکبیر 27 نومبر 1997ء)

قارئین! لمحہ فکریہ ہے کہ اگر یہ شخص درپردہ بل کلنٹن وغیرہ جیسے اسلام دشمنوں سے ملاقاتیں بھی کرتا ہے' وہ اس کی عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت کی تصدیقیں بھی کرتے ہیں تو آپ اندازہ لگائیں ان کے درپردہ مقاصد کتنے خطرناک ہونگے' کیونکہ وہ مسلم دُنیا اور جہاد افغانستان کا بیس کیمپ بننے کی وجہ سے پاکستان کے خاص طور پر کس قدر دشمن ہیں' اور انہوں نے اس مہدویت کے دعویدار اس اسلام دشمن پیر کے ذمہ نجانے کونسا مشن لگایا ہے کہ وہ جس کو پورا کر رہا ہے اور امریکہ جاکر باقاعدگی سے اس کی رپورٹ بھی دے رہا ہے۔



TRUEMASLAK@INBOX.COM



منصب نبوت پر ڈاکہ

- امریکہ و یورپ کی پشت پناہی اور گوہر شاہی
- مہدی سے مسیح تک ترقی کے زینے
- کیا اللہ کا مذہب عشق ہے؟

منصب نبوت پر ڈاکہ

منصب مہدویت پر تو یہ پیر پہلے ہی حملہ کر چکا تھا اور اپنے مہدی ہونے کا مدعی تھا- وہ یہاں پر ہی نہیں رکا بلکہ دو قدم مزید آگے بڑھا اور اب اس نے منصب نبوت پر بھی ڈاکہ ڈالنے کی جسارت کر ڈالی ہے اور یوں گوہر شاہی نے "قادیانی ازم" کو جاری رکھتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کر دیا- سالنامہ گوہر 97 - 96ء میں دورۂ امریکہ کی روداد میں ص : 7 پر لکھا ہے :

"اسی نشست میں عیسائی اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی موجود تھے' شاہ صاحب (گوہر شاہی) نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا : "جب ذکر سے گرمی محسوس ہو تو محمدؐ رسول اللہ ﷺ یا عیسیٰ رُوح اللہ پڑھ لینا یا ہمارا تصور کر لینا-" یہ بات سن کر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ : "آپ نے کس اتھارٹی سے اتنی بڑی بات کہہ دی؟ کہ عیسیٰ رُوح اللہ پڑھ لینا یا ہمارا تصور کر لینا-" سرکار گوہر شاہی نے جواب دیا : "جو شخص عیسائی ہے اور مسلمان نہیں ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کیسے پڑھے گا؟ صرف ہم نے عیسیٰ روح اللہ پڑھنے کو کہا ہے- اور کچھ ایسے بھی ہیں جو کسی نبی کو نہیں مانتے' ان کے لیے ہم نے اپنا تصور بتایا ہے- ہم کو اگر خدا نے اس کام کے لیے بھیجا ہے تو طاقت اور صلاحیت دے کر ہی بھیجا ہو گا- ایسے لوگوں کے لیے صرف تصور ہی کافی ہے-"

اس عبارت سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ریاض گوہر شاہی نبوت کا مدعی

بھی ہے اور اس کا یہ کہنا کہ : "محمدؐ رسول اللہ (ﷺ) کا تصور کر لینا یا پھر ہمارا تصور کر لینا" کس قدر ڈھٹائی سے محمدؐ رسول اللہ ﷺ کو اپنے برابر قرار دینے یا دوسرے لفظوں میں اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے برابر ثابت کرنے کی جسارت بھی ہے۔

گوہر شاہی نے ایک اور طریقہ سے بھی اپنے آپ کو منصب نبوت کا حامل قرار دیا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ جس طرح پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ خود تعلیم دیتا ہے اسی طرح مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی ہے اور میری تعلیم دنیا میں موجود کتب میں موجود نہیں' نہ ان کتب سے میری تعلیم مکمل ہوئی ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ خود بھی میری تعلیم و تربیت کرتے رہے' ملاحظہ ہو' امریکہ میں پہنچ کر منصب نبوت پر قبضہ جماتے ہوئے یوں جسارت کرتا ہے :

"ہمارے لیے ذکر قلب ایسا ہے جیسا کہ مولوی کی تسبیح' جسے چاہا دے دیا۔ جو تعلیم ہمیں دی گئی ہے' وہ کتابوں میں نہیں' میری تعلیم خدائی ہے۔ دورانِ چلّہ ہم اکثر نور الہدیٰ کا کوئی حصہ پڑھ کر یاد کر لیا کرتے تھے' بعد میں جب کبھی ضرورت پڑتی تو کتاب کھول کر دیکھتے تو وہ تحریر کہیں بھی نہ ملتی' اسی طرح کبھی ہمیں الہام کی صورت میں دِل میں تحریر اُترتی تھی' جو کہ کہیں بھی کتابوں میں نہیں ملتی تھی۔ لیکن ان سب باتوں کی (خود) حضور ﷺ اور جو اولیاء اس وقت ہمارے اُستاد بنے ہوتے تھے' وہ ان تحریروں کی تصدیق کر دیا کرتے تھے' جو علم ہمیں وہاں پڑھایا گیا' وہ آج بھی ہمارے دماغ میں کتاب کی طرح محفوظ ہے' جب ضرورت پڑتی ہے کتاب کے صفحے کی طرح آگے پیچھے کر کے پڑھ لیتے ہیں۔"

(گوہر شاہی کے یادگار لمحات : ص 23)

گوہر شاہی مقامِ نبوت اور رسالت مآب ﷺ کی کس قدر دِلخراش گستاخیاں کرتا ہے اور آپؐ سے اپنی ملاقاتوں کا تذکرہ یوں کرتا ہے جیسے کوئی معمولی مجبور شخص گوہر شاہی سے ملنے پر مجبور ہو۔ کلمہ طیبہ' حجر اسود اور اسلام کے دوسرے شعائر کی کس طرح دھجیاں اُڑاتا ہے۔ اس کے سمجھنے کے لیے گوہر شاہی کا روزنامہ نوائے وقت کو دیا ہوا مندرجہ ذیل انٹرویو آپ کے سامنے پیش کرنا کافی سمجھتا ہوں۔ ملاحظہ ہو گوہر سرکار صحافیوں کے درمیان بیٹھ کر کسی شرمندگی اور ندامت کے بغیر کہہ رہی ہے۔

''مجھ سے ہدایت پانے والے مجھے امام مہدی کہتے ہیں۔ میں نے کبھی اپنے اپ کو امام مہدی نہیں کہا۔'' آستانہ گوہر شاہی کوٹری میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے ایک سوال پر گوہر شاہی نے کہا کہ : ''کراچی میں امام مہدی کے جو بورڈ لگائے گئے ہیں' ان سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میں نے تو ان سے (جب بھی) پوچھا۔ ان کا جواب ہوتا ہے کہ : ''آپ ہمارے امام مہدی ہیں۔'' اس سوال پر ''آپ نے اپنے آپ کو امام مہدی ثابت کرنے کے لیے جون 1996ء میں سرجری کے ذریعے اپنی پشت پر کلمہ طیبہ لکھوایا تھا؟'' گوہر شاہی نے کہا : ''اگر یہ بات صحیح نکلے تو مجھے گولی مار دیں اور اگر غلط نکلے تو آپ گولی کھالیں۔'' اپنی گاڑی میں اکثر جوان لڑکیوں کی موجودگی کے بارے میں گوہر شاہی نے کہا : ''وہ میرے گھر کی رشتہ دار لڑکیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ آپ نے کیا گمان کیا؟'' اپنی عیش و عشرت کی زندگی اور بی ایم ڈبلیو جیسی انتہائی بیش قیمت گاڑی استعمال کرنے کے بارے میں گوہر شاہی نے کہا : ''یہ اللہ کی طرف سے دیا ہوا ہے۔ اللہ دے رہا ہے۔'' جب ایک صحافی نے گوہر شاہی سے ان کی کلائی کی گھڑی تحفے میں مانگی تو اس نے دینے سے انکار کر دیا اور پتہ چلا کہ یہ گھڑی 55 ہزار روپے مالیت کی ہے۔ گوہر شاہی سے جب پوچھا گیا : ''ان کے پاس کروڑوں روپے بیرونی دوروں اور عیش و عشرت کے لیے کہاں سے آتے ہیں؟'' تو اس نے بتایا : ''500 ایکڑ زرعی زمین اور کتابوں کی فروخت اور 25 لاکھ روپے سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ مدرسے کے لیے قربانی کی کھالیں جمع ہوتی ہیں۔ امریکہ' آئرلینڈ' انگلینڈ سے عطیات آتے ہیں۔'' ریاض احمد گوہر شاہی نے دعویٰ کیا کہ : ''حضور نبی اکرم ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں اور کئی مرتبہ بالمشافہ ملاقات بھی ہوئی ہے۔'' پہلی مرتبہ 20 سال پہلے سیہون باغ میں حضورِ اکرم ﷺ سے ایسے ہی بالمشافہ ملاقات ہوتی تھی جیسے آپ میرے سامنے ہیں۔ عورتیں یا مرد ان (گوہر شاہی) کے ہاں پانچ سات دن قیام کریں تو ان کی بھی بزرگوں سے ملاقات ہو سکتی ہے۔'' گوہر شاہی نے کہا : ''میں خود کچھ نہیں کہتا ہوں جو حضور ﷺ مجھے

پڑھاتے ہیں' میں وہی آگے کہہ دیتا ہوں۔" متنازعہ اسٹکر جس پر "لا اِلٰہ الاّ اللہ ریاض احمد گوہر شاہی" چھاپ کر پورے مُلک میں تقسیم کیا گیا۔ اس اسٹکر کے متعلق ایک سوال پر اس نے کہا : "ہم نے مسلمانوں کو الف لام میم کا مطلب "الف" سے اللہ' "ل" سے لا اِلٰہ الاّ اللہ اور "م" سے محمد رسول اللہ سکھایا تھا۔ لیکن ہمارے ساتھ جو ہندو شامل ہیں انہوں نے الف سے اللہ' لام سے لا اِلٰہ الاّ اللہ اور "م" کی جگہ ریاض احمد (گوہر شاہی) کر دیا کیونکہ وہ ہمیں اپنا (کلکی) اوتار سمجھتے ہیں۔ گوہر شاہی نے کہا کہ انہوں نے عقیدت کے طور پر یہ اسٹکر چھپوا کر ہدیہ بھیجا ہے' یہ سوچتے ہوئے کہ اس کا مطلب غلط لیا جائے' میں نے اس کو رکوا دیا۔" اس نے دعویٰ کیا کہ : "یہ اسٹکر لندن سے چھپا تھا۔" جس پر ایک صحافی نے کہا : "یہ تو سرتاج پرنٹنگ پریس حیدر آباد سے چھپوایا گیا ہے۔ جس پر گوہر شاہی نے کہا کہ : "اگر یہ لکھ بھی دیا گیا ہے تو کوئی گناہ نہیں۔" جب پوچھا گیا کہ : "آپ نے الف لام میم کا مطلب کہاں سے سیکھا؟" تو گوہر شاہی نے اس کے جواب میں کہا : "میں نے یہ حضور پاک ﷺ سے پڑھا تھا وہ (جو کچھ) پڑھاتے ہیں' وہی میں آگے کہہ دیتا ہوں۔" گوہر شاہی کے آستانے کے ساتھ مدرسے اور مسجد پر یہ رنگین اسٹکر لگے ہوئے تھے جن پر لا اِلٰہ الاّ اللہ کے بعد "گوہر شاہی" لکھا گیا تھا۔ انجمن سرفروشانِ اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا : "چاند اور حجر اسود میں میری تصویر موجود ہے۔ میں اس کے بارے میں جھوٹ ہرگز نہیں بول سکتا۔" اس نے ایک سوال پر کہا : "صحافی خود اس کی تحقیق کریں' غلط ہو تو انہیں میرے خلاف کارروائی کا حق ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ایڈیشن' 10 نومبر 1998ء)

کلکی اوتار محمد رسول اللہ ﷺ ہیں یا گوہر شاہی؟

جس طرح عیسائیت' یہودیت اور دوسرے مذاہب میں یہ پیشین گوئی کی گئی ہے کہ ایک

قرآن اور رسول خدا کی توہین ریاض گوہر شاہی کو تین بار عمر قید کی سزا

گستاخ رسالت ریاض گوہر شاہی نے کلمہ طیبہ میں تحریف کی اور محمد رسول اللہ کی جگہ اپنا نام لکھ دیا، پریس کانفرنس میں قرآن اور رسالت کی توہین کی

انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے مجرم کو مختلف دفعات کے تحت قید اور جرمانے کی سزائیں بھی سنائیں، مجرم مفرور ہے

میرپور خاص (این این آئی) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص کے جج عبدالغفور نے ... سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے ... تین بار عمر قید سمیت قید و جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے 2 مئی 1999ء کو ٹنڈو آدم پولیس

بقیہ نمبر 14 صفحہ 7 پر

گوہر شاہی

اسٹیشن میں ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ جج عبدالغفور میمن پر مشتمل انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص نے ...ات کے بعد ہفتہ کو فیصلے کا اعلان کیا جس ...م ریاض احمد گوہر شاہی کو 295 اے کے ... سال قید تحت پانچ ہزار روپے جرمانہ اور ... نہ کرنے کی صورت میں چھ ماہ قید کی سزا سنادی ... 295 بی کے تحت مجرم کو عمر قید اور 295 سی کے ... عمر قید پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ... جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید ایک سال کی سزا بھگتنا ہو ... انسداد دہشت گردی کی دفعہ آٹھ اور نو کے تحت ...م کو سات سال قید اور پندرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا ...دی گئی ہے جرمانہ کی عدم ادائیگی پر مزید آٹھ ماہ کی سزا بھگتنا ہوگی، انسداد دہشت گردی کی دفعہ 6/B اور 7/B-1997 کے تحت ملزم کو عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے، جرمانہ ادا نہ کرنے پر ملزم کو مزید ایک سال سزا بھگتنا پڑے گی ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو فاضل عدالت نے حاضر نہ ہونے پر مفرور قرار دیتے ہوئے ان کی طرف سے سرکاری خرچ پر نظام الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ کو پیروی کے لئے مقرر کیا تھا۔ انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کی ایک گزشتہ سالگرہ پر ایک ایسا رنگین اسٹیکر جاری کیا گیا تھا جس میں حجر اسود، سورج اور چاند وغیرہ پر گوہر شاہی کی شبیہ ظاہر کرنے کے علاوہ کلمہ طیبہ میں تحریف کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی کا نام لکھا گیا تھا اس کے علاوہ سات دسمبر 98ء کو آستانہ گوہر شاہی کوٹری پر ریاض احمد گوہر شاہی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے توہین رسالت اور توہین قرآن کے ضمن میں آنے والی باتیں کہیں تھیں جن کی بنیاد پر ٹنڈو آدم تھانے میں رپورٹ درج کرائی گئی تھی، ریاض احمد گوہر شاہی ابھی تک مفرور ہے

حکومت گرفتار نہ کرے تو میں امام مہدی کی پہچان کرا سکتا ہوں: گوہر شاہی

امام مہدی خاموش ہیں وہ اعلان کریں یا نہ کریں، جیل میں رہیں یا خاموش رہیں وہی مہدی ہیں

میں نے خود کو کبھی امام مہدی نہیں کہا، نہ اعلان کیا، لوگوں کو نشانیاں بتاتا ہوں

حضور ... کی ارضی روح کو امام مہدی کے جسم ... گوہر شاہی ...

بقیہ نمبر 19

گوہر شاہی

آخری نبی آئے گا جو پوری دُنیا کے انسانوں کو ہدایت کا راستہ دکھائے گا' اسی طرح ہندوؤں کی مذہبی کتب میں ایک آخری پیغمبر کا ذکر ہے کہ وہ آئے گا اور پوری دنیا کی راہنمائی کرے گا اور ان کو سیدھے راستے پر چلائے گا' ہندو اس آخری پیغمبر کو "کلکی اوتار" یا "کالکی اوتار" کے نام سے یاد کرتے ہیں' للذا اس بشارت کو اپنی مذہبی کتابوں میں پڑھ کر ہندو آج بھی اس آخری "کلکی اوتار" کا انتظار کر رہے ہیں۔ اب تک ہونے والی ہندو پنڈتوں اور برہمنوں کی تحقیقات کا نچوڑ یہ نکلا ہے کہ ہندو آج تک جس آخری پیغمبر کا انتظار کر رہے ہیں' وہ آچکے ہیں اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں' للذا ہندوؤں کو انتظار چھوڑ کر مسلمان ہو جانا چاہیے اور اس کلکی اوتار کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنی چاہیے۔

تین سال قبل ان تعلیمات کی حامل ایک نئی چھپنے والی کتاب "کلکی اوتار" نے بہت شہرت حاصل کی ہے' اس کتاب کا مصنف اگر مسلمان ہوتا تو شاید کتاب چھپنے کی نوبت ہی نہ آتی اگر چھپ بھی جاتی تو پابندی لگا دی جاتی' لیکن اس کتاب کا مصنف بھی ایک ہندو برہمن "پنڈت وید پرکاش" ہے' جو سنسکرت کا ممتاز عالم ہے اور الہ آباد یونیورسٹی میں ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہے۔' مصنف نے اپنی اس تحقیق کو بھارت کے آٹھ بڑے پنڈتوں کے سامنے پیش کیا ہے جو تحقیق کے میدان میں ممتاز مقام رکھتے ہیں اور بھارت کے بڑے مذہبی رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں' ان پنڈتوں نے بھی وید پرکاش کی اس تحقیق کو درست تسلیم کیا ہے' مصنف نے اپنے اس دعویٰ کی حمایت میں ہندوؤں کی مقدس کتابوں کے حوالے دیئے ہیں' پنڈت وید پرکاش نے ہندوؤں کو مشورہ دیا ہے کہ :

"تم اپنے جس کالکی اوتار (ہادئ عالم) کا انتظار کر رہے ہو' وہ درحقیقت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہے' جس کا ظہور آج سے چودہ سو سال پہلے ہو چکا ہے' للذا ہندوؤں کو اب کسی کلکی اوتار کے انتظار میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے اور اسلام قبول کرلینا چاہیے۔"

گوہر شاہی کا ڈاکہ :

قارئین! یہ تو ہندوؤں کی تحقیقات تھیں کہ آخری کلکی اوتار محمد ﷺ ہیں لیکن گوہر

شاہی فرقہ نے منصب نبوت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے' گوہر شاہی کے آخری کلکی اوتار ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا ہے اور پھر یہ پروپیگنڈا بھی کیا کہ ہندوؤں نے بھی پیر ریاض گوہر شاہی کو اپنا آخری کلکی اوتار مان لیا ہے۔ نوائے وقت کو مذکورہ بالا انٹرویو میں گوہر شاہی نے ہندوؤں کی طرف سے جو اپنے آپ کو "اوتار" مان لینے کا ذکر کیا ہے اس سے مراد بھی یہی کلکی اوتار ہی ہے۔ لہٰذا پروپیگنڈے کے زور پر لوگوں کو گمراہ کرتے ہوئے انہوں نے اس دعویٰ کو واضح کوریج کے ساتھ تین کالمی خبر بنا کر اپنے پندرہ روزہ اخبار (سرفروش 16 تا 31 دسمبر 1998ء) میں شائع کیا اور خوب پھیلایا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اکتوبر 1998ء اور اس سے بھی قبل انہوں نے باقاعدہ اس طرح کے اشتہارات شائع کرنے شروع کر دیئے تھے جس میں گوہر شاہی کو ہندوؤں کی طرف سے آخری کالکی اوتار تسلیم کر لینے پر مبارکباد پیش کی جاتی رہی' گوہر شاہی نے خود بھی کالکی اوتار ہونے کا پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا اور یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش شروع کر دی کہ :

"آخری کالکی اوتار" محمد رسول اللہ ﷺ نہیں بلکہ امام مہدی ہیں...... اور امام مہدی وہ ہے جس کی چاند میں تصویر نظر آئے..... اور پھر چاند میں کس کی تصویر نظر آ رہی ہے!!؟؟...... وہ میری (گوہر شاہی کی) ہے۔ بے شک حکومت تحقیق کر کے دیکھ لے۔"

اسی مسئلہ میں غازی منجم کو انٹرویو دیتے ہوئے گوہر شاہی کچھ اس طرح گوہر افشانیاں کرتا ہے' ملاحظہ ہو :

غازی : اچھا جناب! ہندو کلکی اوتار کے منتظر ہیں' مسلمان اور عیسائی حضرت عیسیٰ ابن مریم کے' یہودی کہتے ہیں داؤد آئیں گے' اس بارے میں جناب کیا فرماتے ہیں؟

سرکار : بھئی وہ جو بھی آئے گا سب کا ہوگا' سب مانیں گے' (لیکن) ہوگا مسلمانوں میں سے۔

غازی : کیا وہی عیسیٰ اور وہی کلکی اوتار اور وہی مہدی ہوں گے؟

سرکار : نہیں! عیسیٰ الگ ہوں گے اور مہدی کو ہی کلکی اوتار مانیں گے' دونوں کا ایک ہی زمانہ ہوگا۔

غازی : آپ کا مطلب ہے دونوں الگ الگ شخص ہوں گے؟

سرکار: جی ہاں! دونوں آئے ہوئے ہیں' ہم نے خود دیکھا ہے عیسیٰ کو بھی مہدی کو بھی دجال کو بھی- اللہ کی قسم! وہ تینوں موجود ہیں یعنی عیسیٰ' مہدی اور دجال-

(پندرہ روزہ سرفروش یکم تا 15 اکوبر 1998ء)

اس انٹرویو میں گوہر شاہی نے ثابت کیا ہے کہ دجال بھی آچکا ہے' عیسیٰ بھی..... اب باقی رہ گئے امام مہدی' پیر صاحب کہتے ہیں کہ وہ بھی آچکے ہیں اور وہی کالکی اوتار بھی ہیں اور پھر گوہر شاہی اپنے آپ کو ہی مہدی ثابت کرتا ہے' یہ ہم بتا آئے ہیں-

مسلمانو! غور کرو کہ ہندو تو بلا تردد و ہچکچاہٹ محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری پیغمبر یعنی کالکی اوتار مانیں' رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا خاتم النبیین مان کر اقرار کریں لیکن یہ کیسا پیر ہے جو کلمہ پڑھنے کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ آخری پیغمبر یعنی کالکی اوتار محبوبِ الٰہی محمدؐ رسول اللہ ﷺ نہیں بلکہ مَیں خود ہوں، اور پھر اس بات پر کہ: ''میں کالکی اوتار ہوں'' مبارکبادیں بھی وصولُ کرتا ہے- سچ کہا شاعر نے

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ گوہر شاہی کلکی اوتار نہیں بلکہ وہ وہی کچھ ہیں جو ان کے مرید غلطی سے لکھ گئے ہیں...... غلطی سے نہیں بلکہ اللہ نے ان سے لکھوایا ہے تاکہ حقیقت واضح ہو جائے- انہوں نے گوہر شاہی کو ایک جگہ کلکی اوتار لکھتے ہوئے ''کلنک'' لکھ دیا- یعنی نون کا نکتہ زائد ڈل گیا- یوں کلکی سے کلک اور کلک سے کلنک بن گیا جس کا معنی زہر ہے اور اللہ نے ان سے غلطی کروا کر اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ یہ کلکی اوتار نہیں بلکہ اُمت مسلمہ کے لیے کلنک (یعنی کلنک (زہر) کا ٹیکہ) ہے جو اس اُمت کے جسم میں سرایت کرتا جا رہا ہے- لہٰذا پورے جسم میں پھیلنے سے پہلے اس کا تدارک ہونا چاہیے-

توہینِ رسالت پر سزا اور مُلک سے فرار

گوہر شاہی کی انہی قرآن و حدیث اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے پر بندہ نے ابتداء میں ہی اس کتاب کے پہلے ایڈیشن میں اس پر مکمل ایک باب باندھا تو اللہ کریم کی رحمت سے لوگوں کو اس کے عقائد سے مزید روشناسی اور آگاہی ہوئی- مسلمانوں میں اس

گوہر شاہی کے خلاف عدالتی فیصلہ؟ کچھ مقدمات کے بارے میں وضاحت

کئی سالوں سے مجھے مختلف مقدمات میں پھنسانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سر کی قیمت بھی لگائی گئی اور بموں (Bombs) سے بھی حملے کرائے گئے۔ تین مقدمات ... رکھا۔ اب میری غیر موجودگی میں، جبکہ میں آئرلینڈ اور امریکہ میں خطاب کر رہا تھا۔ روحانی لیکچرز کی دعوت میں بلایا گیا تھا، 295 کے مقدمے کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جب میں پاکستان میں موجودگی میں تقریباً چار ماہ تک اس مقدمے کو التواء میں رکھا گیا اور ملک سے باہر جانے کے چھ ماہ بعد مجھے کوئی اطلاع یا موقع دیے بغیر میری طرف سے حکومت کے خرچہ پر فرضی وکیل کھڑا کیا گیا اور عدالت کے بند کمرے میں خفیہ طور پر یک طرفہ فیصلہ ہوا۔ 2 مئی 99 کو تھانہ ٹنڈو آدم تھانے میں میرے خلاف F.I.R. درج کرائی گئی۔ جب مجھے پتہ چلا تو میں نے سابقہ آئی جی سندھ رانا مقبول کو حالات سے آگاہ کیا جس کی بناء پر آئی جی پولیس کی طرف سے ٹنڈو آدم پولیس کو 29/07/99 لیٹر جاری ہوا کہ اس کیس کے متعلق Comments دیے جائیں کیونکہ مدعی کے مطابق یہ کیس غلط درج ہوا ہے۔ کیوں نہ یہ کیس کرائم برانچ کو دیا جائے۔ اسی دوران ہائی کورٹ سندھ میں بھی FIR کی درخواست ہماری طرف سے دی گئی۔ ہائی کورٹ نے بھی ٹنڈو آدم پولیس سے تفصیلات طلب کریں۔ جبکہ ہائی کورٹ کی طرف سے 30.07.99 کو تھانے میں لیٹر موصول ہوا اور ان دونوں لیٹرز کو نظر انداز کر کے تھانے نے صرف تین دن کے اندر یعنی 3-08-99 کو چالان پیش کر دیا۔ لیکن یہ دونوں لیٹرز پتہ نہیں کس کی دلیری پر نظر انداز ہوئے۔ اور کس کی دلیری پر چالان کیا گیا؟ لیکن گرفتاری کے لئے پولیس نے کوئی قدم نہ اٹھایا اور نہ ہی میں مفرور ہوا بلکہ معمول کے مطابق مصروف رہا۔ مئی کے آخر میں مجھے عرس بابا گوہر شاہ میں شمولیت کے لئے پنجاب جانا پڑا اور گرمیوں کے دو ماہ حسب معمول اپنے آبائی گاؤں میں گذارے۔ مورخہ تیرہ اگست 99 کو کوٹری آستانہ میں ایک جشن پر تشہیر جلسہ میں کھلے عام شرکت اور تقریر کی تھی۔ اس جلسے میں مقامی ایجنسیوں کے علاوہ دو لوگ سے ایک پولیس دستہ جس میں تقریباً 25 اہلکار شامل تھے خدمت کیلئے بھیجا گیا تھا۔ 18 اگست 99 کو لندن کیلئے روانگی کے وقت کسی نے بھی ایئرپورٹ پر نہیں روکا۔ 9 ماہ تک مقدمے کو التواء میں رکھا گیا۔ جب فرعیہ سے پہنچے وطن واپسی کا پروگرام تھا اچانک عدالتی کارروائی کر کے تین بار عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ ان علماء سے میری کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی بلکہ یہ وہ لوگ تھے جو ولیوں کی تعلیم کو باطل اور ولیوں پہ جانا شرک سمجھتے ہیں، اور میری تعلیم ان کے عقیدے کے مخالف ہے۔ یہ لوگ سعودی لابی اور سعودی تعلیم سے تعلق رکھتے ہیں اور دفعہ 295 کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، ایک مولوی اپنے حریف کے خلاف ایسی چالاکی سے F.I.R کٹواتا ہے، تو چار نمازیوں کو گواہ بنا لیتا ہے۔ آج کل کے نمازی بھی اندر سے خالی ہیں، اور S.H.O کو بھی کچھ کھانے کیلئے مل جاتا ہے۔ اور پھر F.I.R کٹ جاتی ہے۔ پھر عدالتوں کے جج بھی فرقہ پرستی یا علم تصوف کی لاعلمی کی وجہ سے لمبی سزائیں سنا دیتے ہیں۔ اس قسم کے کئی کیس پاکستان میں سزا کا سبب بن چکے ہیں۔

مجھ پر توہین رسالت اور توہین قرآن کا کیس بھی ان مولویوں کی سازش ہے جو خود کو حضور پاک ﷺ جیسا سمجھتے ہیں، لیکن خصلتیں شیطان جیسی ہیں۔ جھوٹی گواہیاں اور جھوٹے مقدمے، مکر و فریب، جھوٹ کو سچ بنا کر بے گناہوں کو آزار پہنچانا، کیا حضور پاکؐ جیسوں کا کام ہوتا ہے؟ ایسے ہی عالموں کیلئے بھیڑیے نے یعقوب کو کہا تھا: کہ میں نے اگر یوسف کو کھایا ہو! تو اللہ مجھے چودھویں صدی کے عالموں سے اٹھائے۔ یہ واقعہ قرآن میں بھی موجود ہے۔

دفعہ نمبر (۱) کا جواب

میری سالگرہ کے موقع پر، کچھ ہمدردوں نے ایک اسٹیکر شائع کیا تھا جس پر چاند، سورج اور حجر اسود پر بھی میری تصاویر دکھائی گئی تھیں۔ اس اسٹیکر پر لکھا تھا: لاالہ الا اللہ، ریاض احمد گوہر شاہی، یعنی اس کے آگے رسول اللہ، نبی اللہ یا کچھ بھی نہیں لکھا ہوا تھا۔ یہ ان کی عقیدت کا اظہار تھا کہ ہم اللہ کے بعد ریاض احمد گوہر شاہی کو اپنا پیر تسلیم کرتے ہیں، جس کا وہ لندن کے ہفت روزہ اخبار (وطن عدو دلس) 29 جولائی 98 کے شمارے میں اعلان بھی کر چکے تھے۔ ان کے عقیدے کے مطابق کوئی حرج نہیں تھا لیکن میں نے اس کی تائید نہیں کی تھی، اور مسلمانوں میں غلط فہمی (کے اندیشہ کے باعث، سختی سے منع کیا تھا کہ آئندہ جو بھی اسٹیکر چھاپا ہو، مرکزی کمیٹی کی منظوری سے چھاپا جائے۔ اس وقت بھی یہ لوگ اس اسٹیکر کو لیکر صدر رفیق تارڑ کے پاس پہنچے تھے، اور صدر صاحب نے اپنے عملہ کے علاوہ سے اس اسٹیکر کی وضاحت چاہی تھی۔ علماء نے صدر کو کہا کہ بعد تھا کہ الا اللہ..... کے بعد صرف گوہر شاہی کا نام جو ایک کونے پر ہے کلمہ کی دلالت نہیں کرتا۔

تصاویر......دفعہ نمبر (۲) کا جواب

یہ تصویریں حجر اسود، چاند، سورج کے متعلق حقیقت میں باثبوت ہیں، جو کہ کتاب دین الٰہی کے علاوہ انٹرنیٹ پر بھی موجود ہیں۔ چاہیے تھا کہ جج صاحبان ان تصویروں کی تصدیق کرتے اور عدم ثبوت پر ان کو سزا دینے کا حق تھا! لیکن ہوم سیکریٹری سندھ کے دباؤ کی وجہ سے ناانصافی کی گئی، ہو سکتا ہے کہ دوسرے حکمران بھی شامل ہوں۔ لیکن ہمیں صرف ہوم سیکریٹری کی سازش کا پکا یقین اور ثبوت ہے۔ دو سال پہلے بھی ہوم سیکریٹری نے ڈپٹی کمشنروں کو ایک لیٹر جاری کیا تھا کہ ہماری بڑھتی ہوئی مقبولیت کے تحت ہم پر اور اس کی تنظیم پر سخت نظر رکھی جائے۔ (اس لیٹر کی نقل ہمارے پاس موجود ہے)۔ ہو سکتا ہے میری اس تحریر سے ہوم سیکریٹری طیش میں آ کر ہمیں نقصان کا سبب ہے۔ لیکن درویش اللہ کے بغیر کسی سے نہیں ڈرتے۔ میں نے کئی بار حکومت کو بھی ان تصویروں کے متعلق آگاہ کیا کہ وہ تحقیق کرے۔ لیکن حکومت جانتے ہوئے بھی خاموش ہے جس کی وجہ سے یہ فتنہ کھڑا ہو رہا ہے۔ یہ تصویریں منجانب اللہ ہیں۔ ہر شخص کو چاہیے کہ ان کی تحقیق کرے پھر غور اور انصاف کرے اسی میں اس کے ایمان کی بہتری ہے۔

گوہر شاہی انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ دنیا کے سامنے ایسی وضاحتیں کر کے اپنے آپ کو مظلوم بنا کر پیش کر رہا ہے کہ اس نے توہین رسالت کا جرم نہیں کیا اس کو غلط سزا دی گئی ہے۔

کی مسلسل جسارتوں سے ایک اضطراب پھیل گیا تو انہوں نے اس کو عدالت میں گھسیٹا اور اس پر مجلس ختم نبوۃ سندھ کے کنوینر محترم علامہ احمد میاں حمادی نے 2 مئی 1999ء کو ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف ایف - آئی - آر درج کروائی- جج عبدالغفور میمن پر مشتمل انسدادِ دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص میں مقدمے کی سماعت کے بعد فیصلے کا اعلان ہوا- جس کے مطابق ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو 295 اے کے تحت 10 سال قید بامشقت' پانچ ہزار روپیہ جرمانہ اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں 6 ماہ قید کی سزا سنا دی گئی- جبکہ 295.B کے تحت مجرم کو عُمر قید اور 295.C کے تحت عُمر قید اور پچاس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سنائی گئی...... یوں قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کے جرم میں گوہر شاہی کو تین بار عُمر قید کی سزا سنائی گئی- ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو فاضل عدالت نے حاضر نہ ہونے پر مفرور قرار دیتے ہوئے ان کی طرف سے سرکاری خرچ پر نظام الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ کو پیروی کے لیے مقرر کیا تھا-

لیکن گوہر شاہی کو تو پہلے ہی اپنے بھیانک انجام کا اندازہ ہو چکا تھا اس لیے وہ مُلک سے فرار ہو کر آئرلینڈ اور فن لینڈ میں پناہ لے چکا تھا- اب وہ یورپ میں اپنے آقاؤں کے پاس بیٹھ کر مرزا طاہر کی طرح اپنے اسلام دُشمن افکار پھیلانے میں مصروف ہے- اس مقصد کے لیے وہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کو بھرپور استعمال کر رہا ہے اور انٹرنیٹ کو بھی خاص طور پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے استعمال کر رہا ہے- اب فرار ہونے کے بعد مختلف پمفلٹ شائع کر کے پاکستان حکومت کو دھمکیاں دے رہا ہے اور اپنے مُریدین کو خوشخبریوں کے نام پر طفل تسلیاں دے رہا ہے تاکہ اس کا بھرم مُریدوں میں رہے اور وہ اس کی جھوٹی بشارتوں اور خوشخبریوں کے بل بوتے پر اس کے فرقے سے وابستہ رہیں اور یہ عقیدہ رکھیں کہ عنقریب ایک بہت بڑا انقلاب رونما ہو گا اور ہمیں عروج ملے گا اور گوہر سرکار واپس پلٹ آئیں گے- لیکن ہماری ان سے اِلتماس ہے کہ اتنی نشانیاں و براہین ظاہر ہو جانے کے بعد وہ اپنے مولا کریم کی طرف رجوع کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے تائب ہو کر گوہر شاہی کے فرقہ سے برأت کا اظہار کر کے اور اس سے مُنہ موڑ کر شاہراہِ اسلام پر گامزن ہو جائیں' انہیں یقینی کامیابی نصیب ہو گی- ان شاء اللہ

زخمی سانپ زیادہ خطرناک ہوتا ہے:

گوہر شاہی کے مُلک سے فرار ہو جانے کے بعد عام طور پر یہ سمجھا جا رہا ہے کہ اب یہ فتنہ ختم ہوگیا اور اس کا فرار ہونا بہت بڑی کامیابی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ عدالت کی طرف سے اس کو سزا ملنا تو کامیابی ہے لیکن مُلک سے اس کا فرار ہو جانا کامیابی نہیں ہے بلکہ مستقبل قریب میں نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ کیس بالکل ایسے ہی ہے کہ جیسے مرزا طاہر کا کیس تھا۔ وہ بھی ملک سے فرار ہو کر برطانیہ پہنچ گیا۔ ہمارے علماء اور عوام نے جذبات میں آ کر یہ سمجھ لیا کہ ہم نے مرزا طاہر کو بھگا کر ختم نبوت کے مسئلہ پر لڑی جانے والی جنگ جیت لی ہے لیکن ان کو اس وقت مسئلہ کی مزید سنگینی کا اندازہ ہوا جب کچھ ہی عرصہ لندن میں گزار کر اپنے مغربی اور صلیبی و یہودی آقاؤں کے زیر سایہ مرزا طاہر نے 148 ملکوں میں اپنی شاخیں قائم کر لیں۔ وہاں دفاتر قائم کر لیے۔ زہریلا تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ سپین جیسے مُسلم دُشمن مُلک نے بھی اس کو اپنے مُلک میں مرزائی خانہ قائم کرنے کی اجازت دی اور پھر فلسطین میں بھی اس نے مسلمانوں کو مرتد کر کے مرزائی بنا لیا۔ بالکل یہی صورتِ حال سپین میں بھی ہوئی۔ اس طرح کی اسلام دُشمن کارروائیاں اس مہلک انداز اور سرعت سے وقوع پذیر ہو رہی تھیں کہ حکومت برطانیہ نے مرزا طاہر کو ان خدمات کے صلے میں ڈش انٹینا (علیحدہ چینل) اور کیبل نیٹ ورک پر بھی ٹائم دیا۔ جس سے دُنیا بھر میں مرزائیت کا رابطہ جدید بنیادوں پر مغربی مواصلات کے ذریعہ مربوط ہو گیا اور وہ منظم طور پر باہم مل کر اسلام کی بنیادوں پر کلہاڑا چلانے لگے۔ پھر مزید عنایاتِ خسروانہ کا ثبوت دیتے ہوئے یورپ نے مستقل چینل کی خدمات مرزا طاہر کے سپرد کر دیں اور یہیں پر بس نہیں بلکہ پوری دُنیا میں کمپیوٹر کے ذریعہ قادیانیت کی تحریک کو ترویج دے کر اُمت مسلمہ کے جسد واحد کو کاٹنا چاہا۔

یہ حالات دیکھ کر ہمیں احساس ہوتا ہے کہ مرزا طاہر کا ملک سے چلے جانا اور ہمارا اسے فتح سے تعبیر کرنا محض نادانی تھی۔ اب وہ پہلے سے زیادہ خطرناک ہے۔ پیارے قارئین! بالکل یہی صورتِ حال اب گوہر شاہی کی ہے کہ اس کو یورپ نے پناہ دے دی ہے اور وہ ان اسلام دُشمنوں کی گود میں بیٹھ کر اسلام کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ یورپ کے ذرائع

ابلاغ اب گوہر شاہی کے لیے وقف ہو چکے ہیں- وہ لندن میں بیٹھ کر کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے ذریعہ اپنی گمراہ کن تعلیمات پھیلا کر دُنیا بھر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہے۔ یورپ نے' یہودیوں اور ان کے ذرائع ابلاغ نے گوہر شاہی کے ساتھ بالکل ویسے ہی تعاون کرنا شروع کر دیا ہے جیسے انہوں نے مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار ہو کر لندن پہنچنے کے بعد کیا تھا اور یہ ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ اسلام کے خلاف کوئی ہرزہ سرائی کرے وہ ملعون سلمان رُشدی ہو' مرزا طاہر ہو یا گوہر شاہی' اس کو یورپ صرف اس لیے پناہ دیتا ہے' دُنیا بھر کے اسلام دُشمن عناصر صرف اس لیے ان پر سرمایہ خرچ کرتے ہیں' ان سے تعاون کرتے ہیں' ان کی حفاظت کرتے ہیں' یہ سب صرف اس لیے کرتے ہیں کہ اسلام اور مسلمان دُشمنی ان دونوں گروہوں کا مشترک مقصد اور نصب العین ہے اور اس بات کی نشاندہی ہمارے پیارے رسول خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال قبل فرما دی ہے کہ :

((اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ.))

"دُنیا بھر کا کفر (اسلام کے خلاف اور اسلام کے مقابلہ میں) ایک ملت کی طرح (متحد و متفق) ہے۔"

اب جب گوہر شاہی اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے اپنے آقاؤں کی آغوشِ محبّت میں برطانیہ جا کر بیٹھ گیا ہے اور وہ اسلام کے خلاف جنگ کا اعلان کر چکا ہے اور اپنے فرقہ کے لوگوں کو انٹرنیٹ کے ذریعہ یہ خوشخبریاں دے رہا ہے کہ وہ گھبرائیں بالکل نہیں' عنقریب اچھے دن آنے والے ہیں اور ہم کامیاب و کامران اور فاتح ہوں گے اور عنقریب تم بہت بڑی خوشخبریاں سنو گے۔

اللہ جانے اسلام کے خلاف اس کے کتنے بھیانک عزائم ہیں اور اس کے پشت پناہوں نے اس کو کیا کیا یقین دہانیاں کروائی ہیں اور کس قسم کے تعاون کا عندیہ دیا ہے کہ جس کی بنا پر وہ حکومت پاکستان کو بھی بُرے انجام کی دھمکیاں دے رہا ہے۔

انٹرنیٹ پر گوہر شاہی کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے متعلق ندائے ملت اپنی رپورٹ میں لکھتا ہے :

"انٹرنیٹ کی ایک ویب سائٹ صوفی انسٹی ٹیوٹ امریکہ کے نام سے موسوم

﴿توہین رسالت......دفعہ کا جواب﴾

7 دسمبر 98 کو آستانہ گوہر شاہی میں پریس کانفرنس میں مختلف اخباروں کے تقریباً 30 صحافی کے ساتھ نشست ہوئی اور ملٹری انٹیلی جنس حیدر آباد کے نمائندے بھی شامل تھے۔ اس کاروائی کی پوری رپورٹ انہوں نے نوٹ کری تھی۔ اگر کوئی توہین قرآن یا توہین رسالت کی بات ہوتی تو اس وقت کے اخباری رپورٹر کیسے خاموش رہتے؟ ایک صحافی نے سوال کے جواب میں کہا تھا کہ حضور پاکؐ سے اکثر بالمشافہ ملاقات ہوتی رہتی ہے، اگر کوئی سچا طالب ہے تو سات دن کے اندر حضور پاکؐ سے ملاقات کروا سکتا ہوں۔ اور جو علم حضور پاکؐ سے سیکھا ہے وہی لوگوں کو بتاتا ہوں۔ دوسرے دن اخبارات میں بھی یہی بیان آئے تھے جن کو تحفظ ختم نبوت والوں نے اپنی منطق سے توہین رسالت اور توہین قرآن کا رنگ دیدیا۔ الف اللہ انہ کے اشتہار کو وجہ بنا کر، کچھ حق ہی کے اخباروں اور مولانا حماوی نے یہ مشہور کر دیا کہ گوہر شاہی نے نعوذ باللہ نبوت کا اعلان کر دیا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے بھی کئی بار اخبارات میں اس کی تردید اور وضاحت ہو چکی تھی۔

حماوی نے ایک درخواست DC دادو کو لکھی کہ گوہر شاہی پر دفعہ 295 کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ DC نے وہ درخواست انکوائری کیلئے SP کوٹری کو بھیجی۔ انکوائری کے بعد SP کوٹری نے DC دادو کو لکھا کہ یہ جھوٹی درخواست ہے اور اس پر کوئی دفعہ نہیں لگ سکتا۔ (اس کا تحریری ثبوت ہمارے پاس موجود ہے)، پھر وہی درخواست اپنے رسوخ کی بنیاد پر حماوی نے DC سانگھڑ کو دی۔ اور DC سانگھڑ کے حکم پر ٹنڈو آدم کے تھانے نے جو کہ حماوی کا ہمسایہ تھا چالان دہشت گردی کی عدالت میں پیش کر دیا۔ اس FIR کی نقل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ کیس ایک سال سے زیادہ دہشت گردی کی عدالت میں گھومتا رہا جبکہ اس عدالت نے سات دن میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ جب دیکھا جاتا ہے کہ کوئی جج انصاف سے کام لے رہا ہے تو دوران تحقیق اس کی تبدیلی کروادی جاتی، اس طرح یہ کیس کئی ججوں سے گزرتا ہوا عبدالغفور میمن تک پہنچا، جس کا انصاف بھی بغیر تحقیق اور ثبوت کے ایک طرفہ پالیسی پر مبنی تھا اور اتنی سزا دیتے وقت اسے یہ بھی خیال نہ آیا کہ اس کا بھی کوئی حساب لینے والا موجود ہے!

اب ہم ہائی کورٹ سے رجوع کر رہے ہیں، اگر وہاں سے بھی انصاف نہ ملا تو پھر سپریم کورٹ میں جائینگے،
اگر وہاں سے بھی مایوسی ہوئی تو سربراہ مملکت سے رجوع کیا جائے گا۔ اگر وہاں سے بھی شنوائی نہ ہوئی!

تو پھر ہمارا اپنا کورٹ فیصلہ کرے گا

کہ پاکستان کو ظالموں کے پنجے سے آزاد کر لیا جائے اور اس پاک گلشن سے چیلوں، کووں اور کالی بھیڑوں کو نکال کر انصاف پسند، روشن ضمیر مومنوں کے حوالے کیا جائے، اس کے لئے ہمیں کوئی بھی وسائل استعمال کرنا پڑے یا خون کی قربانی دینا پڑی تو اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے!

﴿خوشخبری﴾

میں ان لوگوں کو حلفیہ یہ خوشخبری سناتا ہوں جو ناحق جیلوں میں بند ہیں یا وہ لوگ جو ناحق مقدموں کی وجہ سے مفرور ہو کر ڈاکو بن گئے یا جو سیاسی انتقام کی بنا پر ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے...... کہ عنقریب وقت آنے والا ہے کہ اس ملک پاکستان میں کسی درویش کی حکومت ہو گی۔ بکری اور شیر ایک ہی جگہ پانی پئیں گے۔ سکون ہو گا، امن ہو گا، اور انصاف ہو گا، اور ہر کوئی خوشحال ہو گا۔

ذمہ دار کرسیوں پر خدا ترس اور درویش ہی بیٹھیں گے۔ اتنا میرے علم میں ہے کہ یہ انگریز قانون اور جیلیں ختم کر دی جائینگی۔ تاوان، قصاص، اور جرمانے یا غلامی کے بعد تمام قیدی رہا کر دیے جائینگے اور یا تو کوڑے مار کر فارغ، یا ہاتھ کاٹ کر فارغ، یا پھر سنگسار کر دیے جائینگے۔ جیلوں کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

یہ سخت قانون امن کا باعث بنے گا۔

از۔ ریاض احمد گوہر شاہی

WWW.GOHAR SHAHI.COM

پاکستانی عدالت کی طرف سے سزا ملنے کے بعد گوہر شاہی کی دھمکیاں انٹرنیٹ پر

ہے۔ پاکستان سے تعلق رکھنے والے ریاض احمد گوہر شاہی نے اس ویب سائٹ پر اپنے باطلانہ افکار کی ترویج کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس پر اسے "محبت کا پیغمبر سرکار گوہر شاہی" کا نام دیا جاتا ہے۔ اس میں سب سے گمراہ کن بات یہ ہے کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء قرآنی نص کے مطابق ہیں جبکہ آپ ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس نئے فتنے نے اپنے باطل عقائد سے مغرب میں کس قسم کی فکری تباہی مچا رکھی ہوگی۔ پاکستان میں اس فتنے کے بنیادی عقائد کے بارے میں بہت کچھ چھپتا رہا ہے اس لیے اس کی تفصیل میں جائے بغیر یورپ میں اس کے اثرات کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ پر اس کے متعلق جو معلومات ہیں وہ اس طرح ہیں کہ:

ریاض احمد گوہر شاہی جس کی عمر 58 سال ہے۔ سندھ کے علاقے کوٹری میں رہتا ہے اسے اپنے نظریات کی تبلیغ کے لیے کسی عالمی تنظیم یا حکومت سے کوئی مالی یا اخلاقی امداد حاصل نہیں ہے مگر لوگ اس سے محبت کرتے ہیں جن کا تعلق دنیا کے مختلف ممالک سے ہے۔ انٹرنیٹ پر جو لوگ مخصوص ویب سائٹ پر گوہر شاہی کے لیے کام کرتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ گوہر شاہی اپنے پاس آنے والے ہر شخص کے دِل کا حال جانتا ہے اس وقت یورپ میں بے سکونی کی کیفیت سے دوچار نئی نسل کے لیے گوہر شاہی کا یہ خطرناک ہتھیار فکری سطح پر انتہائی کاری ثابت ہو سکتا ہے۔" (ہفت روزہ ندائے ملت 4 اگست 1999ء)

ان حالات میں گوہر شاہی کا تعاقب کرنا پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے اس لیے کہ وہ عدالت کی طرف سے سزا ہونے کے بعد زخمی ہو چکا ہے اور پاکستان اور اسلام سے بدلہ لینے کی تدبیریں سوچ رہا ہے۔ وہ چونکہ مجروح اور زخمی ہو چکا ہے اور زخمی سانپ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ زخمی ہونے کے بعد پہلے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے اور زیادہ جارحانہ انداز میں حملہ آور ہوتا ہے۔ اس لیے اب اہلِ ایمان' اہلِ پاکستان اور ہر محبّ وطن پر یہ اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اسلام دُشمنوں کے اس مُہرے اور ایجنٹ کی دست بُرد سے اسلام اور پاکستان اور اہلِ پاکستان اور ان کے ایمانوں کو بچانے کے لیے اپنی اپنی سطح پر اپنی استطاعت کے

مطابق مقدور بھر کوششیں کریں تاکہ گوہر شاہی کو ایک نیا مرزا طاہر بننے سے روکا جا سکے۔ قدم ہم بڑھائیں مدد اللہ تعالیٰ دے گا اور اللہ ہی ہمارا حامی و ناصر ہوگا۔ ان شاء اللہ



بہت سے لوگوں نے خواب میں اور بہت سے لوگوں نے حقیقت میں آپ کی پشت پر کلمہ طیبہ اور مہر صدیت بھی دیکھی ہے۔

......کالکی اوتار......

ہندو سوسائٹی آئرلینڈ کے سبھاش شرما کہتے ہیں کہ ہندو وید شاستروں کے مطابق کالکی اوتار کا قد درمیانہ ہوگا، سفید کپڑے ہوں گے، برصغیر سے ظاہر ہوں گے۔ وہ ظلم کا خاتمہ کریں گے اور محبت کا درس عام کریں گے۔ دنیا میں ان کی نشانی چاند کے ذریعے ظاہر ہوگی۔ باباجی گوہر شاہی چاند میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ دل کی شانتی اور نام دان عطا کرتے ہیں۔ ہر دھرم کے لوگوں نے خواب میں ان کا درشن کیا ہے، کئی مندروں میں ان کی شبیہ آچکی ہے۔ من کی جوت پراپت کرنے کے لیے لوگ جوق در جوق ان کے پاس آ رہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو انہوں نے شنکر جی کے درشن کروائے ہیں۔ باباجی گوہر شاہی کے روحانی علاج سے ہر قسم کی بیماری خواہ کینسر ہو لوگ صحت یاب ہو رہے ہیں۔

R.A.G.S INTERNATIONAL
0956-905588, 0796-7789097, 07977-145651
Email:- Mohammad @ Younus. free serve.co.U.K
Hindu.Society Ireland Subhash Sharma 0797428844
Gulzar: 0403866901 00-1-520-6281031

یورپ میں گوہر شاہی کو کلکی اوتار قرار دینے کی جسارت پر مبنی ایک اسٹکر کا عکس

گوہر شاہی پیر ہے یا بیرونی ایجنٹ؟

تاریخِ اسلام اس اَمر پر شاہد ہے کہ مسلم اُمت کو اتنا نقصان بیرونی حملہ آوروں نے نہیں پہنچایا جتنا کہ اپنوں میں سے ہی غداروں نے پہنچایا' غرناطہ' اشبیلیہ' اُندلس' سپین کے درودیوار غداروں کی وجہ سے خون میں نہا گئے اور مسلمانوں کا وجود سپین سے مٹا دیا گیا' مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی غدار کا کردار ادا کر کے نبوت کے عظیم الشان محل میں نقیب لگانے کی کوشش کی..........

قارئین! یہ نہ سمجھیں یہ قِصّہ پارینہ ہے....... یہ پُرانی باتیں ہیں' اب ایسا نہیں ہے....... حقیقت یہ ہے کہ آج حکمرانوں' سیاستدانوں اور مذہبی پیشواؤں کے روپ میں پہلے سے زیادہ میر جعفر اور میر صادق ہماری صفوں میں گھس آئے ہیں- گوہر شاہی بھی انہی میں سے ایک ہے جو عالمِ یہود و ہنود کا مُہرہ بن چکا ہے اور وہ اپنے "مخصوص اہداف" پر کام کرنے کے لیے ہدایت دے کر اسے ایک "خاص مشن" سونپ چکے ہیں-

لاہور میں ہونے والی ایک میٹنگ میں پاک فوج کے کچھ افسر شامل تھے' ان میں دو جرنیل بھی تھے- بات گوہر شاہی کی چل نکلی' تو انہوں نے جو باتیں اس "سرکار" کے متعلق بتائیں' وہ سُن کر رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ ایسے ایسے ملک دشمن اور یہودی ایجنٹ بھی آج مذہب کا لبادہ اوڑھ کر ہماری صفوں میں گھس آئے ہیں- انہوں نے یہ بھی بتایا کہ گوہر شاہی جب امریکہ جاتا ہے تو اس کا میزبان ہنری کسنجر ہوتا ہے کہ جس کے پاس یہ پیر جا کر ٹھہرتا ہے-

یاد رہے کہ "ہنری کسنجر" امریکہ کا سابق وزیر خارجہ ہے اور یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ کس قدر متعصب اور کٹر یہودی ہے۔ اپنے دورِ اقتدار میں اس نے کبھی بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ عالمِ اسلام اس کے نشتروں کے لگائے ہوئے زخموں سے ابھی بھی گھائل ہے۔ جو زخم اس نے بحیثیت امریکہ کا وزیر خارجہ ہوتے ہوئے لگائے وہ ابھی بھی مندمل نہیں ہوئے۔

ہاں تو قارئین یہ ہے گوہر شاہی سرکار کا میزبان' یہودی دنیا کا پرنس' شہزادہ ہنری کسنجر!

پھر اسی محفل میں بتایا گیا کہ اس نے گوہر سرکار کو ایک بلٹ پروف گاڑی بھی لے کر دی جو کہ بغیر کسٹم ڈیوٹی کے پاکستان پہنچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ حیدر آباد میں "سرکار" کے لیے ایک قلعہ نما محل اور گوہر شاہی فرقہ کے مدارس کی تعمیر کے لیے فنڈز بھی ہنری کسنجر مہیا کر رہا ہے۔

قارئین! یہ تو تھیں معلومات جو ہمیں پاک فوج کے حلقوں سے ملیں' ہم اس پر کیا تبصرہ کریں' ہم تو آپ کے سامنے اب ایک اور شہادت پیش کرتے ہیں' اس کے مطالعہ کے بعد یقیناً آپ گوہر سرکار کی شخصیت کے خفیہ گوشوں سے آگاہ ہو سکیں گے۔

یہ ایک ہمارے نئے نئے مسلمان ہونے والے بھائی ابو عبداللہ ہیں جو کہ پاکستان کے ایک بہت بڑے پادری کے بیٹے ہیں' حال ہی میں کراچی میں اسلام کی حقانیت اور محترم عبداللہ ناصر رحمانی اور ان کے رفقاء کے اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے ہیں۔ مسلمان ہونے سے قبل انہوں نے اسلام پر خوب ریسرچ کی۔ مسلمان ہونے کے بعد ان کو بڑی آزمائشوں اور تکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑا' لیکن وہ الحمد للہ ثابت قدم رہے۔ خود بھی عیسائی مبلغ اور پادری تھے لہٰذا انہوں نے احقاقِ حق کے لیے ایک کتاب لکھی' جس کا نام "اور صلیب ٹوٹ گئی" ہے جو 1999ء کے شروع میں مارکیٹ میں آئی' اس کتاب میں وہ گوہر سرکار کا تعارف کرواتے ہیں' آپ بھی ان کے قلم سے پڑھیں' لکھتے ہیں :

"میں نے جب اسلام پر تحقیق شروع کی تو ایک بات محسوس کرتا رہا تھا کہ اسلام میں ایک کشش ہے جو انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہے' شاید یہی وہ جادو ہے جس سے مجھے ڈرایا جاتا تھا' میں اسلام کے بارے میں جس قدر مطالعہ کرتا رہا میرا تجسس اتنا ہی بڑھتا رہا۔ اسی دوران

میں مجھ کو مشنری سرگرمیوں کے سلسلے میں راولپنڈی جانے کا موقع ملا' پنڈی میں ایک اسلامک ریسرچ سنٹر ہے' میں وہاں جا پہنچا' میری ملاقات وہاں کے ایک پروفیسر سے ہوئی- انہوں نے مجھ کو جناب احمد رضا خان بریلوی کی تصنیفات دیں اور فرمایا کہ : "یہ اسلام کے بہت بڑے سکالر کی کتابیں ہیں" میں نے بصد شکریہ لے لیں اور مطالعہ شروع کر دیا- یہ کتابیں بھی میری تشنگی کو بجھانے کا سامان نہ کر سکیں' البتہ جو بات واضح طور پر محسوس کی' وہ یہ کہ مصنف اپنی ذات اور شخصیت کو اُبھارنے کے لیے کوشاں ہے- دوئم یہ کہ ان کتابوں میں وہی مسئلہ تھا' یعنی حضرت محمد ﷺ کو نور کہا گیا ہے' جس پر میں گزشتہ اوراق میں تفصیل سے بات کر چکا ہوں-"

محفل ذکر میں :

"میری جستجو کی اگلی منزل ایک ذکر کی محفل ثابت ہوئی- ہوا یوں کہ ایک شام میں پنڈی شہر کی سیر کو نکلا ہوا تھا کہ راستے میں ایک مسجد سے شور کی آوازیں سنائی دیں' میں مسجد میں جا گھسا' میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ آنکھیں بند کیے زور زور سے "اللہ ھُو' اللہ ھُو" پڑھ رہے ہیں' میں نے وہاں موجود ایک شخص سے پوچھا : "یہ کیا کر رہے ہیں؟" اس نے جواب دیا : "یہ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں" کچھ ہی دیر بعد ان کا وہ ذکر ختم ہو گیا- میں ان کے قریب گیا اور پوچھا : "یہ آپ لوگ کیا کر رہے تھے؟" ان کا جواب تھا کہ : "ہم اللہ کا ذکر کر رہے تھے' ہمارے پیر و مُرشد کا فرمان ہے کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس قدر کہ تمہارے دل کی دھڑکن سے اللہ ھُو کی آواز آنے لگے-" میں نے سوال کیا : "آپ کے پیر و مُرشد کا کیا نام ہے؟ اور ان سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے؟" انہوں نے جواب دیا : "ہمارے پیر و مُرشد کا نام گوہر شاہی ہے اور وہ سندھ میں رہتے ہیں-" میں نے انہیں بتایا : "میں ایک عیسائی ہوں اور اسلام پر ریسرچ میں مصروف ہوں" اس پر انہوں نے بے حد مسرت کا اظہار کیا اور تاکید فرمائی کہ ان کے پیر و مُرشد سے ضرور ملوں اور سندھ میں ان کے رُوحانی مرکز ضرور جاؤں کیونکہ وہاں اسلام کے متعلق صحیح پتہ چل سکتا تھا' گوہر شاہی کا نام کچھ مانوس سا لگتا تھا مگر یاد نہیں پڑ رہا تھا کہ کب اور کہاں سنا ہے' میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں کوٹری سندھ ضرور جاؤں گا-

اس روز پنڈی کے چرچ میں میرا یسوع مسیح کی کرامات کے موضوع پر لیکچر تھا مگر اس روز میرے بیان میں نہ پرانا جوش تھا نہ ولولہ' میں ایک پُرجوش مقرر تھا' اس روز بجھا بجھا سا تھا' ایک تھکے ہوئے لہجے والا مقرر' میں دل میں یہی سوچ رہا تھا کہ ہم جو کچھ بیان کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں' وہ سچائی سے کوسوں دُور ہے' سامعین نے بھی اس بات کو شدت سے محسوس کیا کہ میں بے دلی کے ساتھ بیان کر رہا ہوں' پہلے والا جوش و جذبہ غائب تھا- اس چرچ کے پادری نے مجھ سے کہا : "کیا بات ہے پیٹر صاحب!؟ آج آپ کی طبیعت شاید ناساز ہے؟" جواباً مجھے وضاحت کرنا پڑی کہ : "نہیں! ایسی بات نہیں-" دوسرے روز میری واپسی تھی' اسٹیشن پر بہت سے مشنری کے لوگ اور پنڈی کے پادری مجھ کو رخصت کرنے آئے ہوئے تھے' مجھے پھولوں اور تحائف سے نوازا گیا جو میں نے وہیں پر عیسائی بچوں میں تقسیم کر دیئے اور کراچی کے لیے ٹرین میں سوار ہو گیا-"

رُوحانی مرکز میں :

"کراچی واپس جاتے ہوئے میں کوٹری اُتر گیا" تاکہ رُوحانی مرکز جا کر گوہر شاہی سے ملاقات کر سکوں- گو یہ نام مسلسل میرے ذہن میں گونج رہا تھا' مگر حافظہ ساتھ نہیں دے رہا تھا کہ یہ نام کہاں سنا ہے؟ الغرض لوگوں سے رُوحانی مرکز کے متعلق معلوم کیا کہ کہاں واقع ہے؟ لوگوں نے ایک سمت کی طرف میری راہنمائی کی کہ وہ جہاں بہت بڑا سا جھنڈا لگا ہوا ہے' وہی رُوحانی مرکز ہے- لوگ مجھ کو بڑی حیرانی اور پریشانی کے عالم میں دیکھ رہے تھے' کیونکہ میں پادری کے مخصوص لباس میں تھا- رُوحانی مرکز پہنچ کر میں نے مدعا بیان کیا کہ میں گوہر شاہی صاحب سے ملنا چاہتا ہوں' مجھے ایک کمرے میں بٹھایا گیا' تھوڑی دیر بعد مجھ کو دوسرے کمرے سے باریابی کے لیے طلب کیا گیا- وہ ایک ہال نما کمرہ تھا اور بہت سے لوگ وہاں بصد احترام بیٹھے تھے اور ایک شخص سامنے تخت پر براجمان تھا' جسے دیکھتے ہی میں پہچان گیا کہ یہ تو ریاض احمد گوہر شاہی ہے!!...... موصوف میرے والد کے بہت اچھے دوست ہیں' آپ دو مرتبہ ہمارے چرچ میں بھی قدم رنجہ فرما چکے ہیں' مجھے ایک شاک سا لگا کہ یہ ہیں مسٹر گوہر شاہی' مسلمانوں کے پیر و مرشد!! انہوں نے مجھے دیکھ کر گلے لگا لیا اور پوچھا : "کیسے آنا ہوا' پیٹر!؟"

میں نے عرض کیا: "پنڈی سے کراچی جا رہا تھا' سوچا آپ سے بھی ملتا چلوں۔" میں ان سے اسلام کے بارے میں کوئی بات نہیں کر سکتا تھا کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ اگر ایسا کیا تو یہ بات والد صاحب تک پہنچ جائے گی' جبکہ میری یہ تحقیق ابھی والد سے چھپ کر جاری تھی۔ انہوں نے میرا تعارف وہاں بیٹھے لوگوں سے کروایا۔ میں یہ عرض کرتا چلوں کہ گوہر شاہی کو میں مسلمان نہیں سمجھتا کیونکہ انہوں نے فروری 1997ء میں ہمارے چرچ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ: "میری ملاقات خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تھی' عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا تھا کہ: "میرے ماننے والوں کو خوشخبری دو کہ وہ سچے ہیں اور خداوند کا ذکر کرتے رہیں تاکہ فلاں پائیں۔" گو اس کتاب میں کسی کو مناظرے یا مباہلے کی دعوت دینے کی گنجائش نہیں مگر سچ کو منظر عام پر نہ لانا بھی زیادتی ہوگی اور وہ اس لیے کہ دوسرے بہت سے دینی بھائیوں کو اس گمراہی میں مبتلا ہونے سے روکا جا سکے' اس لیے میں جناب ریاض گوہر شاہی سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ:

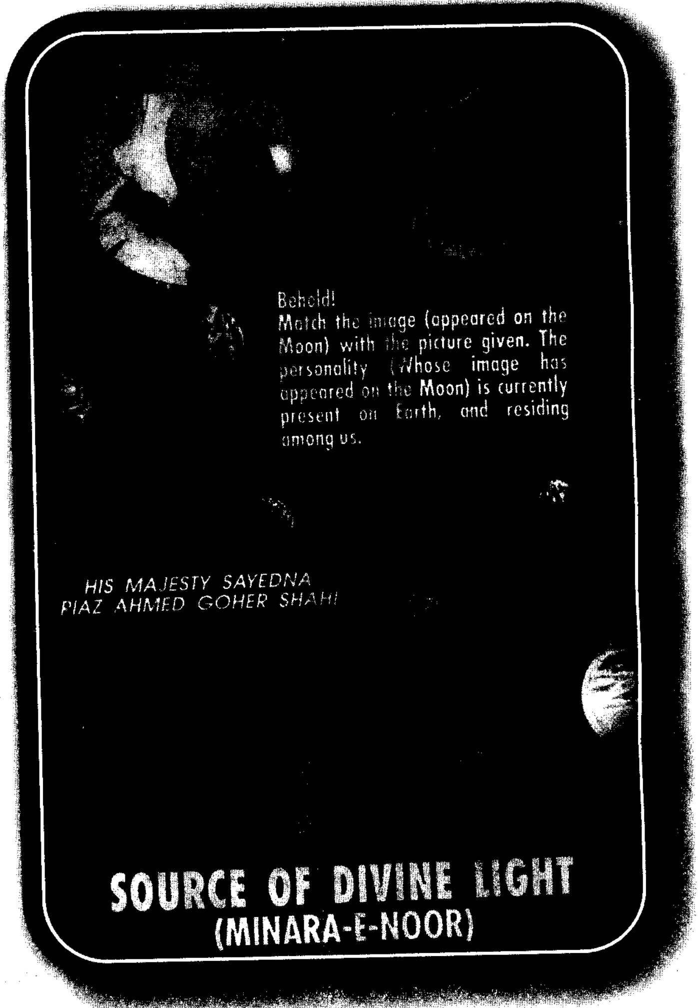
① ان کو مسلمان اداروں کی بجائے عیسائی گرجوں میں خطاب کی دعوت کیوں دی جاتی ہے؟

② عیسائیوں کی سب سے بڑی مشنری چرچ آف انگلینڈ ان کو اپنے خرچ پر بیرونِ ملک گرجا گھروں میں خطاب کے لیے کیوں بلواتی ہے؟

③ اگر مسٹر گوہر شاہی گرجوں میں اسلام کی تبلیغ کے لیے جاتے ہیں تو اب تک انہوں نے کتنے لوگوں یا عیسائیوں کو مسلمان کیا؟

④ اس دعوے کا مقصد کیا ہے کہ ان کی شبیہہ چاند پر اور حجر اسود پر موجود ہے؟ اور اس کا پروپیگنڈہ صرف عیسائی ذرائع ابلاغ ہی کیوں کرتے ہیں' کسی اسلامی ملک نے تصدیق کیوں نہیں کی؟ حجر اسود تک تو صرف مسلمانوں ہی کو رسائی حاصل ہے۔ کیا سارے مسلمان خدانخواستہ نابینا ہیں کہ وہ حجر اسود پر وہ شبیہہ نہ دیکھ سکے؟

⑤ کہیں ایسا تو نہیں کہ عیسائی پروپیگنڈہ مشنری کے ذریعہ دینِ اسلام کو باطل ثابت کرنے کے لیے انہیں جھوٹے نبی کا تاج پہنایا جانے والا ہو' تاکہ وہ یہ ثابت کر سکیں کہ عیسیٰ نے جس کی پیش گوئی کی وہ ہستی گوہر شاہی کی ہے' جسے عیسیٰ علیہ السلام نے جا کر بھیجا ہے۔ اس طرح وہ پیش گوئی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرف بہ حرف صادق آتی ہے' اس میں



"مینارۂ نور" (یورپ ایڈیشن) گوہر شاہی کی اس کتاب کا ٹائٹل (سرورق) جو یورپی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے پورے یورپ میں پھیلائی گئی۔

ابہام پیدا کر کے اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کر سکیں- میں اپنے تجربے کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں کہ مسٹر گوہر شاہی مسلمانوں کی صفوں میں عیسائی مشنری کے ایجنٹ ہیں اور عیسائی مشنری مستقبل میں ان سے اسلام کے خلاف کوئی بڑا کام لینے والی ہے-"

("اور صلیب ٹوٹ گئی" : ص 52 تا 57)

اے افواجِ پاکستان! سرحدیں بچایئے!

گوہر شاہی جب امریکہ جاتا ہے وہاں اس کو پروٹوکول بھی دیا جاتا ہے' امریکی ٹیلی ویژن پر اس کا انٹرویو بھی نشر کیا جاتا ہے- انٹرنیٹ پر اس کی تعلیمات اور اس کا تعارف بھی کروایا جاتا ہے' بغیر کسی روک ٹوک کے امریکی ویزے کی بھی اس کو تمام سہولتیں مہیا ہیں .... انڈیا اس کا آنا جانا جاری رہتا ہے- ان تمام حقائق کی روشنی میں یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ "یہ پیر یہود و ہنود کا ایجنٹ ہے- اس سے وہ وہی کام لینا چاہتے ہیں جو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی سے لیا تھا- اس کے وجود سے پاکستان کی سرحدوں کو بھی خطرہ ہے' اس لئے کہ اس کی خصوصی توجہ اور یلغار ان پاکستانی سرحدوں پر ہے جو انڈیا سے ملتی ہیں- یہ خاص طور پر وہاں کے دین سے دُور سادہ لوح سرحدی لوگوں میں اپنی گمراہ کن تعلیمات پھیلا کر ان کو مُرید بنانے کے چکر میں ہے' نامعلوم وہ سرحدی پٹیوں پر اپنے زیادہ سے زیادہ مُرید بنانے کی فکر میں کیوں مبتلا ہے؟

دریائے توی کی مثال لے لیں کہ جس کے ایک کنارے پر پاکستان جبکہ دوسری طرف ہندوستان ہے' اب دریائے توی کے دوسرے کنارے پر کتنے ہی گاؤں بلکہ کئی جگہ پر تو کئی گاؤں کے گاؤں گوہر شاہی فرقہ کے لوگوں کے ہیں' جو ہندو' مسلم' سکھ' عیسائی میں کوئی فرق نہیں سمجھتے اور گوہر شاہی کے کتنے ہی ایسے مُرید بھی ہیں جو ہندو اور عیسائی ہیں اور انڈین باشندے ہیں' نہ معلوم ان میں سے "را" کے ایجنٹ کتنے ہیں جو پاکستان کے خلاف فرقہ گوہریہ کی چھتری کے نیچے منظم طریقے سے کام کر رہے ہیں- باوثوق ذرائع سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ سرحدی پٹیوں پر موجود فرقہ گوہریہ کے لوگ ہندوستان کے ساتھ سمگلنگ بھی کرتے ہیں- اب وہ انڈیا سے کیا منگواتے ہیں' اسلحہ' بارود وغیرہ یا کچھ اور؟ پھر یہ چیزیں پاکستان میں کس کو سپلائی کرتے ہیں؟؟ اور پاکستان سے انڈیا کے اندر کیا کچھ سمگل کرتے ہیں؟ ...... یہ کسی کو پتہ نہیں-

یاد رہے کہ گوہر شاہی نے پاک بھارت سرحد اور تھرپاکر اور عُمر کوٹ میں بھی رُوحانی مشن کے نام پر اپنے عقائد پھیلانے اور مُلک دشمن سرگرمیوں کا آغاز ایک عرصہ سے کیا ہوا ہے' جہاں اکثر ملک دشمن عناصر وطن عزیز کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے ہیں' اس کے علاوہ تھرپاکر کے مختلف گوٹھ مثلاً مٹھی' ڈپسلو' اسلام کوٹ' نگرپارکر' چھور سامارو' کھوکھرا پار اور کنری وغیرہ گوہر شاہی کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے ہونے والی سازشوں کا شکار ہیں- گوہر شاہی اور اس کے کارندے ان سرحدی علاقوں کو اپنی "سرگرمیوں" کا محور بنائے ہوئے ہیں-

تفتیشی افسروں کی ذمہ داری :

عوام کے سنجیدہ طبقہ نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ پیر گوہر پاکستان اور اسلام دشمن قوتوں مثلاً ہنود و یہود کا ایجنٹ ہے' یہ قوتیں اس کو پاکستان کے حساس علاقے سندھ میں استعمال کر رہی ہیں- وہ اسرائیل کو تسلیم کرتا ہے اور اب اہل پاکستان کو بھی مشورہ دے رہا ہے کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کر لیں- نومبر 1997ء کی اخبارات اس کی شاہد ہیں- یہ حقیقت ہے کہ ہمارے دشمن نے جب بھی ہمیں نقصان پہنچایا ہے تو اس نے پیروں اور فقیروں کے روپ میں اپنے ایجنٹ بھیج کر پہنچایا' مسلمانوں کو دینی اور ملی محاذ پر نقصان پہنچانے کے لئے اس نے ہمیشہ اس آسان طریقہ سے سب سے زیادہ کامیابی حاصل کی ہے- آج کل یہ فرقہ گوہریہ بھی تیزی سے ملک میں جلسے کروا رہا ہے- نوجوانوں کو ڈسکو میوزک' بھنگڑے' دھمال' ناچ گانے اور رقص کا دلدادہ بنا کر عوام کو اسلام سے دُور کر رہا ہے اور اہل ایمان کے ایمان خراب کر رہا ہے- اس کا بھارت آنا جانا بھی مشکوک ہے' یہ ہندو' مسلمان' سکھ اور عیسائی' بدھ مت' یہودی وغیرہ میں کوئی فرق نہیں سمجھتا بلکہ دعویٰ کرتا ہے کہ ان مذاہب کے لوگ مختلف ممالک میں اس کے مُرید بھی ہیں' سب کے لئے ایک ہی مذہب کی تبلیغ کر رہا ہے- ذکر کے لبادے میں لوگوں کے ایمان پر ڈاکے ڈال رہا ہے' اس کا ذریعہ معاش کیا ہے؟ کسی کو کچھ پتہ نہیں' لیکن اس کے باوجود وہ انگلینڈ' آئرلینڈ' سنگاپور' ہانگ کانگ' متحدہ عرب امارات' سعودی عرب' فرانس' امریکہ' جرمنی' بنگلہ دیش' برطانیہ وغیرہ میں اکثر سیر و تفریح پر آتا جاتا ہے-

سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرقہ گوہریہ کے افراد خاص طور پر گوہر شاہی سرکار کے بیرونی دوروں اور ملک بھر میں ہونے والے جلسوں کے کروڑوں روپیہ کے اخراجات کون برداشت کرتا ہے؟ پاکستانی تفتیشی ایجنسیوں کو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے تفتیش کرنی چاہیئے۔ پتہ چلانا چاہیئے پیر گوہر کے ذریعہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے' اس کو جھوٹا مہدی بنا کر عوام میں پیش کر کے' اس کی مقبولیت کے گراف کو اونچا کر کے درپردہ کون سے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے' تفتیشی ایجنسیوں کو سستی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ فوری ایکشن لے کر حقائق عوام کے سامنے لانے چاہئیں کیونکہ یہ ملکی سلامتی اور مسلمانوں کے جان ومال اور ایمان کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔

گوہر شاہی فرقہ کے وفد نے یونان اور ایران کا دورہ بھی کیا ہے' وفد نے یونان میں پاکستانی سفیر' سیکرٹری اور سفارت خانہ کے تمام عملہ کے علاوہ پاکستان آرمی کے میجر مجاہد اور میجر محمود ٹوانہ کو گوہر شاہی کا پیغام لٹریچر اور وڈیو کیسٹیں پہنچا کر ان سب کو گوہر شاہی کے مرید بنائے جانے کا عندیہ دیا ہے' اس کے علاوہ یہ بھی لمحہ فکریہ ہے کہ "زی ٹی وی" اور "جالندھر ٹی وی" گوہر شاہی کے انٹرویوز دنیا میں نشر کرنے کے پروگرام وضع کرتے ہیں۔

گوہر شاہی کی حالیہ سرگرمیاں

اِس وقت سندھ میں خاص طور پر گوہر شاہی کی اسلام دشمن کارروائیوں کی بنا پر فضاء اس قدر مقدر ہو چکی ہے کہ کسی بھی وقت باہم تصادم کا خطرہ ہے' خاص طور پر حیدر آباد کے حالات کسی بھی وقت دھماکے کی طرح خراب ہو سکتے ہیں' مریدانِ گوہر شاہی ڈرا دھمکا کر' قوت کے زور پر' زبردستی' دولت' اثر و رسوخ اور میڈیا کے گمراہ کن پروپیگنڈے کے ذریعے مسلمانوں کو مجبور کر کے گوہر شاہی کو "مہدی" منوانا چاہتے ہیں جبکہ مسلمان اس شخص کو ایک فاطر العقل' مخبوط الحواس اور ایک ڈبہ پیر کے علاوہ کچھ بھی ماننے پر تیار نہیں۔ گوہر شاہی ٹولہ کس قدر تیز رفتاری سے اسلام کے خلاف اپنی مذموم سرگرمیاں نہ صرف یہ کہ جاری رکھے ہوئے ہے بلکہ ان کو دن بدن وسعت دیتا جارہا ہے! گوہر شاہی کی سرگرمیوں پر ہفت روزہ تکبیر

کی رپورٹ قابل غور و فکر ہے جس کے مطابق ہے :

"انجمن سرفروشانِ اسلام کے سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی کے گروہ کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے کیونکہ حکومت اور انتظامیہ انہیں لاقانونیت پھیلانے سے روکنے میں دلچسپی نہیں لے رہی بلکہ بعض سرکاری افسران خود اس گروہ میں شامل ہیں' حیدر آباد کے گنجان آبادی کے جی وارڈ کے علاقوں کو گوہر شاہی ٹولے نے اپنی سرگرمیوں کا خاص طور پر مرکز بنایا ہے۔"

پی۔ٹی۔وی کی نشریات جام :

پہلے تو وقفے وقفے سے طاقت ور بوسٹر کے ذریعے پی ٹی وی کی نشریات جام کرکے گوہر شاہی کے مذموم عقائد ان کے غیر ملکی دوروں کی کیسٹیں چلائی جاتی تھیں لیکن پھر مسلسل یہ دورانیہ 2 گھنٹے تک کرنے کی اطلاعات ملیں' یہی نہیں بلکہ جی وارڈ میں پریٹ آباد کے علاقے میں دیواروں پر گوہر شاہی گروہ نے اپنے نعرے اور نظریات لکھنے کی مہم بھی شروع کی ہے جن میں یہ عبارتیں بھی شامل ہیں "میرا مرشد گوہر شاہی امام مہدی ہے"' "امام مہدی کا منکر کافر ہے" اس پر علاقے میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے' عارضی طور پر تو یہ نعرے پولیس نے مٹوا دیئے لیکن اس علاقے سے گوہر شاہی گروہ مسلسل پروپیگنڈہ مہم شروع کئے ہوئے ہے۔

ہمارا کرنے کا کام :

قارئین! اب حکومت کے علاوہ ہم سب مسلمان بھائیوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہر اس شخص سے ملیں' جو گوہر شاہی کے دامن فریب میں پھنس چکا ہے' اس کو پیار سے سمجھائیں' گوہر شاہی کا اصل چہرہ دکھائیں' قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی تعلیمات کا پردہ چاک کریں تاکہ ہمارا وہ مسلمان بھائی گوہر شاہی کی تقلید کی زنجیروں سے نکل کر قرآن و حدیث کی معطر اور صاف شفاف فضاؤں میں سانس لے کر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق کامیاب زندگی گزار کر' جہنم کی دہکتی' بڑھکتی' شعلے مارتی ستونوں والی اور چیر کر دلوں تک پہنچ جانے والی آگ سے بچ جائے اور شہد و دودھ والی نہروں اور پھلوں پھولوں سے اَٹے ہوئے باغات اور حور وغلمان والی وسیع و عریض جنتوں کے مالک بن جائیں۔ (آمین) اس طرح اس

سرزمین سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کا دشمن یہ گروہ بھی ختم ہو جائے گا اور بھولے بھالے مسلمان اس کے فتنہ سے محفوظ رہ کر اپنے ایمان کی سلامتی پائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

گوہر شاہی کو اپنا ایجنٹ بنا کر اس کو سونپا گیا خصوصی مشن مکمل کروانے کے لیے عالم کفر نے اپنے خزانوں کے منہ کھول رکھے ہیں۔ اس بات کی تصدیق کرنے کے لیے یہ خبر ملاحظہ کریں:

"روحانی سفر اور مشن کی ترویج و اشاعت کے لیے گوہر شاہی کو ایک بلین ڈالر سالانہ کی پیشکش۔"

گزشتہ سال گوہر شاہی کے خاص نمائندے مسٹر زاہد گلزار نے امریکہ کا دورہ کیا اور وہاں مختلف مذاہب میں گوہر شاہی کی تعلیم کا پرچار کیا' اکثر لوگوں کے قلوب اللہ اللہ کرنا شروع ہو گئے اور کئی لاعلاج مریض بھی شفایاب ہوئے۔ جن میں MR.A.Rodrigues کے علاوہ ان کے دو اور ڈائریکٹرز بھی شامل تھے' باہمی مشورے کے بعد انہوں نے سہ رکنی وفد MR.A.Rodrigues کی سربراہی میں گوہر شاہی سے ملاقات کے لئے آئرلینڈ بھیجا۔

سہ رکنی وفد نے حضرت گوہر شاہی سے ملاقات کی' ان سے اور ان کے روحانی مشن سے بے پناہ متاثر ہوئے۔ انہوں نے جناب گوہر شاہی کو مسیحا قرار دیا۔ اس سلسلے میں اللہ کی محبّت کے اس مشن و تعلیم کو پوری دنیا میں مختلف ذرائع سے پھیلانے کی غرض سے' حضرت گوہر شاہی کو ایک بلین ڈالر سالانہ امداد کی پیشکش کی۔ عنقریب چند ہی دنوں میں یہ رقم حضرت گوہر شاہی کے حوالے کر دی جائے گی۔"

(روزنامہ جنگ لندن ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء)



امریکہ و یورپ میں گوہر شاہی سنٹرز کی تفصیل

PAKISTAN:
Almarkaz Ruhani
Gulshan-e-Riaz,Khurshid Colony Khuda Ke Basti, Kotri, Sindh Tel : 0221-870735

ENGLAND:
Mohammad Younus Al-Gohar
41 Green Stead ave, Crumpsall Manchester M8 OWR Tel : 0161-740357

NORTHERN IRELAND:
Zahid Gulzar
58 Knockmoyle Drive, Antrim BT41 1HE. Tel : 018494-63562

BELGIUM:
Mohammad Rizwan
121 Rue Bonaventure 1090 - Jette Bruxelles Tel : 4100584

HOLLAND:
Hafiz Nazeer Ahmed
Ericaplein 147 3073 GX Rotterdam Tel : 10-48-63757

ITALY:
Mohammad Fayz Mohammad Nadeem
Corso Casale-15, Vercelli.
Tel : (0161) 255984

HONGKONG:
Muhammad Ovais
B-12/F Carfield Commercial Building, 75-77, wyndham Street, Central, Hong Kong.
Tel : (852) 25258333 - 25263399
Fax : (852) 28451695

DENMARK:
Muhammad Irfan
Odcnse Tel : 65-908577

NORWAY:
Sufi Nazer Mahmood Ilahi
Kurlandstien 14 1052, Oslo
Tel : 22304371

GERMANY:
Mohammad Afzal Malik
Frankfurt Tel : 069-354479

UNITED STATES OF AMERICA:
Mohammad Mazher Feroz
42876 Pimlico Way Ashburn V.A.2211 Tel : 1-703-7296292

UNITED ARAB EMIRITES:
Iqbal Siddiqui
Sharjah Tel : 06-53776
Mobile : 050-411533

ABU DHAHBI:
Mohammad Shoukat
Abu Dhahbi Tel : 02-669906

پاکستان میں گوہر شاہی سنٹرز کی تفصیل

نمبر	ایڈریس	☎
1	"المرکز روحانی انجمن سرفروشانِ اسلام" خورشید کالونی' خدا کی بستی کوٹری' ضلع دادو (مرکزی دفتر)	780735
2	A-88 بریلی کالونی' لطیف آباد نمبر 11' پی او بکس : 546' حیدر آباد	864290
3	فرسٹ فلور' بالائی منزل' معین اسٹیل مارکیٹ' سول ہسپتال روڈ نزد ڈاؤ میڈیکل کالج' کراچی	712164
4	مکان نمبر 1 گلی نمبر 12 الکریمیہ روڈ' ٹی بی ہسپتال' بلال گنج لاہور' پی او بکس : 2272	7225679
5	اوڈین سٹریٹ' سمندری روڈ فیصل آباد'	728373
	" " " (شعبہ خواتین)	48921
6	کوٹھی نمبر 2 رائٹرز کالونی' معصوم شاہ روڈ بہار چوک ملتان	552666
7	راجہ ہاؤس نزد کراٹے اکیڈمی' اسلم مارکیٹ' کمال آباد' راولپنڈی پی او بکس : 990	517918
8	محلہ آرائیاں والہ' جھنگ صدر	614661
9	کچا گوجرہ چین سرہ روڈ گوجرہ	2704
10	درسگاہ روحانی مدینہ الریاض' وارڈ نمبر' راوی محلہ سمندری	421083
11	بالائی منزل' الائیڈ بینک' غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ	2720
12	شاندار چوک' عقب دینہ میرپور ویگن اسٹینڈ۔ (خط و کتابت) نفیس شو پیلس مین بازار جہلم	62022
13	پرانی ریلوے لائن' نزد بسم اللہ مسجد' سرائے عالمگیر	3228

نمبر	ایڈریس	☎
14	ڈاک خانہ بسالی، تحصل و ضلع راولپنڈی	
15	چوک دسہرہ گراؤنڈ، قصور	5707
16	گلی نمبر8، محلہ گورونانک پورہ کالج روڈ گوجرانوالہ	256297
17	کوٹھی نمبر71، نزد شالیمار ہوٹل، بلاک نمبر4، جوہر آباد فون:2962	3098
18	ساہنی چوک تحصیل بھمبر، ضلع میرپور آزاد کشمیر	
19	مکان نمبر: 123، گلشن اقبال کالونی، ہارون آباد	51512
20	جھنگ روڈ، نزد پرانی چنگی نمبر: 2 مظفر گڑھ	
21	آستانہ قادریہ، ڈاک خانہ حیدر آباد تحصیل، منکیرہ ضلع بھکر	
22	صدر بازار، نزد غلہ منڈی چوک اوکاڑہ	520233
23	حیدری محلہ ڈاکٹر اسلم والی گلی، شور کوٹ کینٹ	
24	بالائی منزل، حبیب بینک سٹی عارف بازار بوریوالہ	2397
25	سلیم قادری، مکان نمبر735/39 ہمایوں سٹریٹ نزد فوارہ چوک، پشاور صدر	
26	بالائی منزل، 15-اریا مارکیٹ واہ کینٹ	
27	جہانگیر مارکیٹ، نزد لیڈیز انڈسٹریل ہوم کراچی کمپنی اسلام آباد	
28	سلیمان پورہ، نزد مسجد انور شمسیہ سٹی سٹاف سرگودھا	
29	التوکل سرجیکل نزد ریلوے پھاٹک سرگودھا روڈ گجرات	
30	فائنو پاک سرجیکل، نزد کوٹھی رانا ملک دادا گوگی، سیالکوٹ	
31	محلہ جلال پورہ، دھونکل نزد جامع مسجد غوثیہ، وزیر آباد	4391
32	محلہ محمد پورہ، وارڈ نمبر7، نارووال ضلع سیالکوٹ	
33	نزد رانا سبحان ٹینٹ سروس، عقب گوشت مارکیٹ، مین بازار، رائیونڈ	390027

نمبر	ایڈریس	☎
	(ایضاً) رہائش	290154
34	جامع مسجد چوک کھاریاں چونیاں ضلع قصور	
35	سیف اللہ نزد جامع مسجد اڈا والی نواں لاہور	
36	بستی راجپوتاں' نزد ٹیلیفون ایکسچینج' مخدوم پور' پھوڑاں ضلع خانیوال	
37	مکان نمبر402' کالونی دوست محمد' نزد ریلوے اسٹیشن خانیوال	
38	گلی نمبر2' معرفت شاہد کریانہ مرچنٹ' محلہ غوثیہ آباد پیر محل	
39	60/0 دانیوال ٹاؤن' وہاڑی	
40	گلیکسی سینما فردوس مارکیٹ' شاہی روڈ' رحیم یار خان	78728
41	بالائی منزل' شمع کلاتھ ہاؤس' بیرون سوڑی گلی ساہیوال	
42	نزد مرکز قومی بچت پرانا ٹاؤن ہال پاک پتن	
43	نزد غوثیہ مسجد رجانہ تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	
44	گلی نمبر7' جناح ٹاؤن نزد دربار شریف بابا میاں چنوں	5408
45	گلی نمبر3' مختار کالونی' بھلوال	
46	نزد دربار و مسجد پیر بہار شاہ بالمقابل نیشنل فلور مل لاہور روڈ شیخوپورہ	
47	محلہ مخدوم پورہ مویشیاں ہسپتال نزد گردیزی ہاؤس' بہاولپور	877451
48	دفتر اے ایس آئی' سبزی منڈی' میرپور خاص' سندھ	
49	ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک نمبرB-51' نزد بلال مسجد' سانگھڑ	
50	دفتر اے ایس آئی' نزد غفوریہ مسجد دھوبی گھاٹ' نواب شاہ	
51	دفتر اے ایس آئی' نزد جامعہ مسجد سادات کالونی' ٹنڈو الہ یار	
52	دفتر اے ایس آئی' نزد گلزار مدینہ' محلہ غریب آباد' دادو	

کیا اللہ کا مذہب "عشق" ہے؟

گوہر شاہی کے مُریدو! .... اور میرے محترم بھائیو!....... اللہ کا دین "عشق" نہیں اسلام ہے۔

① گوہر شاہی اپنے مذہب کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے :

The religion of God is Divine Love. If we don't love, We won't be able to achieve our goal, even with the best religion.

اللہ کا مذہب ہی عشق ہے اگر ہم عشق نہیں رکھتے تو بہترین دین کے ہوتے ہوئے بھی ہم اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے۔"

(The Great God Jul. 1997 بحوالہ)

② اسی میگزین میں مزید کہتا ہے :

"جسے جنت کی طلب ہے، اس کے لئے مذہب کافی ہے، وہ اللہ کا کوئی بھی پسندیدہ مذہب اختیار کر سکتا ہے لیکن خُدا کو پانے کے لئے دِل کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔"

("دی گریٹ گاڈ" جولائی 1997 : ص 6)

③ گوہر شاہی اپنے مذہب کی وضاحت کچھ اس طرح بھی کرتا ہے کہ...... "تورات، زبور، انجیل اور قرآن یہ آسمانی کتب اللہ کے مذہب کی نشاندہی نہیں کرتیں کیونکہ اللہ کا مذہب "عشق" ہے۔"

④ "اللہ کا مذہب کوئی نماز روزہ نہیں بلکہ اس کا مذہب "عشق" ہے۔"

⑤ "عشق" کی وہ کوئی واضح تشریح نہیں کرتا' البتہ بعض اوقات اپنی تقاریر و تصانیف میں "عشق" کی وضاحت کچھ اس طرح کرتا ہے :

"ایک دفعہ اللہ کو خیال آیا کہ میری صورت کیسی ہے؟ لہٰذا سامنے شبیہ بن گئی' اللہ اس پر "عاشق" ہو گیا- وہ خود ہی "عاشق" اور خود ہی "معشوق" ہے-"

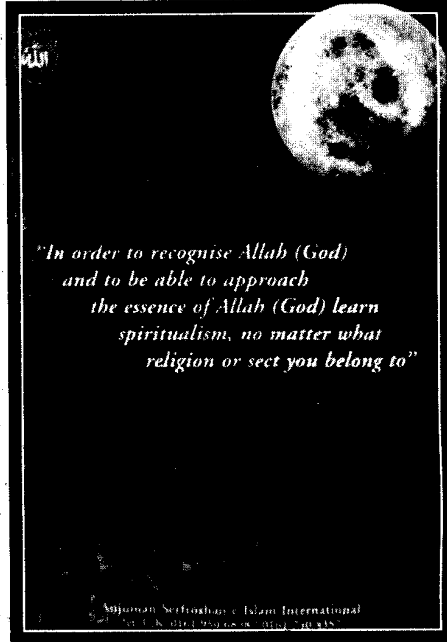
⑥ اسی طرح گریٹ گاڈ جولائی 1997ء میں کہتا ہے : .... "سب سے اچھا وہ ہے جس میں اللہ کی محبّت اور عشق ہو' خواہ وہ کسی مذہب سے ہو یا نہ ہو-"

قارئین! پیر گوہر شاہی کے نزدیک اللہ سے محبّت اور عشق کرنا صرف یہ ہے کہ اس کا بنایا ہوا ذکر "اللہ ھُو" کثرت سے کرتے جاؤ اور عشق کی منزل کی سیڑھیاں چڑھتے جاؤ' اسی کو وہ اپنی کتابوں اور تقریروں میں اللہ سے محبّت اور عشق قرار دیتا ہے اور اسی کے گرد اس کا مذہب گھومتا ہے- (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ الْھَفَوَات)

گوہر شاہی کے مذہب کے مطابق دینِ اسلام میں عیسائیت' یہودیت اور مجوسیت وغیرہ کسی قسم کی تفریق کرنا' کسی ایک کو دوسرے پر برتر و فضیلت والا جاننا' کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ ان کی کوئی حقیقت ہی نہیں -- کیوں؟ اس لئے کہ ان تمام مذاہب میں سے اللہ کا مذہب کوئی نہیں- اللہ کا مذہب عشق ہے' اللہ کا مقرب اور پسندیدہ بننے کے لئے "اسلام" کوئی معنی نہیں رکھتا- صرف ایک ہی چیز اہمیت کی حامل ہے' وہ ہے اسم ذات یعنی "اللہ ھُو" کا ذکر- اسی لئے جو بھی گوہر شاہی کا مُرید بننا چاہے اس کے لئے مذہب کی قید نہیں اور نہ اس کو اسلام قبول کرنے کے لئے کہا جائے گا کیونکہ اللہ سے رابطہ کے لئے اسلام کی کوئی ضرورت نہیں' اس لئے ہندو' مسلم' سکھ' بدھ مت' مجوسی' عیسائی' یہودی وغیرہ ایسے مذاہب کے لوگ اپنے سابقہ گمراہ کن مذاہب پر قائم رہتے ہوئے اور اسلام کے اُلٹ اور متصادم عقائد رکھتے ہوئے بھی گوہر شاہی کے مُرید بن سکتے ہیں- اس اعتبار سے گوہر شاہی ایک بالکل نئے مذہب کا داعی ہے جو واضح طور پر اسلام سے متصادم ہے-

بیرونی دُنیا میں اپنے جہالت پر مبنی افکار کو گوہر شاہی ان الفاظ میں پھیلاتا ہے کہ :

"In order to recognise Allah (God) and to be able to approach the Essence of Allah (God) Sect learn spiritualism no matter what



اندرون اور بیرون ممالک خاص طور پر یورپ میں پھیلایا گیا ایک رنگین کارڈ جس میں بتایا گیا کہ گوہر شاہی کا مُرید بننے کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے۔

religon or you belong to"

مریدانِ گوہر شاہی کی طرف سے اندرون اور بیرون ملک کہا جاتا ہے کہ مذہب کا کوئی مسئلہ نہیں' آپ خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں بغیر کسی مذہب اور عقیدے کی روک ٹوک کے سرکار سے ذکر قلب کی اجازت حاصل کریں' اور بتایا جاتا ہے کہ یہ ذکر بندہ کو بیت المعمور تک پہنچا دیتا ہے' اسی لئے گوہر شاہی کے مُرید فخر سے یہ کہتے ہیں کہ بہت سارے مجوسی' عیسائی' ہندو' بدھ مت اور یہودی سرکار قبلہ کے ذکر یافتہ مُرید اور "انجمن سرفروشان اسلام" کے سرفروش ممبر بن چکے ہیں۔

مذہب کو اہمیت نہ دینا اس پیر کی دینِ اسلام سے دُوری اور بیزاری کا مُنہ بولتا ثبوت ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہندو ازم' بدھ مت اور مجوسیت اسلام کے ہم پلہ ہو جائیں' وہ بھی سچ مانے جائیں' ان پر بھی ان کے حق ہونے کا ایمان رکھا جائے اور اللہ سے محبّت کے دعوے بھی کئے جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد سابقہ شریعتیں اور مذاہب منسوخ ومتروک قرار دے دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی پہچان اور مغفرت کیلئے اسلام ضروری نہیں :

آیئے اسی مسئلہ کو ایک اور زاویہ سے دیکھتے ہیں کہ ریاض احمد گوہر کے نزدیک کیا اللہ کی پہچان کے لیے اسلام اور ایمان ضروری ہے یا کہ نہیں :

(ا) "اللہ کی پہچان اور رسائی کے لیے رُوحانیت سیکھو' خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔" (فرمانِ گوہر شاہی پشت روشناس مینارۂ نور اور تحفۃ المجالس)

(ب) "اللہ کی پہچان اور رسائی کے لیے رُوحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقہ یا مذہب سے ہو' مسلمان یہ کہیں گے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی کیسے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے؟ جبکہ عملی طور پر ایسا ہو رہا ہے' عیسائی' ہندو اور سکھوں کے ذکر بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں۔" (گوہر ص 4 / سرفروش پبلی کیشنز پاکستان)

(ج) "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ : "مجھے حضورِ پاک ﷺ سے دو عِلم حاصل ہوئے ایک میں نے بتا دیا اور اگر دوسرا تمہیں بتا دوں تو تم مجھے قتل کر دو گے'

اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔" (گوہر ص 4 / سرفروش)

(د) "کچھ لوگ مذہب کے ذریعہ پاک صاف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کسی ولی کی محبّت اور نظر سے بھی صاف ہو جاتے ہیں۔" (گوہر ص 6)

"ہم بلا تفریق نسل و مذہب لوگوں کو اللہ کی محبّت کا درس دے رہے ہیں' جب اصحابِ کہف سے محبّت کے سبب اگر ایک کتا "حضرت قطمیر" بن کر جنّت میں داخل ہو سکتا ہے تو جن کے دِل اللہ کی محبّت میں اللہ' اللہ کر رہے ہیں وہ کیونکر بخشش سے محروم رہیں گے۔" (صدائے سرفروش 12 ربیع الاوّل 1419ھ)

"ایک اور امریکی خاتون شاہ صاحب سے ملاقات کرنے آئی' وہ بھی رُوحانیت کی طالب تھی' اس امریکی خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا' پاکستانی جوڑے نے سرکار کو بتایا کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے' یہ سن کر شاہ صاحب براہِ راست اس خاتون سے مخاطب ہوئے اور پوچھا: "تمہیں کیا چاہیے؟ صرف اسلام یا خُدا" اس انگریز خاتون نے برجستہ کہا: "خُدا" شاہ صاحب نے کہا: "ٹھیک ہے ہم تمہیں خُدا کا راستہ بتاتے ہیں..... خُدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں: ایک راستہ عشق اور محبّت کا راستہ ہے۔" پھر شاہ صاحب نے دونوں راستوں کا فرق بیان کیا کہ اسلام کے راستہ میں کچھ قوانین کی پابندیاں ہیں' بخلاف راہِ عشق کے۔" (گوہر ص 7 سرفروش)

محترم قارئین! ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گوہر شاہی کے نزدیک مخصوص طریقہ سے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس تک رسائی ہو سکتی ہے اور تزکیۂ نفس اور اللہ تعالیٰ کی محبّت حاصل ہو سکتی ہے' اس کو حاصل کرنے کے لیے مسلمان ہونا بھی کوئی ضروری نہیں' اسلام کے سوا دیگر مذاہب والے بھی اس کو حاصل کر سکتے ہیں' بلکہ کر رہے ہیں' نیز مقصودِ اصلی رُوحانیت ہے جس کے لیے اسلام شرط نہیں اور غیر مسلم خواہ ہندو ہو یا عیسائی یا سکھ رُوحانیت حاصل کرنے کے بعد اس کی بھی مغفرت ہو سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لیے اسلام کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اس کے بغیر اس کا حصول ممکن ہے اور اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لیے موصوف نے دو دلیلیں بیان کی ہیں' ایک

حدیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دوسری اصحابِ کہف کا کتا جیسا کہ اس کی تفصیل اقتباسات میں مذکور ہوئی۔

یہ ساری باتیں قرآنِ کریم' احادیثِ طیبہ اور اجماعِ اُمت کی رُو سے بالکل باطل اور کھلی گمراہی ہیں کیونکہ "کفر" کے ساتھ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں اور کوئی ذکر باعث قرب' باعث محبّت الٰہی اور تزکیہ نفس نہیں' کفر کے ساتھ ذکر کرنے سے جو ظاہری فوائد نظر آتے ہیں وہ ذکر و یکسوئی کا ظاہری اثر ہے' لیکن یہ ذکر باعث قرب و رضا اور باعث مغفرت ہرگز نہیں ہو سکتا' قبولیت اعمالِ صالحہ کے لیے "ایمان" شرطِ اوّل ہے اور ایمان شرعاً اس وقت تک معتبر نہیں جب تک قبولیت اسلام کے ساتھ ساتھ تمام باطل ادیان اور مذاہب سے برأت کا اظہار نہ ہو......... اس بارے میں قرآنِ کریم کی چند آیات' حضورِ اکرم ﷺ کی چند احادیثِ طیبہ اور عقائد و فقہ کی چند معتبر تصریحات بطورِ نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہوں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ [آلِ عمران ۳ : ۱۹]

"بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسلام ہی ہے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ﴾ [آلِ عمران ۳ : ۸۵]

"جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔"

اِس بات کی وضاحت یوں بھی فرمائی:

﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ﴾

[آلِ عمران ۳ : ۲۲]

اللہ ربِّ ذوالجلال والاکرام کا ارشاد ہے:

﴿ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ﴾

[الکہف ۱۸ : ۱۰۵]

"ان (کفار) کے سارے (نیک) کام غارت ہو گئے تو قیامت کے روز ہم ان (کے نیک اعمال) کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔"



HIS HOLINESS

RIAZ AHMED GOHAR SHAHI

Arrives in the United Kingdom today, Friday 19 September 1997.

A spiritual leader who is filling the hearts of the people with the love of God.

His message:

"In order to recognise God and to be able to approach the essence of God learn spiritualism no matter what religion you belong to".

Seekers of spiritual enlighenment and purification call today for a personal audience.

R.A.G.S International (UK)

Telephones: UK 0966 494129/0966 417175/0467 760800 /01849 463562/0956 905 588/0468 403138

Fax: 0161 720 6524

e-mail: AHussai@aol.com

گوہر شاہی کے برطانیہ پہنچنے پر اخبار میں اس کی آمد کی اطلاع دینے کے لئے شائع ہونے والا اشتہار جس میں تمام مذاہب مثلاً : یہودیت، عیسائیت، ہندو مت، بدھ مت، وغیرہ جیسے مذاہب کے امتیازی نشانات دے کر اس کو تمام مذاہب کا نمائندہ اور ماننے والا ثابت کیا گیا ہے نہ کہ اسلام کا نمائندہ۔

اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَسْتَمِعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ.)) [مسلم' مشکوٰۃ' کتاب الایمان]

"اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اس اُمت میں سے کوئی بھی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سنے اور پھر میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمی ہی ہو گا۔"

رسولِ مکرم ﷺ نے اپنے حقیقی اور پیارے چچا کے متعلق واشگاف الفاظ میں فرمایا :

((وَهُوَ کَانَ یَحُوْطُهٗ وَ یَنْصُرُهٗ وَلٰکِنْ لَمْ یُؤْمِنْ بِهٖ وَمَاتَ عَلٰی دِیْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ : أَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بَنَعْلَیْنِ یَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ.)) [صحیح مسلم' کتاب الایمان]

"میرے چچا ابو طالب کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اور وہ یہ کہ وہ دو جوتے پہنے ہوئے ہوں گے جن سے اس کا دماغ اُبل رہا ہو گا۔"

دیکھئے! محمد رسول اللہ ﷺ کے چچا جو آپ کے ساتھ انتہائی شفقت اور ہمدردی کا معاملہ کرتے تھے اور آپ کی حمایت کرتے تھے لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے جہنم سے نہ بچ سکے' معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر کوئی بھی عمل جہنم سے بچانے والا اور نجات دہندہ نہیں ہو سکتا۔

اور پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا :

((اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ ذَنْبًا کَانَتْ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صَقَلَ مِنْهَا وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰی یَغْلَفَ بِهَا قَلْبُهٗ.))

[رواہ الترمذی' الترغیب والترہیب ۴ : ۹۲]

"مؤمن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دِل میں ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے' اس کے بعد اگر وہ توبہ کرتا ہے اور گناہ سے باز آتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو وہ دھبہ صاف ہو جاتا ہے' لیکن اگر وہ ارتکابِ گناہ بار بار کرتا ہے تو اس کا پورا دِل سیاہ ہو جاتا ہے۔"

اس حدیثِ مبارکہ سے خود اندازہ لگائیے کہ ارتکابِ معصیت سے مؤمن کے دِل پر کیا اثر پڑتا ہے؟ تو "کفر جو اکبر الکبائر اور سیاہی ہی سیاہی ہے جب تک وہ دِل پر سوار ہو تو ذکر خاص سے وہ سیاہی کیسے دُور ہو سکتی ہے؟ لہٰذا پہلے ایمان لانا شرط ہے اس کے بعد ہی تزکیہ نفس ہو سکتا ہے' کفر کی حالت میں ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس کو ہرگز رُوحانیت یعنی قرب یا سچی محبّت حاصل نہیں ہو سکتی۔

رُوح المعانی میں ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری خطبوں میں سے کسی خطبے میں فرمایا:

"قَالَ عَلِيٌّ فِيْ آخِرِ خُطْبَةٍ لَهُ : اَيُّهَا النَّاسُ دِيْنَكُمْ دِيْنَكُمْ فَاِنَّ السَّيِّئَةَ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْحَسَنَةِ فِيْ غَيْرِهِ اِنَّ السَّيِّئَةَ فِيْهِ تُغْفَرُ وَاِنَّ الْحَسَنَةَ فِيْ غَيْرِهِ لَا تُقْبَلُ۔" [جلد ۳' ص ۱۰۶]

"اے لوگو! دین کو پکڑو اس لیے کہ اس میں گناہ غیر دین میں نیکی سے بہتر ہے' اس لیے کہ دین میں گناہ معاف ہو جاتا ہے اور غیر دین میں نیکی بھی قبول نہیں ہوتی۔"

تو جب کفر کے ساتھ "نیکی قبول ہی نہیں تو اس نیکی سے دِل حقیقتاً کیسے روشن ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور اس تک حقیقی رسائی کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کی بخشش کیسے ہوگی؟

شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے:

"وَاِذَا زَالَ تَصْدِيْقُ الْقَلْبِ لَمْ يَنْفَعْ بَقِيَّةُ الْاٰخِرِ (اِلَّا جُزْءًا) فَاِنَّ تَصْدِيْقَ الْقَلْبِ شَرْطٌ فِيْ اِعْتِبَارِهَا......اھ۔" [ص : ۲۴۱]

"جب دِل کی تصدیق (ایمان) نہ رہے تو باقی اجزاء (یعنی اعمال) کارآمد نہیں ہوں گے' اس لیے کہ دل کی تصدیق (ایمان) باقی اعمال کے معتبر اور کارآمد ہونے کے لیے شرط ہے۔"

اور النبراس شرح العقائد میں ہے:

"وَاللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَالْمُرَادُ مِنَ الشِّرْكِ الْكُفْرُ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ....... الخ۔" [ص : ۳۶۰]

"اِس بات پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مشرک (کافر) کی بخشش نہیں ہوگی۔"

بعض صوفیاء کرام کی طرف سے یہ بات مشہور ہے کہ ان کے نزدیک آخرت میں کافروں کی بھی نجات ہوگی' یہ قول شیخ ابن عربی کی طرف منسوب کیا گیا ہے' لیکن صاحب نبراس فرماتے ہیں کہ جمہور علماء نے اس کی وجہ سے ان پر سخت نکیر کی ہے اور ان کی تکفیر تک بھی کی گئی ہے- چنانچہ فرماتے ہیں :

"وَالْجُمْهُوْرُ يُنْكِرُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَشَدَّ الْاِنْكَارِ وَ يُكَفِّرُوْنَهُ-" [ص : ٣٦١]

گوہر شاہی صاحب' اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لیے عموماً دو دلیلیں ذکر کرتے ہیں :

① اصحابِ کہف کا کتا

② حدیثِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

دلیل اوّل کے بارے میں عرض یہ ہے کہ یہ دلیل محض جہالت اور گمراہی پر مبنی ہے' وجوہات درج ذیل ہیں :

① اوّل تو اصحابِ کہف کے کتے کا جنت میں جانا صحیح اور معتبر روایات سے ثابت نہیں جیسا کہ صاحب رُوح المعانی نے اس کی تصریح فرمائی ہے' دوسرے بالفرض اگر ان روایات کو صحیح اور معتبر بھی مان لیا جائے تو بھی اس کے جنت میں جانے پر کسی کافر کے جنت میں جانے کو قیاس کرنا بالکل غلط اور باطل ہے' کیونکہ اصحابِ کہف کا کتا غیر عاقل ہونے کی وجہ سے احکامِ دین کا مُکلف نہیں اور کفار و مشرکین اور دیگر انسان عقلمند ہونے کی وجہ سے احکامِ دین کے مُکلف ہیں' لہٰذا ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور حالتِ کفر میں مرنے کی صورت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ دوزخ میں رہیں گے' تیسرے یہ کہ اصحابِ کہف کے کتے پر انسان کی نجات کو قیاس کرنا اس لیے بھی درست نہیں کہ صاحب رُوح المعانی نے اس قیاس کو "اہل تشیع" کا قیاس قرار دیا ہے کہ ان کے یہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اصحابِ کہف کے کتے کی نجات ہو سکتی ہے تو جس شخص کا نام "کلب علی" (علی کا کتا) رکھا جائے تو اس کی نجات بطریقہ اولیٰ ہوگی' چنانچہ اہلِ تشیع اپنے بچوں کو اس نام سے موسوم کرتے ہیں- چنانچہ صاحب رُوح المعانی یعنی علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"وَجَاءَ فِيْ شَأْنِ كَلْبِهِمْ اَنَّهُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ : لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّوَّابِ اِلَّا كَلْبَ اَصْحٰبِ الْكَهْفِ وَ حِمَارَ بَلْعَمِ....... اه وَلَيْسَ فِيْمَا ذَكَرَ خَبَرٌ يُعَوَّلُ عَلَيْهِ فِيْمَا اَعْلَمُ........ وَقَدِ اشْتَهَرَ الْقَوْلُ بِدُخُوْلِ هٰذَا الْكَلْبِ الْجَنَّةَ حَتّٰى اِنَّ بَعْضَ الشِّيْعَةِ يُسَمُّوْنَ اَبْنَائَهِمْ "بِكَلْبِ عَلِّى" وَ يُؤَمِّلُ مَنْ سُمِّيَ بِذٰلِكَ النَّجَاةُ بِالْقِيَاسِ الْاَوْلَوِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرَ وَ يَنْشُدُ : فِتْيَةُ الْكَلْبِ نَجَا كَلْبُهُمْ كَيْفَ لَا يَنْجُو كَلْبُ عَلِّى۔" [۱۵ : ۲۲۶]

"اصحابِ کہف کے کتے کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ قیامت کے دن جنت میں جائے گا' چنانچہ خالد بن معدان سے روایت ہے کہ جنت میں جانوروں میں سے صرف اصحابِ کہف کا کتا اور بلعم کا گدھا جائے گا۔ لیکن میرے علم کے مطابق ان روایات میں کوئی بھی روایت قابل اعتماد نہیں۔ یہ بات مشہور ہوئی ہے کہ یہ کتا جنت میں جائے گا یہاں تک کہ بعض روافض اپنے بچوں کا نام ہی "کلب علی" رکھتے ہیں اور اس میں یہ اُمید رکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ موسوم شخص کی نجات ہوگی' چنانچہ شاعر کہتا ہے جس کا مفہوم کچھ یوں ہے :

"اصحابِ کہف کا کتا نجات پا گیا' تو کل (یعنی بروزِ قیامت) "کلب علی" کس طرح نجات نہیں پائے گا۔"

② سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جس سے موصوف استدلال کرتے ہیں' اس کے الفاظ درج ذیل ہیں :

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ : "حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَو بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبَلْعُوْمُ....... يَعْنِى مَجْرَى الطَّعَامِ......"

[رواہ البخاری' مشکوۃ المصابیح' کتاب العلم]

"میں نے رسول اکرم ﷺ سے دو قسم کا علم حاصل کیا' ایک قسم تو آپ لوگوں کے سامنے

ظاہر کی اور دوسری قسم اگر میں ظاہر کروں تو میرا گلا کاٹا جائے گا۔"

جس علم کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظاہر نہیں کیا' اس کا ذکر اس سے قبل تفصیل سے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس علم کی تعین اور مصداق میں شراحِ حدیث کی مختلف آراء اور اقوال مزید بھی ہیں' مثلاً :

① اس سے مُراد علمِ باطن ہے۔

① اس سے مُراد علمِ توحید ہے۔

① اس سے مُراد بنو اُمیّہ کے ظالم اُمراء ہیں۔

① اس سے مُراد مختلف فتنے ہیں۔

(دیکھیے طیبی ۱ : ۲۱۶' مرقاۃ ۱ : ۵۲۶) وغیرہ

لہٰذا موصوف کا اس علم کے بارے میں تعین کے ساتھ یہ فیصلہ کرنا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کلمہ پڑھے بغیر بھی "اللہ تعالیٰ تک رسائی ہو سکتی ہے" محض اپنی طرف سے ایجاد ہے جو سراسر بے بنیاد اور جہالت پر مبنی ہے۔

میرے بھائی!...... قرآن اور حدیث کا دو ٹوک اور اظہر من الشمس یہی فیصلہ ہے کہ صرف اسلام ہی ایک بندے کو دُنیا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی کی گارنٹی دیتا ہے' باقی تمام دُنیا کے مذاہب اسلام کے مقابلے میں باطل ہیں اور سراسر شرک سے اٹے پڑے ہیں' اسلام کو ہی اللہ نے اپنا پسندیدہ دین قرار دیا ہے اور اپنے بندوں کو بھی اسی کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے' اللہ رب العزت کا فرمان پھر سنیں اور ذہن نشین کر لیں کہ :

﴿ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ [آلِ عمران ۳ : ۱۹]

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر مذہب صرف اسلام ہے۔"

دین اسلام کو ترک کر کے اور اپنے اپنے مذاہب میں رہتے ہوئے اپنی بیعت کروا کے' اپنے گمراہ کن افکار مُرید کے ذہن میں ڈال کر' گوہر شاہی ایک نئے دین کو اپنانے کی دعوت دے رہا ہے' ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ واشگاف الفاظ میں اعلان فرماتے ہیں :

﴿ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ ﴾ [آلِ عمران ۳ : ۸۳]

"تو کیا (یہ لوگ) دین الٰہی کے علاوہ کوئی اور دین (مذہب) چاہتے ہیں؟"

ظاہر کی اور دوسری قسم اگر میں ظاہر کروں تو میرا گلا کاٹا جائے گا۔"

جس علم کو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظاہر نہیں کیا' اس کا ذکر اس سے قبل تفصیل سے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس علم کی تعین اور مصداق میں شراحِ حدیث کی مختلف آراء اور اقوال مزید بھی ہیں' مثلاً:

لہٰذا موصوف کا اس علم کے بارے میں تعین کے ساتھ یہ فیصلہ کرنا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کلمہ پڑھے بغیر بھی "اللہ تعالیٰ تک رسائی ہو سکتی ہے" محض اپنی طرف سے ایجاد ہے جو سراسر بے بنیاد اور جہالت پر مبنی ہے۔

میرے بھائی!...... قرآن اور حدیث کا دو ٹوک اور اظہر من الشمس یہی فیصلہ ہے کہ صرف اسلام ہی ایک بندے کو دُنیا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی کی گارنٹی دیتا ہے' باقی تمام دُنیا کے مذاہب اسلام کے مقابلے میں باطل ہیں اور سراسر شرک سے اٹے پڑے ہیں' اسلام کو ہی اللہ نے اپنا پسندیدہ دین قرار دیا ہے اور اپنے بندوں کو بھی اسی کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے' اللہ رب العزت کا فرمان پھر سنیں اور ذہن نشین کر لیں کہ:

﴿ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ [آلِ عمران ۳ : ۱۹]

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر مذہب صرف اسلام ہے۔"

دین اسلام کو ترک کر کے اور اپنے اپنے مذاہب میں رہتے ہوئے اپنی بیعت کروا کے' اپنے گمراہ کن افکار مُرید کے ذہن میں ڈال کر' گوہر شاہی ایک نئے دین کو اپنانے کی دعوت دے رہا ہے' ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ واشگاف الفاظ میں اعلان فرماتے ہیں:

﴿ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ ﴾ [آلِ عمران ۳ : ۸۳]

"تو کیا (یہ لوگ) دین الٰہی کے علاوہ کوئی اور دین (مذہب) چاہتے ہیں؟"

پھر مزید فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ ﴾ [آلِ عمران ۳ : ۸۵]

"اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین (مذہب) تلاش کرے گا تو اس سے وہ (مذہب) ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ (نیا مذہب تلاش کرنے والا) آخرت میں (قیامت کے دن) خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔"

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کر دیا ہے' اب اس میں کسی نئے ضابطہ حیات کی گنجائش نہیں کہ اپنی مرضی کے مطابق نئے نئے نظریات اور ضابطے مقرر کرتے پھریں اور نئے نئے مذاہب بناتے پھریں' اس لئے کہ اللہ نے خود مسلمانوں کے لئے صرف دینِ اسلام کو پسند کیا ہے اور اس کو مکمل بھی کر دیا ہے۔ اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے کھلے لفظوں میں یوں بیان کیا ہے :

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدہ ۵ : ۳]

"آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارا مذہب پسند کیا ہے۔"

گوہر شاہی کے چنگل میں پھنس جانے والے بھائیو :

غور کرو! جب اللہ تعالیٰ (بار بار) فرما رہے ہیں کہ میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور مذہب پسند کیا ہے تو پھر تم گوہر شاہی کے پیچھے لگ کر اسلام کو پس پشت ڈال رہے ہو' کیوں یہ کہہ رہے ہو کہ سب مذاہب ہی ٹھیک ہیں' مذہب کا مسئلہ کوئی مسئلہ نہیں' کیوں کہتے ہو کہ ....

No matter what religion or sect you belong to.

اسلام کو پھیلانے کی بجائے تم ایک ایسے ذکر کو پھیلانے میں لگے ہوئے ہو کہ جس کا قرآن وحدیث کے تمام ذخیرے میں کہیں نام ونشان تک نہیں اور تم کہتے ہو کہ لوگ یہودی

رہیں ...... مجوسی رہیں .... عیسائی رہیں .... ہندو اور بدھ مت رہیں .... بے شک رسول اللہ اور مسلمانوں کے دشمن رہیں .... ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں .... کوئی مسئلہ نہیں .... کوئی رکاوٹ نہیں .... کوئی باز پرس نہیں .... (اسلام قبول کرنے کی) کوئی قید نہیں .... بس تمام لوگ بے مہارے ہو کر آئیں اور اپنے سابقہ مذاہب میں رہتے ہوئے ہمارے پیر کے مُرید بن جائیں اور "ذکر" پر مبنی "عشق" کے نام پر بننے والے ایک نئے (گوہر شاہی) مذہب کے ماننے والے بن جائیں' یہی دُنیا و آخرت میں ان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

میرے بھائیو!...... سوچیں کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ترک کر کے اپنے پیر کو

ہی سب کچھ نہیں بنا ڈالا؟ جس طرح وہ کہتا جاتا ہے آپ ویسے کرتے جا رہے ہیں' نہیں تحقیق کرتے کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ کیا بتاتے ہیں' آپ لوگوں نے گوہر شاہی کے قول وفعل کو ہی ہر چیز کے غلط یا صحیح ہونے کا معیار بنا لیا ہے' اسی کو تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں من دون اللہ کی پرستش اور پُوجا کہا جاتا ہے' یہی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں شریک ٹھہرانا ہے۔ کیا آپ کی تمام تر توانائیاں اسی خواہش پر صرف نہیں ہو رہیں کہ کسی طرح گوہر شاہی اور اس کا مذہب ہر طرف پھیل جائیں' کیا آپ کی خواہش یہی نہیں ہے جس کو تم نے اپنا مقصد زندگی بنا لیا ہے اور اسی کو کہتے ہیں کہ اپنی خواہش نفس کو الٰہ یا معبود بنا لینا کہ جس کے متعلق قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ [الجاثیہ ۴۵ : ۲۳]

"کیا تم نے کبھی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود علم کے بھی اللہ نے اس کو گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کانوں اور دل پر مُہر کر دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے' پھر کون ہے جو اللہ کے بعد اس کو ہدایت کر سکے؟ کیا تم سمجھتے نہیں!!!"

میرے پیارے بھائیو!...... یاد رکھو! کائنات کی تخلیق کے وقت سے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے اسلام کو ہی مذہب قرار دیا ہے' سابقہ تمام آیات مبارکہ سے بھی یہی معلوم ہوا کہ اللہ کا مذہب یا دین صرف اور صرف "اسلام" ہے اور یہی اس کے نیک بندوں کا بھی مذہب ہے نہ کہ عشق و معشوق وغیرہ کے قصے اللہ کا مذہب ہیں۔ اسلام ہی برتر' افضل اور تمام مذاہب پر فوقیت رکھنے والا مذہب (دین) ہے۔ رسول اللہ ﷺ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' اور سلف صالحین' محدثین' فقہاء اور آئمہ رحمہم اللہ ہمیشہ مذہب اسلام پر اپنی زندگی کے خاتمے کی دُعائیں کرتے رہے اور ہمیں یعنی اُمت محمدیہ کو بھی یہی حکم ہے کہ مذہب اسلام کو ہی اپنائیں اور اس پر ثابت قدم رہنے کی اپنے رب سے دعا کرتے رہیں' اس بات کو قرآن مجید اور فرقان حمید یوں بیان کرتا ہے:

﴿ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ﴾ [البقرة ۲ : ۱۳۲]

"پھر ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو بھی اس بات کی وصیت کی اور یعقوب علیہ السلام نے بھی (انہوں نے کہا) اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مذہب (دین) اسلام پسند فرمایا ہے' لہٰذا تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔" (یعنی مذہب (دین) اسلام پر ہی تمہاری زندگی کا خاتمہ ہو)

مُریدانِ گوہر شاہی سوچ لیں! دُنیا میں اللہ نے آپ کو صحت' تندرستی' مال و دولت' اولاد' گھر بار سب کچھ دے رکھا ہے۔ آپ عیش و سکون کی زندگی گزار رہے ہیں' کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ یہ تمام عنایات تم پر کس نے کی ہیں؟ کاش! یہ حسین صبحیں' روشن دن' سہانی راتیں ہمیشہ باقی رہنے والی ہوں اور ان سبک اندام بہاروں کا کارواں خزاں کی بھاری ضرب سے بچ کر سلامت نکل جائے' لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہمیشہ نہیں ہو سکتا' یہ سب کچھ ایک دن ختم ہو جاتا ہے اور ہر انسان نے مرنے کے بعد دوسرے جہاں میں پہنچ کر زندگی کے ان حسین ایام اور اَن گنت نعمتوں کا جواب دینا ہے۔ میرے بھائیو!...... کبھی سوچا بھی ہے کہ آپ نے بھی ایک دن اپنی سرگرمیوں کا جواب دینا ہے جو گوہر شاہی کے پیچھے لگ کر شرک کی دلدل میں دھنسے جا رہے ہو۔

یاد رکھو! آج جس پیر کو آپ اپنا دین ایمان اور سب کچھ قرار دیتے ہو' اس نے کل قیامت کے دن آپ کا ساتھ نہیں دینا' یہ تو اپنے آپ کو بچانے کی فکر میں ہو گا' یہ پیر اور اس کے حواری جب قیامت کے دن وہاں اللہ کے عذاب کو دیکھیں گے تو یہ ایک دوسرے سے بیزاری سے بھاگیں گے کہ کسی طرح دوسرے سب لوگوں کو جہنم میں جھونک دیا جائے لیکن ہم جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچالیں' مریدوں کی مدد کرنا تو دور کی بات ہے۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سورہ بقرہ میں یوں بیان فرمایا ہے :

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَ لَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ﴾

[البقرة ۲ : ۱۶۵ تا ۱۶۷]

"اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے علاوہ (دوسروں کو اللہ کا) شریک بناتے ہیں (یعنی) ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے اور اگر یہ ظالم لوگ جو (وحشت ناک) منظر (قیامت میں) عذاب کے وقت دیکھیں گے (ابھی دُنیا میں ہی) دیکھ لیتے (تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ) بے شک تمام قوتوں کا مالک صرف اللہ ہے اور یہ کہ بے شک اللہ (بہت) سخت عذاب دینے والا ہے۔ ○ (اے لوگو! اس وقت کا تصور کرو) جب پیشوا اپنے پیرو کاروں سے بیزاری کا اظہار کریں گے (وہ ایسا وقت ہوگا کہ) سب عذاب کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے اور ان کے آپس کے تمام تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ ○ (اس وقت ان کے پیرو کار حسرت سے) کہیں گے کہ : "اگر اب ہم ایک مرتبہ پھر دُنیا میں چلے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جس طرح آج (قیامت کے دن) یہ ہم سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔" (الغرض) اس طرح اللہ ان کو ان کے اعمال باعث حسرت وندامت بنا کر دکھائے گا۔ (وہ) دوزخ (میں ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس میں) سے نکل نہیں سکیں گے۔"

دوزخ کا عذاب دیکھ کر اس دن مُرید اپنے پیروں اور پیرو کار اپنے معبودوں کے خلاف اللہ سے فریاد کریں گے :

﴿ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ ﴾ [ص ۳۸ : ۶۱، ۶۲]

"وہ کہیں گے : "اے ہمارے رب! جس نے ہمارے لئے یہ عذاب یہاں مہیا کروایا ہے (یعنی جس کی وجہ سے ہم عذاب کے مستحق ٹھہرے ہیں) تو اس کو آگ میں دُگنا عذاب دے" اور کہیں گے : "ہمیں کیا ہو گیا کہ ہم جن لوگوں کو دُنیا میں بُرا جانتے تھے وہ آج یہاں نظر نہیں آ رہے!؟"

سابقہ صوفیوں پیروں فقیروں اور گمراہ لوگوں نے جو گمراہی کے سلسلے چلائے اور ان گمراہ

مذاہب اور سلسلوں کی وجہ سے بعد میں آنے والے لوگ گمراہ ہو کر ان کے راستے پر چل کر جب قیامت کے دن اللہ کے پاس اکٹھے ہوں گے تو عجیب منظر ہو گا' عابد اور معبود اور پیر و مرید اور مُرشد ایک دوسرے سے بیزاری اختیار کر رہے ہوں گے- ایک دوسرے کو پہچاننے سے انکار کر رہے ہوں گے کہ ہمارا تو دُنیا میں کوئی مُرید نہ تھا اور نہ ہم نے کبھی کسی قسم کی پیری مُریدی کا دھندہ کیا تھا' پتہ نہیں تم کون لوگ ہو؟ ہم تمہیں ہرگز نہیں جانتے' اس وقت مرید حقیقت حال جان کر اللہ تعالیٰ سے کہیں گے کہ ان بدبخت پیروں کو ہماری نسبت دوگنا عذاب دے- اس وقت پیروں وغیرہ کے پیروکاروں اور مریدوں کی حالت کا نقشہ بھی قرآن بیان کرتا ہے:

﴿ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ ﴾ [الاعراف ٧ : ٣٨]

" (مرید اپنے پیروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پکار اُٹھیں گے) اے ہمارے رب! یہی لوگ ہیں کہ جنہوں نے ہمیں (دُنیا میں) گمراہ کیا تھا' للذا انہیں جنہم کا دوگنا عذاب دے' اللہ فرمائے گا: "تم سب کے لئے ہی دُگنا عذاب ہے لیکن تم نہیں جانتے-"

میرے بھائیو!........ آپ نے مَر کر اللہ تعالیٰ کو حساب دینا ہے' اگر اپنی زندگی اس گمراہ پیر اور اس کے بالکل نئے اور من گھڑت گمراہ کن مذہب (جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ان تعلیمات جو قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں' کے خلاف ہے) کو پھیلانے میں گزار دی' تو کل یومِ محشر اللہ کو کیا جواب دو گے؟ للذا آج ہی اس پیر کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے سے اتار کر قرآن وحدیث کے صاف و شفاف اور کامل ضابطۂ حیات کو مضبوطی سے تھام لو اور اپنی آئندہ زندگی کو سنوار کر سابقہ گوہر شاہی کی غلامی میں گزری ہوئی زندگی کے گناہوں کا کفارہ ادا کریں- اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دُعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے دین کی حفاظت' اس کی خدمت' اشاعت کے لئے چن لے' خاتمہ بالخیر کر کے اپنی جنتوں میں داخل کرے- (آمین)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ-

TRUEMASLAK@INBOX.COM

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
مكتب الرئيس

الرقم :
التاريخ :
المشفوعات :

" رسالة إمام الحرم المكي الشريف إلى عموم المسلمين "

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه أجمعين
أما بعد :

فقد بلغنا الخبر الذي تناقلته بعض الجرائد الباكستانية بأن رئيس منظمة سرفروشان اسلام المدعو / رياض أحمد جوهر شاهي قد ادعى أنه المهدي ، واستدل على دعواه بأن صورته ظهرت في الحجر الأسود ، وأن إمام الحرم المكي / حماد بن عبد الله قد صادق على ذلك .

وإني - توضيحًا للحقيقة وإظهارًا للحق وأداء للواجب - أكتب هذه الأحرف بيانًا للواقع للإخوة المسلمين ، بأنه لم تظهر قطعًا أية صورة لأي أحد في الحجر الأسود ولم يصادق أحد من أئمة الحرمين الشريفين على ذلك ، بل إنه لا يوجد في الحرمين الشريفين أي إمام باسم (حماد بن عبد الله) .

وإن هذا المدعو (رياض أحمد جوهر شاهي) مدعي المهدوية المذكور ما هو إلا كذاب ضال مضل ودجال من الدجاجلة . والله الهادي إلى سواء السبيل .

محمد بن عبد الله بن سبيل

الرئيس العام لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
وإمام وخطيب المسجد الحرام

امام کعبہ جناب امام عبداللہ ابن السبیّل کا وہ فتویٰ جس میں انہوں نے گوہر شاہی کو دجال کذاب اور گمراہ قرار دیا۔



اس اشتہار کے پیچھے فرقہ گوہریہ کی تنظیم انجمن سرفروشانِ اسلام کا نام بھی جلی حروف میں ہے

گوہر شاہی فرقہ کی طرف سے جاری کردہ ایک رنگین اشتہار کہ جس میں دکھایا گیا ہے کہ امام مہدی کی آمد ہو چکی ہے اور وہ ریاض احمد گوہر شاہی ہے جس نے اپنے ہاتھ میں (فرقہ گوہریہ کی تنظیم) انجمن سرفروشانِ اسلام کا پرچم تھام رکھا ہے اور وہ ایک مُنہ زور اور طاقتور گھوڑے پر بیٹھ کر اسے سرپٹ دوڑاتا چلا جا رہا ہے اور یہ کہ امام مہدی زمانے کے ہر قسم کے طوفان اور طاقتوں سے ٹکرانے کے لیے تیار ہے اور کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس کے پرچم تلے جمع ہو کر اس کو مہدی مان لیں اسی میں ان کی بھلائی ہے

TRUEMASLAK@INBOX.COM

گوہر شاہی کی گوہر افشانیاں

- آج پاکستانی قوم یہ سمجھ بیٹھی ہے کہ گوہر شاہی عدالت کی طرف سے سزا ملنے کے بعد پاکستان سے بھاگ چکا ہے اس لیے اس فتنہ کا خاتمہ ہوگیا...... لیکن کسی کو معلوم نہیں کہ اس نے عالم کفر کے ساتھ مل کر مرزا طاہر کی طرح اسلام کے خلاف پوری دنیا میں ایک نئ زہریلی تحریک کی ابتداء کردی ہے۔
- اسلام دشمنی پر مبنی یہ تازہ تحریک کتنی خطرناک ہے؟
- سندھ کے ایک غیر معروف پیر ریاض احمد گوہر شاہی نے "امام مہدی" ہونے کا دعویٰ کیوں کیا؟
- اسکے عقائد نظریات، شخصیت اور فرقہ گوہریہ کی اندرونی اصل کہانی کیا ہے؟
- خود ساختہ جھوٹے مہدی کے خفیہ رابطے کن کن ملک دشمن اور اسلام دشمن قوتوں سے ہیں اور وہ کن کا ایجنٹ ہے؟
- اندرون اور بیرون ملک وہ کیا کر رہا ہے، مستقبل میں کیا کرنا چاہتا ہے اور اسلام دشمن قوتوں کی طرف سے اسے کیا مشن سونپا گیا ہے؟
- اکیسویں صدی کے خود ساختہ مہدی کی بالکل نئ شریعت کس طرح کی ہے؟
- افواج پاکستان میں وہ کن کن حساس شخصیات کو شکار کر چکا ہے؟

اس کے علاوہ بہت سی خفیہ اور حیرت انگیز تازہ ترین معلومات جاننے کیلئے "گوہر شاہی کی گوہر افشانیاں" کا مطالعہ کریں۔

دار التوحید
لاہور، پاکستان